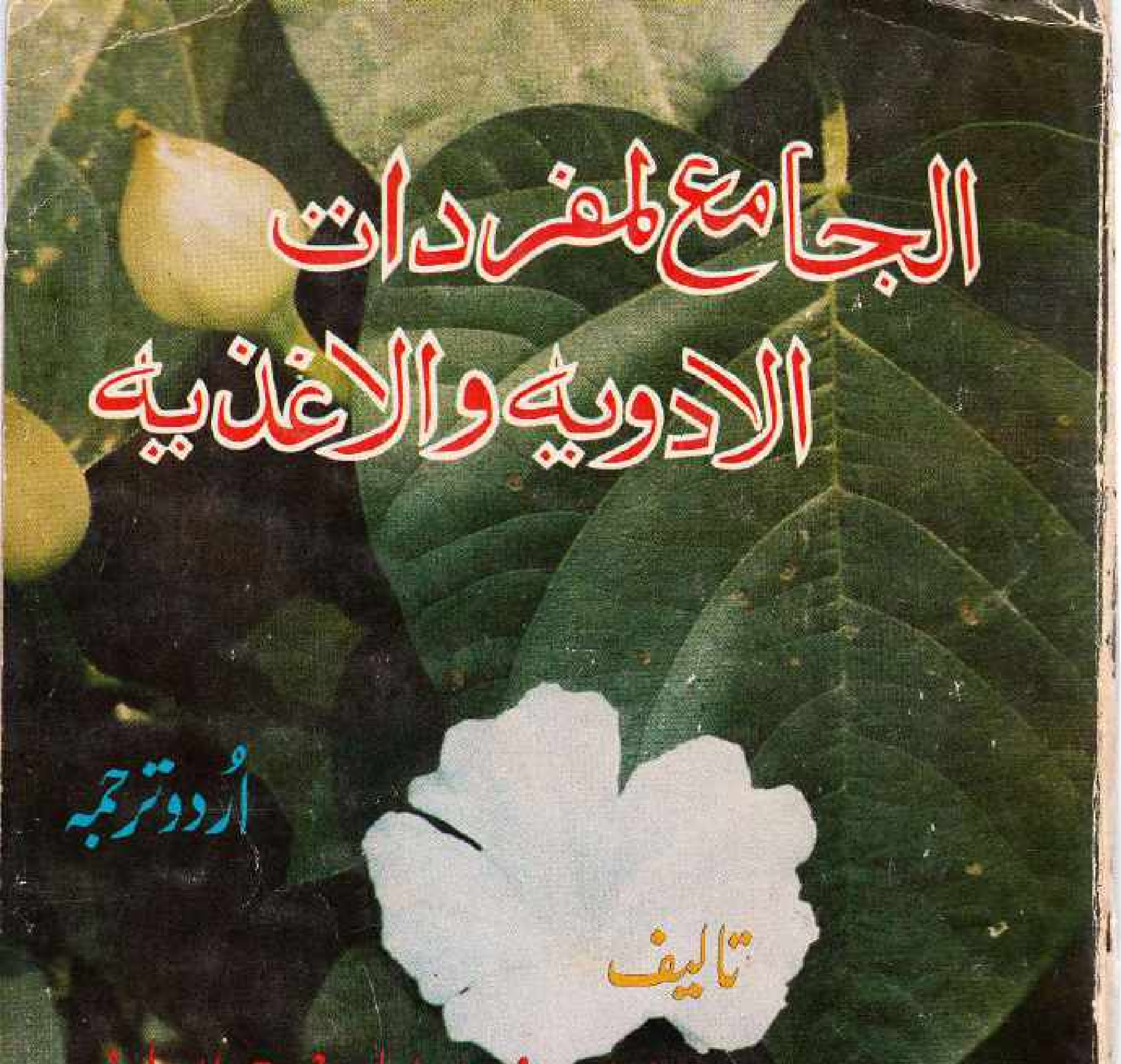

الجامع لمفردات
الادویہ والاغذیہ

اُردو ترجمہ

تالیف

ضیاء الدین عبداللہ بن احمد الاندلسی
المالقی المعروف بابن البیطار
(۱۱۹۰ — ۱۲۴۸ء)

جلد اوّل

CCRUM

سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند)
نئی دھلی

سی سی آر یو ایم اشاعت ۱۷

جملہ حقوق محفوظ

تعداد اشاعت: ۲۰۰۰

قیمت:

ناشر: سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۵- پنچشیل شاپنگ سنٹر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۱۷
طابع: علی کارپوریشن آف انڈیا۔ (نیو پبلک پریس دہلی ۶)
خوشنویس: انیس احمد

پیش لفظ

یونانی طب کی تاریخ کے عربی دَور میں (جو آٹھویں صدی عیسوی تا تیرھویں صدی عیسوی پر مشتمل ہے) بے شمار اطباء گزرے ہیں جن کے کارنامے طبی دنیا میں مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حنین بن اسحٰق، جابر بن حیان، یعقوب الکندی، ربن الطبری، زکریا رازی، علی بن عباس المجوسی اور شیخ الرئیس بو علی سینا اسی تابناک دَور کی ابتدائی پانچ صدیوں کی یادگار شخصیتیں ہیں۔ تیرھویں صدی عیسوی کے اطباء میں ابن بیطار کو سب سے نمایاں مقام حاصل ہے۔

یونانی طب کی تاریخ میں علم الادویہ پر کام کرنے والے جن اطباء کا ذکر ملتا ہے ان میں دیسقوریدوس (۷۰ عیسوی) کا نام پہلے آتا ہے۔ جسے بانیٔ علم الادویہ قرار دیا جاتا ہے۔ دیسقوریدوس نے ۵۰۰ دواؤں کے تذکرہ پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی۔ اور یہ کتاب ماہرین و محققین علم الادویہ کے لیے اصل ماخذ کا کام دیتی رہی ہے۔ دیسقوریدوس کے بعد ابن بیطار تک ایک ہزار سال کی مدّت میں اگرچہ اکثر اطباء مثلاً جالینوس، ابن وحشیہ، ابوحنیفہ، غافقی وغیرہ نے علم الادویہ کی کتابیں تصنیف کیں لیکن ادویہ کے اعداد میں ایک سَو سے زیادہ کا اضافہ نہ ہوا۔ ابن بیطار نے اپنی تحقیقات، تلاش و جستجو کے بعد جو کتاب تصنیف کی اُس میں دواؤں کی تعداد دیسقوریدوس اور مابعد اطباء کی بیان کردہ دواؤں کے مقابلہ میں اُس نے دوگنی سے زیادہ تک پہنچادی۔

ابن بیطار کی یہ علمی کاوش کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۵ سال تک مخطوطات کی صورت میں دُنیا کے مختلف کُتب خانوں کی زینت بنی رہی۔ اگرچہ سولھویں، سترھویں اور انیسویں صدی میں یوروپ میں اس کتاب کے لاطینی، جرمن اور فرانسیسی تراجم شائع ہو چکے تھے لیکن اصل کتاب کو ۱۲۹۱ھ م ۱۸۷۴ء میں پہلی بار قاہرہ (مصر) کے مطبع بولاق نے شائع کیا اور اس طرح یہ کتاب اشاعت کے بعد دُنیا کے گوشہ گوشہ میں موجود طب کے شائقین تک پہنچ سکی۔ ہندوستان کے اطباء کو بھی اس کتاب میں مذکور ادویہ کی معلومات سے استفادہ

کا موقع ملا۔ لیکن اس کتاب سے صرف وہی اطبا بہرہ ور ہو سکتے تھے جو عربی زبان سے واقف تھے چنانچہ گذشتہ نصف صدی سے طبی حلقوں میں اس کتاب کے اُردو ترجمہ کی ضرورت شدّت سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن نے اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب کے اُردو ترجمہ کا کام اپنے لٹریری ریسرچ کے منصوبہ میں شامل کیا۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی جلد کا اُردو ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ ترجمہ کا کام جاری ہے اور مستقبل قریب میں شائع کیا جاتا رہے گا۔

ترجمہ کا اصل کام لٹریری ریسرچ یونٹ (لکھنؤ) میں حکیم شکیل احمد شمسی (پروجیکٹ آفیسر) کی نگرانی میں حکیم محمد یوسف (ریسرچ آفیسر) اور حکیم سید محمد حسان (ریسرچ اسسٹنٹ) نے انجام دیا۔ کونسل میں اس ترجمہ پر نظرِ ثانی کر کے اس میں تصحیح، ترتیب اور اضافات کیے گئے۔

اس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر جناب حکیم عبدالحمید صاحب صدر ادارۂ تاریخ و تحقیقات طب سے گزارش کی گئی تھی کہ وہ ایک مقدمہ تحریر فرمائیں۔ حکیم صاحب نے ابن بیطار کی شخصیت اور کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ کی خصوصیات پر اس مقدمہ میں روشنی ڈالی ہے۔ میں (بحیثیت ڈائرکٹر) حکیم صاحب کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس کام کے ساتھ کونسل کے مختلف تحقیقی سرگرمیوں کو بھی سراہا ہے۔

مجھے قوی اُمید ہے کہ طبی حلقوں میں اس کاوش کو شرفِ قبولیت حاصل ہوگی۔

عبدالرزاق

(حکیم محمد عبدالرزاق)

ڈائرکٹر سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

نئی دہلی

مقدمہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن، نئی دہلی نے اپنے قیام کے پانچ سال کی مختصر مُدت میں یونانی طب کے مختلف شعبوں میں جو نمایاں تحقیقی اور اشاعتی کام انجام دیے ہیں وہ طب کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھیں گے۔ معالجاتی تحقیق، مرکبات کی معیار بندی اور دوائی پودوں کا علاقائی سروے ایسے کام ہیں جنھیں کونسل نے اپنے تحقیقی پروگراموں میں شامل کیا ہے۔ ان کے علاوہ طب یونانی کی قدیم، نادر اور نایاب کُتب کی فراہمی، ان کی تدوین و تراجم اور ان کی اشاعت بھی کونسل کے ہمہ جہتی تحقیقی منصوبے کا ایک اہم جُز ہے۔

حال ہی میں کونسل نے ابن رشد کی کتاب "کتاب الکلیات" کو بعد تصحیح شائع کرکے دُنیا بھر میں اوّلیت کا اعزاز حاصل کیا ہے کیونکہ یہ کتاب ایک ہزار سال سے مخطوطہ ہی کی صورت میں ملتی تھی۔ چند سال پہلے کتاب الکلیات کا اُردو ترجمہ بھی کونسل کی جانب سے شائع ہوا تھا جس سے ہندو پاک کے طبی حلقوں کو اس کتاب سے استفادہ کا موقع مل سکا۔

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت اور خوشی ہوئی کہ اس وقت کونسل کی جانب سے علم الادویہ کی مشہور زمانہ تصنیف کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ کی پہلی جلد کا اُردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ یقیناً کونسل کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس زمانہ میں اس کتاب کی اپنی اہمیت کے پیشِ نظر اس کا اُردو ترجمہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ مختلف عربی کتابوں مثلاً قانونِ شیخ، کامل الصناعۃ اور غنیٰ مُنیٰ وغیرہ کے اُردو تراجم ہندوستان میں شائع ہو چکے تھے۔ لیکن ابن بیطار کی اس کتاب کا اُردو ترجمہ کسی نے پیش نہیں کیا جبکہ یونانی طب میں علم الادویہ کے موضوع پر یہ ایک بسیط اور مُستند کتاب ہے۔

ابن بیطار کا پورا نام ضیاء الدین عبداللہ بن احمد المالقی ہے۔ آسمانِ طب کا یہ درخشاں ستارہ بارھویں صدی عیسوی کے اواخر ۱۱۹۷ء میں اندلس میں طلوع ہوا۔ اسی لیے اس کے نام کے ساتھ اندلسی کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے

اور چونکہ اس نے اپنی زندگی نباتی ادویہ کی تحقیق میں صرف کر دی تھی اس لیے "النباتی" کا لقب بھی اس کے نام کے ساتھ بڑھا دیا جاتا ہے۔

ابن بیطار نے دوائی جڑی بوٹیوں کی تلاش و جستجو میں مغربی ممالک کے دُور دراز جنگلوں اور پہاڑوں کے علاوہ بلادِ رُوم کے انتہائی مقامات، اور پُرخطر پہاڑی سلسلوں، ناہموار اور دشوار گزار راستوں پر ہزاروں میل کا سفر پیادہ پا طے کر کے ان مقامات سے جڑی بوٹیوں سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

اپنی کتاب عیون الانباء فی طبقات الاطباء میں ابن ابی اصیبعہ نے ابن بیطار سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے، اور اس کے بارے میں اپنے تاثرات اس طرح بیان کیے ہیں:

"میں نے ابن بیطار کے اندر ذکاوت و فطانت انتہائی درجہ میں دیکھی ہے اور دوائی نباتات کے متعلق تو اس کا علم بہت ہی دقیق تھا" ابن ابی اصیبعہ مزید لکھتے ہیں کہ: "دمشق کے ایک سفر میں میرا اور ابن بیطار کا ساتھ تھا۔ دمشق کے اطراف و اکناف میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں کا جب اس نے مشاہدہ کیا تو ان میں سے بہت سی ایسی ادویہ نباتیہ کے مختلف نام ان کے افعال و خواص اور مزاج کی جو تفصیلات بیان کیں ان کا تذکرہ دیسقوریدوس و جالینوس کی کتاب میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ متاخرین ماہرینِ فن کے اختلافات ان کے شکوک و شبہات کے ساتھ ان کی غلطیوں کا بھی تذکرہ اس نے کیا، جس سے اس کے تبحرِ علمی، اور فہم و فراست کا اندازہ ہوتا ہے۔"

ابن بیطار نے ادویہ کے بارے میں اور خصوصاً نباتی دواؤں کے سلسلہ میں مشاہدہ پر زیادہ زور دیا ہے، اور وہ خود بھی اپنا بیان مشاہدہ کے ساتھ ہی کرتا ہے، چنانچہ اپنی کتاب میں پہلی دوا "آکوسن" کے ذیل میں وہ لکھتا ہے کہ "بعض اندلسی اطباء اندلس ہی میں پائی جانے والی "قارہ" نام کی دوا کو غلطی سے آکوسن سمجھتے ہیں اور غلط فہمی کی بنیاد یہ ہے کہ "قارہ" بھی پاگل کتے کے کاٹے میں مفید ہے، لیکن درحقیقت قارہ اور آکوسن دونوں الگ الگ پودے ہیں۔ قارہ کا یونانی نام مسطاخنوس ہے نہ کہ آکوسن۔"

ابن بیطار کی تالیف کردہ کتاب الجامع لمفردات الادویۃ والاغذیۃ اپنے موضوع پر لکھی جانے والی پہلی تمام کتابوں کے مقابلہ میں انتہائی مکمل اور مدلّل ہے، جس میں چودہ (۱۴۰۰) سو سے زائد دواؤں کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں، جن کو پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مؤلف نے کتنی محنت، کس قدر تدبّر اور غور و خوض اور کتنے وسیع مشاہدات اور مطالعہ کے بعد یہ معلومات قلمبند کی ہیں۔ اس کتاب میں ادویہ کی تحقیق و تشریح اُن کے مختلف نام اور مترادفات، مزاج، افعال و خواص، مختلف طریقہ ہائے استعمال، مقدارِ خوراک اور اُن کے

ضرر رساں پہلو کو بیان کرنے کے ساتھ ان میں سے اکثر مصلحات نیز کسی دوا کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اس کا بدل پوری وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب الجامع کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ مؤلف نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ متقدمین علماء ادویہ نباتیہ میں دیسقوریدوس اور جالینوس کے اقوال کا عربی میں ترجمہ دینے کے بعد متاخرین ماہرین فن کا بھی حوالہ دے کر اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات کو بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی جلد میں اس نے تقریباً ۱۰۰ اطباء کے اقوال اور اسی قدر مختلف کتابوں کے حوالے نقل کیے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ صرف اسی کتاب کے مطالعہ کر لینے سے دیسقوریدوس اور جالینوس سے لے کر ابن بیطار تک کے تمام ماہرین علم الادویہ کی کتب اور ان کے نظریات کا علم بھی ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کی تصنیف کی غرض و غایت کے متعلق مصنف نے جو باتیں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ دواؤں کی شناخت، ان کے افعال و خواص کے بارے میں مصنف نے کسی کی بتائی ہوئی بات پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کو پیش کیا ہے، اور بار بار کسی بات کی تکرار سے بھی کام نہیں لیا ہے، اور ادویہ کے بیان کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے قائم کی ہے تاکہ مطالعہ کرنے والے کے لیے کسی بھی دوا کا تلاش کرنا آسان ہو جائے، نیز ادویہ کا تذکرہ مشہور نام سے کیا ہے خواہ وہ عربی ہوں، یونانی یا کسی دوسری زبان کے، پھر ان کے مترادفات مع ان شہروں اور ملکوں کی تخصیص کے بیان کیے ہیں جن میں وہ پائی جاتی ہیں۔ اس طرح کسی دوا کے سلسلے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

اس کتاب کی ان تمام غیر معمولی خصوصیات کی بنیاد پر مشہور یوروپین مورخ 'Max 'Meyerhof ابن بیطار کی غیر معمولی صلاحیت اور علمی تبحر کو سراہتے ہوئے لکھتا ہے:

"It is a work of extraordinary erudition and observation"

"بلاشبہ یہ کارنامہ ایسا ہے جو کہ انتہائی غیر معمولی صلاحیت، تبحر علمی، علمی استعداد اور عمیق تجربات پر مبنی ایک عظیم شاہکار ہے۔"

علم و فن کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے یورپ میں اس کے لاطینی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمے شائع کیے جا چکے ہیں۔ اس کا لاطینی ترجمہ 'Andrew Alpagin' نے کیا، جو Venice سے سن ۱۵۹۳ء میں پہلی بار شائع ہوا، اس کا دوسرا ایڈیشن پیرس سے سن ۱۶۰۲ء میں اور تیسرا ایڈیشن کیرے مونا سے سن ۱۷۵۸ء میں شائع ہوا، جرمنی زبان میں اس کا ترجمہ Stuttgart سے پہلی بار ۱۸۴۰ء میں طبع ہوا، فرانسیسی زبان میں اس کا ترجمہ لی کلارک نے ۱۸۸۳ء میں کیا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مغرب نے اس

کتاب سے بھرپور فائدہ اُٹھایا ہے، اور جیسا کہ مشہور محقق، طبیب علامہ کبیرالدین صاحب نے اپنے مقالہ میں، جو انھوں نے ۱۹۵۳ء میں آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے اجلاس منعقدہ دہلی میں پیش کیا تھا، ذکر کیا ہے، کہ یہ بات بلا کسی خوف و اختلاف کے کہی جا سکتی ہے کہ پہلی British Pharmacopoeia (برٹش فارماکوپیا) ابن بیطار کی کتاب پر مبنی تھی۔

کونسل نے اس اہم کتاب کا اُردو ترجمہ شائع کر کے طبی حلقوں کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے مجھے امید ہے کہ کونسل کے منتظمین کی یونانی طب سے خصوصی دلچسپیوں کے باعث کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ کی باقی تین جلدوں کا ترجمہ بھی مکمل ہو کر جلد شائع ہو گا۔

(حکیم عبدالحمید)
صدر ادارہ تاریخ و تحقیقاتِ طب
ہمدرد نگر، تغلق آباد، نئی دہلی

کچھ ترجمہ اور ترتیب کے بارے میں

ابن بیطار کی شخصیت اور کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ کی اہمیت پر عالی جناب حکیم عبدالحمید صاحب صدر ادارہ تاریخ و تحقیقات طب نے تعارف تحریر فرما دیا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ کے بارے میں بھی چند توضیحات کا تذکرہ ضروری ہے۔ اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے بحیثیت ڈپٹی ڈائرکٹر (فنی امور) اس کام کے سلسلہ میں کچھ اظہار خیال کرنا مناسب سمجھتی ہوں:

کونسل کی جانب سے کتاب الابدال (اُردو ترجمہ معہ متن) کتاب الکلیات (اُردو ترجمہ) کتاب الکلیات (عربی متن) آئینہ سرگذشت (بوعلی سینا کی سوانح حیات) رسالہ جودیہ (دوسرا ایڈیشن بعد نظرِ ثانی) اور یونانی طب میں گھریلو ادویہ کی کتاب (چھ مختلف زبانوں میں) وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ کا اُردو ترجمہ اور اس کی اشاعت بھی کونسل کی لٹریری اور اشاعتی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ لٹریری ریسرچ یونٹ (لکھنؤ) کے ریسرچ کارکنوں نے کیا ہے۔ ترجمہ کو قابلِ اشاعت بنانے کی غرض سے کونسل (صدر دفتر) میں اس ترجمہ پر نظرِ ثانی کی گئی۔ ترجمہ کے انداز اور زبان کو تو یکسر بدلا نہیں جا سکتا تھا لیکن زیادہ توجہ اس بات پر رہی کہ فنی اعتبار سے ترجمہ معیاری ہو اور اس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے۔

کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ میں اگرچہ حیوانی اور معدنی دوائیں بھی مذکور ہیں لیکن زیادہ تعداد نباتی دواؤں کی ہے۔ آج بھی نباتی ادویہ کا ذکر بغیر نباتی شناخت (Botanical identification) کے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس لیے ترجمہ میں بعد تلاش و تحقیق ادویہ کے نباتی ناموں کا بھی اضافہ کیا گیا۔ اس طرح یہ ترجمہ زیادہ مفید ہو گیا، نیز دواؤں کے دیگر نام بھی جتنا ممکن ہو سکا تحریر کر دیے گئے ہیں۔

اصل کتاب میں دوا کی تفصیلات بیان کرنے میں مؤلف (ابن بیطار) کی قائم کردہ حوالہ جات کی ترتیب سے قدرے ہٹ کر مروّجہ طریقہ کے مطابق طبیب یا کتاب کا نام آخر میں درج کیا گیا ہے تاکہ حوالہ جات کو سمجھنے میں

اشتباہ نہ ہو ـــــ کتاب میں ابن بیطار نے دیسقوریدوس اور جالینوس کی کتابوں کے مقالہ نمبر بھی دیے ہیں لیکن ترجمہ میں اس کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح اصل کتاب میں دواؤں کے قدیم اوزان لکھے ہوئے تھے جنھیں عام طور پر سمجھنا دشوار تھا اور جس کی وجہ سے کتاب کی افادیت بھی کم ہو جاتی اس لیے قارئین کی آسانی کے پیش نظر ترجمہ میں ان کے جدید مساوی اوزان تحریر کیے گئے ہیں۔ ان کی ایک علیحدہ فہرست کتاب کے آخر میں شامل کر دی گئی ہے۔

مولف نے جن کتابوں اور اطبا کا حوالہ دیا ہے، ان کی بھی علیحدہ فہرست تیار کر کے کتاب کے آخر میں شامل کر دی گئی ہے۔

فہرست مضامین کی ترتیب بھی مروجہ طریقہ کے مطابق ضروری تھی اس لیے اصل کتاب میں جن ادویہ کا ذکر ہے ان کی فہرست تیار کر کے کتاب کی ابتدا میں شامل کر دی گئی ہے۔

حکیم اُمّ الفضل

ڈپٹی ڈائرکٹر
سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
نئی دہلی

فہرست

ا

نام ادویہ	صفحہ نمبر
آالسن	۱
آاطریلال	۳
آاکشار	۵
آارغیس	۶
آاملیلس	۷
آاقشروا	۷
ابہل	۸
آبریسم	۱۰
آبنوس	۱۱
ابوقانس	۱۳
انوفسطس	۱۴
ابن عرس	۱۴
ابزازالقطہ	۱۵
ابرۃ الراعی	۱۵
اُترج	۱۶
اُثل	۱۹
اِثمد	۲۲
اثوا	۲۳
اجاص	۲۴
احداق المرضٰی	۲۶
اتریض	۲۷
اخیون	۲۷
اخلینوس	۲۷
اخرساج	۲۸
اداد	۲۸
ادریلیس	۲۹
اذخر	۲۹
آذریون	۳۱
آذان الفار بستانی	۳۳
آذان الفار بری	۳۳
آذان الفار آخر بری	۳۴
آذان الفار آخر	۳۴
آذان الارنب	۳۵
آذان الفیل	۳۶

آذان الجدی	۳۶	اسارون	۵۱
آذان العنز	۳۶	اسطوخودوس	۵۳
آذان القسیس	۳۶	اسفاناخ	۵۶
آذان الدب	۳۶	اسطراطیقوس	۵۷
آذان الحیوانات	۳۷	اسل	۵۸
اُرز	۳۷	اسقلیناس	۶۰
اراقو	۳۹	اسلیخ	۶۰
ارقطیون	۴۰	اسطراغالس	۶۱
ارقطیون آخر	۴۰	آس	۶۲
ارماک	۴۱	آس بری	۶۶
ارتد برید	۴۲	اسحقان	۶۷
ارمینس	۴۲	اسیوس	۶۷
ارجنقفہ	۴۳	اسفیداج	۶۸
اراک	۴۳	اُسریخ	۷۱
ارتکان	۴۴	اسفنج البحر	۷۲
ارغامونی	۴۵	اسرار	۷۴
اُرجوان	۴۵	اسرب / اسفست	۷۴
ارنب بری	۴۶	اسد	۷۴
ارنب بحری	۴۸	اسدالحدس	۷۶
ارجان	۴۹	اسدالارض	۷۶
ارطاماسیا	۴۹	اشجارہ	۷۶
ارسطولوخیا	۴۹	اُشق	۷۷
اربیان	۴۹	اُشترغار	۷۹
آزاد درخت	۵۰	اُشنہ	۸۰
ازرود	۵۱	اشخیص	۸۲

اشنان	۸۴
اشنان داؤد	۸۵
اشراس	۸۵
اصفون	۸۶
اصابع الاصفر	۸۷
اصابع فرعون	۸۸
اصابع ہرمس	۸۸
اصابع العذاری	۸۸
اصابع القینات	۸۹
اصف	۸۹
اصطفلین	۸۹
اصطرک	۸۹
اضراس الکلب	۸۹
اطرماله	۸۹
اطریہ	۹۰
اطباءالکلیہ	۹۱
آط	۹۱
اطماط	۹۱
اظفار الطیب	۹۱
اعین السراطین	۹۲
اغراطین	۹۲
اغنیس	۹۳
اغیرس	۹۴
اغرسطس	۹۴
اغالوجی	۹۴
اغلیقی	۹۴
افتیمون	۹۴
افسنتین	۹۷
افنیقطس	۱۰۲
افیقون	۱۰۳
افیون	۱۰۴
افتمیدیون	۱۰۶
افنوس	۱۰۷
افشرج	۱۰۷
افعی	۱۰۸
اُقحوان	۱۱۲
اقسون	۱۱۳
اُقسیا	۱۱۴
اقطی	۱۱۴
اقتنا اری ینقی	۱۱۵
اقتالوقی	۱۱۵
اقطن	۱۱۶
اکلیل الملک	۱۱۶
اکلیل الجبل	۱۱۸
اکتمکت	۱۱۹
اکرالبحر	۱۲۱
اکموبزان	۱۲۱
اکرار	۱۲۲
آکل نفسہ	۱۲۲
البج	۱۲۲

اللبنی	۱۲۳
آلومالی	۱۲۳
الاطیبی	۱۲۴
الکوئین	۱۲۵
الاسفانس	۱۲۶
الیہ	۱۲۷
الاتیون	۱۲۸
الاطی	۱۲۸
الب	۱۲۹
أملج	۱۲۹
امیرباریس	۱۳۱
امروسیا	۱۳۲
امذربان	۱۳۳
امسوح	۱۳۴
اماریطن	۱۳۵
ام وجع الکبد	۱۳۶
ام غیلان	۱۳۶
ام کلب	۱۳۷
امعاء	۱۳۷
انجبار	۱۳۸
اناغورس	۱۳۹
انثلیس	۱۴۰
انجدان	۱۴۰
انیسون	۱۴۴
انجرہ	۱۴۵
انزُرہ	۱۴۸
انف العجل	۱۴۸
اندروحصارون	۱۴۹
اندراہیمان	۱۴۹
اندروطاقس	۱۵۰
انیطرون	۱۵۰
اناغالس	۱۵۱
آنس النفس	۱۵۲
انقون	۱۵۳
انقوانقون	۱۵۳
انزروت	۱۵۳
انفحہ	۱۵۵
انبج	۱۵۸
انتلہ سوداء	۱۵۹
انتلہ بیضاء	۱۶۰
اندراسیون	۱۶۰
انب	۱۶۱
انجرک	۱۶۱
انقرویا	۱۶۱
انجدان رومی	۱۶۱
انطونیا	۱۶۱
انبوب الراعی	۱۶۲
اناکیرا	۱۶۲
انفاق	۱۶۲
انجشار	۱۶۲

انبالس	۱۶۲	ایمونیطس	۱۷۴
انبالس انوفورس	۱۶۳	ایارا نوطائی	۱۷۴
انبالوس اغریا	۱۶۳	ایثوبیس	۱۷۵
انبالس لوقی	۱۶۳	ایدا رندا	۱۷۶
انبالس بالیا	۱۶۳	ایذیقون	۱۷۶
اہلال قسطا	۱۶۳	ایذیغارن	۱۷۷
اوافینوس	۱۶۴	ایرسا	۱۷۷
اونوبروغیس	۱۶۴	ایھقان	۱۷۹
اونوما	۱۶۵	ایدع	۱۸۰
اویغلصن	۱۶۶	ایل	۱۸۰
اِوَز	۱۶۶	**ب**	
اوبوطیلون	۱۶۷	بابونج	۱۸۳
اوبسطیون	۱۶۷	بادرنجبویہ	۱۸۶
اوسبید	۱۶۸	باد اورد	۱۸۸
اوقیمویداس	۱۶۸	بادروج	۱۸۹
اوشیرس	۱۶۹	باقلا	۱۹۱
اوروبقی	۱۶۹	باقلاء قبطی	۱۹۴
اوقادیا	۱۷۰	بان	۱۹۵
اوراسالیون	۱۷۰	باذنجان	۱۹۷
اولیدا	۱۷۱	باجروجی	۱۹۹
اوقیمن	۱۷۱	بامیہ	۱۹۹
اوذر	۱۷۱	بادزہر	۲۰۰
اومامی	۱۷۱	باطاطیس	۲۰۲
اوتیا	۱۷۲	باریلومامین	۲۰۳
ایماروای قاس	۱۷۳	باطانجی	۲۰۴

بابلص	۲۰۵	برنج	۲۱۸
باطس	۲۰۵	بربینہ	۲۱۹
بارود	۲۰۶	برقامصر	۲۲۰
بادانک	۲۰۶	برقاکطرا	۲۲۱
بارزد	۲۰۶	برسیانا	۲۲۱
باباری	۲۰۶	برنوف	۲۲۲
بارنج	۲۰۶	بردوسلام	۲۲۳
بارسطاریون	۲۰۷	بربلیا	۲۲۳
باروق	۲۰۷	برشیان دارو	۲۲۳
ببراله	۲۰۷	بروانیا	۲۲۳
مُبتع	۲۰۷	برنجشک	۲۲۳
بجم	۲۰۷	برغشت	۲۲۴
بج	۲۰۸	بربر	۲۲۴
بخورمریم	۲۰۸	برغوثی	۲۲۴
بخورمریم آخر	۲۱۰	بُر	۲۲۴
بخورالاکراد	۲۱۰	برنیس	۲۲۵
بخورالبربر	۲۱۱	برقوق	۲۲۵
بختج	۲۱۱	برہفانج	۲۲۵
بدسکان	۲۱۱	برم	۲۲۵
بذر	۲۱۲	برواق	۲۲۶
بذریون	۲۱۲	بزرقطونا	۲۲۶
برنجاسف	۲۱۲	بزرالکتان	۲۲۸
برشاوشاں	۲۱۳	بسفائج	۲۳۱
بردی	۲۱۵	بسباسہ	۲۳۲
برطانیقی	۲۱۸	بسد	۲۳۵

بُستانِ افروز	۲۳۷
بُسر	۲۳۷
بسباس	۲۳۸
بشعیرا	۲۳۸
بسبیلہ	۲۳۹
بستیناج	۲۳۹
بشام	۲۳۹
بُشنہ	۲۴۰
بشمہ	۲۴۰
بُشنین	۲۴۱
بُشبش	۲۴۲
بشکرانی	۲۴۲
بشلشلہ	۲۴۳
بَصل	۲۴۳
بصل القی / بَصل الذئب	۲۴۶
بُصاق	۲۴۶
بصاق القمر	۲۴۷
بطم	۲۴۷
بطیخ	۲۴۸
بطیخ ہندی	۲۵۲
بطرہ	۲۵۴
بط	۲۵۴
بطراسالیون	۲۵۶
بطباط	۲۵۶
بطارس	۲۵۶
بطراخیون	۲۵۶
بطولاؤن	۲۵۷
بعر	۲۵۷
بقلۃ الحمقاء	۲۵۷
بُقم	۲۵۹
بقس	۲۶۰
بُقُم	۲۶۰
بعثوفوش	۲۶۰
بقلہ یمانیہ	۲۶۱
بقلۃ الرمل	۲۶۲
بقلۃ ذہبیہ	۲۶۳
بقلۃ الامصار	۲۶۲
بقلۃ باردۃ	۲۶۳
بقلۃ یہودیہ	۲۶۳
بقلۃ الضب	۲۶۴
بقلۃ الخطاطیف	۲۶۴
بقلۃ اترجیہ	۲۶۴
بقلۃ حامضۃ	۲۶۴
بقلۃ مبارکہ	۲۶۴
بقلۃ لینہ	۲۶۵
بقل دشتی	۲۶۵
بقلۃ الملک	۲۶۵
بقلۃ حمقابریہ	۲۶۵
بقلۃ الرباۃ	۲۶۵
بقلۃ الاوجاع	۲۶۶

بقر ۲۶۷
بکآ ۲۷۱
بلسان ۲۷۱
بلبوس ۲۷۵
بلیلج ۲۷۶
بلوط ۲۷۷
بلوط الارض ۲۸۰
بلوطی ۲۸۰
بلح ۲۸۱
بلخِتہ ۲۸۲
بلخیہ ۲۸۲
بلخیاء ۲۸۳
بل ۲۸۳
بلاذر ۲۸۴
بلآن ۲۸۶
ٹبلسکی ۲۸۶
بلیجاسف ۲۸۷
بلسن ۲۸۷
بُلُس ۲۸۷
بنفسج ۲۸۷
بنجنکشت ۲۹۰
بنطافلن ۲۹۲
بنج ۲۹۳
بندق ۲۹۷
بندق ہندی ۲۹۸
ٹبنک ۳۰۰
بنتومہ ۳۰۱
بنات وردان ۳۰۲
بنات الرعد ۳۰۲
بنات النار ۳۰۳
بنجسکروان ۳۰۳
بہار ۳۰۳
بہج ۳۰۴
بہمن ۳۰۴
بہی ۳۰۵
بہرامج ۳۰۶
بہرم و بہرمان ۳۰۶
بہش ۳۰۶
بہق الحجر ۳۰۶
بوزیدان ۳۰۷
بوش دربندی ۳۰۸
بوصیر ۳۰۸
بونیون ۳۱۰
بولوغالین ۳۱۰
بولامونیون ۳۱۱
بولوغاناطن ۳۱۲
بولوقیتمن ۳۱۲
بورق ۳۱۳
بوریطس ۳۱۷
بوقیصا ۳۱۷

بوشیاد	۳۱۷
بوطانیہ	۳۱۷
بوغلصن	۳۱۷
بولودنون	۳۱۸
بولوطونجون	۳۱۸
بول الابل	۳۱۸
بوقشرم	۳۱۹
بُول	۳۱۹
بیض	۳۲۲
بیقیہ	۳۲۸
بیش	۳۲۹
بیش ہوش بیشا	۳۳۱
بیارون	۳۳۱

ت

تانبول	۳۳۲
تانقیت	۳۳۳
تاکوت	۳۳۴
تاغندست	۳۳۴
تامساورت	۳۳۴
تاسمت	۳۳۴
تبن	۳۳۵
تبن مکہ	۳۳۵
تدرج	۳۳۶
تَرمُس	۳۳۶
تربد	۳۳۹
ترنجبین	۳۴۱
تراب صیدا	۳۴۲
تراب الشارده	۳۴۲
تراب القی	۳۴۳
ترفاش	۳۴۳
ترنجان	۳۴۳
ترہلان	۳۴۳
تشمیرج	۳۴۴
تشبتوار	۳۴۴
تفاح	۳۴۴
تفاح الارض	۳۴۷
تفاح الجن	۳۴۷
تفاح ارمنی	۳۴۷
تفاح فارسی	۳۴۷
تفاح مائی	۳۴۸
تفاف	۳۴۸
تقدہ	۳۴۹
تمر	۳۴۹
تمر ہندی	۳۵۰
تمساح	۳۵۲
تمتم	۳۵۳
تملول	۳۵۳
تنین البحر	۳۵۳
تنبول	۳۵۳
تنکار	۳۵۴

تنوم ۳۵۱
تنوب ۳۵۴
ثن ۳۵۵
ثوت ۳۵۵
ثوت وحشی ۳۵۵
تودری ۳۵۸
توتیا ۳۶۰
توبال ۳۶۳
ثین ۳۶۵

ث

ثافسیا ۳۷۰
ثالیبطون ۳۷۲
ثاقب الحجر ۳۷۲
ثجیر ۳۷۲
ثدی ۳۷۳
ثعلب ۳۷۳
ثقسا ۳۷۵
ثلب ۳۷۵
ثلج و جلید ۳۷۵
ثلج چینی ۳۷۶
ثلثان ۳۷۶
ثمام ۳۷۷
ثمنش ۳۷۷
ثوم ۳۷۷
ثوم بری ۳۸۲
ثوم کراثی ۳۸۲
ثومش ۳۸۲
ثومالا ۳۸۳
ثیل ۳۸۳

ج

جاوشیر ۳۸۵
جاورس ۳۸۸
جارالنہر ۳۸۹
جاسوس ۳۹۰
جادی ۳۹۰
جارکون ۳۹۰
جاسہ ۳۹۱
جامسہ ۳۹۱
جاموس ۳۹۱
جبن ۳۹۲
جبسین ۳۹۶
جبرہ ۳۹۷
جتنجات ۳۹۷
جحدب ۳۹۸
جدوار ۳۹۸
جرجیر ۳۹۹
جرجیر الماء / جری ۴۰۱
جراد ۴۰۲
جراد البحر ۴۰۳
جرنوب ۴۰۳
جربوز ۴۰۳

جراسیا ۴۰۲
جزر ۴۰۳
جزع / جسمی ۴۰۶
جساد ۴۰۷
جشیش ۴۰۷
جشمک ۴۰۷
جص ۴۰۷
جعدہ ۴۰۸
جعفیل ۴۰۹
جعدۃ القنا ۴۰۹
جفت افرید ۴۰۹
جفری ۴۱۰
جفت البلوط ۴۱۰
جلنار ۴۱۰
جلبان ۴۱۲
جلبھنگ ۴۱۳
جلود ۴۱۴
جلنسرین ۴۱۵
جلجلان ۴۱۶
جلجلان الحبشہ ۴۱۶
جلجلان مصری ۴۱۶
جلوز ۴۱۶
جُل ۴۱۶
جلنجبین ۴۱۷
جلیف ۴۱۷
جلہم ۴۱۷
جلنجوئہ ۴۱۷
جلجمانہ ۴۱۸
جمیز ۴۱۸
جمشٹ ۴۲۱
جمسفرم ۴۲۲
جمار ۴۲۲
جمجم ۴۲۳
جمہوری ۴۲۳
جمل ۴۲۴
جنطیانا ۴۲۵
جندبادستر ۴۲۸
جنجیدیون ۴۳۱
جنجل ۴۳۲
جنی ۴۳۲
جنبذ الرمان ۴۳۳
جنجر ۴۳۳
جنتوریہ ۴۳۳
جنار ۴۳۳
جناح البیش ۴۳۳
جوز ۴۳۴
جوزبوا ۴۳۷
جوز ماثل ۴۳۸
جوز القی ۴۴۰
جوز الرقع ۴۴۱

جوزالحس	۴۴۲	جوزر	۴۴۷
جوزعبہر	۴۴۲	جوزالہند	۴۴۷
جوزالقطا	۴۴۲	جوزالمرج	۴۴۸
جوزالزنج	۴۴۳	جوز ارقم	۴۴۸
جوزالانہار	۴۴۳	جوہر	۴۴۸
جوزالشرک	۴۴۴	جوالق	۴۴۸
جوزالکوثل	۴۴۴	جوشیصیا	۴۴۸
جوزارمانیوس	۴۴۵	جیدار	۴۴۹
جوز جندم	۴۴۶	جیرشش	۴۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اس ذاتِ والاصفات کو زیب دیتی ہیں جس نے اپنی لطیف حکمت سے جسم انسانی کی تخلیق فرمائی، اسے گویائی کا وصفِ امتیازی عطا کیا، تمام جمادات، نباتات اور حیوانات کو اس کے فائدے کے لیے مسخر کیا جن کو انسان اپنی حالت صحت و مرض کے اعتبار سے استعمال کرتا ہے۔ نَحْمَدُہٗ حَمْدَ الشَّاکِرِین و نصلی علی انبیائہٖ اجمعین۔

زیرِ نظر کاوش کا سببِ تالیف سلطان اعظم ملک صالح "نجم الدین ایوب" بن ملک کامل[1] (لَازَالَتْ نَافِذَۃً فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَاَرْزَاقُھَا شَامِلَۃً لِکَافَّۃِ الْخَلَائِقِ وَلَوَاتُوْھَا مَاضِیَۃً فِی نَحْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْمُفَارِقِ)[2] کی مجھ سے یہ فرمائش ہے کہ ادویہ مفردہ پر ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں ادویہ کی ماہیت، تاثیرات، منافع اور مضر و مصلح کا بیان ہو۔ ساتھ ہی ادویہ کے جرم، عصارات اور مطبوخات کی مقدار خوراک مقرر کی گئی ہو اور اصل دوا دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اس کا بدل بتایا گیا ہو۔ منشائے سلطان کے مطابق ناچیز نے اس فرمائش کو جلد از جلد انجام دینے کی کوشش کی ہے۔

کتاب کی بعض ایسی خصوصیات جو اسے اس فن کی دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ روزمرّہ استعمال میں آنے والی تمام مفرد دوائیں اور غذائیں شامل کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ مشہور یونانی طبیب و ماہرِ نباتات "دیسقوریدوس" کی ممتاز ترین تصنیف (کتاب الحشائش) کے پانچوں مقالات لفظ بہ لفظ نقل کیے گئے ہیں۔ بعض ایسی نباتی، حیوانی اور معدنی دوائیں جن کے خواص مذکورہ دونوں

---

[1] "وصنفہ للملک الصالح نجم الدین ایوب بن" عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد ثانی ص ۱۳۳۔

[2] یہ دعائیہ کلمات ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اس کی (بادشاہ کی) سلطنت کے احکام و اوامر مغرب و مشرق میں تادیر جاری رہیں اور اس کی داد و دہش تمام مخلوقات کے لیے قائم رہے اور اس کی تلواریں دشمنوں کے سروں پر چلتی رہیں۔

حکیموں نے بیان نہیں کیے ہیں وہ دیگر معتبر اقوال کے ذریعہ بیان کیے گئے ہیں۔ ہر قول کے ساتھ اس کے قائل کا نام بھی لکھا گیا ہے۔ اگر بیان کرنے والا ناقل ہے تو سلسلۂ نقل کی وضاحت کردی گئی ہے جس قدر اقوال اس میں نقل کیے گئے ہیں وہ پوری تحقیق اور صحت کے بعد لکھے گئے ہیں۔

۲۔ متقدمین اور متاخرین کے صرف وہی اقوال لکھے گئے ہیں جن کا مشاہدہ و تجربہ میں نے ذاتی طور پر کیا ہے یا جن کی صحت کی تصدیق اپنی آنکھوں یا کانوں کے ذریعہ ہو سکی ہے۔

اسناد کی تحقیق کو میں نے اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اس کام میں دوسرے لوگوں سے بھی مدد لی ہے چنانچہ بعض ایسے اقوال جو مشاہدہ کے خلاف تھے یا جن سے افعال و خواص اور ماہیت ادویہ کی واضح تصویر سامنے نہیں آتی یا جن کے قائل و ناقل غیر ثقہ ہیں "لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا"[لہ] کے تحت نظر انداز کرنے پڑے۔

۳۔ کوشش کی گئی ہے کہ بلا ضرورت مضامین کی تکرار نہ ہونے پائے الا یہ کہ کسی مضمون میں مزید وضاحت و تشریح کی ضرورت ہی پیش آگئی ہو۔

۴۔ قاری کی سہولت کے پیش نظر حروف تہجی کے لحاظ سے ادویہ ترتیب دی گئی ہیں۔

۵۔ میں نے جرأت کے ساتھ بعض ایسی غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے جو بعض دواؤں کے سلسلے میں متقدمین و متاخرین سے اس بنیاد پر سرزد ہو گئی ہیں کہ انھوں نے محض کتابوں اور منقولات کا سہارا لیا ہے۔ اس کے برخلاف جیسا کہ اوپر کہا گیا میرا اعتماد اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر ہے۔

۶۔ دواؤں کے مختلف علاقائی نام اور ان کے جانے پہچانے افعال و خواص لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دواؤں کی جائے پیدائش اور ان کے وطنی نام مثلاً بربری، لاطینی، اندلسی اور مروّجہ کتابوں میں استعمال ہونے والے معروف نام لکھ دیے گئے ہیں۔ بعض ناموں کی وضاحت میں تعداد حروف، اعراب اور لفظوں کی تشریح بھی کر دی ہے تاکہ تلفظ میں غلطی نہ ہو اور ناقل و کاتب غلط نقل نہ کریں کیوں کہ اکثر کاتبوں کی لغزش پڑھنے والوں کو گمراہ کر دیتی ہے۔

کتاب کا نام "جامع" رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں ادویہ و اغذیہ جمع کی گئی ہیں مختصر سہی لیکن جملہ اقسام کی ادویہ کا مجموعہ ہونے کے باعث یہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے۔

وباللہ استعین واھتدی

لہ یہ حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر لوگوں نے طعنہ دیا تھا، "بلاشبہ تُو نے من گھڑت چیز پیش کی ہے۔"

آالوسن

یونانی نام:۔ آالسن

نباتی نام:۔ Alyssum clypeatum

دیگر نام:۔ شجرۃ الکلب، مذہب الکلب، حشیشۃ النجاۃ، حشیشۃ السلحفاۃ

آالوسن یونانی نام ہے۔ پہلا الف مفتوح (زبر والا) اور دوسرا ساکن، لام مضموم (پیش والا) سین مفتوح (زبر والا) نون ساکن ہے بعض لوگ لام مضموم کے ساتھ واؤ ساکن لکھتے ہیں اور بعض واؤ کو نہیں لکھتے۔ شام کے لوگ اسے حشیشۃ النجاۃ اور حشیشۃ السلحفاۃ کے نام سے جانتے ہیں۔ (مولف)

یہ دوا آگ جلانے میں بطور ایندھن استعمال ہوتی ہے اور چھونے میں کسی قدر کھردری محسوس ہوتی ہے۔ اس پودے کا ایک تنا ہوتا ہے اور پتے گول ہوتے ہیں۔ پتوں کی جڑوں کے پاس ڈھال کے شکل کی دو پرتوں والی پھلیاں لگتی ہیں۔ جن کے اندر چھوٹے چھوٹے اور کسی قدر چوڑے بیج ہوتے ہیں۔ پہاڑی مقامات اور سخت زمینوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ اس کے جوشاندہ کے پینے سے وہ سردی ختم ہوجاتی ہے جو بخار کے ساتھ نہ ہو۔ اس کو دیکھنے اور ہاتھوں میں پکڑنے سے بھی بہی فائدہ ہوتا ہے اس کے سفوف کو شہد میں ملا کر لگانے سے مُہاسے اور چہرے کے داغ دھبے صاف ہوجاتے ہیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کو کوٹ کر غذا کے ساتھ کھلانے سے پاگل کتے کے کاٹنے سے عارض ہونے والا مرض (فزع الماء) ختم ہوجاتا ہے مشہور ہے کہ اس کو گھر میں لٹکانے سے انسان اور مویشی بیمار نہیں ہوتے اور سرخ کپڑے میں باندھ کر گلے میں لٹکانے سے مویشیوں کی تکالیف زائل ہوجاتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

چونکہ یہ دوا پاگل کتے کے کاٹے میں نہایت مفید ہے اس لیے اس کو آالوسن کہتے ہیں۔ جس شخص میں داءالکلب کی تمام علامات رُونما ہوجاتی ہیں اُسے بھی دوا تنہا بار بار کھلائی جاتی ہے۔ پاگل کتے کے کاٹے میں یہ دوا اپنے پورے جوہر کے ساتھ بالخاصہ عمل کرتی ہے جسے صرف تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے فن طب میں رائج قیاس کے طریقوں سے اس کے اس فعل کو نہیں معلوم کیا جا سکتا۔ البتہ مختلف امراض میں اس دوا کی

نوعیت عمل واضح ہے چنانچہ اعتدال کے ساتھ محلل، مجفف اور کسی قدر جالی ہونے کی وجہ سے گردوں کا تنقیہ کرتی، چہرے کی چھائیں اور داغ دھبوں کو زائل کرتی ہے۔ یہ پودا فراسیون سے مشابہ لیکن زیادہ کھردرا اور خاردار ہوتا ہے اور جیسے ہی اس میں پھول آنا شروع ہوتا ہے اور بھی خاردار ہو جاتا ہے اس میں سرخ نیلگوں پھول نظر آتے ہیں طلوعِ شعریٰ[1] کے زمانہ میں اس دوا کو جمع کرلیں اور سکھانے کے بعد کوٹ چھان کر حفاظت سے رکھ لیں اور ضرورت پڑنے پر داء الکلب کی بیماری میں ایک چمچہ سفوف ۴۰ ملی لیٹر ماء العسل میں ملا کر کھلائیں۔ (جالینوس)

بعض اندلسی اطباء اندلس ہی میں پائی جانے والی "قارہ" نام کی دوا کو غلطی سے آالوسن سمجھتے ہیں اور غلط فہمی کی بنیاد یہ ہے کہ "قارہ" بھی پاگل کتے کے کاٹے میں مفید ہے لیکن درحقیقت قارہ اور آالوسن دونوں الگ الگ ہیں۔ قارہ کے افعال وخواص ہم نے علیحدہ بیان کیے ہیں اور قارہ کا یونانی نام "سطاختوس" ہے نہ کہ آالوسن اور "سطاختوس" کا تذکرہ حرف سین کے عنوان میں آرہا ہے۔ (موتف)

غافقی نے ایک دوسری دوا کا تذکرہ "عشبۃ السباع" کے نام سے کیا ہے جو پاگل کتے کے کاٹے میں مفید ہوتی ہے جس کا تذکرہ حرف عین کے عنوان میں آئے گا نیز یہ بھی کہا ہے کہ "عشبۃ السباع" اور "کرّاث" دونوں ایک ہی چیز ہیں لیکن یہ "کراث" رائے مشدد کے ساتھ نہیں ہے کیونکہ جو "کرّاث" راء کی تشدید کے ساتھ ہوتا ہے (اس کے معنی گندنا کے ہوتے ہیں) اسے غذا کے ساتھ کھایا بھی جاتا ہے نیز کراث اور عشبۃ السباع میں کوئی باہمی مشابہت نہیں ہوتی۔ کراث کو حرف کاف کے تحت بیان کیا جائے گا۔

ایک اور دوا کے متعلق غافقی نے یہ لکھا ہے کہ اس کا تنا پتے اور بوسویا کے کافی مشابہ ہوتی ہے نرم اور کنکریلی زمینوں میں اس کا پودا اُگتا ہے جڑ گاجر یا لمبے شلجم کی طرح ہوتی ہے۔ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اس میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی جڑ کے ریشوں کے نچوڑے ہوئے ۷ ملی گرام پانی کو تازہ دودھ کے ساتھ کھلانے سے سگِ دیوانہ کے کاٹے میں بےحد فائدہ ہوتا ہے اس کی جڑ کے کچھ ریشوں کو کوٹنے کے بعد نچوڑے ہوئے ۷ ملی گرام پانی کو تازہ دودھ کے ساتھ پاگل کتے کے کاٹے ہوئے کو کھلانے سے قے ہو جاتی ہے تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دوا پاگل کتے کے کاٹے ہوئے کو اس وقت بھی کھلائی جاتی ہے جبکہ وہ پانی سے خوف کھاتا ہے اور مرنے کے قریب ہو جاتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس کی تازہ جڑوں کے پانی کو نچوڑ کر

---

[1] ایک ستارہ کا نام جو سخت گرمی میں طلوع ہوتا ہے۔ (المنجد)

پلائیں اگر تازہ دستیاب نہ ہوں تو سوکھی جڑوں کا باریک سفوف بنالیں اور مریض کو قوت و مرض کے لحاظ سے ساڑھے تین گرام سے سات گرام تک کھلائیں۔ (مؤلف)

آاطریلال

دیگر نام :۔ رجل الغراب، حرز الشیطان، رجل الطائر

نباتی نام :۔ Ammi majus Linn.

آاطریلال اس کا بربری نام ہے۔ اس کے معنی رجل الطائر (پرندہ کے پیر) کے ہیں۔ پہلا الف مفتوح، دوسرا ساکن، طا مکسور، را مکسور یا ساکن، لام الف اور آخر میں لام ہے۔

مصر کے علاقوں میں یہ پودا "رجل الغراب" کے نام سے مشہور ہے اور بعض لوگ اسے "حرز الشیطان" بھی کہتے ہیں۔ اس کا تنا، پھل اور جڑ سویا کے مانند ہوتا ہے یہ اور بات ہے کہ سویا کا پھل اور پھول زرد اور آاطریلال کے سفید ہوتے ہیں۔ اس میں حب مقدونس (تخم کرفس) سے چھوٹے یا مصر میں "خلہ" نام سے مشہور پودے کے تخم کی طرح مگر اس سے کچھ لمبے اور جسامت میں اس سے بھی چھوٹے دانے لگتے ہیں جن کے اندر گرمی، چرپراہٹ اور کسی قدر تلخی ہوتی ہے جن کو چکھنے پر زبان چھل جاتی ہے۔ مزاج دوسرے درجہ کے آخر میں گرم و خشک ہے دوا کے طور پر صرف اس کے بیج ہی استعمال کیے جاتے ہیں جن کو کھانے سے برص اور بہق میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ اس دوا کے فائدے کی شہرت سب سے پہلے مغرب وسطی میں مضافات بجایہ کے بربری قبیلہ بنی ابی شعیب کے ذریعہ ہوئی جو بنی وجہان سے تعلق رکھتا تھا قبیلہ والوں کے پاس برص کا علاج کرانے دُور دُور سے لوگ آیا کرتے تھے لیکن اہل قبیلہ نے عرصہ تک اس دوا کا نام بتانے میں بخل سے کام لیا اور اس راز کو صرف اپنے جانشین افراد خاندان تک ہی محدود رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے یہ دوا کچھ لوگوں پر ظاہر ہی کر دی اور رفتہ رفتہ عام طور سے لوگ اس سے فیض یاب ہونے لگے اور اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جانے لگا چنانچہ کچھ لوگ اسے تنہا کھلاتے ہیں اور کچھ لوگ اس کے چار گرام بیجوں کو چار گرام عاقرقرحا کے ساتھ باریک پیس کر شہد کے ساتھ کھلانے کے بعد مریض کو تیز دھوپ میں بٹھا دیتے ہیں اور برص کے داغوں کی جگہ کو کھول دیتے ہیں گھنٹہ دو گھنٹہ

دھوپ میں رہنے کے بعد جب مریض کو پسینہ آجاتا ہے تو قدرت خداوندی دوا کے اثر کو سطح بدن کے صرف اُن مقامات کی طرف دفع کر دیتی ہے جہاں داغ ہوتے ہیں اور داغوں کی جگہ پر آبلہ پھر زخم ہو جاتے ہیں۔ باقی جلد محفوظ رہتی ہے جب داغوں کی جگہ آبلہ پڑ جائے اور زردی مائل سفید پانی بہنے لگے تو دوا کا استعمال ترک کر دیں یہاں تک کہ زخم بھر جائیں اور سفید داغوں کی جگہ جلد کی طبعی رنگت ظاہر ہونے لگے پُر گوشت مقامات پر دوا کا اثر جلد ہوتا ہے اور بلا گوشت والی جگہوں پر دیر میں فائدہ ہوتا ہے۔ برص کے سلسلہ میں واقعی یہ دوا اسرارِ عجیبہ میں سے ہے مَیں نے خود بارہا اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا ہے مختلف لوگوں پر اس کے مختلف نتائج مرتب ہوئے کچھ لوگوں پر ایک یا دو خوراک سے ہی اثر ہو گیا اور کچھ مریضوں کو زیادہ دنوں تک استعمال کرنا پڑی اس لیے اس کا متواتر استعمال مذکورہ طریقہ کے مطابق کرانا چاہیے یعنی دوا کھلانے کے بعد مریض کو دُھوپ میں بٹھانے کی ہدایت کر دیں اسی طرح جب دوا استعمال کرائیں مریض کو دُھوپ میں بٹھائیں یہاں تک کہ دوا کا اثر ظاہر ہو اور جلد اپنی اصلی رنگت پر آتی ہوئی محسوس ہونے لگے۔ اس کے استعمال کا بہترین زمانہ موسمِ گرما ہے یا جس وقت خوب تیز دُھوپ پڑ رہی ہو۔ لیکن استعمال سے پہلے اس مادہ کا استفراغ ضروری ہے جو مرض کا سبب ہے۔ (مولّف)

تخم آطریلال ڈیڑھ حصّہ برگ سداب اور سانپ کی کینچلی ایک حصّہ تینوں کا سفوف بنا کر برص کے مریض کو پانچ روز تک دس گرام روزانہ شربت انگور کے ساتھ کھلانے سے مرض جاتا رہتا ہے، مجرب ہے خاص طور سے مریض جب دوا کھانے کے بعد دُھوپ میں اتنی دیر تک بیٹھتا ہے کہ اُسے اچھی طرح پسینہ آجاتا ہے۔ تخم آطریلال کے سفوف کو شہد کف گرفتہ میں اچھی طرح ملا کر روزانہ ۱۰ گرام بطور لعوق گرم پانی کے ساتھ پندرہ روز تک متواتر کھاتے رہنے سے برص کا مرض قطعی طور پر زائل ہو جاتا ہے اور اس کے بیجوں کے سفوف کو ناک میں پھونکنے سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ (شریف)

تخم آطریلال کا اندرونی استعمال مروڑ میں مُفید ہے۔ (زہراوی)

شریف کا خیال ہے کہ تخم آطریلال یونانی زبان کے "دوفس" نام کے پودوں میں سے کسی ایک پودے کے بیج ہیں لیکن اُن کا یہ خیال دُرست نہیں ہے اسی طرح ہمارے زمانے کے بعض اطباء اسے "رعی الابل" کا بیج سمجھتے ہیں میری سمجھ میں یہ بات بھی غور طلب ہے کیونکہ دیسقوریدوس نے "رعی الابل" کے تنے کو زاویہ دار بتایا ہے جبکہ آطریلال کا تنا گول ہوتا ہے۔ (مولّف)

آاُکشار

بربری نام :۔ آاُکشار

دیگر نام :۔ بلغوطہ

آاُکشار اس کا بربری نام ہے اور تلفّظ حسبِ ذیل ہے پہلا الف مفتوح، دوسرا ساکن، کاف مضموم ثاء مفتوح اس کے بعد الف و راء۔ (مؤلف)

مقام عدوہ کے مشرقی علاقوں میں یہ دوا بلغوطہ کے نام سے مشہور ہے اہل برقہ[1] اور " قیروان" میں بھی اس کو عام طور سے لوگ اسی نام سے جانتے پہچانتے ہیں اور جنگلوں میں اس کی جڑ کو پکا کر کھاتے بھی ہیں یہ پودا گاجر کے مشابہہ ہوتا ہے اس کی شاخیں گول ہوتی ہیں جن کی لمبائی کم و بیش ایک ہاتھ ہوتی ہے جس کے بالائی سرے پر سویا کے چتر سے مشابہ گول چتر ہوتا ہے البتّہ اس کے پھُول سفید ہوتے ہیں جن کے جھڑ جانے کے بعد اس میں اندلس کے " بستناج" اور مصر کے "خلہ" نام سے مشہور پودے کے بیجوں کی طرح چھوٹے چھوٹے بیج پیدا ہوتے ہیں جن کے مزے میں کسی قدر چرپراہٹ ہوتی ہے۔ اس کی گول اور سفید جڑ کم و بیش اخروٹ کے برابر زمین کے اندر رہتی ہے اور خولدار نہ ہونے کے باوجود بھُربھُری ہوتی ہے۔ سُوکھ جانے کے بعد اس کا چھلکا سیاہ ہوجاتا ہے۔ مزہ شیریں شاہ بلوط کے مزے سے ملتا جُلتا مگر کسی قدر تیزی لیے ہوئے ہوتا ہے اس کی پیداوار زیادہ تر کھیتوں اور پہاڑوں میں ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں اندلس کے کوہ " رندہ" اور اس کے اطراف و جوانب اور مضافات اشبیلیہ کے "شعراء قرمونہ" میں بھی کسی قدر اس کی پیداوار ہوتی ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

سرزمین شام کے مقام "عامین علما" میں " ذرۃ" (جُوار) کے پودوں کے درمیان مَیں نے اِس پودے کو دیکھا ہے۔ شام ہی کے ایک دوسرے مقام " قصر عضراء" میں بھی مَیں نے اسے دیکھا ہے مقام مذکور " نوی" سے قریب کا ایک گاؤں ہے۔ (مؤلف)

قبیلۂ بربر کے لوگ قحط سالی میں اس کی جڑ کی روٹی پکا کر اور مکھن لگا کر لوف (حشت کُنند) کی اس قسم کی روٹی کی طرح گرم گرم کھاتے ہیں جس کو بربری زبان میں " آبری کہا جاتا ہے" نمناک زمینوں میں یہ

---

[1] برقہ:۔ مشرقی لیبیا کا ایک علاقہ ہے۔ المنجد صفحہ ۱۷

پودا اُگتا ہے اور اس کی جڑ میں چیچک جیسے نشانات ہوتے ہیں۔ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے جوشاندہ خارخسک کے ساتھ نہار منہ۔ اگر ام کھانے یا صرف اِسی کو کھاتے رہنے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے اور پیٹ کے کیڑے خارج ہوجاتے ہیں اس کی روٹی کے کھانے سے اچھی نیند آتی ہے۔ اس کی تازہ جڑ کو مکھن وغیرہ میں لپیٹے بغیر کھانے سے زبان پر دانے اور چھالے پڑجاتے ہیں اور حلق میں خراش پیدا ہوجاتی ہے اس کے لیپ سے پنڈلیوں کے اورام بلغمی ایک ہی رات میں تحلیل ہوجاتے ہیں اور بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف ادریسی)

آارغیس

بربری نام :۔ آارغیس

دیگر نام :۔ عودالریح مغربی، بربارلس، پوست بیخ زرشک۔ امیرباریس

انگریزی نام :۔ Root Bark of Berberis

نباتی نام :۔ Berberis aristata

آارغیس اس کا بربری نام ہے اور آارغیس میں را، ساکن، غین مکسور (زیر والا) یا، ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔ یہ پوست بیخ زرشک ہے اور اہل مصر اس کو عودریح مغربی کہتے ہیں۔ مزاج پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ (مولف)

اس کے عُصارے کو جب پکا کر حاصل کیا جاتا ہے تو اس سے خولان ہندی (رسوت) کے سے فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے جوشاندے کی کُلّی سے دانت کی جڑ میں عارض ہونے والے ہر طرح کے قلاع میں بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ عرق گُلاب میں اس کو بھگونے کے بعد آنکھوں میں ٹپکانے سے اس کی فاسد رطوبت سُوکھ جاتی ہے اور آشوب چشم مزمن کی باقیماندہ شکایات ختم ہوجاتی ہیں۔ اگر اِسے پہلے سے آنکھوں میں ڈالا جائے تو وہ آشوب سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس کے جوشاندے کا حقنہ آنتوں کے گندے زخموں میں مُفید ہے۔ (کتاب التجربتین)

بیخ زرشک کو شراب یا سرکہ میں پکا کر پینے سے درد جگر میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور اس کا ورم بھی زائل ہوجاتا ہے۔ (غافقی)

اطبائے مصر امراض چشم میں اس کو مامیران چینی کی جگہ استعمال کراتے ہیں مامیران چینی یا مکی اس کا بدل بھی ہے۔ (مولف)

آ ارملیلس

آ املیلس میں میم اور دونوں لام مکسور (زیر والے) ہیں آخر میں سین ہے۔ (مولف)

بلادِ مغرب اور افریقہ کے ایک مشہور درخت کا بربری نام آ املیلس ہے مشہور ہے کہ چہرے کی زردی (یرقان) اور استسقاء میں اس کی جڑ کے ریشے مجرب ہیں۔ اس کے پھل خوشوں کی شکل میں پائے جاتے ہیں جن کا رنگ ابتدا میں سُرخ ہوتا ہے اور بعد میں سیاہ ہو جاتا ہے نیز یہ کاکنج کے برابر ہوتے ہیں۔ (ابوالعباس نباتی)

اس کا درخت آدمی کے قد سے اُونچا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ پتّے آس کے پتّوں کے برابر اور کافی سبز ہوتے ہیں اس کا پھل حب الصـــرو کے برابر ہوتا ہے اور پکنے کے بعد سیاہ ہو جاتا ہے نیز چھُونے میں نرم معلوم ہوتا ہے اس کی لکڑی (تنا) سخت ہوتی ہے جس کا اندرونی حصّہ سفیدی مائل زرد اور کسی قدر حصّہ سُرخ ہوتا ہے اس کی جڑ کے ریشے ہی زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں اس کے خیساندے کے پینے سے دست آنے لگتے ہیں یہ مقوی جگر و طحال ہے اور اُن کے سُدّوں کو کھولتا ہے گوشت کے ساتھ پکا کر شوربے کو پینے سے یرقان زائل ہو جاتا ہے۔ (غافقی)

آ اُقشُر وَا

آ اُقشُر وَا اس کا بربری نام ہے۔ مغربی ایشیا کے شہر "سبتہ" میں یہ پودا مشہور و معروف ہے وہاں کے لوگ گاڑھے مادّوں کو رقیق اور رقیق کو گاڑھا بنا کر خارج کرنے نیز اُنھیں تحلیل کرنے کے لیے اُسے کھاتے اور لگاتے ہیں۔ اندلس کے بعض ماہرین نباتات کے نزدیک یہ "قنطوریون اصغر" کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ افعال و خواص اور مزاجی اعتبار سے بھی یہ پودا "قنطوریون" سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ پانی کے قریب چشموں کے بہنے کی جگہ اور پہاڑوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ پتّے انگوٹھے کے ناخن کے برابر اور ٹہنیاں اُوپر کو اُٹھی ہوئی ہوتی ہے جن کا رنگ پتّوں کی طرح سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اس کے بہت سے پودے ایک ہی جگہ اُگتے ہیں ٹہنیوں کے سروں پر اس کے خوبصورت زرد پھول ہوتے ہیں جو شکلاً بوٹہ دار معلوم ہوتے ہیں۔ (کتاب الرحلہ)

اَبہل

یونانی نام:۔ براثی، براثیثا

دیگر نام:۔ شجرۃ اللہ

انگریزی نام:۔ Juniper berry

نباتی نام:۔ Juniperus communis Linn.

بعض اطبار کا خیال ہے کہ یہ "عرعر" (سروکوہی) ہے لیکن یہ غلط ہے۔ (موتف)

اَبہل بڑے دانے والے عرعر (سروکوہی) کی ایک قسم ہے یہ ایک بڑا درخت ہے جس کے پتے جھاؤ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں پھل بیر کی طرح سُرخ خاکستری بیر جیسا اور بیر ہی کے برابر ہوتا ہے۔ اندرونی حصے میں اس کی سخت گٹھلی ہوتی ہے جس کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ اس کا مزہ شیریں قطران کے مزے سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے۔ انگور کے توڑنے کے زمانہ میں اس کو جمع کیا جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

"براثی" اَبہل کا یونانی نام ہے اور اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کے پتے سرو کے پتوں سے مشابہ اور کانٹے اَبہل کی دوسری قسم کے کانٹوں سے بڑے ہوتے ہیں نیز اس سے ناگوار بُو آتی ہے۔ یہ درخت گولائی لیے ہوئے لمبائی سے زیادہ چوڑائی میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کچھ لوگ اس کے پتوں کو دھونی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ دوسری قسم کے پتے جھاؤ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔

(دیسقوریدوس)

اس میں قوتِ تجفیف (خشکی پیدا کرنے کی قوت) بہت زیادہ ہوتی ہے اور یہ بات شربین (کرجن) کے مزہ کی طرح اس کے مزہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے لیکن تیزی اور خوشبو اس میں شربین سے زیادہ ہوتی ہے تلخی اور قبض (گرفتگی) البتہ اس میں شربین سے کم ہے جس سے اس بات کی مزید تائید ہوتی ہے کہ یہ شربین سے تیز ہے اسی لیے اس میں قوتِ تحلیل شربین سے زیادہ ہوتی ہے جس کے باعث یہ دوا زخموں کو نہیں بھرتی نیز گرمی و خشکی زیادہ رکھنے کی وجہ سے مادّہ میں سوزش اور ہیجان پیدا کر دیتی ہے البتہ جن پھوڑوں میں عرصہ سے عفونت پیدا ہو چکی ہوتی ہے اُن میں یہ مُفید ثابت ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا مزمن پھوڑوں کے مادّوں پر بغیر کسی تکلیف کے موثر ہوتی ہے اور جو پھوڑے کثافت کی وجہ سے سیاہ ہو جاتے ہیں اُن کو بھی صاف کر دیتی ہے جبکہ اس دوا کو اُن پر شہد کے ساتھ لگایا جاتا ہے اور حمرہ (سُرخ بادہ) کو بھی ختم کرتی ہے۔ لطیف ہونے کے باعث یہ مدرِ حیض ہے اور اپنی اس مخصوص تاثیر میں تمام مدر دواؤں پر فوقیت

رکھتی ہے۔یہاں تک کہ خون کا پیشاب لاتی ہے۔زندہ جنین کے لیے مضر ہے اور مردہ جنین کو خارج کرتی ہے۔
مزاج دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے یہ انتہائی لطیف دوا ہے اس لیے اس کو خوشبودار روغنوں میں ملایا جاتا ہے خصوصاً "غلومس" یعنی روغن شیرہ انگور کے اجزا میں اس کو بہت سی معجونوں اور کھائی جانے والی دوسری دواؤں میں ملایا جاتا ہے۔کچھ لوگ اس کو دارچینی کی جگہ دارچینی کی دوگنا مقدار میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی محلل وملطف ہے۔ (جالینوس)

اُبہل کی دونوں قسموں کے پتوں کا لیپ زہریلے پھوڑوں کو بڑھنے نہیں دیتا اور گرم ورموں کو سکون دیتا ہے۔شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے بدن کا میل اور ایسے سیاہ داغ دھبے صاف ہوجاتے ہیں جو فضلات ومواد کے باعث جلد بدن پر پیدا ہوجاتے ہیں۔اس کے لگانے سے جمُرہ کے کھرنڈ بھی صاف ہوجاتے ہیں اس کو کھانے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے اور خون کا پیشاب بھی آنے لگتا ہے۔اس کی دھونی یا حمول سے بھی حمل ساقط ہوجاتا ہے۔گرمی پیدا کرنے والے روغنوں کے اجزا میں خصوصاً روغن شیرہ انگور کے اجزا میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اُبہل کے سفوف کو شہد میں ملا کر لگانے سے مسوڑھوں کے زخم اور اس کی بدبو زائل ہوجاتی ہے۔ (رازی)

اُبہل کا پھل "زعرور" سے مشابہ مگر اس سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے اور اس کی خوشبو میں بھی تیزی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔اس کو روغن گل کے ساتھ لوہے کے برتن میں اس قدر جوش دیں کہ پھل سیاہ ہوجائے اس کے بعد روغن کو کان میں ٹپکائیں بہرے پن میں بیحد فائدہ ہوگا۔ (ابن سینا)

اُبہل کا پھل ۳۵ گرام ایک دیگچی میں رکھیں اور گائے کا گھی اس میں اتنا ڈالیں کہ پھل ڈوب جائے اس کے بعد آگ پر رکھ کر پکائیں پھل جب گھی کو جذب کرلے تو اسے باریک پیس کر قند سفید ۳۵ گرام ملالیں اور بواسیر کے باعث عارض ہونے والے شکم کے زیریں حصے کے درد میں روزانہ سات گرام نہار منھ نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (اسحٰق بن عمران)

اُبہل دست آور ہے اس سے پیٹ کے کیڑے اور کدو دانے مرجاتے ہیں۔ (مسیح)

اُبہل کو انجیر خشک کے ساتھ پانی میں پیس کر لگانے سے اطراف بدن کی جکڑن میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ادرار حیض کے لیے اس کے سفوف کی وہ مقدار خوراک جو شہد میں ملا کر عرصہ تک کھلائی جاتی ہے سات گرام سے لے کر دس گرام تک ہے۔گرم مزاج عورتیں اور جن عورتوں کے زیریں اعضا میں تنگی ہوتی ہے اُنھیں اسے نہیں کھلایا جاتا۔ (نجرینین)

اُبہل کے پھل کا سفوف ۲۵ گرام، گھی ۲۰ گرام، شہد ۲۵ گرام، سب کو ملا کر چاٹنے سے ربو (دمہ) میں فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

اُبہل کو سرکہ میں پیس کر لگانے سے بالخورے کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ (نامعلوم)

ابریشم

فارسی نام:۔ ابریشم

انگریزی نام:۔ Silk cocoon

نباتی نام:۔ Bombyx morii

ابریشم کا شمار اعلیٰ درجے کی مفرح دواؤں میں ہوتا ہے اور خام ابریشم بہتر ہوتا ہے لیکن پکا کر بھی استعمال کرایا جاتا ہے خصوصاً جب یہ رنگا ہوا نہیں ہوتا۔ درجۂ اوّل میں گرم و خشک ہے۔ قاطع و منشف ہے یعنی فاسد رطوبات کو زائل کرتا ہے۔ صاف و شفاف اور چمکیلا ہوتا ہے۔ بالخاصہ مفرح اور مقوی قلب ہے تفریح و تقویت قلب میں اس کی لطافت معاون ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا استعمال رُوح میں انبساط اور جلاء پیدا کرتا ہے۔ اس کی یہ تاثیر کسی خاص رُوح یا خاص کیفیت کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتی بلکہ تمام ارواح کے جوہروں حتیٰ کہ "رُوح نفسانی" دماغی رُوح کے لیے بھی مُفید ہے کیونکہ یہ قوت حافظہ کے لیے مُفید ہوتا ہے اور اس کا بطور سرمہ استعمال کرنا بینائی کو قوت دیتا ہے جو مشاہدہ سے ثابت ہے اسی طرح جگر کی رُوح (رُوح طبعی) کے لیے بھی مُفید ہے کیونکہ اس کا مسمن بدن ہونا مشاہدہ میں آچکا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ غذائیت پہنچا کر جسم کو فربہ نہیں کرتا بلکہ اس رُوح طبعی کو طاقت پہنچاتا ہے جو غذا میں تصرّف کرتی ہے۔ اس کا شمار اُن دواؤں میں ہوتا ہے جو اصلاح کیے بغیر استعمال کی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابریشم کی خشکی تولید خون کو روکتی ہے۔ (ابن سینا)

کیڑوں وغیرہ سے پاک وصاف ابریشم سب سے عمدہ ہوتا ہے اس کو جلا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ابریشم کو لوہے کی ہانڈی میں رکھ کر سوراخ دار ڈھکن سے بند کر دیں اور پھر آگ پر رکھ کر سوختہ کر لیں۔ جب قینچی سے کاٹ کر استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی قوت زائل نہیں ہوتی اس کو سوختہ کرنے کے بعد دھو کر استعمال کرنے سے آنکھوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے، زخموں کے گڈھے بھر جاتے ہیں اور بغیر کسی تکلیف کے سوکھ بھی جاتے ہیں۔ اس سے بنے ہوئے کپڑے روئی کے کپڑوں

کی طرح گرم نہیں ہوتے بلکہ معتدل ہوتے ہیں۔ (کتاب المنہاج)

ابریشم کو جلاکر دوا المسک میں استعمال کرنے کا اشارہ سب سے پہلے مسیح بن الحکم نے کیا جس کی پیروی بعد کے اطباء کی ایک جماعت نے کی ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے رازی کی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے انھوں نے اپنی کسی تصنیف میں اسے جلاکر استعمال کرنے کو نہیں بتایا۔ البتہ اپنی کتاب "الی من لم یحضرہ الطبیب" میں ابریشم کے استعمال کا مندرجہ ذیل طریقہ بتایا ہے۔ ابریشم کو پانی میں ڈال کر ہلکا جوش دیں تاکہ اس کی قوت کا بیشتر حصہ پانی میں نکل آئے اس پانی کو کپڑے میں چھان کر تیز دھوپ میں ہاون دستہ یا کھرل میں ادویہ کے سفوف کے ساتھ حل کریں یہاں تک کہ پانی سفوف میں جذب ہو جائے پھر سفوف کو خشک کر کے بوقت ضرورت استعمال کریں۔

رازی نے یہ بھی بتایا ہے کہ بعض اطباء ابریشم کو قینچی سے خوب باریک کتر لیتے ہیں اور پھر مروارید، کہربا اور بُسد کے ساتھ پیستے ہیں تاکہ یہ حسب منشا باریک ہو جائے۔ (ابن سحون)

آبنوس

فارسی نام:۔ آبنوس

انگریزی نام:۔ Ebony

نباتی نام:۔ Diospyros ebenum Koeing

آبنوس کی ساری قسموں میں حبشی قسم بلحاظ تاثیر سب سے قوی ہوتی ہے یہ سیاہ لکڑی ہے جس میں پرت نہیں ہوتے بلکہ گھسے ہوئے سینگ کی طرح چکنی ہوتی ہے اور جب اس کو توڑا جاتا ہے تو اندرونی حصّہ گندلا دکھائی دیتا ہے۔ اس کو چکھنے سے زبان میں سوزش ہوتی ہے اور یہ زبان کو پکڑتی بھی ہے۔ آگ پر رکھنے سے خوشبودار دھواں نکلتا رہتا ہے۔ اس کی تازہ لکڑی میں چونکہ روغنیت ہوتی ہے اس لیے آگ کے قریب لے جاتے ہی لپک اٹھتی ہے اور جب اس کو سان پر گھسا جاتا ہے تو اس کا رنگ یاقوتی ہو جاتا ہے۔ آبنوس ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی ایک قسم کا رنگ سفید اور ایک کا یاقوتی ہوتا ہے لیکن یہ بھی میلا ہوتا ہے پہلی قسم عمدہ ہوتی ہے۔ کچھ لوگ بعض خار دار درخت کی لکڑی یا شیشم کی لکڑی کو آبنوس بتاکر فروخت کر لیتے ہیں۔

نقلی آبنوس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے ٹکڑوں

کا رنگ کسی قدر بنفشئی ہوتا ہے، چکھنے سے زبان میں کوئی سوزش نہیں ہوتی اور آگ پر رکھنے سے خوشبودار دُھواں نہیں اُٹھتا۔ (دیسقوریدوس)

اس کی لکڑی کا شمار اُن چیزوں میں ہوتا ہے جو پانی میں گھسنے سے تحلیل ہوجاتی ہیں جس طرح گھسنے سے بعض پتھروں کا عصارہ ہوجاتا ہے۔ حرارت ولطافت اور جلاء بخشتی ہے چنانچہ اس کے استعمال سے آنکھوں کی پتلی کا وہ جالا صاف ہوجاتا ہے جس سے بینائی جاتی رہتی ہے۔ آنکھوں کے پرانے زخموں، اُن پر مواد گرنے کے مزمن عارضہ کی دوسری مُفید دواؤں اور اُن میں پیدا ہونے والے آبلوں کی دواؤں میں بھی اسے ملایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

آبنوس آنکھ کے دُھند کو بالکل صاف کر دیتا ہے، آنکھ سے پانی آنے کا پُرانا مرض بھی ہو تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، آنکھ کے اس زخم کے لیے بھی مُفید ہے جسے یونانی میں "قلوقطس" کہا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کی سان بنا کر اس پر شیاف کو رگڑنے سے شیاف کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے آبنوس کی لکڑی کا بُرادہ جو آرہ چلانے سے نکلتا ہے "حنوس" نامی شہر کی شراب میں ایک رات تک ڈال کر چھوڑ دیا جائے پھر باریک پیس کر حل کیا جائے اس طرح جب یہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ شیاف بنایا جا سکے تو اس کا شیاف بنا لیا جاتا ہے بعض لوگ شراب کی جگہ پانی استعمال کرتے ہیں لکڑی کا ایک استعمال یہ ہے کہ مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر لکڑی کو جلایا جائے جب کوئلہ ہوجائے تو اسے سیسہ سوختہ کی طرح دھویا جائے اس کوئلہ کا سُرمہ پیس کر آنکھوں میں لگانا آشوب چشم اور آنکھ کی خشک خارش میں مُفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

آنکھ سے پانی آنے اور پلکوں کے اندرونی حصّے کے آس پاس پائے جانے والے آبلوں میں آبنوس کا استعمال مُفید ہے۔ (ابن ماسہ)

آبنوس کا مزاج تیسرے درجے میں گرم ہے۔ معدہ کی پرانی رطوبات اور نفخ میں مُفید ہے۔ اس کا مادہ پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔ (مسیح)

اطباء کا ایک طبقہ آبنوس کا مزاج گرم تسلیم کرنے کے باوجود اس بات کا قائل ہے کہ یہ خون کی حرارت کو بجھاتا ہے۔ "خوز" کا کہنا ہے کہ اس کے کھانے سے گُردے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے اس کی دُھلی اور اصلاح کی ہوئی راکھ کے لگانے سے آنکھوں کی خارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

آگ سے جل جانے میں اس کے سفوف کا چھڑکنا مُفید ہے۔ (منہاج)

آبنوس آنکھ اور بینائی کو قوت دیتا ہے۔ اس کے بُرادے کو اچھی طرح پیس کر چھڑکنے سے خراب

قسم کے پھوڑے خشک ہو کر بھر جاتے ہیں۔ (سفیان اندلسی)

ابوقانس

یونانی نام :۔ ابوقانس

دیگر نام :۔ غاسول رومی

نباتی نام :۔ Hippophae rhamnoides

اسے غاسول رومی بھی کہتے ہیں اس پودے کو اور اس کے بعد میں مذکور (انوفسطس نامی) پودے کو یُں نے انطالیکیا کے علاقہ میں دیکھا ہے وہاں کے باشندے ان پودوں کی جڑوں کو کپڑے دھونے میں استعمال کرتے ہیں جس طرح شامی لوگ عرطنیثا کی جڑوں سے کپڑے دھوتے ہیں۔ (مولف)

بعض لوگ اسے ابوقانس کہتے ہیں اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں دریا کے کنارے اور ریتیلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے لطور ایندھن بھی استعمال کیا جاتا ہے اسکے ہرے بھرے پودے کے پتے چھوٹے چھوٹے زیتون کے پتوں کی طرح مگر اس سے باریک اور ملائم ہوتے ہیں پتوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے خشک سفیدی مائل گرہ دار کانٹے ہوتے ہیں ہر کانٹا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتا ہے پھول قسوس نامی پودے کے بالائی سرے سے مشابہہ، انگور کے گچھوں کی طرح مرتب مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہیں رنگت سفید سرخی مائل ہوتی ہے جڑ موٹی نرم اور دودھ سے بھری ہوئی مزہ میں تلخ ہوتی ہے۔

اس کا عصارہ نکالنے کی ترکیب وہی ہے جو ثافسیا کی ہے اسے تنہا یا آرد کرسنہ میں ملا کر خشک کر کے رکھ لیتے ہیں تنہا ابوقانس کے عصارہ کو دس گرام کھانے سے صفرا، بلغم اور رطوبت مائیہ براہ دست خارج ہوجاتی ہیں آرد کرسنہ کے ساتھ ملا کر کھانے کی مقدار ۲۵ گرام ہے۔

بسا اوقات اس کے پودے کو جڑ سمیت سکھا لیتے ہیں اور کوٹ چھان کر ۱۸۰ ملی لیٹر ماء العسل کے ساتھ استعمال کراتے ہیں کبھی ثافسیا کی طرح اس کا عصارہ نکال کر دستوں کے لیے ۷ گرام کھلاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

انوفسطس

نباتی نام :۔ Crisium stellatum

ایک روئیدگی ہے اس کی اور ابوقانس کی جائے پیدائش ایک ہی ہے ایک کانٹے دار پودا ہے جس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں اس کا پودا زمین سے چمٹا ہوا ہوتا ہے پتّیاں چھوٹی چھوٹی اور اس کا بالائی سرا نرم و مُلائم ہوتا ہے پھول نہیں لگتے اور ٹہنیاں بھی نہیں ہوتیں اس کی جڑ نرم اور موٹی ہوتی ہے۔

اس پودے کی جڑ، پتے اور بالائی سرے کا عصارہ لے کر سُکھالیں اور ماء العسل کے ساتھ تین گرام ملاکر کھلانے سے رقیق بلغمی رطوبات براہ دست خارج ہوجاتی ہیں مرگی، اعصابی درد اور انتصاب النفس میں بطور مسہل استعمال کرانے سے نمایاں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ابن عرس

اُردو / ہندی نام :۔ نیولا
انگریزی نام :۔ Weasel
لاطینی نام :۔ Mustela putorni

ابن عرس ایک جانور ہے۔ اس کی کھال اُتار کر پیٹ چاک کرکے آلائش نکال دی جائے پھر گوشت میں نمک لگاکر سایہ میں خشک کرکے ۹ گرام گوشت کو شراب کے ساتھ کھلانے سے تمام طرح کے کیڑوں کے کاٹے میں بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ طفیقون نامی مہلک دوائے مضر اثرات کے زائل کرنے کے لیے بھی استعمال کراتے ہیں اس کے پیٹ میں دھنیا بھر کر سایہ میں خشک کرکے کھلانے سے مرگی اور کیڑے کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے

سالم نیولے کو ہانڈی میں جلاکر اس کی راکھ تیار کرکے راکھ میں سرکہ ملاکر لیپ کرنے سے درد نقرس میں افاقہ ہوتا ہے اس کے خون کے لیپ سے کنٹھ مالا ٹھیک ہوجاتا ہے یہ مرگی میں بھی فائدہ مند ہے۔ (دیسقوریدوس)

مَیں نے کبھی اس کا تجربہ نہیں کیا بعض مُصنّفین کا خیال ہے اس کی راکھ میں سرکہ ملاکر لیپ کرنے سے درد نقرس اور گٹھیا وی درد میں فائدہ ہوتا ہے اور نیند آجاتی ہے۔ (جالینوس)

اعلیٰ درجہ کے محلل ہونے کی وجہ سے نیولہ کی آنکھ خشک کرکے مرگی کے مریضوں کو کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے بعض لوگوں کے خیال میں نیولہ کا معدہ بالخصوص تمام طرح کے کیڑوں کے زہر کو زائل کرنے میں مُفید ہے اس کے گوشت کو پیٹھ کے درد اور ریاح غلیظہ کے لیے بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ زندہ نیولہ کا گھٹنا نکال کر عورت کے گلے میں لٹکانے سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ (موٴلف)
خوشبودار کھانے کو دیکھ کر نیولہ کانپنے لگتا ہے اور اس کے روئیں کھڑے ہوجاتے ہیں۔ (رازی)

ابار

یہ سیسہ ہے اور بعض اطباء کی رائے میں سیسۂ سوختہ کا نام ابار ہے اسی لیے جن مشیافات میں اس کو جلاکر شامل کیا جاتا ہے۔ اُن کو "اشیاف ابار" کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ رصاص کے نام سے حرف راء کے ذیل میں کیا جائے گا۔

ابزازالقطہ

یہ حی العالم کی چھوٹی قسم ہے جو افریقہ اور شہر تیونس اور اس کے قرب وجوار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تفصیلات حرفِ حاء میں حی العالم کے نام سے لکھی جائیں گی۔

ابرۃ الراعی

دیگر نام :۔ ابرۃ الراہب، حجلق

نباتی نام :۔ Geranium (Spp)

اس کا نام حجلق اور ابرۃ الراہب بھی ہے۔ دراصل یہ "تمک" کی ایک قسم ہے۔ تمک اور یونانی میں

"لوقانیوسن" نامی پودا اور اس کی ایک اور قسم غارانیون وغیرہ کی تفصیلات بعد میں بیان کی جائیں گی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ابرۃ الراہب دراصل شکاعی ہے۔ اسی بُنیاد پر بعض لوگوں نے غلطی سے شکاعی کو مذکورہ حشائش میں سے مانا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ (غافقی)

اُترج

عربی نام :- اُترج

دیگر نام :- تفاح مائی، متین

انگریزی نام :- Citron

نباتی نام :- Citrus medica Linn.

اُترج (ترنج) سرزمین عرب میں بہت پایا جاتا ہے۔ یہ جنگلی نہیں ہے بلکہ اس کا پودا لگایا جاتا ہے۔ عرب کے بعض دیہاتیوں نے مجھ سے بتایا کہ اس کا درخت بیس سال تک رہتا ہے اور سال میں ایک بار پھل آتا ہے، پتا درخت اخروٹ کے پتے سے مشابہ مگر خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کا شگوفہ نرگس کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے البتہ لطافت اور تیزی اسمیں زیادہ ہوتی ہے۔ درخت اترج میں تیز نوکیلے کانٹے پائے جاتے ہیں۔ (ابو حنیفہ)

اُترج کا پھل درخت میں سال بھر موجود رہتا ہے۔ اس کے پھل سے عام طور سے لوگ واقف ہیں، سُنہری رنگ کا کچھ لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے لیکن کسی قدر ناگوار بو بھی اس میں ہوتی ہے۔ بیج ناشپاتی کے بیج سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اترج کا جوف یعنی گودا تُرش ہوتا ہے اور اسی میں اس کے بیج ہوتے ہیں تیسرے درجے میں خشک ہے انتہائی خشکی پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

اُترج کا گودا دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک پھیکا اور کسی قدر شیرینی مائل ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا مغز بہت ترش اور تیز ہوتا ہے پہلی قسم کا مزاج دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے لیکن سردی تری پر غالب ہے دوسری قسم کا مزاج تیسرے درجہ میں سرد و خشک ہے۔ قاطع ہے، لطافت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ جگر کی حرارت کو بُجھاتا، معدہ کو طاقت دیتا اور بھوک لگاتا ہے۔ مرۂ صفرا کی گرمی کو ختم کرتا ہے اور اس کی وجہ سے عارض ہونے والی تکلیف کو زائل کرتا ہے۔ پیاس کو دُور کرتا، اسہال صفراوی اور صفراوی قے کو روکتا ہے۔ داد اور چہرہ کی چھائیں میں اس کا لگانا مُفید ہے خصوصاً داد میں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے جس کا

اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اُترج کے لگا دینے سے کپڑوں پر لگے ہوئے روشنائی کے داغ دھبّے صاف ہوجاتے ہیں۔ (اسحٰق بن سلیمان)

مغز ترنج ترش کا نچوڑا ہوا پانی گرم مزاج قلب کو طاقت دیتا اور گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے خفقان میں مُفید ہے اس میں تریاقیت بھی ہوتی ہے اسی لیے بچھو اور سانپ کے کاٹے نیز جوؤں کے کثرت سے پیدا ہوتے رہنے میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یرقان میں مُفید ہے آنکھوں میں لگانے سے پیلا پن دُور ہوجاتا ہے۔ اعصاب اور سینہ کے لیے مضر ہے۔ اس کو سرکہ میں پکا کر ۵۰ گرام کھلانے سے نگلی ہوئی جونک مرتی اور خارج ہوجاتی ہے۔ اس کا نچوڑا ہوا پانی عورتوں کے جماع کی خواہش کو بُجھاتا ہے۔ (ابن سینا)

ترش اُترج کا مغز معدہ کی غیر طبعی حرارت کو بالخاصہ کم کرتا اور اس میں صفراوی امراض پیدا نہیں ہونے دیتا، اس سے بنی ہوئی غذائیں بھوک لگاتی، گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے خفقان، نشہ اور اسہال کبدی میں مُفید ہوتی ہیں، جگر سے معدہ اور آنتوں کی طرف گرنے والے صفراء کو روکتی ہیں۔ (ابن رضوان)

اس کا جوشاندہ بخار میں مُفید ہے اور جگر کی حرارت کو بُجھاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

ترش اُترج کا گودا گرم مزاج والوں میں بھوک لگاتا اور صفراء کے جل جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے مالیخولیا میں مُفید ہے۔ (تجربتین)

اُترج کے بیرونی پوست اور مغز کے درمیان کا گودا گاڑھے اور ٹھنڈے اخلاط پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

اُترج پہلے درجے میں سرد و تر ہے اسکی سردی تری پر غالب ہے، دیر ہضم ہے اور معدہ کی حرارت کو بُجھاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مرۃ صفراء والوں کے لیے مُفید ہے اور گرم بخارات کو ختم کرتا ہے۔ (مسیح)

قابض ہے اور اس میں خراب قسم کی غذائیت ہوتی ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اُترج کے چھلکے اور مغز کے درمیان کا گودا معدہ کے لیے مضر، نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ قولنج پیدا کرتا ہے۔ اسے تنہا استعمال کرنا چاہیے یعنی غذا کے ساتھ اور غذا سے پہلے یا بعد میں اس کے کھانے سے پرہیز لازم ہے۔ البتہ شہد کے ساتھ بنا ہوا اس کا مُربّہ بے ضرر اور زود ہضم ہوتا ہے۔ اس کو کھانے سے بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اُترج کے پوست میں گرمی اور خشکی معمولی نہیں ہوتی خشکی پیدا کرتا ہے اسی لیے مزاج دوسرے درجے میں خشک ہے۔ یہ سرد نہیں ہوتا بلکہ یا تو معتدل یا حد اعتدال سے کسی قدر قریب ہوتا ہے۔

اُترج کا پوست خوشبودار مگر دیر ہضم ہوتا ہے اور ہضم غذا میں دوسری گرم و تیز چیزوں کی طرح نفع بخش ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس کی تھوڑی سی مقدار معدہ کو طاقت دیتی ہے اور اس کے پانی کو مسہل دواؤں میں ملایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اُترج کا پوست بھوک اور پیاس لگاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

پوست اُترج کا شمار اُن گرم اور مفرح و تریاقی دواؤں میں ہوتا ہے جن کی گرمی سے اُن کی خاصیت معلوم ہوتی ہے، تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ اس کے پتے اور شگوفے بھی عمل تفریح میں پوست ہی جیسے ہوتے ہیں مگر ان میں لطافت زیادہ ہوتی ہے۔

اس کے پوست میں چونکہ تیزی ہوتی ہے اس لیے یہ برص میں لگانے کی ایک مُفید دوا بھی ہے مُنھ میں رکھنے سے گندہ دہنی (مُنھ کی بدبو) دُور ہوجاتی ہے۔ مصالحہ جات کی طرح جب اسے غذاؤں میں شامل کرکے استعمال کیا جاتا ہے تو وہ بہت جلد ہضم ہوجاتی ہیں لیکن خود پوست سخت ہونے کی وجہ سے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اس کے اندر قوت تحلیل ہوتی ہے۔ اُترج کو پکا کر استعمال کرنے سے قے رُک جاتی ہے۔ اس کے پوست کا نچوڑا ہوا پانی اور لیپ کالے سانپ کے کاٹے میں مُفید ہے۔ اُترج کی دُھونی وَبائی ہواؤں کی مصلح ہے۔ (ابن سینا)

زہریلی دواؤں کے کھالینے میں اُترج کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ (اسرائیلی)

اُترج بلغمی پیاس کو روکتا ہے اور اس سے تیار کیے ہوئے شربت میں زیادہ پانی ملا کر پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ (سفیان اندلسی)

پوست ترنج کے ڈالنے سے خمیر میں ترشی بہت جلد آجاتی ہے۔ (مجہول)

تخم ترنج کا مزہ چونکہ تلخ ہے اِسی لیے یہ محلل اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔ (جالینوس)

شراب کے ساتھ ترنج کا استعمال ہلاک کرنے والی دواؤں کے اثرات زائل کرتا ہے۔ دست آور ہے۔ گندہ دہنی (مُنھ کی بُو) کے ازالہ کے لیے اس کا جوشاندہ اور عصارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایام حمل میں عورتیں دوسری غیر طبعی چیزوں کی طرح ترنج کی بھی خواہش کرتی ہیں۔ مشہور ہے کہ اسے کپڑوں میں رکھنے سے کیڑے نہیں لگتے۔ (دیسقوریدوس)

اُترج کے پوست کو الگ کرکے ۲ گرام نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے اور پکا کر لگانے سے بچھو کے کاٹے میں خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے پیس کر مقام ڈنک پر اس کا لگانا بھی مُفید ہے۔ (طبری)

تخم ترنج محلل ورم ہے اور چونکہ اس میں کافی تلخی ہوتی ہے اس لیے مسوڑھوں کو مضبوط

بناتا ہے۔ (اسحق بن سلیمان)

اُترج کے پتے ورموں کو سکھاتے اور تحلیل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اُترج کے پتے غذاؤں کو ہضم کرتے اور معدہ کو حرارت بخشتے ہیں، بلغمی سدوں کو کھول کر بلغم ہی کی وجہ سے پیدا ہونے والی تنگیٔ تنفس کو زائل کرتے ہیں۔ (اسحق بن عمران)

اُترج کے پتے معدہ اور احشاء کو قوی کر کے نفخ شکم کے عارضہ کو روک دیتے ہیں۔ یہی فائدہ اس کے شگوفوں سے بھی حاصل ہوتا ہے جبکہ ان میں لطافت پتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ (ابن سینا)

اس کے پتوں میں نمایاں تیزی کے ساتھ ساتھ خوشبو میں بھی تیزی پائی جاتی ہے اسی وجہ سے رطوبات کو سکھاتے، طاقت دیتے اور لطافت پیدا کرتے ہیں جن امراض میں اُترج کے پوست سے فائدہ ہوتا ہے اُن میں اس کے پتے بھی مفید ہوتے ہیں۔ (اسحق بن سلیمان)

اَثل

یونانی نام :۔ اقاقلیس

عربی نام :۔ اَثل

بربری نام :۔ اغرطا

فارسی نام :۔ شورگز

ہندی نام :۔ فراش

انگریزی نام :۔ Small Tamarix Gall

نباتی نام :۔ Tamarix articulata Vahl

اَثل ایک درخت ہے جو بہت بڑا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے پھل اور ٹہنیاں سبز اور سُرخی لیے ہوئے ہوتی ہیں۔ اس کے سبز پتے جھاؤ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں جن کا مزہ کسیلا ہوتا ہے۔ اس میں پھول نہیں آتے۔ ٹہنیوں میں گرہوں پر چنے کے برابر زردی مائل خاکستری پھل لگتے ہیں۔ جن کے اندر چھوٹے چھوٹے دانے آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے پھل کا (عربی) نام "عَذبہ"[1] ہے اور یہ ماہ جون میں جمع کیے جاتے ہیں۔ (اسحق بن عمران)

---

[1] عَذبہ (چھوٹی مائین)

اس کے پھل کا یونانی نام "اقاقلیس" ہے، مصر میں پیدا ہوتا ہے اور جھاؤ کے پھل سے مشابہ ہوتا ہے اس کا خیساندہ بینائی کو تیز کرنے والے اجزاء کے شیافات میں ملایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اثل کا مزاج پہلے درجہ میں سرد ہے اور اس میں کسی قدر قوت قبض (گرفتگی) پائی جاتی ہے۔ (مسیح)

اس کی جڑ کو شراب یا سرکہ میں جوش دے کر پینے سے جگر کے دردوں میں بڑا فائدہ ہوتا ہے اور اس کے ورم بھی تحلیل ہوجاتے ہیں۔ یہی فائدہ پتوں کے جوشاندہ سے بھی ہوتا ہے اور دانت کے درد بھی اس سے زائل ہوجاتے ہیں۔ ان کی راکھ میں غایت درجہ کی قوت غسل (میل صاف کرنے کی قوت) ہوتی ہے اور ان میں کسی قدر قوت قبض بھی ہوتی ہے۔ (ابن جزار)

ایک رائے یہ بھی ہے کہ اس کے پھل کا نام "کزمازج"، "جزمازق" اور "عذبہ" ہے۔

عُذبہ قابض ہوتا ہے اور اس کے مزہ میں بھی قبضیت یعنی گرفتگی ہوتی ہے اسی لیے اس کو کھانے اور لگانے سے نفث الدم (خون تھوکنا) اور اُن تمام بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے جن میں خون یا رطوبت جاری ہوتی ہے۔ (بولس)

عُذبہ قوت میں مازو سے مشابہ ہوتا ہے لیکن مازو میں سردی اور قوت قبض عُذبہ سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ کسی قدر مواد کا تنقیہ بھی کرتا ہے۔ (ماسرجویہ)

کزمازج دوسرے درجے میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے۔ بدگوشت کو زائل کرتا ہے، دانتوں کی سڑن میں مُفید ہے اور رحم سے بہنے والی رطوبتوں کو روک دیتا ہے۔ (مسیح)

حابس شکم ہے، خون کو بہنے نہیں دیتا اور دانتوں کے ہلنے میں مُفید ہے۔ (رازی)

عُذبہ کو پانی میں جوش دے کر یا رات بھر گرم پانی میں بھگو کر پینے سے غلبۂ صفرا، یرقان اور رتیلا[1] کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے، بچوں کو پلانے سے اُن کے بدن میں قوت پیدا ہوتی ہے یہی پانی گاڑھی اور متعفن رطوبتوں کو قے کے ذریعہ خارج کر کے ان سے معدہ کو صاف کر دیتا ہے، متعفن اور ترخارش میں مُفید ہے، ان کے رنگوں کو بھی نکھارتا اور گوشت کو بڑھاتا ہے۔ اطباء اکثر کمزور اور لاغر لڑکیوں کو موٹاپا لانے کے لیے تین یا سات دن تک متواتر عُذبہ کا خیساندہ پلاتے ہیں۔ اس کے بعد انھیں سات روز تک وہ سرد و تر گولیاں کھلاتے ہیں جو سل کے مریضوں کو گوشت بڑھانے کے لیے کھلائی جاتی ہیں

---

[1] رتیلا: مکڑی کی بڑی قسم

اور پھر انھیں کچھ دن گائے کا میٹھا باریک پسے ہوئے کتیرا کے ساتھ پلاتے ہیں اس کے بعد اچھی طرح پکی ہوئی میدہ کی روٹی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کے بدن میں نمایاں طور سے گوشت کا اضافہ ہوجاتا ہے، پورے جسم میں رونق اور نکھار آجاتا ہے۔ عُذبہ کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ معدہ کی فاسد رطوبات کا تنقیہ کرکے اُسے مضبوط بناتا ہے اور جب معدہ میں کوئی فاسد رطوبت نہیں ہوتی تو اس کے کھانے سے وہ قوی ہوجاتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مزمن اسہال میں مُفید ہے، جریان خون اور حیض کی زیادتی کو ختم کرتا ہے۔ شکر طبرزدی[1] سے بنا ہوا اس کا شربت طحال کی سختی کو تحلیل کرنے اور آنتوں کے ہیجان کو سکون دینے میں نمایاں کام کرتا ہے۔

مغربی ایشیا کے بعض اطباء کا کہنا ہے کہ عُذبہ کو آج کل ہمارے زمانے میں "تاکوت الدباغین" کہتے ہیں کیونکہ یہ چمڑے کی دباغت میں استعمال کیا جاتا ہے یہ چنے کے برابر ایک دانہ ہے اور بعض چنے سے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ مقام "سحلماسہ[2]" اور "درعہ[3]" سے ہمارے یہاں لایا جاتا ہے۔ جھاؤ سے مشابہ ایک درخت پر پایا جاتا ہے۔ بطور منجن استعمال کرنے سے ڈھیلے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں جن اعضاء پر مواد کی ریزش ہورہی ہو اُن پر لگانے سے ریزش بند ہوجاتی ہے اور اعضاء قوی ہوجاتے ہیں۔ امساک منی کے لیے پانی یا شربت گلاب کے ساتھ اس کے سفوف کی مقدار خوراک دس گرام ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

عُذبہ کا بدل ہموزن مازو ہے اور انار کا اندرونی چھلکا بھی ہموزن بطور بدل استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (تیا ذوق)

اس کی دُھونی جدری اور "موٹم[4]" میں مُفید ہے اور اس کی لکڑی کی راکھ کو باریک پیس کر باہر نکلی ہوئی کانچ پر ہاتھوں سے جب مُلا جاتا ہے تو وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ جاتی ہے۔ (شریف)

---

[1] شکر طبرزدی: قند سفید کو مکرر صاف کرکے قالب میں جمالیں اور سفید نمک کے مانند سخت ہوجائے تو اسے شکر طبرزد کہتے ہیں۔

[2] مغرب کا ایک شہر ہے جو صحرا کے کنارے واقع ہے، سونا، چمڑا اور آبنوس کی تجارت کا مرکز رہا ہے۔ ابن بطوطہ نے اس کو اچھے شہروں میں شمار کیا ہے۔ (المنجد)

[3] بلاد مغرب کے جنوب میں ایک وادی ہے جو اطلس کے پہاڑوں سے نکلتی ہے۔

[4] موم: چیچک ہی کی ایک خراب قسم ہے جس میں سارا جسم ایک زخم بن جاتا ہے

اِثمِد

یونانی نام:۔ طماوس، سمطاوس
عربی نام:۔ اِثمِد، حجرالکحل
انگریزی نام:۔ Antimony

ایک پتھر ہے جس کے اندر سیسہ شامل ہوتا ہے اسی لیے چاندی میں پگھلاتے وقت اگر ڈال دیا جائے تو ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے۔ اس کی کانیں مشرقی وسطی کے اطراف میں پائی جاتی ہیں۔ (ارسطو)

اس کا عربی نام "حجرالکحل الاسود" ہے، اصفہان اور مغربی ایشیا کے علاقوں سے لایا جاتا ہے۔ ایک پتھر ہے جو سیاہ اور سُرمئی رنگ کا ہوتا ہے، اس میں چمک اور سختی بھی ہوتی ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

بہترین اِثمِد وہ ہے جسے کوٹا جائے تو نہایت چمکیلے ریزے ظاہر ہوں، پرت دار ہو، ہر پرت چکنا ہو، ہر طرح کے میل سے صاف ہو اور جلد ٹوٹ جائے۔ (دیسقوریدوس)

اپنی عمومی قوت تجفیف کے ساتھ ساتھ یہ قابض ہے اسی لیے اسے شیافات کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے نیز ان دواؤں میں ملایا جاتا ہے جن کا مزاج خشک ہے اور جو آنکھوں کے لیے مُفید ہیں یعنی ایسی مرکّب دوائیں جن کو "برودات" کہتے ہیں۔ (جالینوس)

اِثمِد اپنی قوت اور فعل کے اعتبار سے مغری، قابض اور سردی پیدا کرتا ہے، پھوڑوں کا بدگوشت زائل کرکے انھیں بھرتا اور اُن کا میل صاف کرتا ہے، آنکھوں کے زخموں کے میل کو بھی صاف کرتا ہے۔ خرابئ پردۂ دماغ کے باعث پیدا ہونے والے نکسیری عارضہ کو دُور کرتا ہے۔ اِثمِد اور سیسۂ سوختہ کے افعال یکساں ہیں لیکن اس کے اپنے کچھ مخصوص خواص ہیں مثلاً تازہ چربی میں ملاکر اسے آگ سے جلے پر لگانے سے خشکریشہ (کھرنڈ) نہیں جمتا۔ اگر اس میں موم اور تھوڑا سا سیسہ سے بنا ہوا سفیدہ ملایا جائے تو اُن زخموں کے لیے مُفید ہے جو آگ سے جلنے کے باعث ہوئے ہوں اور جن پر کھرنڈ جم گیا ہو۔ (دیسقوریدوس)

یہ آنکھ کے لیے مُفید ہے، بہت سے سرموں میں ملایا جاتا ہے اعصابِ چشم کو طاقت دیتا ہے آنکھوں کے درد اور اُن کی دوسری بیماریوں میں مُفید ہے لیکن جو آنکھیں سُرمہ کی عادی نہیں ہوتیں اُن میں لگانے سے آشوب اور کیچ پیدا ہوجاتی ہے۔ اِثمِد میں اگر مشک ملا دیا جائے تو بُڑھاپے کے باعث عارض ہونے والی بینائی کی کمزوری میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ارسطو)

اس کا سُرمہ آنکھوں میں عارض ہونے والی حرارت و رطوبت کو زائل کرتا ہے۔ (ماسویہ)
اِثمد آنکھوں کو طاقت دیتا اور اُن کی صحت کو قائم رکھتا ہے۔ اس کا حمول خون حیض کو روکتا ہے۔ (رازی)

یہ چوتھے درجہ میں سرد و خشک ہے اس کے خارجی استعمال سے جوئیں مرجاتی ہیں۔ (محمد بن حسن)
اس کا سُرمہ آنکھوں سے پانی بہتے رہنے میں مُفید ہے۔ سفوف بنا کر چھڑکنے سے تازہ زخم بھر جاتے ہیں لیکن زخموں کے مقام پر سیاہ نشانات باقی رہ جاتے ہیں۔ قضیب اور دوسرے خشک مزاج اعضاء کے پھوڑے پھنسیوں کو خشک کرتا ہے۔ (تجربتین)

اِثمد کو بریاں کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں چربی ملا کر آگ پر خوب گرم کرلیا جائے اور پھر نکال کر پُرانی شراب یا بچّوں کے پیشاب یا اُس عورت کے دُودھ میں بُجھا لیا جائے جس کی گود میں لڑکا ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اِثمد کو آگ پر رکھ کر خوب گرم کرلیا جائے لیکن جب یہ اعتدال سے زیادہ جل جاتا ہے تو سیسہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

اِثمد کو اقلیمیا (سونے چاندی کے میل) یا جلے ہوئے تانبے کی طرح دھویا جاتا ہے جبکہ بعض لوگ اِسے سیسے کے میل کی طرح دھوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اَثوا

عربی نام:۔ اَثوا
اندلسی نام:۔ بعیر

ایک پرندہ ہے جس کے جگر کو نمک لگانے کے بعد خشک کرکے، ا گرام کی مقدار میں شراب اور ومالی کے ساتھ استعمال کرنے سے مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)
ایک پرندہ ہے جسے ہمارے یہاں اندلس میں "بعیر" کہتے ہیں۔ (ابن جلجل)

اثرار

ابوحنیفہ نے "اثرار" کو "امبرباریس" بتایا ہے جس کے افعال و خواص آگے امبرباریس کے ذیل میں لکھے جائیں گے۔

اجاص

عربی نام:۔ اجاص
فارسی نام:۔ شاہلوج
دیگر نام:۔ برقوق، آلو، آڑک، آلوبخارا، عین البقر **انگریزی نام:۔** Prunes
نباتی نام:۔ Prunus domestica Linn.

اجاص کا اندلسی نام "عین البقر" ہے۔ (موئف)

سیاہ و سفید اس کی دو قسمیں ہیں لیکن درحقیقت سیاہ رنگ والا ہی اجاص ہے اور اس کی سفید قسم شاہلوج کے نام سے مشہور ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

سب سے عمدہ اجاص وہ ہوتا ہے جو نسبتاً بڑا اور نرم ہوتا ہے اور جس کے مزے میں قبوضیت یعنی گرفتگی بھی کم ہوتی ہے۔ اور سب سے خراب وہ ہوتا ہے جو نسبتاً چھوٹا، کچھ سختی لیے ہوئے ہوتا ہے اور جس کے مزے میں کسیلا پن بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مقام قومس کا آلوبخارا سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ (بصری)

باریک چھلکے اور زیادہ گودے والا جس کے مزے میں تلخی کے ساتھ کسی قدر کسیلا پن بھی ہوتا ہے سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ سیاہ، پختہ اور شیریں کا مزاج پہلے درجے کی ابتداء میں سرد اور اس کے آخر میں تر ہے۔
پرانے آلوبخارے کا مزاج دوسرے درجے کے وسط میں سرد اور اس کے آخر میں تر ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

اس کا درخت بہت مشہور ہے اور اس کے پھل کو کھایا بھی جاتا ہے، معدہ کے لیے مضر اور ملین شکم ہے۔ دمشق میں پیدا ہونے والا شامی آلوبخارا سوکھنے کے بعد معدہ کے لیے مفید اور قابض ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تازہ آلوبخارا خاص طور سے دست آور ہوتا ہے لیکن خشک ہو جانے پر اس کی یہ تاثیر

کم ہوجاتی ہے اور دیسقوریدوس کا یہ کہنا کہ دمشقی آلو بخارا حابس شکم ہے میری سمجھ سے باہر ہے جبکہ میں نے دمشقی آلو بخارا کو نمایاں طور پر دست آور پایا ہے لیکن اس کی یہ تاثیر کسریا مقام کے آلو بخارا سے کم ہوتی ہے "کسریا"۔ "آرمینیا"[1] کے اندرونی علاقہ میں ہے یہاں کا آلو بخارا بہت زیادہ شیریں ہوتا ہے "آرمینیا" اور "دمشق" کے اندر پیدا ہونے والے آلو بخارا کے درخت کا مزہ اُن کے پھلوں جیسا ہوتا ہے چنانچہ "آرمینیا" کے اندر پیدا ہونے والے آلو بخارا کے درخت کے مزے میں قبضیت (گرفتگی) دمشقی آلو بخارا کے درخت سے کم ہوتی ہے۔ یہ ایک اصول کلیہ ہے کہ جن درختوں کے پتوں اور ٹہنیوں میں قبضیت یعنی سکوڑنے کی نمایاں قوت ہوتی ہے۔ اُن کے جوشاندے کا غرارہ تالو اور حنجرہ کے درمیانی مقام نیز کوّے کے ورم میں مُفید ہے۔ (جالینوس)

اس کے پتوں کو گلاب کے شربت میں جوش دے کر غرارہ کرنے سے مسوڑھوں اور کوّے دونوں سے عضلات کی طرف مواد کا گرنا بند ہوجاتا ہے۔ جنگلی آلو بخارا کے پختہ اور سُوکھے ہوئے پھلوں سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ انگوری شراب میں پکانے سے یہ خوش ذائقہ اور انتہائی قابض ہوجاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

آلو بخارا کا مزاج سرد و تر ہے اس میں معمولی غذائیت ہوتی ہے لیسدار ہونے کی وجہ سے معدہ کو سرد اور مرطوب بنا دیتا ہے۔ ملین شکم ہے اور مرۂ صفراء کو بذریعہ دست خارج کرتا ہے۔ سیاہ آلو بخارا اپنی ترشی کے باعث دوسری قسموں سے زیادہ مسہل مرۂ صفراء اور ملین شکم ہوتا ہے۔ چھوٹا آلو بخارا خراب اور کسی قدر مسہل ہوتا ہے۔

آلو بخارا چونکہ مرۂ صفراء کا مسہل ہے اور معدے کی حرارت کو بُجھاتا ہے اس لیے گرم مزاج والوں کو خاص طور سے غذا کے بعد ہی کھانا چاہیے بلغمی مزاج والوں کو چاہیے کہ آلو بخارا کھانے کے بعد ماء العسل پی لیا کریں کیونکہ آلو بخارا سے پیدا ہونے والی رطوبات کو ماء العسل زائل کر دیتا ہے۔

اس کی ایک قسم سفید ہوتی ہے جسے "شاہلوج" کہا جاتا ہے یہ دیرہضم ہے اور دیگر اقسام کی طرح مسہل نہیں ہوتی اس لیے اسے صرف ذائقہ کے لیے کھایا جاتا ہے دوا نہیں شاہلوج کی یہ خاصیت ہے کہ یہ معدہ کو سرد اور مرطوب بنا دیتا ہے۔ (ابن ماسہ)

---

[1] یہ بلند پہاڑیاں ہیں جو قفقاس کے جنوب میں ایشیا کوچک میں پائی جاتی ہیں، قدیم زمانہ میں یہ مشہور سلطنت رہی ہے اور آج کل یہ رُوس و ترکی دو حصّوں میں منقسم ہوچکا ہے۔ (المنجد)

آلو بخارا معدہ میں سردی پیدا کر کے پیاس کو بجھاتا اور ساتھ ہی ساتھ دست آور بھی ہوتا ہے۔ زیادہ ترش آلو بخارا زیادہ سرد اور کم مسہل ہوتا ہے۔ جبکہ بڑے آلو بخارا میں قوت قبض (سکوڑنے کی قوت) اور ترشی زیادہ ہوتی ہے، سرد مزاج والوں کے لیے یہ مضر ہے اور گرم مزاج والے کسی دوسری مصلح دوا کے بغیر اسے کھا سکتے ہیں البتہ ان لوگوں کو ضعف معدہ کی حالت میں اس کے بعد پرانے گلقند کا کھانا ضروری ہے۔ ضعف معدہ اور سرد مزاج والوں کو اس کے بعد شربت مقوی اور جوارشات کا استعمال کثرت سے کرنا چاہیے۔

خشک آلو بخارا بھوک کو زائل کرتا ہے یہ گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہے اور بوڑھوں کے لیے مضر ہے ان کو چاہیے کہ اسکے بعد مصطگی یا کندر استعمال کر لیا کریں تاکہ ان کے معدہ میں عارض ہونے والی آلو بخارا کی آلودگی دور ہو جائے۔ (رازی)

ترش آلو بخارے کا مزاج سرد و خشک ہے اور یہ گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

مرۂ صفراء کا اسہال اور اس کی حدت کو دفع کرنا، قے کو روکنا اسے تسکین پہنچانا اور خشک خارش کو دور کرنا آلو بخارہ کے خواص ہیں چنانچہ مذکورہ فوائد کے لیے خالص ترش آلو بخارا کو جوش دے لیں اور ۲۰۵ ملی گرام استعمال کرائیں۔ (ابن ماسویہ)

سفید آلو بخارا خراب ہوتا ہے اور چونکہ اس میں رطوبت کم اور غلظت زیادہ ہوتی ہے اس لیے اجابت صاف نہیں لاتا۔ سب سے عمدہ آلو بخارا وہ ہوتا ہے جو اچھی طرح پختہ ہو جاتا ہے۔ جوش دے کر اس کا صاف پانی نکال لیا جائے اور اسمیں شکر یا شہد ملا کر پیا جائے تو اس کی قوت اسہال بڑھ جاتی ہے خصوصاً جب اسے پینے کے بعد کافی دیر تک کوئی غذا نہ کھائی جائے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

جن کھانسیوں میں سرکہ نقصان کرتا ہے اُن میں آلو بخارا کا خیسانده مفید ہے۔ خشک آلو بخارا کا جوشانده تھوڑی شکر ملا کر تنہا پینے سے صفراوی بخار میں فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

آلو بخارا کے استعمال سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ (خورما)

پہاڑی آلو بخارے کا درخت چھوٹا، پتے گول اور آلو بخارا کے پتوں سے چھوٹے ہوتے ہیں پھل آلو بخارے کے پھل کی طرح خالص ترشی لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن باغوں میں اسے لگایا نہیں جاتا۔ (علامت نبطیہ)

چھوٹا اور صحرائی آلو بخارا نمایاں طور پر قابض اور حابس ہوتا ہے۔ (جالینوس)

احداق المرضیٰ

احداق المرضیٰ بہار کو کہتے ہیں۔ سریانی میں اس کا نام عین اعلیٰ ہے اور اس کا مفصل تذکرہ حرف بار کے ذیل میں آئے گا۔

احریض

ابوحنیفہ نے اس کا نام "عصفر" بتایا ہے اِس کا تذکرہ حرف عین کے ذیل میں کیا جائے گا۔

اخیون

یونانی نام:۔ اخیون
عربی نام:۔ راس الافعی **انگریزی نام:۔** Echion
نباتی نام:۔ Echiuni vulgare

اس کا پھل چونکہ سانپ کے سر سے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اس کا نام "راس الافعی" ہے۔ (ماہیت) ایک کھردار پودا ہے جس کے پتے لمبے اور پتلے ہوتے ہیں اور جو "انجشا" (رتن جوت) کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہیں ان میں ایک رطوبت ہوتی ہے جو ہاتھوں میں چپک جاتی ہے اور ان پر روئیں کی طرح چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں۔ اس میں بہت سی پتلی پتلی اور چھوٹی چھوٹی شاخیں ہوتی ہیں جن کے دونوں جانب بھی باریک باریک پتے دیگر پتوں کی بہ نسبت چھوٹے ہوتے ہیں پتوں کے پاس ہی اس میں نیلے نیلے پھول آتے ہیں اور اس کا پھل سانپ کے سر سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ انگلی سے بھی پتلی اور سیاہ ہوتی ہے جس کو شراب کے ساتھ کھانے سے زہریلے جانوروں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے اور اگر پہلے سے ہی کھالیا جائے تو زہریلے جانوروں کا زہر بے اثر ہو جاتا ہے۔ اس کے پھلوں اور پتوں سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کو شراب یا کسی حریرہ میں ملا کر کھانے سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے اور دودھ بھی جاری ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اخینوس

یونانی نام:۔ اخینوس
دیگر نام:۔ خرونیہ
نباتی نام:۔ Ekinos

یہ پودا نہروں اور چشموں کے قریب واقع میدانوں میں پیدا ہوتا ہے۔ پتے جنگلی تلسی کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہیں ان کا اُوپری حصہ پھٹا پھٹا ہوتا ہے۔ ہر پودے میں ایک ایک بالشت کی پانچ یا چھ شاخیں ہوتی ہیں۔ پھول سفید اور پھل سیاہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن میں قوتِ قبض (سکوڑنے کی قوت) ہوتی ہے۔ پتوں اور شاخوں میں رطوبت بھری

ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے پھل میں قوت قبض (سکوڑنے کی قوت) ہوتی ہے اسی لیے یہ خشکی پیدا کرکے مواد کو اعضاء پر گرنے نہیں دیتا۔ کان اور آنکھ پر جب مادّوں کی ریزش ہوتی ہے تو اطباء اسے استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

سات گرام پھل کو ۱۵ گرام شہد کے ساتھ پیس کر بطور سرمہ لگانے سے آنکھوں سے بہنے والی رطوبت رُک جاتی ہے۔ اس کے عصارے میں گندھک اور نطرون ملا کر ٹپکانے سے کان کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اخرساج

چھوٹا سا درخت ہے جو گرم شہروں اور خشک مقامات میں پیدا ہوتا ہے، اونچائی لمبے آدمی کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی انجیر کی لکڑی کی طرح نرم اور کھوکھلی ہوتی ہے۔ پتے انجیر کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے کچھ بڑے ہوتے ہیں اس کے پھل چکنے، بے مزہ یا شیریں ہوتے ہیں ان میں گٹھلی برائے نام ہوتی ہے جو چبانے سے چپ جاتی ہے اس کا کھانا فم معدہ کے لیے مفید ہے اور ڈکاریں لاتا ہے۔ اس کی جڑ اور شاخوں میں چھوٹی چھوٹی مکڑیاں پیدا ہو کر سفید جالے تان دیتی ہیں جن کو ہٹانے سے مکڑیاں نکلتی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ اس کے پھل کو کھانے میں کراہت محسوس کرتے ہیں۔ پھل اور پتوں کے جوشاندے سے دھارنے سے درد نقرس میں سکون ہوتا ہے۔ اس کی راکھ کو سرکہ میں ملا کر زخم، خارش اور پھوڑے پھنسی پر بار بار لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (فلاحتہ نبطیہ)

اداد

اِداد اس کا بربری نام ہے اور عربی میں اس کو اسخیص کہتے ہیں اس کا تذکرہ بعد میں آئے گا۔ بربری زبان میں اس کے "الف" اور "دال" دونوں اصلی ہیں۔

اُدریبیس

"اُدریبیس" اس کا بربری نام ہے اور یونانی نام "تافسیا" ہے۔ عرب کے مغربی علاقوں میں اسے "دریاس" کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ حرف ثار کے ذیل میں کیا جائے گا۔

اِذخر

یونانی نام :۔ سجبوبیس
عربی نام :۔ تبن مکہ۔ کورالعیر۔ طیب الغریب۔ خلال مامون۔
فارسی نام :۔ کاہ مکی۔ علف گورخر۔ گورگیاہ۔ کرتہ دشتی۔
دیگر نام :۔ حرمی۔ مرچیاگندہ۔ راج ہنس۔ کنتول۔ بابلی۔ طوسطس۔ سمار۔ دیس۔
انگریزی نام :۔ Rusa Grass
نباتی نام :۔ Cymbopogon schoenanthus Linn.

اس کی جڑ زمین کے نیچے چھپی ہوتی ہے اور ٹہنیاں پتلی پتلی ہوتی ہیں جن میں سے تیز بُو نکلتی ہے ان کی شکل اسل جیسی ہوتی ہے لیکن اس سے ذرا چوڑی اور اُونچائی میں کچھ کم ہوتی ہیں۔ اس کے پھل بانس کے پھلوں سے مشابہ مگر اس سے بھی چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں۔ اسے پیس کر خوشبوؤں میں ڈالا جاتا ہے اس کا پودا تنہا بہت کم اُگتا ہے چنانچہ جب اس کی طرف اگر غور سے دیکھا جائے تو اس کے ساتھ کوئی دوسرا پودا بھی دکھائی دے گا۔ اکثر یہ زمین کو ڈھانپ لیتا ہے۔ نشیبی اور سخت زمینوں میں پیدا ہوتا ہے اور خشک ہونے پر سفید ہو جاتا ہے۔ (ابو حنیفہ)

حجازی اذخر کا نام "حرمی" ہے اور یہ انطالی اذخر کے بعد سب سے اعلیٰ ہے اس کے برخلاف قفصہ[1] اور ساحل افریقہ کا اذخر سب سے خراب ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اذخر کی ایک قسم "لیبنوی" کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے جس کا یونانی نام "سجبوبیس" اور سریانی نام "سحیلس" ہے۔ نیز اس کی ایک قسم عرب کے شہروں میں اور ایک "انطالیا" کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے

---

[1] قفصہ :۔ مغربی تونس کا ایک شہر ہے۔

انطالیا میں پیدا ہونے والی قسم سب سے عُمدہ ہوتی ہے اس کے بعد مغربی علاقوں میں پیدا ہونے والا اذخر ہے جسے بعض لوگ "بابلی" اور بعض "طوسطس" کہتے ہیں لیکن لیبنوی کے اذخر سے دواً کوئی فائدہ نہیں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

تازہ اذخر جس میں سُرخ سُرخ بہت سی کلیاں ہوتی ہیں جو کِھلنے کے بعد نیلگوں ہو جاتی ہیں، جن میں گلاب سے ملتی جلتی خوشبو ہوتی ہے اور جن کو ہاتھوں سے مَل کر زبان پر رکھنے سے اُس میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور وہ چھل بھی جاتی ہے سب سے عُمدہ ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں اور پھول دواً استعمال کیے جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کے پھول معمولی گرم اور کسی قدر قابض ہوتے ہیں لیکن قوتِ قبض (سکوڑنے کی قوت) پر گرمی غالب رہتی ہے اور ان میں جوہرِ لطیف بھی پایا جاتا ہے اسی لیے یہ پیشاب اور خونِ حیض آسانی سے جاری کر دیتے ہیں۔ اذخر کی پوٹلی بنا کر سینکنے، اس کو کھانے اور اس کے جوشاندے کو بطور کُلّی استعمال کرنے سے جگر، معدہ اور فمِ معدہ کے ورموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑیں پھولوں سے زیادہ قابض ہوتی ہیں اور پھول جڑوں سے زیادہ گرم ہوتے ہیں لیکن قبوضیت یعنی گرفتگی چکھنے پر اس کے سبھی اجزاء میں پائی جاتی ہے البتہ کسی جُز میں کم اور کسی میں زیادہ اسی وجہ سے نفث الدم کی مُفید دواؤں میں اسے ملایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اپنی تاثیر کے اعتبار سے یہ قابض اور کسی قدر گرم ہے، پتھری کو توڑتا ہے، منضج وملین ہے، رگوں کے منھ کو کھولتا ہے، پیشاب اور خونِ حیض آسانی سے جاری کر دیتا ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے سر میں معمولی سی گرانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ کسی قدر قابض بھی ہے۔ نفث الدم، معدہ، پھیپھڑے، جگر اور گُردوں کے دردوں میں اس کے شگوفے مُفید ہیں۔ چنانچہ بعض معجونوں میں اسے ملایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ انتہائی قابض ہوتی ہے اسی لیے متلی، استسقائے طبلی اور عضلات کی چوٹ میں (۵ گرام) جڑ ہموزن سیاہ مرچ کے ساتھ استعمال کرائی جاتی ہے۔ اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے رحم کے گرم ورموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اذخر دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ (مسیح دمشقی)

معدہ و جگر کے سخت ورموں میں اس کا لیپ مُفید ہے۔ (رازی)

اندرونی اعضا خصوصاً رحم کے درد اس سے زائل ہو جاتے ہیں اور یہ پودا مسوڑھوں کی رطوبات کو جذب کر کے انھیں مضبوط بنا دیتا ہے اس کا شگوفہ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کو روزانہ کھاتے رہنے سے سر میں گرانی پیدا ہوجاتی ہے اور نیند بھی آجاتی ہے۔ (مجہول)

شراب میں جوش دے کر پینے سے پیشاب جاری ہوجاتا ہے اس کو پوٹلی میں باندھ کر سینکنے سے سرد مزاج مثانہ میں گرمی پیدا ہوجاتی ہے اور خون حیض جاری ہوجاتا ہے لیکن زیادہ کھا لینے سے خون حیض رُک بھی جاتا ہے چنانچہ ایسی عورتیں پیدا ہونے والے درد اس کی سینکائی سے زائل ہوجاتے ہیں۔ اذخر کو کھانے یا اس سے سینکنے سے سارے جسم کے خصوصاً معدہ کے ریاح تحلیل ہوجاتے ہیں۔ اس کے جوشاندے یا خیساندے سے زیادہ اس کا سفوف ریاحوں کو تحلیل کرتا ہے۔ جوشاندۂ بیخ اذخر برابر پیتے رہنے سے سردی کے باعث پیدا ہونے والے جوڑوں کے درد زائل ہوجاتے ہیں اور بلغمی بخاروں کے زمانۂ انتہا میں سکنجبین ملا کر پینا مُفید ہے۔ اذخر چونکہ پیشاب کو جاری کرنا اور قابض ہوتا ہے اس لیے دستوں کو روکتا ہے۔ (تجربتین)

رازی نے جالینوس کے حوالے سے اذخر کی ایک قسم اجامی بتائی ہے حالانکہ جالینوس نے کہیں بھی ایسا نہیں لکھا ہے۔ رازی کی اتباع میں شیخ الرئیس، صاحب منہاج اور صاحب اقناع وغیرہ بھی غلط فہمی کا شکار ہوئے اس غلط فہمی کی بُنیاد یہ ہے کہ باب ہشتم میں جالینوس نے اذخر کا یونانی نام "سخونس مری" بتایا ہے اور اس کی مذکورہ بالا تصریح و توضیح پیش کی ہے۔ بیان پورا ہونے کے بعد جالینوس نے ایک دوسری دوا "سخونس اجامی" کا تذکرہ کیا ہے جس کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن یہ "سخونس اجامی" نہ اذخر ہے اور نہ اذخر کی کوئی دوسری قسم بلکہ یہ وہ پودا ہے جسے اہلِ عرب "اسل"، اہلِ مصر "سمار" اور اہلِ مغرب "دِیس" کہتے ہیں اس کی چٹائیاں بنی جاتی ہیں اس کی ایک قسم چھوٹی اور ایک بڑی ہوتی ہے، ایک میں پھل آتا ہے اور ایک میں کوئی پھل نہیں آتا۔ کافی مشہور ہے۔ اس کا ذکر حرف الف میں ہی "اسل" کے نام سے آئے گا۔ یہاں مقصود صرف یہ بیان کرنا ہے کہ جالینوس کی مذکورہ عبارت کو غور سے نہ دیکھنے کی وجہ سے یہ صریح غلط فہمی پیدا ہوئی۔ دونوں دواؤں کے نام مشترک ہونے کی وجہ سے اس غلط فہمی کو اور بھی تقویت حاصل ہوئی لیکن درحقیقت یہ مماثلت محض لفظی ہے معنوی نہیں ہے۔ اس طرح کے اشتباہات اور غلطیوں کو میں نے اپنی کتاب "الابانۃ والاعلام بما فی کتاب المنہاج من الخلل والاوہام" کے باب ادویہ مفردہ میں بیان کیا ہے۔ (مولف)

آذریون

عربی نام :- آذریون (آذرگون کا معرب ہے)۔

فارسی نام:۔ آذرگون، گلِ آفتاب پرست
نباتی نام:۔ Helianthus annuus Linn.
انگریزی نام:۔ Sunflower
دیگر نام:۔ سُورج مُکھی، طیلاون، قیواطھنا

یہ اقحوان کی ایک قسم ہے۔ اس کی ایک قسم کی کلیاں زرد اور ایک کی سُرخی ہوتی ہیں۔ (اسحٰق بن عمران)
اس کا پھول سُنہرا ہوتا ہے جس کے بیچ میں ایک چھوٹی سی سیاہ گھنڈی ہوتی ہے۔ (ابن جناح)
اس کا پودا ایک ہاتھ اُونچا، پتہ ایک انگل لمبا سفیدی مائل اور روئیں دار ہوتا ہے۔ (ابن جلجل)
"کتاب الفلاحتہ" کے مُصنّف کا کہنا ہے کہ اس کا پھول سُرخ ہوتا ہے جس میں یا تو کوئی بُو نہیں ہوتی یا ہوتی ہے تو بدبو سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس پودے کا رُخ ہمیشہ سُورج کی طرف ہوتا ہے اور اس کا پھول رات کو مُرجھا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر حاملہ اس کے پھول کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دبائے رکھے تو جنین کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے اور اس کو جب کچھ دنوں تک اپنے پاس رکھ کر سُونگھتی رہتی ہے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی دُھونی سے چھپکلیاں اور چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ اس میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کے اثرات کچھ اچھے نہیں ہوتے۔ اس کے بخوڑے ہوئے ۱۵ گرام پانی کے پینے سے قے ہو جاتی ہے۔ جس مقام پر اس کے پھول رکھ دیے جاتے ہیں وہاں سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔ اس کو پیس کر پُشت کے نچلے حصّے میں لگانے سے اعتدال کے ساتھ نعوظ پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ یہ دماغ کے بلغم کو تحلیل کرتا ہے اس لیے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کی جڑ کے عصارے کو ناک میں سُڑکنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی جڑ گلے میں لٹکائے رہنا کنٹھ مالا میں مُفید ہے۔
ایک خیال یہ بھی ہے کہ بانجھ عورت جب اس کو بطور حمول استعمال کرتی ہے تو حاملہ ہو جاتی ہے۔ (غافقی)

آذریون تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے، اس میں تریاقیت ہوتی ہے اور یہ قلب کو طاقت دیتا ہے لیکن فرحت و نشاط پیدا کرنے کے بجائے غُصّہ پیدا کرتا ہے۔ (ابن سینا)

آذان الفار بستانی

یونانی نام:۔ مرموش اوطا، لبسینی
عربی نام:۔ آذان الفار
دیگر نام:۔ موساکنی، چوہہ کنی
انگریزی نام:۔ Mouse ear
نباتی نام:۔ Paritaria cretica

اس کا یونانی نام "لبسینی" اور "مرموش اوطا" ہے جبکہ اس کا عربی نام "آذان الفار" ہے چونکہ اس کے پتے چوہے کے کان سے مشابہ ہوتے ہیں اس لیے اس کے مذکورہ نام رکھے گئے۔ یہ پودا چونکہ سایہ دار مقامات اور باغات میں پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو "لبسینی بستانیہ" کہتے ہیں۔ یہ پودا عسینی سے مشابہ لیکن نسبتاً اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر روئیں نہیں ہوتے۔ جب اسے ملا جاتا ہے تو گکڑی جیسی بُو نکلتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

شیشہ کو صاف کرنے والی بُوٹیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس لیے کہ یہ سردی و تری پیدا کرتا ہے اور چونکہ اس کے اندر جوہر آبی سرد موجود ہوتا ہے اس لیے ایسی سردی پیدا کرتا ہے جس کے ساتھ کوئی قبض (گرفتگی) نہیں ہوتا۔ اسی لیے یہ سرخبادہ میں مُفید بھی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ قبض پیدا کرتا یعنی سکوڑتا اور سردی بھی پیدا کرتا ہے چنانچہ آنکھوں کے گرم ورموں میں ہمراہ ستو لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کان کے درد میں اس کے عصارے کا ٹپکانا مُفید ہے۔ مختصر یہ کہ اس کے افعال عسینی کے افعال جیسے ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

آذان الفار بری

عربی نام:۔ آذان الفار بری، عین الهدہد۔
انگریزی نام:۔ Coeruleum
نباتی نام:۔ Lithospermum purpurea

افریقہ میں یہ "عین الهدہد" کے نام سے مشہور ہے۔ (مولف)

اس کی ایک ہی جڑ سے بہت سی شاخیں نکلتی ہیں جن کا زیریں حصہ سُرخی مائل اور کھوکھلا ہوتا ہے۔ پتے باریک، چھوٹے اور کچھ لمبے ہوتے ہیں جن کی پُشت کا درمیانی حصہ سیاہی مائل اور اُبھرا ہوا ہوتا ہے

اور کنارے دھار دار ہوتے ہیں، شاخوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے دو دو پتے برابر برابر لگے ہوتے ہیں۔ بڑی شاخوں میں سے بہت سی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں جن پر آسمانی رنگ کے پھول لگے ہوتے ہیں اور جو "اناغالس" کی ایک قسم کے پھولوں سے ملتے جلتے ہیں۔ جڑ ایک انگل موٹی ہوتی ہے جس سے بہت سے سوتے نکلتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی یہ پودا سقولوقندریون سے بہت ملتا جلتا ہے مگر اس سے ذرا چھوٹا اور کم کھردرا ہوتا ہے اس کی جڑ کو پیس کر لگانے سے آنکھوں کے ناسور میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

دوسرے درجے میں خشک اور اعتدال کے ساتھ گرم ہے۔ (جالینوس)

آذان الفار آخر بری

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا پودا رتیلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے جس کی شاخیں زمین پر بچھی رہتی ہیں پتے چھوٹے چھوٹے بالکل "آذان الفار بستانی" جیسے ہوتے ہیں پورے پودے کو کوٹنے کے بعد نچوڑ کر زیر ناف اور عضو تناسل پر ملنے سے کھوئی ہوئی طاقت نعوظ (ایستادگی) اور جماع واپس آجاتی ہے۔ اس کے سوکھے ہوئے پودے کو پانی میں بھگونے کے بعد نچوڑ کر استعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے فوائد سے متعلق کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ گھوڑے کی قوت جماع جب زائل ہوجاتی ہے تو اس کے نچوڑے ہوئے پانی کی مالش بغرض علاج ایال سے سرین تک کی جاتی ہے۔

بوڑھے اور نامرد لوگ اس کے استعمال سے جماع پر قادر ہوجاتے ہیں۔ مصر اور اسکندریہ میں یہ پودا کثرت سے پایا جاتا ہے اکثر و بیشتر یہ پودا ریت یا رتیلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (غافقی)

آذان الفار آخر

اس کا شمار یتوعات میں ہوتا ہے اس کے پتے آذان الفار کے پتوں کی طرح سفید اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ اس کے باریک باریک کانٹوں پر بھی سفید روئیں ہوتے ہیں۔ اس میں نشتر لگانے سے

دُودھ بہنے لگتا ہے۔ یہ پودا انتہائی مسہل اور اعلیٰ درجے کا قے آور ہے۔ (رازی)

قوت میں یہ "ماہودانہ" سے کمزور ہوتا ہے۔ خشک مقامات پر پیدا ہونے والا آذان الفار سب سے زیادہ گرم اور لطیف ہوتا ہے چنانچہ اس کے پتوں کو نازک اعضا پر لگانے سے نرم کھال سُرخ ہوجاتی ہے۔ لیکن پانی کے قریب پیدا ہونے والے آذان الفار میں اِتنی حدت نہیں ہوتی۔(حبیش)

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کو پانی میں جوش دینے کے بعد صاف کرکے پودینہ کے ساتھ کھا کر اُوپر سے نمک سود مچھلی کھانے سے شکم کے تمام کیڑے نکل جاتے ہیں۔ (مولّف)

آذان الارنب

بربری نام :۔ آذان الشاۃ، آذان الغزال

عربی نام :۔ آذان الارنب

دیگر نام :۔ لصیقی

انگریزی نام :۔ Hare's ear

نباتی نام :۔ Bupleurum perfoliatum

اس کا بربری نام آذان الشاۃ اور آذان الغزال ہے اور ایک دوسرا نام لصیقی بھی ہے۔ اس کے پتے بارتنگ کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے باریک اور کھُردرے سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ برگ گاؤزبان کی طرح ان پر بھی سفید روئیں کا غُبار سا ہوتا ہے تنا ایک ہاتھ اُونچا اور ایک اُنگل موٹا ہوتا ہے۔ پھول اَلسی کے پھولوں کی طرح نیلے اور سفیدی مائل قیف نما ہوتے ہیں۔ جب یہ پھول جھڑ جاتے ہیں تو گھُنڈیوں میں چار چار دانے (پھلیاں) لگتے ہیں جو اتنے کھُردرے ہوتے ہیں کہ کپڑوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ جڑ خربق کی جڑ کی طرح سوتے دار اُوپر سے سیاہ اندر سے سفید اور لعابدار ہوتی ہے۔ جس کو اُکھاڑ کر ملنے سے چہرہ سُرخ اور دیدہ زیب ہوجاتا ہے۔ اس کا جوشاندہ کھانسی اور سینے کی خشونت میں پیا جاتا ہے۔ اس کے پتوں کو پیس کر روغن گل کے ساتھ لگانے سے مقعد کے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں، اس کی ٹیس اور درد میں تسکین ہوجاتی ہے۔

اس کی ایک دوسری قسم بھی ہوتی ہے جس کا پودا اور پتے پہلی قسم کی بہ نسبت چھوٹے ہوتے ہیں جس کے پھول سُرخ اور نیلے ہوتے ہیں۔ (غافقی)

آذان الفیل

ایک خیال کے مطابق یہ "فلقاس" ہے اور ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ "لوف کبیر" ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے دونوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ کیا جائے گا۔

آذان الجدی

دمشق اور اطراف شام میں اس کو "لسان الحمل کبیر" کہتے ہیں اور اندلس کے عوام اس کی ایک چھوٹی قسم کو "آذان الشاۃ" کہتے ہیں۔ لسان الحمل کی دونوں قسمیں حرف لام کے ذیل میں بیان کی جائیں گی۔

آذان العنز

مفردات شریف میں اس کا نام مرمازالراعی بتایا گیا ہے جس کا تذکرہ حرف میم میں کیا جائے گا۔

آذان القسیس

یونانی زبان میں جس پودے کو "قوطریدون" کہا جاتا ہے اس کو اہل اندلس "آذان القسیس" کہتے ہیں اس کا بیان حرف قاف میں آئے گا۔

آذان الدب

یونانی نام :۔ فلومس
عربی نام :۔ آذان الدب

دیگر نام :- بوصیر

یونانی میں "قلومس" نام کا ایک پودا ہے جس کی ایک قسم کا نام "آذان الدب" ہے۔ اسے بوصیر بھی کہتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا پتا چوڑا، گول، موٹا، روئیں دار اور مضبوط ہوتا ہے۔

آذان الحیوانات

عربی نام :- آذان الحیوانات
فارسی نام :- گوشِ حیوانات
انگریزی نام :- Ears of Animals

رازی نے اپنی کتاب "الحاوی" میں جالینوس کی "کتاب الکیموس" کے حوالے سے لکھا ہے کہ کان کی کرّی میں کوئی غذائیت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی یہ ہضم ہوتی ہے البتہ کرّی کی کھال میں تھوڑی سی غذائیت ہوتی ہے لیکن یہ نازک ہوتی ہے اور اس کا مزاج خشک ہوتا ہے اسی لیے دیر ہضم ہوتی ہے۔

اُرز

یونانی نام :- اورزا، اوریز
عربی نام :- اُرز
دیگر نام :- چاول
فارسی نام :- برنج
انگریزی نام :- Rice
نباتی نام :- Oryza sativa Linn.

چاول کا شمار ان اناجوں میں ہوتا ہے جن سے روٹیاں بنائی جاتی ہیں بارش کے

مقامات[1] اور نمناک نشیبی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے، قابض ہوتا ہے اور اس میں غذائیت برائے نام ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

چاول اپنی قوت قبض کے باعث اعتدال کے ساتھ دستوں کو روکتا ہے چنانچہ دستوں کو روکنے کے لیے مکئی کی طرح پکاکر استعمال کیا جاتا ہے، مکئی سے زیادہ دیر ہضم ہے اور لذت و غذائیت اس میں مکئی سے کم[2] ہوتی ہے۔ (جالینوس)

چاول دوسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے جس کی دلیل اس کی شیرینی، جسم انسانی میں عمدہ غذائیت کی فراہمی اور گرم مزاج والوں میں مزید گرمی کا پیدا کرنا ہے۔ جوار، باجرہ اور جو سے زیادہ اس میں غذائیت ہوتی ہے اور ان کے مقابلہ میں یہ زود ہضم بھی ہے۔ تازہ دودھ، روغن بادام شیریں اور شکر کے ساتھ پکا لینے سے اس کی قوت قبض کم ہو جاتی ہے ایسی صورت میں معتدل درجہ کی عمدہ غذا بن جاتا ہے۔ شکر کے ساتھ کھایا جائے تو معدہ سے آسانی کے ساتھ گذر جاتا ہے۔ اس کی خشکی کم کرنے کے لیے ایک یا دو رات آٹے کی بھوسی یا تازہ دودھ میں بھگوئے رکھیں اس کے بعد پانی اور روغن بادام شیریں میں پکائیں۔ دودھ اگر ناگوار ہو تو اس کی جگہ مغز قرطم اور سبوس گندم کے پانی میں بھگوئیں۔ چاول کی پیچ معدہ کے فعل کو خاص طور سے درست رکھتی، اعتدال کے ساتھ جلاء اور قبض پیدا کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

رازی نے اپنی کتاب "الحاوی" میں لکھا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ چاول میں گرمی اور سردی اعتدال کے ساتھ پائی جاتی ہے لیکن خشکی اس میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے حابس شکم ہے چنانچہ آنتوں کے زخموں اور مروڑ میں اس کا پینا اور بطور حقنہ استعمال کرنا مفید ہے۔ سرخ چاول میں چونکہ خشکی زیادہ ہوتی ہے اسی لیے یہ قبض بھی زیادہ پیدا کرتا ہے۔ (ماسرجویہ)

رازی نے اپنی کتاب "الحاوی" میں لکھا ہے کہ چاول منی پیدا کرتا ہے اس کے کھانے والے کو پیشاب، پاخانہ اور ریاح کی زیادتی نہیں ہوتی۔ (سندھشار)

حکمائے ہند کا خیال ہے کہ شیر گاؤ تازہ کے ساتھ چاول بیحد مفید اور بہترین غذا ہے۔ ان کے لحاظ سے مستقل چاول کھانے والے کی عمر دراز ہوتی ہے اور اس کے جسم پر پیلا پن یا دیگر تغیرات نہیں ہوتے۔ (ابن ماسہ)

---

[1] آجام۔ بمعنی نیستان۔ غیاث اللغات۔

[2] جالینوس کی یہ رائے ہندوستانی چاول کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یونان کے اعتبار سے ہے۔

چاول عُمدہ خلط نہیں پیدا کرتا۔ البتہ بکری کے دُودھ میں پکا لینے سے معتدل اور عُمدہ غذائیت کا حاصل ہو جاتا ہے لیکن بھیڑ اور گائے کے دُودھ میں پکانے سے اس کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی اور دیر ہضم بھی ہو جاتا ہے۔ (مسیح)

چاول میں گرمی سے زیادہ خشکی ہوتی ہے اگر یہ سماق[1] کے ساتھ پکائے جائیں تو اس کی قوتِ قبض بڑھ جاتی ہے۔ دہی کے ساتھ چاول استعمال کیے جائیں تو حرارت میں کمی ہو جاتی ہے اور پیاس کی شدت بھی نہیں ہوتی بشرطیکہ ان کو اچھی طرح پکا کر کھایا جائے۔ اس کو دُودھ میں پکا کر شکر کے ساتھ کھانے سے بھرپور غذائیت حاصل ہوتی ہے، جسم فربہ ہو جاتا ہے، منی اور چہرے کی رونق میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (رازی)

جالینوس کا کہنا ہے کہ چاول بذات خود زیادہ قبض نہیں پیدا کرتا البتہ اس کا سُرخ چھلکا انتہائی قابض ہوتا ہے۔ گیہوں کی بہ نسبت چاول میں غذائیت کم ہے۔ اِن کو خوب پکانے کے بعد آش جو کی طرح بنا لیا جائے اور پھر کھایا جائے تو صفراوی اخلاط سے پیدا ہونے والی پیٹ کی سوزش اور جلن میں فائدہ ہوگا۔ (حنین بن اسحٰق)

چاول کے استعمال سے تر زخموں میں فائدہ ہوتا ہے اور اس کے پانی سے جب جسم کو دھویا جاتا ہے تو جلد کا میل صاف ہو جاتا ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

چاول کے آٹے کا رقیق (پتلا) حریرہ جو بھیڑ کے گُردہ کی چربی کے ساتھ اچھی طرح پکایا گیا ہو مسہل دواؤں سے پیدا ہونے والی آنتوں کی خراش کے لیے مُفید ہے اور بدن کو فربہ کرنے والی غذا بھی ہے۔ (تجربتین)

اراقو

یونانی نام :۔ اراقو۔ اراقیا

گول، سخت اور چھوٹا سا بیج ہے مسور کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ایک پودا ہے جو مسور کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور مسور ہی سے مشابہ ہوتا ہے اس کا پھل برتن نما

---

[1] سماق۔ مسور کی طرح دانے ہوتے ہیں۔ اس کا تذکرہ حرف سین کے ذیل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

غلاف میں محفوظ رہتا ہے۔ جب یہ سُوکھ جاتا ہے تو اس میں سے سیاہ اور گول بیج نکلتے ہیں۔ انتہائی سخت ورموں کو تحلیل کرنے اور ان کے دردوں کو زائل کرنے کے لیے اس کے بیجوں کا ضماد اس طرح بنایا جاتا ہے۔

اِن کو پیس کر پانی اور سرکہ میں ملالیں اور چھ گھنٹہ دھوپ میں رکھیں پھر تھوڑا تھوڑا صاف پانی حسب ضرورت ڈالتے جائیں اور گوندھتے جائیں جب اچھی طرح گندھ جائے تو ضماد کے طور پر استعمال کریں۔ (کتاب الفلاحۃ)

ارقطیون

یونانی نام :۔ ارقطیون۔ ارقطون

نباتی نام :۔ Conyza candida

بعض لوگ اسے ''ارقطون'' کہتے ہیں ایک پودا ہے جس کے پتے ''قلومس'' کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ روئیں دار اور زیادہ گول ہوتے ہیں۔ جڑ نرم، سفید اور شیریں ہوتی ہے۔ ٹہنیاں بھی نرم اور لمبی ہوتی ہیں۔ پھل چھوٹے زیرے سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

انتہائی لطیف ہونے کی وجہ سے یہ بوٹی خشکی اور کسی قدر جلاء پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ اس کی جڑ اور پھل کو شراب میں پکا کر استعمال کرنے سے دانتوں کے درد، آگ سے جلنے اور ناخن کی جڑوں کے زخم میں فائدہ ہوتا ہے مذکورہ دونوں چیزوں کو پانی میں پکا کر دھارنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور اس کی شاخوں کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ اور پھل کو شراب میں پکا کر منہ میں رکھنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ آگ سے جل جانے اور سردی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کے پھٹ جانے میں اس کا دھارنا مفید ہے۔ رُک رُک کے پیشاب آنے اور عرق النساء میں اسے شراب کے ساتھ پیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ارقطیون آخر

یونانی نام :۔ ارقطیون۔ قرِوسونس۔ فرِوسوقوسون۔

نباتی نام :- Conyza arkeion

بعض لوگ اسے "قروسونس" اور بعض "قروسوقوسون" بھی کہتے ہیں۔ ایک پودا ہے جس کے پتے کدو کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ بڑے، زیادہ دبیز، سیاہی مائل اور روئیں دار ہوتے ہیں اس کا کوئی تنا نہیں ہوتا۔ جڑ سفید اور بڑی ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ پودا پھوڑوں کو سکھاتا، تحلیل کرتا اور سکوڑتا ہے۔ اسی لیے پُرانے پھوڑوں میں اس کے پتوں سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حب صنوبر کے ساتھ اس کی سات گرام جڑ کے کھانے سے سینے کی پیپ کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور اس کو اچھی طرح پیس کر لگانے سے خشک خارش کے باعث عارض ہونے والے جوڑوں کے دردوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ پُرانے زخموں میں اس کے پتوں کا لیپ مُفید ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اَرمَاک

قرفۂ قرنفل (پوست درخت لونگ) سے مشابہ ایک ہندوستانی دوا ہے۔ (یوحنا بن ماسویہ)

درختوں کی چھال سے مشابہ ایک خوشبودار لکڑی ہے جو یمن سے لائی جاتی ہے۔ (بصری)

ایک پودا ہے جس کی لکڑی سویہ کی لکڑی سے مشابہ ہوتی ہے۔ (طبری)

ہلکی پھلکی سیاہ لکڑیاں ہیں جن سے ڈبیاں بنائی جاتی ہیں۔

تمام اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ یہ دوا مُنھ کی تکالیف میں مُفید ہے۔ (رازی)

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے۔ گندہ دہنی کو زائل کرتی ہے۔ پھنسیوں اور گرم ورموں میں اس کا لیپ مفید ہے کوئی تکلیف پیدا کیے بغیر یہ دوا خشکی پیدا کرتی ہے چنانچہ اس کا خارجی استعمال زخموں کو پھیلنے نہیں دیتا انھیں مندمل کرتا اور سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ دوا دماغ کو طاقت بخشتی، مسوڑھوں کو مضبوط بناتی اور مُنھ کی تکالیف کو دُور کرتی ہے۔ آشوب چشم میں اس کا کھانا مُفید ہے۔ قلب اور احشاء کو طاقت دیتی اور دستوں کو روکتی ہے۔ سب سے بڑا فائدہ اس کا یہ ہے کہ اس کے استعمال سے تمام قویٰ اپنا کام صحیح طور سے انجام دیتے ہیں۔ (ابن سینا)

ارتدبرید

عربی نام :۔ دلیوث
فارسی نام :۔ ارتدبرید

فارسی دوا ہے "سجستان" سے کافی مقدار میں لائی جاتی ہے، دوشاخہ پیاز سے مشابہ ہوتی ہے بواسیر میں اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی)

اس کو تھوڑی سی مقدار میں کھالینے سے رُکا ہوا خون حیض تیزی کے ساتھ جاری ہو جاتا ہے۔ (بالسی)

شائد یہ "دلپوث" ہے۔ (غافقی)

ارمنیس

یونانی نام :۔ ارمنیس
نباتی نام :۔ Salvia horminum

ہر سال نئے سرے سے اُگنے والا ایک پودا ہے، پتے "براثی" (ابھل) کے پتوں سے مشابہ، تنا چوکور نصف ہاتھ لمبا ہوتا ہے۔ اس کی پھلیوں میں لوبئے کی پھلیوں کی طرح چھلکا ہوتا ہے جن میں اس کے بیج ہوتے ہیں اور یہ پھلیاں جڑ کی طرف جُھکی رہتی ہے۔

اس کی ایک قسم صحرائی ہوتی ہے۔ جس کے بیج گول ہوتے ہیں اور رنگ خاکی ہوتا ہے۔

دوسری قسم بستانی ہے جس کا بیج لمبا اور سیاہ ہوتا ہے یہی قسم دواءً استعمال ہوتی ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کو شراب کے ساتھ کھانے سے جماع کی قوت میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اسے شہد میں ملا کر لگانے سے آنکھوں کا جالا اور اس کا "ارغامن" نامی پھوڑا جاتا رہتا ہے۔ اس کا لیپ بلغمی ورموں کو تحلیل کرتا، بدن کی گہرائی اور گوشت سے مشیمہ کو نکال باہر کرتا ہے۔ پورے پودے کو پیس کر بطور ضماد استعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔

اس کی جنگلی قسم اپنے افعال کے اعتبار قوی تر ہے اسی وجہ سے بعض روغنوں خصوصاً روغن عصارۂ انگور میں ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

ابن جلجل نے غلط فہمی کی بنا پر اسے "قلقل" یا "قلقلان" قرار دیا ہے آج کل جو چیز "قلقلان" کے نام سے عراق میں جانی پہچانی جاتی ہے وہ "ارمنیس" سے باعتبار خاصیت بالکل مختلف ہے۔ "قلقل" کا تذکرہ حرف کاف کے ذیل میں تفصیل کے ساتھ کیا جائے گا۔ (مولف)

ارجبقنہ

رنگریزوں میں یہ بوٹی "ارجیقن" نام سے مشہور ہے۔ یہ لوگ اسے "بجایہ" کے اطراف سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک "سطیف" میں پیدا ہونے والی قسم سب سے بہتر ہے۔ یہ بوٹی افریقہ میں بھی معروف و مشہور ہے۔

استسقا میں مجرب ہے۔ مویز کے ساتھ پکانے کے بعد شہد میں ملا کر کھانے سے یرقان زائل ہو جاتا ہے، ایک پسندیدہ دوا ہے اس کا مزہ کچھ تیز اور "حرشف" کی جڑ کے مزے سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے۔ اپنی ہیئت، جڑ، پتہ، پھول اور مزہ کے اعتبار سے کسی قدر چاول کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے لیکن اس کا پتہ سفیدی مائل اور روئیں دار ہوتا ہے۔ اس کی ایک چھوٹی قسم ہوتی ہے جس کے پتوں میں دندانے نہیں ہوتے جبکہ دوسری قسم کے پتے چاول کے پتوں کی طرح دندانے دار ہوتی ہے لیکن اس کا پتہ چاول کے پتوں سے کسی قدر چوڑا ہوتا ہے، جڑ ایک بالشت یا کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے، پتوں کے درمیان سے ایک چھوٹا سا تنا نکلتا ہے جس کے بالائی سرے پر گول گول گھنڈیاں ہوتی ہیں جن میں زرد پھول آتے ہیں۔ اس کے پھول اور اس کی گھنڈیاں شکل و جسامت میں جنگلی کسنبہ کے پھولوں اور گھنڈیوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کے اندر نرم نرم کانٹے بہت کمی کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ (ابو العباس نباتی)

ایک قول کے مطابق یہ سرد و خشک ہے اور اس کے اندر قوت جلار ہوتی ہے چنانچہ اس کے جوشاندہ کے پینے سے جسم کے میل صاف ہو جاتے ہیں اور اس کو تین دن متواتر روزانہ ۲۰۵ ملی لیٹر پینے سے یرقان جاتا رہتا ہے۔ اس کے جوشاندے میں جَو کا آٹا ملا کر لگانے سے گرم ورموں میں بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

اراک

یونانی نام: اراک، ایوراک، ایواراک

فارسی نام :۔ درخت شورہ ۔ درخت مسواک ۔ چوج

عربی نام :۔ بربر

ہندوستانی نام :۔ پیلو ۔ جال

نباتی نام :۔ Salvadora persica Linn.

اراک (پیلو) اُن سب درختوں سے بہتر ہے جن کی جڑوں اور شاخوں سے مسواک بنائی جاتی ہے اور یہ جانوروں کا سب سے بہتر چارا بھی ہے ۔ اس میں ہلکی سی بُو ہوتی ہے ، شاخیں خاردار اور پھل خوشوں کی شکل میں ہوتے ہیں ۔ اس کی ایک دوسری قسم کو " بربر " کہتے ہیں جس کے دانے بڑے اور خوشے چھوٹے ہوتے ہیں ۔ اس کے بیج بھی چھوٹے ، گول اور سخت ہوتے ہیں ، پھل چنے سے کچھ بڑے اور خوشے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ایک ہی خوشے سے چوڑی ہتھیلی بھر جاتی ہے ۔

اس کی ایک اور قسم " کباث " ہے جس کے دانے دھنیا کے دانوں سے کچھ بڑے ہوتے ہیں اور ان میں کوئی بیج نہیں ہوتا ، خوشہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں بھر جاتی ہیں ۔ دونوں قسموں کے دانے اور خوشے ابتدا میں سبز ہوتے ہیں اور بعد میں سُرخ ہو جاتے ہیں ۔ مزے میں شیرینی اور تیزی ہوتی ہے اور جب یہ سیاہ ہو جاتے ہیں تو شیرینی میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن تیزی کسی قدر پھر بھی باقی رہ جاتی ہے ، انگور کی طرح بازاروں میں بکتا ہے ، پہاڑوں اور اُن کے دامنوں میں یہ پودا اکثر پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں دُور دُور کچھ کانٹے بھی ہوتے ہیں ۔ (ابو حنیفہ)

اس کے دانے دستوں کو روکتے اور معدہ کو طاقت بخشتے ہیں ۔ (ابن رضوان)

اس کے جوشاندے کا پینا پیشاب کو آسانی سے خارج کر کے مثانہ کو صاف کر دیتا ہے ۔ (ابن جلجل)

ارتکان

یونانی نام :۔ اجرار

فارسی نام :۔ ارتکن ۔ ارتکان

معدنی نام :۔ Punicae

اس کو " ارتکن " بھی کہا جاتا ہے اور اس کا یونانی نام اجرار ہے ۔ (مولف)

ارتکن زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پتھر ہیں ، جلانے پر سُرخ ہو جاتے ہیں ۔ عام طور سے صحت کے

لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ (ابن الجزار)

زرد اور ہلکے وزن والے عُمدہ ہوتے ہیں بشرطیکہ زردی ان کے ہر ہر جز میں پائی جاتی ہو۔ نیز رنگ گہرا ہو اور اتنا نرم ہو کہ آسانی سے ٹوٹ جائے، اطبیع شہر کا "ارنکان" بھی عُمدہ ہوتا ہے۔ سونے اور چاندی کے میل کی طرح جلا اور دھو کر اس کی اصلاح کی جاتی ہے، قبض اور تعفن و فساد پیدا کرتا ہے، گرم ورموں اور پھوڑوں کو بڑھنے نہیں دیتا۔ پھوڑوں سے بدگوشت کو زائل کرتا ہے قیروطی میں ملا کر استعمال کرتے سے زخم بھر جاتے ہیں۔ بوزن نام سے پتھر کو توڑتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ارغامونی

یونانی نام:۔ ارغامونی

فارسی نام:۔ ایضاً سُرخ

اُردو نام:۔ بن پوستہ

انگریزی نام:۔ Argemone

نباتی نام:۔ Thalictrum flavim

ایک پودا ہے جو شکلاً جنگلی خشخاش کے پودے سے ملتا جُلتا ہے، پھول اور پتے گل لالہ کے پھولوں اور پتوں سے مشابہ اُوپر کو اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں البتہ اس کے پھول زیادہ سُرخ ہوتے ہیں، گھنڈیاں "رواس[1]" اور گل لالہ کی گھنڈیوں سے مشابہ مگر ان سے لمبی ہوتی ہیں ان کا بالائی حصّہ چوڑا ہوتا ہے اور جڑ گول ہوتی ہے۔ اس کی رطوبت گرم ہوتی ہے، رنگ زعفرانی ہوتا ہے۔ آنکھوں کے "ارغامن" اور "مامالیا" نام کے پھنسیوں کو زائل کرتا ہے اس کے پتوں کا ضماد ورموں کو سکون بخشتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے میں جلاء اور تحلیل کی قوت پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

اُرجوان

تیفاشی نے اپنی کتاب "فصل الخطاب" میں لکھا ہے کہ یہ کھجور کا نباتی نام ہے۔ "ارجوان" فارسی لفظ

---

[1] رواس خشخاش کی ایک قسم ہے۔

"ارغوان" کا معرب ہے۔ فارس کے شہروں میں پایا جانے والا ایک درخت ہے، پھول گہرے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ہر سرخ رنگ جو اس سے مشابہ ہوتا ہے اہل عرب اسے اُرجوان کہتے ہیں۔ اصفہان میں اس کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں ان میں گہرے سُرخ اور خوشنما پھول آتے ہیں جن میں کوئی بُو نہیں ہوتی اور انھیں کھایا بھی جاتا ہے۔ مزہ شیریں ہوتا ہے عام طور سے شراب پینے کے بعد انھیں کھایا جاتا ہے۔ درخت کی لکڑی ہلکی اور نرم ہوتی ہے جسے عورتیں جلا کر سیاہ پاؤڈر بنا لیتی ہیں اور ابروکے بالوں کو سیاہ و حسین بنانے کے لیے لگاتی ہیں۔ جڑ کی چھال قے آور دواؤں میں شمار ہوتی ہے اور بطور جوشاندہ اس مقصد کے لیے مجرب ہے۔

ایک معتبر شخص نے مجھے بتایا کہ "میافارقین" میں بھی اس کا درخت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے بتایا کہ اندلس کے اندر قرطبہ کے پہاڑ میں پائے جانے والے باغات میں بھی یہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے اور اس کے وہی افعال و خواص بتائے جن کا تذکرہ میں نے اُوپر کر دیا ہے۔

ارنب بری

عربی نام: ۔ ارنب بری۔ قواع۔ غوز
سریانی نام: ۔ ارنبا
یونانی نام: ۔ لاغثروس۔ عرساوس
فارسی/اُردو نام: ۔ خرگوش
انگریزی نام: ۔ Hare
لاطینی نام: ۔ Lagoos cherausion

خرگوش کے بھیجے کو بھون کر کھانے سے امراض کے باعث پیدا ہونے والے رعشہ میں فائدہ ہوتا ہے دانت نکلنے کے زمانے میں بچوں کے مسوڑھوں پر ملنے سے ان کا درد ختم ہوجاتا ہے اور بھوک بھی لگنے لگتی ہے۔ اس کے سر کو جلا کر سرکہ یا ریچھ کی چربی میں ملا کر لگانے سے بالخورہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورت جب حیض سے پاک ہونے کے بعد تین روز تک متواتر اس کے پنیر مائے کو پیتی ہے تو استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف بانجھ عورت جب حیض سے پاک ہونے کے بعد اس کو بطور حمول استعمال کرتی ہے تو حاملہ ہو جاتی ہے اور رحم و شکم سے جاری ہونے والی رطوبات رُک جاتی ہیں۔ سرکہ کے ساتھ پینے

سے مرگی میں فائدہ ہوتا ہے۔ زہریلے جانوروں خاص طور سے کالے ناگ کے کاٹے اور دیگر زہریلی اشیا خصوصاً پھٹے ہوئے دُودھ وغیرہ کا تریاق ہے۔ تازہ ذبح کیے ہوئے خرگوش کے گرم گرم خون کو لگانے سے چھائیں چھیپ اور مُہاسے صاف ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بعض اطباء کا خیال ہے کہ سالم خرگوش کو بھُون کر صرف گوشت کھانے سے خدر (سن) میں فائدہ ہوتا ہے اور تل کر یا جوش دے کر کھانے سے آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے سالم خرگوش کو جلا کر گُردہ کی پتھری والوں کو استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس کے پورے شکم کو آنتوں سمیت توے میں رکھ کر جلانے کے بعد روغن گل میں حل کر کے سر پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ نقرس اور جوڑوں کے دردوں میں خرگوش کے پتلے شوربے کا آبزن لومڑی کے شوربے کی طرح نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اس کا گوشت مُسلسل کھاتے رہنے سے بستر پر پیشاب کرنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ (غافقی)

خرگوش کے گوشت سے پیدا ہونے والے خون میں اگرچہ غلظت ہوتی ہے تاہم یہ گائے، مینڈھے اور بھیڑ کے گوشت سے پیدا ہونے والے خون سے بہتر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

خرگوش کا گوشت سیاہ، گاڑھا، گرم اور بدبودار خون پیدا کرتا ہے لیکن اگر اسے کھانا ہی مقصود ہو تو مذکورہ بالا[۱] روغنیات زیادہ مقدار میں ملا کر کھائیں غُسل دیے ہوئے روغن زیتون اور پانی میں پکائیں یہاں تک کہ گل جائے اگر بھُوننا چاہیں تو بھاپ پر بھُون لیں۔ جو لوگ شکار کا گوشت کھانے کے عادی ہوتے ہیں انھیں سودا کو خارج کرنے کی مناسب تدابیر اختیار کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح اگر ان کے جسم میں خشکی غالب ہے تو مرطوب اور اگر گرمی ہے تو سرد غذاؤں کا استعمال کرتے رہنا چاہیے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ خرگوش کی کھال اعتدال کے ساتھ گرم ہوتی ہے اور اکثر مزاجوں میں نفع بخش ثابت ہوتی ہے نیز اس کی کھال میں گرمی لومڑی کی کھال سے کم اور تقریباً سمور[۲] کی کھال جیسی ہوتی ہے۔ اس کی سیاہ و سفید اور خوشبودار کھال سب سے عُمدہ ہوتی ہے، معزز لوگوں کے لباس میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ (رازی)

بستر پر پیشاب کرنے میں خرگوش کی مینگنی کا شراب کے ساتھ کھانا مُفید ہے۔ (شریف ادریسی)

---

[۱] مذکورہ بالا: یہ رازی کا اقتباس ہے۔ مذکورہ بالا کا تعلق رازی کی اپنی عبارت سے ہے۔

[۲] سمور: بلی جیسا ایک جنگلی جانور ہے۔

ارنب بحری

یونانی نام:۔ لاعثروس۔ بلاسنوس۔ لاغورس۔ ملاسیوسن

عربی نام:۔ ارنب بحری

اُردو نام:۔ دریائی خرگوش

فارسی نام:۔ خرگوش دریائی

انگریزی نام:۔ The Sea-Hare

حیوانی نام:۔ Lagoos thalassios

صدفی شکل کا ایک چھوٹا سا سُرخ دریائی جانور ہے جس کے اجزاء میں اشنان کے پتوں سے مشابہ کچھ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا دریائی جانور ہے۔ جس کے سر میں پتھر ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

لاعثروس، بلاسنوسن، ایک دریائی جانور ہے جسے ارنب بھی کہا جاتا ہے، چھوٹے "کولیس" سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو تنہا یا انجرہ کے ساتھ لگانے سے بال مُنڈ جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بالخورے میں اس کے سر کی راکھ مُفید ہے، بینائی کو تیز کرتی ہے۔ اس جانور کا شمار سمیات میں ہوتا ہے چنانچہ تھوڑی مقدار میں اس کو کھا لینے سے بھی پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ (ابن سینا)

اس کا آبجوش بال مُونڈنے میں کام آتا ہے۔ (جالینوس)

اس کا کھانے والا اپنے مُنھ میں سڑی ہوئی بدبودار مچھلی کا سا ذائقہ محسوس کرتا ہے، کچھ دیر بعد اس کے شکم میں درد اُٹھتا ہے، پیشاب مشکل سے خارج ہوتا اور اگر کچھ نکلتا بھی تو اس کا رنگ سُرخ اور مچھلی کی طرح بدبودار ہوتا ہے یہاں تک کہ پسینہ میں بھی یہی بدبو آتی ہے۔ بار بار صفراوی قے ہوتی ہے جس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے ایسے شخص کا علاج یہ ہے کہ اُسے گدھی کا دُودھ پلائیں، دواؤں کا جوشاندہ، پتوں سمیت خبازی اور بیخ بخور مریم کوفتہ کا جوشاندہ ۵۰۔۴ ملی گرام پلاتے رہیں خربق سیاہ اور سقمونیا کا دُودھ ماء العسل کے ساتھ یا قطران اور شراب طلاء کے ساتھ پلائیں۔ جب تک مچھلی کی تمام قسموں سے بے رغبتی رہے یہ عمل جاری رکھا جائے ملحوظ رہے کہ سرطان نہری ان مچھلیوں سے مستثنیٰ ہے جن سے مذکورہ شخص کو نفرت ہوتی ہے بلکہ ایسے لوگ سرطان نہری شوق سے کھاتے ہیں اور اس کا متواتر کھانا ان کے لیے مُفید بھی ہے۔ دریائی خرگوش کی سمیت سے نجات پانے کی علامت یہ ہے کہ مچھلی سے مریض کو رغبت ہو جائے

لیکن درد کی ابتدا میں مچھلی کھانا مضر ہے۔ (دیسقوریدوس)

ارجان

مراکش کے مغربی علاقے میں ایک درخت پایا جاتا ہے جس کو بربری زبان میں "ارجان" کہتے ہیں اس میں تیز نوکیلے کانٹے ہوتے ہیں پھل بادام سے چھوٹا ہوتا ہے۔ بربری میں اسے عموماً "لوزالبربر" کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ حرف لام کے ذیل میں آئے گا۔

اَرطاماسیا

یہ برنجاسف ہے اور اس کا تذکرہ حرف بار میں آئے گا۔

ارسطولوخیا

زراوند طویل کا یونانی نام "ارسطولوخیا" ہے یہ دو لفظوں یعنی ارسطو اور لوخیا سے بنایا گیا ہے "ارسطو" کے معنی فاضل اور "لوخیا" کے معنی نفاس والی عورت کے ہیں فاضل سے مُراد اس مقام پر نفاس والی عورت کے لیے نفع بخش ثابت ہونے کے ہیں اسی لیے اس کو ارسطولوخیا کہتے ہیں اس کا تذکرہ حرف زار کے تحت زراوند طویل کے نام سے آئے گا۔

اربیان

عُبید بکری کے مطابق یہ شامی زبان کا لفظ ہے اور بابونہ کی ایک قسم ہے جسے کچّا بھی کھایا جاتا ہے اور پکا کر بھی یونانی نام نکسامن ہے اور اسے بہار کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ بہار کا تذکرہ حرف بار کے عنوان میں آئے گا۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ دریائی ٹڈّی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ رو بیان ہے جس کا تذکرہ حرف رار

یں کیا جائے گا۔

آزاد درخت

یونانی نام:۔ داروان
عربی نام:۔ حربیط۔شجرۃ الحرۃ
فارسی نام:۔ آراتوس۔آزاد درخت
نباتی نام:۔ Melia azadarch Linn.

"حرالشجر" (عربی) کو فارسی زبان میں آزاد درخت کہتے ہیں۔ (موئف)

یہ سم قاتل ہے پھر بھی دیگر زہروں کی طرح دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ (ابن سمجون)

ایک درخت ہے جس کا تنا بڑا ہوتا ہے اور جس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں۔ پھلوں کی شکل اور رنگ "زعرور" کے پھلوں سے مشابہ ہوتا ہے اور یہ خولدار خوشوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی گٹھلی بھی رنگ اور بناوٹ میں "زعرور" کی گٹھلی سے مشابہ ہوتی ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

اس کا وہ پھل جو بیر سے مشابہ ہوتا ہے اس کے کھانے سے موت واقع ہوجاتی ہے۔ (ماسرجویہ)

اس کا پھل معدے کے لیے مضر ہے۔ کرب و بے چینی پیدا کرتا ہے اور بسا اوقات ہلاک بھی کر دیتا ہے۔ (رازی)

اس کے پھل کو کھانے سے غشی اور قے آنے لگتی ہے، دم گھٹنے لگتا ہے، آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا اور سر چکرانے لگتا ہے۔ جس کا علاج اُن دواؤں سے کیا جاتا ہے جن سے بلادر اور فربیون کی سمیت زائل ہوجاتی ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

سر کے بالوں کو بڑھانے کے لیے عورتیں اس کے پتوں کو استعمال کرتی ہیں۔ اس کے تازہ پتوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو شہد یا جوش دی ہوئی شراب طلاء کے ساتھ پینے سے ہلاک کر دینے والے زہریلے اثرات زائل ہوجاتے، عرق النساء اور خصیوں کے ڈھیلے پڑجانے میں فائدہ ہوتا ہے، پیشاب اور خون حیض آسانی سے جاری ہوجاتا ہے اور مثانے کا بستہ خون تحلیل ہوجاتا ہے۔ (ماسرجویہ)

اس کی کلی تیسرے درجے میں گرم اور پہلے میں خشک ہے، بوڑھوں اور سرد مزاج والوں کے لیے مُفید ہے، سونگھنے سے دماغ کے سُدّے کھل جاتے ہیں۔ اس کی چھال کو ہلیلہ سیاہ اور شاہترہ کے ساتھ

جوش دے کر پینے سے بلغمی اور سوداوی بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے۔ صرف موسم ربیع اور خریف میں اسے حاصل کیا جاتا ہے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ سر کے رستے ہوئے پھوڑوں کی رطوبات کو زائل کر کے وہاں بال اُگا دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اس سے پتوں اور پھلوں کا پانی نچوڑ کر مردار سنگ اور روغن گل ملا کر اس طرح حل کیا جائے کہ مرہم بن جائے یہ مرہم روزانہ سر پر اس طرح لگایا جائے کہ پہلے دن کا لگا ہوا مرہم صاف نہ کیا جائے بلکہ اسی پر پھر لگا دیا جائے۔ ہر تیسرے دن مریض کو غسل دیا جائے اور غسل کے بعد پھر اس کے سر پر یہ مرہم لگا دیا جائے اور ہلکی سی پٹی باندھ دی جائے۔ بیماری سے نجات پانے تک یہی عمل جاری رکھیں۔ بالوں کو بڑھانے اور مضبوط کرنے نیز بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کے تازہ پتوں کے پانی سے انہیں دھوئیں اور پتوں کو پیس کر سر کے بالوں میں بھی لگائیں۔ اس کا بدل برگ بھنگ ہے۔ (ابن ماسہ)

ازرود

افریقہ میں بربری لوگ "حسند قوقی" کو "ازرود" کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف حاء کے ذیل میں آئے گا۔

اسارون

سریانی نام:۔ اسارون

یونانی نام:۔ سرانیون

انگریزی نام:۔ Asarabacca - Asarum

نباتی نام:۔ Asarum europaeum Linn.

کچھ لوگ اسے ناردین بری کہتے ہیں۔ پتے قسوس کے پتوں کی طرح لیکن اس سے چھوٹے اور زیادہ گول ہوتے ہیں۔

پھول جڑوں کے پاس پتوں کے درمیان پائے جاتے ہیں جن کا رنگ "بنج" (اجوائن خراسانی) کے پھولوں کی طرح بنفشئی ہوتا ہے۔ اس میں قرطم سے مشابہ بہت سے بیج ہوتے ہیں اس میں بہت سی

پتلی پتلی جڑیں ہوتی ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی گرہیں پائی جاتی ہیں نیز یہ "شیل" کی جڑوں کی طرح ٹیڑھی مگر اس سے بہت باریک اور خوشبودار ہوتی ہیں۔ یہ گرم ہوتی ہیں اور زبان میں انتہائی سوزش پیدا کرتی ہیں۔ اساروں گھنے درختوں والے پہاڑوں پر پیدا ہوتا ہے افریقہ کے "فروغیا" اور "فروجیا" نامی شہروں "انطالیہ" کے علاقے "البوسطا" اور "ورثین" میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

حنین کا کہنا ہے کہ "انطالیہ" فرنگی شہر ہے۔ (موئف)

اس کی جڑ ہی دواءً استعمال کی جاتی ہے اور قوت میں "وج" سے مشابہ مگر اس سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

مدر بول ہے، گرمی پیدا کرتا ہے، استسقا اور عرق النسا کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔ مدر حیض ہے ماء العسل کے ساتھ ۳۰ گرام کی مقدار میں کھانے سے خربق سفید کی طرح دست آور ثابت ہوتا ہے خوشبوئیات میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سُدوں کو کھول کر تمام اندرونی اعضاء کے دردوں کو سکون دیتا ہے۔ ورموں کو تحلیل کرکے لطیف بنا دیتا اور ٹھنڈے اعضاء کو حرارت اور جلاء بخشتا ہے۔ طبقۂ قرنیہ کی صلابت میں بطور سُرمہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور طحال کی صلابت میں اس کے استعمال سے نسبتاً زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ گُردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ (ابن سینا)

اساروں کو شہد کے ساتھ کھانے سے منی میں اضافہ ہوتا ہے اور ٹھنڈے اعضاء میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ (شریف)

اس کی دُھونی سے گھر میں رہنے والے سبز بچھو مر جاتے ہیں۔ اس کے سفوف کو خالص دُودھ میں گوندھ کر کمر پر لگانے سے قوت باہ میں تحریک اور شدت کے ساتھ ایستادگی ہوتی ہے۔ (مجہول)

اساروں معدہ و جگر کو حرارت پہنچا کر ان کی فاسد رطوبات کو پیشاب و پاخانہ کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے، گردے کی پتھری کو توڑتا اور اس کے درد کو سکون دیتا ہے۔ پتھری پیدا کرنے والے مادّوں سے پیشاب کی نالیوں کا تنقیہ کرتا ہے۔ (تجربتین)

اس کی ایک قسم اندلس میں پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم باہر سے لائی جاتی ہے چنانچہ "جزیرۂ خضراء" سے لائی جانے والی قسم سب سے بہتر ہے یہ معدہ و جگر کو قوت دیتی اور ان کے پُرانے دردوں میں بھی مُفید ہوتی ہے۔ (ابن سمحون)

اندلس میں جو شئے اساروں کے نام سے استعمال ہوتی ہے وہ درحقیقت اساروں نہیں ہے

البتہ دیکھنے میں اسارون کی طرح معلوم ہوتی ہے یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ قوت میں "جزیری" قسم سے مماثلت رکھتی ہے لیکن اصلی اسارون دوا بلاد روم سے لائی جاتی ہے ۔ جزیری کی شناخت یہ ہے کہ اس کا پودا ایک ہاتھ اونچا تنا کمزور اور گول ہوتا ہے ۔ اس کی گرہیں دُور دُور ہوتی ہیں، پتے قنطوریون صغیر کے پتوں کی طرح سبز سیاہی مائل ہوتے ہیں ۔ اس کے بالائی حصے میں تلے اُوپر بہت سی شاخیں ہوتی ہیں جن کے کناروں پر گیہوں جیسے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جن کے اندر سفید روئیں ہوتے ہیں ۔ جڑ چھنگلیا سے بھی پتلی ہوتی ہے جس میں اُنگلی کے پوروں کے برابر پتلے پتلے سُوتے ہوتے ہیں ۔ یہ خوشبودار اور خوش ذائقہ ہوتی ہیں یہی قسم "جزیرۂ خضراء" سے لائی جاتی ہے اور اصلی اسارون سے مشابہ ہوتی ہے اس کے علاوہ اندلس میں پائی جانے والی قسم اچھی نہیں ہوتی کیونکہ اس کے پودے مذکورہ اسارون کے پودے سے شکل وصورت میں مختلف، مزے میں کڑوے اور بدبودار ہوتے ہیں ۔ بہت سے لوگ زراوند طویل کی ایک قسم کو اسارون سمجھتے ہیں اس پودے کے پتے قسوس کے پتوں سے چھوٹے، زیادہ سخت اور سیاہی مائل خاکی ہوتے ہیں اس میں پتلی اور سخت شاخیں ہوتی ہیں جو برابر والے درخت پر لپیٹ کر اُوپر تک چلی جاتی ہیں زراوند طویل کے پھولوں کی طرح اس میں بہت سے بنفشئی رنگ کے پھول آتے ہیں جن کے بعد کبر کے پھل سے مشابہ پھل آتے ہیں جن میں تخم خطمی سے مشابہ بیج آتے ہیں ۔ اس پودے میں گرہدار جڑیں بہت زیادہ ہوتی ہیں جو زمین کے اندر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ان کا رنگ مٹیالا اور گہرا زرد ہوتا ہے، بُو میں تیزی اور کڑواہٹ ہوتی ہے کھانے سے زبان میں کچھ سوزش اور تیزی محسوس ہوتی ہے ۔

اس کی خاص تاثیر تمام زہروں کو دفع کرنا ہے یہاں تک کہ سانپ کے کاٹے کا علاج ہے خواہ اس کے پتوں کو سانپ کی سمیت کو زائل کرنے کے لیے استعمال کیا جائے یا بیجوں اور جڑوں کو۔

اس کی ایک اور قسم بھی ہے جس کے پتے زراوند کے پتوں سے چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں اس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں زمین پر پھیلی ہوتی ہیں ۔ پھل اور پھول مذکورہ بالا زراوند کی طرح لیکن ذرا چھوٹے ہوتے ہیں، جڑ نرم ہوتی ہے اور اس میں گرہیں نہیں ہوتیں ۔ رنگ زرد ہوتا ہے خربق سیاہ کی طرح اس کی بھی ایک ہی جڑ ہوتی ہے، مزہ کڑوا ہوتا ہے، اسارون کی طرح خوشبودار ہوتا ہے یہ قسم اکثر پہاڑوں کی سفید مٹی پر اُگ آتی ہے ۔ گمان ہے کہ اپنی قوت میں یہ اسارون کے برابر ہے چنانچہ اسارون کے بدل کی حیثیت سے استعمال بھی کی جاتی ہے ۔ کچھ لوگ اسے مامیران کی ایک قسم سمجھتے ہیں ۔ (غافقی)

اسارون سے شراب بنائی جاتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے ۔ پندرہ گرام اسارون کو ۳۷۵ ملی لیٹر

شیرۂ انگور میں ملایا جائے اور دو ماہ بعد عرق کشید کیا جائے یہ شراب مدر بول ہے اور استسقاء والوں کے لیے مُفید بھی ہے۔ (دیسقوریدوس)

یرقان، جگر کی بیماری اور کمر کے درد میں مُفید ہے۔ (ابن سینا)

اسارون کا بدل اس کے ہموزن قردمانا، تہائی وزن وج اور تہائی وزن حماما ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا بدل ہموزن یا دوگنا وج ہے۔ (رازی)

اس کا بدل ڈیڑھ گنا وج اور چھٹا حصہ حماما ہے۔ (بدیغورس)

استسقائے لحمی میں مُفید ہے۔ (ابن سینا)

اسطوخودوس

عربی نام:- آنس الارواح، ممسک الارواح

یونانی نام:- اسطوخودوس

سریانی نام:- سنجاوس

ہندی نام:- دہارو

انگریزی نام:- Stoecados

نباتی نام:- Lavandula stoechas Linn.

اسطوخودوس کے معنی رُوح کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ابن جزار)

یہ "سنجاوس" نامی جزیرے میں پیدا ہوتا ہے جو "علاطیہ" اور "مصالیہ" کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔ چنانچہ اسی جزیرہ کے نام پر اس کا سریانی نام "سنجاوس" ہے۔ اس کے خوشے صعتر کے خوشوں کی طرح پتلے ہوتے ہیں اور پتے صعتر کے پتّوں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ جن کا مزہ کچھ تلخ و تیز ہوتا ہے۔ اسطوخودوس کا جوشاندہ سینہ کے درد میں "زوفا" کی طرح مُفید ہے اور بعض معجونوں میں اسے شامل بھی کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور تمام اجزا کسی قدر قابض ہوتے ہیں چنانچہ اس کی قبضیت اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر جوہر ارضی کثیف پایا جاتا ہے اور اس کے کڑواپن سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اس کے اندر جوہر ارضی لطیف کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ دونوں جوہروں سے مرکب ہونے کی وجہ سے یہ کہنا دُرست ہے کہ یہ مفتح، ملطف اور جالی ہوتا ہے پورے جسم اور تمام

اندرونی اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ (جالینوس)

یہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسطوخودوس پہلے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ (ابن الجزار)

یہ سوداو بلغم کا مسہل ہے۔ چنانچہ اس کے متواتر کھاتے رہنے سے جب دست آنے لگتے ہیں تو مالیخولیا اور مرگی کے امراض زائل ہوجاتے ہیں۔

اس کی مقدار خوراک سات گرام سے دس گرام تک ہے جس میں کسی مصلح کی ضرورت نہیں پڑتی پھر بھی اگر سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں تو بہتر ہے۔ (رازی)

دماغ کا یہ بالخاصہ تنقیہ کرتا اور مرۃ سودا میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اس کا مصلح کتیرا ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۱۵ گرام ہے۔ اس کو شہد میں ملا کر سڑکنے سے دماغ کا پوری طرح تنقیہ ہوجاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیرونی چوٹ کے سبب پیدا ہونے والے تزعزع[1] دماغی (بھیجا ہل جانا) میں اس کو ماء العسل کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ارماسوس)

سر اور قلب کے خلط سودا کا خصوصی اور دیگر اعضاء کے خلط سودا کا عمومی مسہل ہے۔ قلب و دماغ کے جوہر رُوح سے چونکہ سودا کا تنقیہ کرتا ہے اس لیے یہ مفرح اور مقوی قلب ہے تھوڑا قابض ہونے کی وجہ سے جوہر رُوح و قلب کو قوی رکھتا ہے۔

ممکن ہے اس کی تقویت قلب اور تزکیۂ دماغ کی تاثیر میں کوئی اور وجہ ہو۔

پیشاب کے آلات کو طاقت دیتا اور عفونت کو روکتا ہے۔ اسہال کے لیے شراب یا سکنجبین یا نمک ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ مرۃ صفراء والوں میں بے چینی پیدا کرتا، قے لاتا اور پیاس کو بڑھاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ نیا اور خاکستری رنگ کا اسطوخودوس سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ مزاج پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک ہے ملطف، مفتح، جالی اور منضج ہے، بدن اور احشاء کو طاقت دیتا ہے۔ عفونت (سڑاند) کو روکتا ہے۔ بالوں کو تادیر سیاہ رکھتا ہے۔ قلب کو طاقت بخشتا ہے زہروں کے کھا لینے اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے اسہال کے لیے شراب یا سکنجبین، یا نمک کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ مرۃ صفراء والوں میں بے چینی پیدا کرتا، قے لاتا اور پیاس کو بڑھاتا

---

[1] لے

ہے۔ (ابن سینا)

اسکا سفوف کچھ دنوں مستقل کھاتے رہنے سے سر کا رعشہ جاتا رہتا ہے اور اس کو پکا کر لگانے سے جوڑوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ موسم بہار میں شکر یا شہد سے بنا ہوا اس کا گلقند (مربی) گلاب یا بنفشہ کے مربیٰ کی طرح بنا کر کھانے سے فرحت ملتی ہے اور خلط سوداوی زائل ہو جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ زہروں کے کھالینے اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں اس کو کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

دو حصہ اسطوخودس اور ایک حصہ پوست بیخ کبر شہد میں ملا کر کھانے سے معدہ کی سردی اور اسے تکلیف پہنچانے والے تمام سرد اخلاط زائل ہو جاتے ہیں۔ صعتر اور تخم کرفس کے ساتھ جوش دے کر مسہلات کے ساتھ پینے سے پیٹ میں کوئی اینٹھن نہیں ہوتی۔ (تجربتین)

شراب افسنتین اور شراب زوفا کی طرح اس کی بھی شراب بنائی جاتی ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

شیرۂ انگور چھ حصہ، اسطوخودوس ایک حصہ، یہ شراب گاڑھے مادوں اور نفخ کو تحلیل کرتی ہے، پسلیوں اور اعصاب کے دردوں میں مفید ہے اور سخت ٹھنڈک کو دور کرتی ہے۔ اس کو عاقرقرحا اور سکنجبین کے ساتھ کھلانے سے مرگی والوں کو فائدہ ہوتا ہے اور یہی فائدہ اس کے سرکہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس کی شراب اور اس کا سرکہ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ سرکہ بنانے میں اسطوخودوس کو شیرۂ انگور کے بجائے سرکہ میں بھگویا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسفاناخ

فارسی نام:۔ اسفناج۔ اسپناج۔ اسپاناک

عربی نام:۔ اسفاناخ

دیگر نام:۔ پالک　　**انگریزی نام:۔** Spinach

نباتی نام:۔ Spinacia oleracea Linn.

اسفاناخ (پالک) مشہور سبزی ہے۔ پودا ایک بالشت اونچا ہوتا ہے، پتے کٹے کٹے ہوئے ہیں۔ دوسری سبزیوں کی طرح نہ یہ نفاخ ہے اور نہ ہی بلغم پیدا کرتی ہے۔ سبزیوں میں یہ سب سے کم نقصان دہ

ہوتی ہے۔

اس کی ایک قسم جنگلی ہوتی ہے جو بستانی سے مشابہ مگر اس سے زیادہ لطیف اور باریک ہوتی ہے اس کے پتے بستانی سے زیادہ کٹے کٹے ہوتے ہیں نیز اس کا پودا بستانی کے پودے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (کتاب الفلاحہ)

پالک ہلکی اور معتدل غذا ہے، سینے کی خشونت میں مُفید اور ملین شکم ہے۔ سرد و گرم مزاج والوں میں اعتدال پیدا کرتی ہے اور اُن میں عام طور سے مُفید ہوتی ہے۔ دیگر سبزیوں کی طرح نہ یہ نفاخ ہے اور نہ ہی خون میں بلغم پیدا کرتی ہے۔ (رازی)

پہلے درجے کے آخر میں سرد و تر ہے اور اس میں بتھوے سے زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ پالک کے اندر جلاء اور دھو دینے کی طاقت ہوتی ہے۔ اس سے صفراء جاتا رہتا ہے اکثر معدہ اس کے شوربے کو قبول نہیں کرتا چنانچہ ایسی صورت میں اس کی بُھجیا کھانا چاہیے جو کمر کے دموی درد میں مُفید ہوتی ہے۔ (ابن سینا)

سینہ کے گرم ورم، اس کی خشونت اور کھانسی نیز سینے کے تمام امراض میں اس کو بطور غذا کھانے سے فائدہ ہوتا ہے خاص طور سے جب اس میں روغن ملا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ پیشاب کی جلن میں مُفید ہے اور بخار والوں کے لیے عُمدہ غذا ہے۔ (تجربتین)

حلق اور کوئے کی سوزش مسلسل پالک کھاتے رہنے سے ختم ہو جاتی ہے کیونکہ حلق کے درد اور دائمی نزلے میں یہ مُفید ہے باقلا کے ساتھ کھانے سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔

بابل میں نینوی کے لوگ جاڑے اور گرمی میں اس کی کاشت کرتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو چونکہ نزلہ زکام اور اس کے عوارض یعنی حلق اور سینے کی شکایات زیادہ رہتی ہیں اس لیے اس کا استعمال ان لوگوں میں عام ہے اور وہ اس کو اس مرض میں سب سے موثر دوا مانتے ہیں۔ یہ سینہ و پھیپھڑہ کے خونی و صفراوی درد میں بھی مُفید ہے اس کا سالن خصوصاً روغن بادام شیریں میں پکایا ہوا تیز کھانسی اور بخار میں مُفید ہے۔ (شریف)

اسطراطیقوس

یونانی نام:۔ اسطراطیقوس، ایوسون، تونیون

عربی نام:۔ حالب

انگریزی نام:۔ Michaelmas Daisy

نباتی نام:- Aster amellus Linn.

ابن وافد کے خیال میں یہ "قرصعنہ" ہے لیکن غلط ہے۔ (مولف)

کچھ لوگ اسے "تونیون" کہتے ہیں ایک پودا ہے جس کا تنا سخت اور کھردرا ہوتا ہے۔ اس میں گل بابونہ کی طرح زرد پھول آتے ہیں اور بعض پھول بنفشئی بھی ہوتے ہیں۔ اس کی گھنڈیاں پھٹی پھٹی ہوتی ہیں پتے ستاروں سے مشابہ ہوتے ہیں البتہ تنے کے پتے نسبتاً لمبے اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کا یونانی نام "بوسون" ہے اور اس کو "حالب" بھی کہتے ہیں چونکہ یہ حالبین کے ورم میں مُفید ہے اس لیے اس کا نام "حالب" پڑ گیا۔ چنانچہ مذکورہ بالا مقصد کے لیے حالبین کے مقام پر اسے لگایا اور لٹکایا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں معمولی حرارت ہوتی ہے اس لیے کسی قدر محلل ہے اور اس میں خشکی و ہیجان پیدا کرنے کی قوت بھی معمولی ہی ہوتی ہے خاص طور سے جب یہ ترو تازہ و نرم ہوتا ہے اور چونکہ سردی بھی پیدا کرتا ہے اس لیے گلاب کی طرح مرکب القویٰ ہے البتہ یہ قابض نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

معدہ کی سوزش، آنکھوں کے ورم، پتلی کے باہر آجانے اور دیگر تمام گرم ورموں میں اس کے پتے مُفید ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس پودے کا بنفشئی رنگ والا پھول پانی کے ساتھ کھانے سے خناق اور ام الصبیان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے تازہ پھولوں کا لیپ کنج ران کے گرم ورم میں مُفید ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جس کے کنج ران میں ورم ہو وہ اس کا خشک پھول بائیں ہاتھ پر باندھے تو ورم میں ٹیس نہیں ہوگی۔ (دیسقوریدوس)

اسل

عربی نام:- اسل

یونانی نام:- سخونس اجامی

فارسی نام:- رُوح۔ کرتہ

دیگر نام:- کولان۔ سمار

ہندی نام:- کسرانی **انگریزی نام:-** Rushes

نباتی نام:- Juncus acutus

یہ سمار کا دوسرا نام جس کی چٹائیاں بُنی جاتی ہیں کچھ لوگوں نے غلط فہمی کی بنا پر اسے "اذخر" کی

قسم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ "کولان" ہے اس میں باریک باریک ٹہنیاں ہوتی ہیں اور اس میں کوئی پتا نہیں ہوتا کنارے دھاردار ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی لکڑی نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ شاخ در شاخ ہوتا ہے اس سے چٹائیاں بُنی جاتی ہیں۔ نیز اسے کوٹ کر رَسّی بٹی جاتی ہے جس سے اہلِ عراق چھلنیاں بناتے ہیں اور یہ صرف نمی میں پیدا ہوتا ہے۔ (ابوحنیفہ)

اسے "سجونس اجامی" کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک اکسجونس ہے جس کے کنارے دھاردار ہوتے ہیں "اکسجونس" بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک میں پھل آتے ہیں اور دوسرے میں پھل نہیں آتے پھل گول گول سیاہ ہوتے ہیں اس کی ٹہنیاں بغیر پھل والے کے مقابلہ میں موٹی ہوتی ہیں اور ان میں گودا بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ان دونوں قسموں کے علاوہ سجونس اجامی کی ایک تیسری قسم بھی ہوتی ہے اس میں گودا اور ٹہنیاں سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔ پھل دار سجونس کی طرح اس میں پھل بھی آتے ہیں دونوں ہی قسموں کے پھل پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ اسہال اور رحم کے خون کو روکتے ہیں دونوں مدر بول ہیں اور دونوں کے استعمال سے کبھی کبھی درد سر ہو جاتا ہے۔ جڑ کی تازہ پتّوں کا لیپ زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں مُفید ہے۔

بے پھل والی قسم خواب آور ہے اور اس کا بکثرت استعمال مضر ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا نام سجونس ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ یونانی زبان میں ایک کا نام "لوکسوس سجویوس" اور دوسری کا نام "اولوسجویوس" ہے۔ پہلی قسم سخت اور باریک ہے۔ دوسری نرم اور موٹی ہے۔ اس کا پھل خواب آور ہے۔

"لوکسوس سجویوس" کی بھی دو قسمیں ہیں ایک پھل دار اور دوسری بے پھل صرف پھل والی قسم دواءً استعمال کی جاتی ہے اس کا پھل "اولوسجویوس" کے مقابلہ میں کم خواب آور ہے اور درد سر بھی پیدا کرتا ہے۔

طریقۂ استعمال دونوں کا یہ ہے کہ پہلے بریاں کیا جائے پھر شراب کے ہمراہ استعمال کیا جائے دونوں قسمیں حبس شکم پیدا کرتی اور عورتوں کے سُرخ خون خارج نہیں ہونے دیتیں۔ اسی وجہ سے یہ کہنا دُرست ہوگا کہ دونوں کا مزاج کسی قدر جو ہر ارضی بارد اور جو ہر ہوائی حار سے مرکّب ہے۔ اسی بنا پر دونوں نیند لاتے ہیں، اُوپر چڑھنے والے بخارات کو روکتے اور نیچے گرنے والے مواد کو خشک کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اسقلیناس

یونانی نام :- اسقلیناس
نباتی نام :- Cynanchum vineatoxicum

حنین ابن اسحٰق نے مفردات جالینوس میں اس دوا کا نام قنابری بتایا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ قنابری عام طور پر شام میں مشہور دوا ہے اور اس کی ماہیت وخواص "اسقلیناس" سے بالکل جداگانہ ہیں۔ اس کے علاوہ دیسقوریدوس اور جالینوس نے اپنی اہم کتابوں میں قنابری کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا ہے۔ (مولف)

ایک پودا ہے جس کی ٹہنیاں لمبی ہوتی ہیں۔ جن پر قسوس کی مانند گول گول پتے ہوتے ہیں اس میں جڑیں باریک باریک اور خوشبودار کثرت سے پائی جاتی ہیں، پھول میں ناگوار بو ہوتی ہے۔ اس کے بیج "فالاقیس" کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں۔ پہاڑوں پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کو شراب کے ساتھ کھانے سے پیچش اور زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ پستان اور رحم کے زہریلے پھوڑوں میں اس کے پتوں کا لیپ اور حمول مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس بوٹی کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی اس سے متعلق میں نے کوئی تجربہ کیا ہے۔ (جالینوس)

ایلخ

عربی نام :- ایلخ
دیگر نام :- لبرون۔ ربال

ایک گھاس ہے جس کی شاخیں لمبی ہوتی ہیں، رنگ زرد ہوتا ہے۔ رتیلی زمینوں میں پیدا ہوتی ہے اور جرجیر سے مشابہ ہوتی ہے۔ (ابوحنیفہ)

اسے "لبرون" کہتے ہیں اور رنگریز اسے رنگائی میں استعمال کرتے ہیں۔ مشہور بوٹی ہے۔ اس کے پتوں کو مٹی کے [illegible] میں پکا کر لگانے سے بلغمی ورم تحلیل ہوجاتے ہیں اور اس کو پانی میں پکا کر جَو کے آٹے میں ملا کر لگا[illegible] سے سرخباده میں فائدہ ہوتا ہے۔ ورموں کو پکاتی اور تحلیل کرتی ہے۔ اس کی

ایک قسم جنگلی ہوتی ہے جس کے پتے نسبتاً کافی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے تنے شاخ در شاخ کثرت سے ہوتے ہیں اور زمین پر بچھے رہتے ہیں رنگ مٹیالا ہوتا ہے ٹہنیوں کے سروں پر تلے اُوپر بہت سے غلاف ہوتے ہیں اور یہ غلاف (گھنڈیاں) بیج کے غلاف سے مشابہ مگر اُس سے چھوٹے اور نرم ہوتے ہیں۔ جن کے اندر سیاہ اور انتہائی چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں جڑیں ایک انگشت موٹی ہوتی ہیں جن کا رنگ زرد و سُرخ ہوتا ہے اِن کا مزہ انتہائی تیز ہوتا ہے۔ چٹیل پہاڑوں اور ریتیلی زمینوں میں یہ بُوٹی پیدا ہوتی ہے۔ لاطینی زبان میں اس کا نام "ربیال" ہے۔ اس کو کُوٹ کر کھانے سے درد شکم میں فائدہ ہوتا ہے۔ ریاح کو خارج کرتی اور قولنج ریحی میں مُفید ہے۔ مہلک زہروں اور بچھو کے کاٹے میں بھی مُفید ہے۔

اِسطراغالس

یونانی نام:۔ اِسطراغالس
عربی نام:۔ مخلب العقارب الابیض
دیگر نام:۔ جربیری
نباتی نام:۔ Astragalus bacticus

یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی جربیری (زمین پر گھسنے والی چیز) کے ہیں۔ اندلس کے باغبانوں میں "مخلب العقارب الابیض" کے نام مشہور ہے۔ (موٴلف)

اس کا چھوٹا سا پودا زمین پر بچھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے پتے اور ٹہنیاں چنے کے پتوں اور ٹہنیوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹے چھوٹے اور بنفشئی ہوتے ہیں۔ جڑ شامی مولی کی طرح گول اور لمبی ہوتی ہے جس سے انتہائی سخت اور سیاہ سوتے نکلتے ہیں۔ اس کی سختی سینگ سے مشابہ ہوتی ہے اور ایک دوسری سے نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ مزے میں قبوضیت (گرفتگی) ہوتی ہے۔ برفیلے اور سایہ دار مقامات پر اُگتا ہے۔ "ارفادنا" اور فاناؤس نامی مقامات پر بھی یہ پودا کثرت سے پایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک روئیدگی ہے جو گھاس سے کچھ بڑی ہوتی ہے اس کی جڑ قابض ہے اس لیے اس کا شمار خشکی پیدا کرنے والی دواؤں میں ہوتا ہے چنانچہ یہ پُرانے پھوڑوں کو خشک کر دیتی ہے اور دستوں

کو بھی روکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے شراب میں جوش دے کر پینا چاہیے۔ "ارفادیا" اور "ارفاریاؤس" مقام میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کو شراب کے ساتھ کھانے سے دست رُک جاتے ہیں اور پیشاب جاری ہو جاتا ہے۔ جڑ کو پیس کر پرانے پھوڑوں پر چھڑکنا خشکی لاتا ہے اور خون کو روک دیتا ہے۔ اس کی جڑ سخت ہوتی ہے اس لیے مشکل سے پستی ہے۔ (دیسقوریدوس)

آس

یونانی نام:۔ بامرسیس ایماروس
عربی نام:۔ آس
نباتی نام:۔ Myrtus communis Linn.

ایک سدا بہار درخت ہے عرب کے پہاڑوں اور میدانوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ پھول سفید خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھل پکنے پر سیاہ اور میٹھا ہوتا ہے مزے میں معمولی تلخی بھی ہوتی ہے اسے قرطس بھی کہتے ہیں۔ (ابوحنیفہ)

اس میں متضاد قوتیں پائی جاتی ہیں لیکن جوہر ارضی بارد غالب ہے کسی قدر گرمی و لطافت بھی موجود ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کا مجفف ہے۔ اس کے پتوں، ٹہنیوں، پھل اور عصارہ سبھی میں قبض کی تاثیر تقریباً برابر ہے۔ (جالینوس)

آس بستانی کا یونانی نام بامرسیس ایماروس ہے جو قسم سبز مائل بسیاہی ہوتی ہے وہ سفید قسم کے مقابلہ زیادہ نافع ہے خصوصاً جبکہ پہاڑی بھی ہو۔ سیاہ قسم کا پھل نسبتاً زیادہ عمدہ ہوتا ہے درخت اور پھل دونوں قابض ہیں تازہ یا خشک پھل کھانے سے خون تھوکنے اور مثانہ کی سوزش میں فائدہ ہوتا ہے تازہ پھلوں کے عصارہ سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے اور معدہ کے لیے مفید ہے۔ شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے بچھو کیڑے وغیرہ کے زہر کو زائل کرتا ہے پھلوں کے جوشاندہ سے خضاب لگاتے ہیں شراب کے ساتھ اس کا لیپ ہتھیلی اور تلوؤں کے زخموں میں مفید ہے جَو کے ستو کے ساتھ لیپ کرنے سے آنکھ کے ناسور اور گرم اورام میں فائدہ کرتا ہے۔ اس کا افسرہ بنایا جاتا ہے طریقہ حسب ذیل ہے۔

حب الآس کا عصارہ معمولی سا پکا لیا جائے تاکہ اس کی ترشی جاتی رہے۔ نبیذ کے استعمال سے پہلے اگر اسے کھا لیا جائے تو نشہ نہیں چڑھتا۔ افشرہ اور پھل دونوں کے فوائد یکساں ہیں افشرہ پانی میں ملا کر آبزن کرنے سے خروج رحم خروج مقعد اور رحم سے مزمن رطوبات کے رسنے میں فائدہ ہوتا ہے یہ افشرہ سر کی خشکی زخموں اور پھنسیوں میں بھی فائدہ کرتا ہے بالوں کے گرنے میں بھی مفید ہے اسے مرہم میں بھی شامل کرتے ہیں اس کے پتوں کا آبزن استرخاء مفاصل میں مفید ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی پر اس کا نطول کرتے ہیں اور بہق کا دافع ہے۔ ایک ایک قطرہ کان میں ٹپکانے سے کان بہنا بند ہو جاتا ہے نیز اس کا استعمال بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ پتے کے عصارہ کے بھی یہی افعال ہیں۔ (دیسقوریدوس)

تازہ کے مقابلہ میں خشک پتہ زیادہ مجفف ہے کیونکہ تازہ میں رطوبت رہتی ہے اس کے پھلوں اور پتوں کا رب بنایا جاتا ہے اس کے تمام اجزاء حابس ہیں خواہ اس کا استعمال بیرونی ہو یا اندرونی کیونکہ اس کے اندر قوت مسہلہ اور قوت غسالہ بالکل نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس کے پتوں کو پانی میں پیس کر کچے زیتون کا تیل یا روغن گل اور شراب میں ملا کر مرطوب پھوڑوں اور مواد گرنے کی جگہوں پر لیپ کرنا، نیز پرانے دستوں، نملہ، حمرہ، فوطوں کے گرم اورام پتی اچھلنے اور بواسیر میں مفید ہے اس کے خشک پتوں کو پیس کر داخس (بسہری) پر چھڑکنا مفید ہے اور کنج ران اور بغل کی بدبو کو زائل کرتا ہے اس کے چھڑکنے سے خفقان کے مریض کا پسینہ رک جاتا ہے جس سے مریض کو تقویت ہوتی ہے۔ پتوں کو جلا کر یا بغیر جلائے سفوف بنا کر موم یا روغن زیتون شیریں میں ملا کر لگانے سے آگ سے جلنے اور بسہری میں فائدہ ہوتا ہے۔

اس کا عصارہ بھی مستعمل ہے جس کے بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

پتوں کو پرانی شراب یا بارش کے پانی میں پیس لیں پھر اسے نچوڑ لیں ہر بار تازہ عصارہ بنانا بہتر ہے۔ کیونکہ خشک ہونے پر اس میں پھپھوند لگ جاتی ہے اور افادیت کم ہو جاتی ہے۔ درخت آس کے تنے پر ایک اور روئیدگی ہوتی ہے جس کی رنگت اور تنے کی رنگت یکساں ہوتی ہے اس میں کانٹے ہوتے ہیں جنھیں میطیذانوں[1] کہتے ہیں اس میں بنکٌ[2] ہوتا ہے اس کی شکل ہتھیلی کی طرح ہوتی ہے

---

[1] دوسرے نسخہ میں الحطیرا

[2] بنک لفظ فارسی است بمعنی بیخ کوچک زیرا کہ بن بضم با، موحدہ آں چیز است کہ بر ساق درخت آس بہ شکل کف دست برنگ ساق آس بلا تغیر رنگ می روید۔ (محیط اعظم ص ۱۰۰ جلد اول)

آس سے زیادہ اس کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔

اس کی ٹکیاں اس کے پھل اور پتے سے زیادہ موثر ہیں بنانے کا طریقہ یہ ہے۔

اس کا سفوف بنا کر جلایا جائے شراب عفص (کسیلی) میں ملا کر ٹکیاں بنالی جائیں ان ٹکیوں کو سایہ میں خشک کرلیں یہ ٹکیاں قیروطی اور حمول کی دواؤں میں شامل کرتے ہیں تاکہ ان میں کچھ قبضیت پیدا ہو جائے انھیں مالش، لیپ اور آبزن کی دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بنکا کی لکڑی آس کی لکڑی کی مقابلہ میں زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے اور اس کا پھل اور اس کا عصارہ اس سے زیادہ مجفف اور قابض ہے۔ (جالینوس)

آس پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ (ابن ماسہ)

حار رطب امراض میں اس کا استعمال بہتر ہے صفراوی دستوں کو روکتا ہے اس کے بیجوں کا سونگھنا اور کھانا حار رطب بخاروں میں مفید ہے اپنی طبعی مٹھاس کے سبب اس کے بیج کھانسی اور صفراوی دستوں میں مستعمل ہیں پھیپھڑے اور سینہ کے لیے مضر نہیں ہے۔ (ابن ماسویہ)

حب الآس کی دھونی کثرت حیض میں مفید ہے اس کے جوشاندہ کے بھپارے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے خشک پتوں کو پیس کر مرطوب زخموں جلد کے کٹنے پھٹنے اور تازہ زخموں پر اس کا چھڑکنا مفید ہے۔ سرکہ میں ملا کر سر پر رکھنا نکسیر کے لیے نافع ہے اور اس کا پھل قے اور پیاس کا دافع ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

حب الآس کی دھونی اور اس کا بھپارہ رحم کے جریان خون میں نافع ہے۔

آب چقندر میں پکا کر سر پر لگانے سے خشکی ختم ہوتی ہے اس کے بیجوں کو پیس کر باقلا کے پانی میں گوندھ کر لگانے سے چہرہ کی جھائیں دور ہوجاتی ہے۔

اس کے بیج مسوڑھے اور منھ کی بدبو زائل کرتے ہیں بیجوں میں غذائیت کم ہوتی ہے اس کے کھانے سے معدہ آنتوں اور مثانوں کو تقویت ہوتی ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترکیب مزاج کے اعتبار سے اس کی اپنی کوئی کیفیت مخصوص نہیں ہے بلکہ کوئی بھی کیفیت اس پر غالب آجاتی ہے۔ غالباً اس میں دو جوہر حرارت اور دو جوہر برودت کے ہوتے ہیں ان دونوں کے فعل وانفعال سے کوئی قوت اس طرح غالب نہیں ہوتی جس سے کسی مزاج کا تعین کیا جاسکے (بلکہ کبھی حرارت کبھی برودت کا غلبہ ہوجاتا ہے) اس طرح کی اور بھی تاویلات ہیں مثلاً اس کے لطیف جوہر پر حرارت کا معمولی غلبہ ہے لیکن یہ جوہر کم ہے اس کے مقابلہ میں کثیف

جوہر پر برودت کا غلبہ ہے اور یہ زیادہ ہے ان دونوں مزاجوں کی ترکیب سے جسم انسانی کی حرارت عزیزی میں ان کے جُدا جُدا اثرات ہوتے ہیں جسم میں پہلے جوہر حار کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور گرمی کا احساس ہوتا ہے بعد میں جوہر بارد کا اثر ظاہر ہوتا ہے جو عضو کو قوی اور مضبوط کرتا ہے اسی لیے بال اُگانے میں یہ بہت کار آمد ہے کیونکہ جوہر حار مادّے کو جذب کر کے مسامات کو کھولتا ہے اس کے بعد اس کا جوہر بارد عضو کو مضبوط کرتا ہے اور سکیڑتا ہے اس وقت بال اُگانے والا مادّہ عضو کی طرف جذب ہو چکا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں بال پیدا ہوتے ہیں اس میں عطریت جوہر حار کی وجہ سے ہے اور ترشی جوہر بارد کی وجہ سے۔

اس لیے آس کے مزاج غالب کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ ساتھ ہی ملطف بھی ہے اپنی عطریت کی وجہ سے رُوح کے لیے مناسب ہے قبض کے ساتھ لطافت کی موجودگی کے باعث بالوں کو بڑھاتا ہے اور مضبوط کرتا ہے۔ انھیں صفات کی بنا پر خفقان اور ضعف قلب میں بھی مُفید ہے۔ (ابن سینا)

پھیپھڑے کے درد، کھانسی اور دستوں کے لیے شربت حب الآس سے بہتر کوئی شربت نہیں ہے اس کے پتّوں کا سفوف یا لیپ آنتوں کی معمولی خراش میں مُفید ہے۔ پتّوں کو شراب میں اُبال کر لیپ کرنے سے شدید درد سر میں سکون ہوتا ہے۔ اس کا رب معدہ کی طرف آنے والے فضلات کو روکتا ہے اور پیشاب کی جلن میں فائدہ کرتا ہے۔ کثرت حیض میں بھی مُفید ہے۔ پتّوں کا پانی قابض ہے اور صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے۔ سرکہ کے روغن کے ساتھ ملا کر پینے سے بلغمی رطوبات براہِ دست خارج ہو جاتی ہیں۔ مرض جحوظ (آنکھوں کا ڈھیلا ہو کر باہر آجانا) میں مفید ہے۔ اس کی راکھ کو ناخونہ کی دواؤں میں شامل کرتے ہیں۔ (القانون جلد دوم)

کنج ران کے ورم کو تحلیل کرتا ہے متورم پیر کی چھنگلیا میں درخت آس کی تازہ شاخ کا حلقہ (چھلّا) ایسا بنا کر پہنانے سے درد میں کمی ہوتی ہے۔ (رازی)

موچ آجانے کے بعد آس کے درخت کے کسی بھی جُز کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور فاسد مادّوں کو چوٹ کی طرف گرنے سے روکتا ہے۔ موچ کے لیے پختہ حب الآس اور بال گرنے کے لیے کچّا حب الآس بہت مُفید ہے۔ (مجربتین)

شراب آس بنانے کا طریقہ یہ ہے۔

آس کی سیاہ قسم کے شاخ کے پتے اور پھل دس[1] من کوٹ کر تین ڈول انگوری شراب میں ڈالا

---

[1] ایک من ۴۰ تولہ ۸ ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔ (اُردو ترجمہ فردوس الحکمت فی الطب)

جائے اور جوش دے کر جب دو تہائی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیا جائے۔ یہ شراب تر زخموں، سر کی بھوسی، پھنسیوں، مسوڑھوں کے ڈھیلے پن حلق کے ورم اور کان بہنے میں مفید ہے۔ پسینہ کو روکتی ہے۔

شربت حب الآس کی تیاری کا طریقہ درج ذیل ہے۔

سیاہ پختہ حب الآس کو کوٹ کر اس کا عصارہ نکال لیا جائے اور کسی برتن میں رکھ لیا جائے اس کے بعد دو طریقے رائج ہیں بعض لوگ جوش دے کر ایک تہائی بنا لیتے ہیں بعض حب الآس کو دھوپ میں خشک کر کے کُوٹ لیتے ہیں اور ۵۴۹ گرام میں ۱۰۰۸ ملی لیٹر پُرانی شراب ملا کر عصارہ بناتے ہیں۔ شراب حب الآس قابض ہے اور معدہ کے لیے مُفید ہے۔ معدہ اور آنتوں کی طرف رطوبات کا رسنا بند ہو جاتا ہے۔ اندرون بدن عارض ہونے والے زخموں نیز مزمن سیلان الرحم میں اس کا طلاءً استعمال نافع ہے بطور خضاب بھی مستعمل ہے۔ (دیسقوریدوس)

آس برّی

یونانی نام:۔ مرسینا اغریا

عربی نام:۔ آس برّی

دیگر نام:۔ نفف، انطسرو، خیزران بلدی

نباتی نام:۔ Ruscus acuteatus

دمشق اور شام کے کچھ علاقوں میں اسے نفف اور انطسرو کہتے ہیں اندلس والے خیزران بلدی کہتے ہیں۔ (موئلف)

آس برّی کا دوسرا نام مرسینا اغریا ہے اس کے پتے آس بستانی کے پتوں کی طرح لیکن اس سے ذرا چوڑے ہوتے ہیں۔ پتوں کے کنارے دندانے دار (کٹاؤ دار) ہوتے ہیں۔ بیچ بیچ میں گول پھل ہوتے ہیں جو پکنے پر سُرخ ہو جاتے ہیں ان کے اندر سخت بیج ہوتے ہیں لوقس کی طرح اس کے درخت میں بھی ایک ہی جڑ سے بہت سی ٹہنیاں نکلتی ہیں جن کی جڑیں بہت سخت ہوتی ہیں ان کی لمبائی ایک ہاتھ ہوتی ہے اور پتوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں درخت کی جڑ اغرسطس[1] پودے کی طرح ہوتی ہے ذائقہ تلخ اور کسیلا

---

[1] بید گیاہ۔ ایک گرہ دار درخت یا گھاس ہے۔ (لغات کبیر)

ہوتا ہے۔ پتے اور پھل شراب کے ساتھ پیشاب اور حیض جاری کرتے ہیں، پتھری ٹوٹ جاتی ہے خاص طور سے سنگ مثانہ کے لیے بہت مفید ہے۔ یرقان تقطیر بول اور درد سر کو مفید ہے نا ہموار زمینوں اور ٹیلوں پر پیدا ہوتا ہے اس کی جڑ کو جوش دے کر شراب کے ساتھ پینے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں اس کی تازہ شاخیں کھائی جاتی ہیں جن کا ذائقہ قدرے تلخ ہوتا ہے۔ پیشاب کو جاری کرتی ہے۔

اسحقان

اس کی بیل رسّی کی طرح زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے پتے حنظل کے پتّوں سے مشابہ مگر اس سے باریک ہوتے ہیں اور ان کی ڈنٹھل (ڈنڈی) لوبیا کے پتّوں کی ڈنٹھل سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اس میں گول اور سُرخ بیج ہوتے ہیں جو عرق النساء کے علاج میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

(ابو حنیفہ)

اسیوس

یونانی نام:۔ آسیوس۔اسیوس
عربی نام:۔ ثلج صینی
فارسی نام:۔ بارود
دیگر نام:۔ باروت۔ثلج چینی
لاطینی نام:۔ Asios.

مصر کے قدیم اطباء اسے "ثلج صینی" اور مغرب کے اطباء وعوام "بارود" کہتے ہیں۔ (مولف) ایک قسم کا پتھر ہے اور عُمدہ وہ ہوتا ہے جس کا رنگ سنگ قیشور سے ملتا جلتا ہے، نرم اور ہلکا ہوتا ہے، آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے اور اس میں زرد رنگ کی گہری دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس پر جمی ہوئی نمک کی باریک تہہ اس کا پھول کہلاتی ہے۔ اس کی ایک قسم سفید اور ایک قسم سنگ قیشور کے رنگ سے مشابہ اور زردی مائل ہوتی ہے۔ اس کو زبان پر رکھنے سے کسی قدر سوزش محسوس ہوتی ہے۔

(دیسقوریدوس)

اس پتھر کا نام "اسیوس" ہے لیکن سخت اور ٹھوس پتھر کی طرح اس میں سختی نہیں ہوتی۔ اپنے رنگ و قوام کے اعتبار سے حمام کی ہانڈیوں کے نیچے جم جانے والی مٹی سے مشابہ ہوتا ہے نیز بھربھرا ہوتا ہے اور آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے۔ جس طرح چکی کی گرد آٹا چھاننے سے اُڑ اُڑ کر دیواروں پر چپک جاتی۔ اسی طرح اس پر بھی غبار کی ایک تہہ جمی رہتی ہے اور اسی کو زہرالحجر (پتھر کا پھول) کہتے ہیں۔ اس پتھر کو اسیوس سے لایا جاتا ہے قوت کے لحاظ سے یہ پتھر اپنے پھول سے مشابہ مگر بہ لحاظ فعل اس سے کمتر ہوتا ہے کیونکہ زہرۃ (پھول) میں پگھلانے، تحلیل کرنے اور سکھانے کی قوت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور یہ افعال زہر اسیوس سے بغیر کسی تکلیف کے انجام پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کا مزہ بھی کسی قدر نمکین ہوتا ہے۔ اس کی ماہیئت کے بارے میں غور کیا گیا تو اس بات کا ثبوت ملا کہ یہ سنگ اسیوس پر سمندری نمی سے پیدا ہوتا ہے اور پھر دھوپ سے سوکھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

اسیوس اور اس کا پھول دونوں معمولی تعفن پیدا کرتے ہیں دونوں کو بطم کے گوند یا زفت میں ملا کر استعمال کرنے سے پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہیں ملحوظ رہے کہ پھول پتھر سے قوی ہے چنانچہ خشک پھول سے پرانے پھوڑے ختم ہو جاتے ہیں نیز زہریلے پھوڑوں اور کھمبی سے مشابہ پھوڑوں کا بدگوشت زائل ہو جاتا ہے۔ یہ پرانے اور گہرے زخموں کو مندمل کرتا ہے شہد میں ملا کر لگانے سے مذکورہ زخم صاف ہو جاتے ہیں اور قیروطی میں ملا کر استعمال کرنے سے زہریلے زخم پھیلنے نہیں پاتے۔ باقلا کے آٹے میں ملا کر لگانے سے نقرس میں فائدہ ہوتا ہے۔ چونے اور سرکے میں ملا کر لگانے سے ورم طحال جاتا رہتا ہے۔ شہد میں ملا کر چاٹنے سے پھیپھڑے کے زخم کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس پتھر کے بنے ہوئے گڈھے میں پاؤں کو رکھنے سے نقرس میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا "نشرہ" بنایا جاتا ہے جو بدگوشت کو صاف کر دیتا ہے۔ اس کا پھول حمام میں موٹے آدمی کے جسم پر نطرون کے بجائے لگانے سے موٹاپا کم ہو جاتا ہے پھول اور پتھر دونوں اقلیمیا کی طرح دھوئے جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

مسوڑھوں کا مزمن سیلان خون روکنے میں اس کا پھول مجرب ہے۔ (مولف)

اسیوس کا پھول بینائی کو قوت اور جلاء بخشتا ہے۔ اس کو بطور سرمہ استعمال کرنے سے آنکھ کا جالا دور ہو جاتا ہے۔ (ابن رضوان)

اسفیداج

یونانی نام: اسمونیون۔ اسمونیون

عربی نام:۔ اسفیداج
فارسی نام:۔ سفیداب سپیدۂ ارزیز
دیگر نام:۔ سفیدہ۔ سپیدہ۔ سفیدۂ کاشغری
انگریزی نام:۔ White Lead

اسفیداج کا طریقۂ تیاری درج ذیل ہے۔
ایک چوڑے مُنھ کے برتن میں سرکہ لے کر مٹی کے گھڑے میں رکھا جائے۔ اور گھڑے کے مُنھ پر "باریہ"[1] کا ایک ٹکڑا رکھ دیں۔ باریہ کے اُوپر رصاص کے ٹکڑے رکھ کر اچھی طرح ڈھانک دیں اور گھڑے کا مُنھ اس طرح باندھیں کہ سرکہ کے ابخرات خارج نہ ہونے پائیں۔ رصاص کے ٹکڑے پگھل پگھل کر سرکہ میں مل جائیں گے۔ اب سرکہ کو چھان کر پگھلی ہوئی رصاص کو برتن سے نکال لیں اور دُھوپ میں سُکھا کر باریک پیس کر چھان لیں موٹے اجزاء جو پِسنے سے رہ گئے ہوں اس کو دوبارہ باریک پیس کر چھانیں اسی طرح تیسری اور چوتھی بار کریں پہلی بار کا چھانا ہوا سب سے بہتر ہے اور آنکھوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے دوسری اور تیسری بار کا چھانا ہوا اسی اعتبار سے کمتر درجہ کا ہے۔

کچھ لوگ اس کو بنانے کا دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہوتی ہے کہ برتن کے وسط میں باریہ کو اس طرح رکھتے ہیں کہ سرکہ سے مس نہ ہو۔ پھر برتن کا مُنھ رصاص سے ڈھک دیتے ہیں اور اُوپر سے برتن کو دوسرے ڈھکن کے ذریعہ بند کر دیتے ہیں اور چند دن تک چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے بعد اُوپر والا ڈھکن ہٹا کر رصاص کو دیکھتے ہیں۔ اگر وہ تحلیل ہو چکی ہے تو طریقۂ نمبر ۱ کا عمل دُہراتے ہیں۔

اس کی ٹکیاں بھی بنا سکتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ تحلیل شدہ رصاص کو سرکہ میں گوندھ کر ٹکیاں بنا لیں اور دُھوپ میں سُکھا لیں۔ گرمی کے موسم میں تیار کیا ہوا سفیدہ قوت و فعل کے لحاظ سے بہتر ہوتا ہے اور رنگ بھی چمکیلا ہوتا ہے اس لیے یہ عمل موسمِ گرما ہی میں کرنا چاہیے اور جاڑوں میں دُھوپ کے بجائے حمام یا بھٹی کی مدد سے اس کی ٹکیاں بنائی جاتی ہیں۔

جزیرۂ "ردوس" میں سب سے عُمدہ تیار ہوتا ہے اس کے بعد "فورس" کے علاقوں میں اور اس کے بعد "نفارحار" اور "عداس" کا بنا ہوا عُمدہ ہوتا ہے۔ سفیدہ کو بریاں بھی کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ

---

[1] باریہ:۔ غالباً چھلنی کی طرح کی کوئی چیز ہے۔

شہر" اطنقا" کی کوری ہانڈی کو انگارہ پر رکھ کر سفیدہ کے سفوف کو اس میں ڈالیں اور برابر حرکت دیتے رہیں جب اس کا رنگ راکھ کی طرح ہو جائے تو آگ پر سے اُتار لیں اور ٹھنڈا کر کے استعمال میں لائیں۔ اقلیمیا کی طرح اسے دھویا بھی جاتا ہے۔ یہ ملین ہوتا ہے نیز سردی پیدا کرتا اور زخموں کو چپکاتا ہے۔ زخموں میں گوشت کو بھرتا اور بد گوشت کو ختم کرتا ہے۔ جبکہ اسے قیروطی، لسارا نامی مرہموں اور بعض ٹکیوں میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ سفیدہ کا شمار مہلک دواؤں میں بھی ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

رصاص کو پرانے سرکہ میں حل کر کے جو سفیدہ بنتا ہے اس کے بھی یہی خواص ہیں لیکن یہ زیادہ تیز نہیں ہوتا چنانچہ اس سے چبھن بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ ورموں کو تحلیل کرتا ہے بلکہ یہ مغری اور مبرد ہے اور اپنی تاثیر کے اعتبار سے زنگار کی ضد ہے۔ جبکہ زنگار بھی تانبہ کو سرکہ میں حل کر کے بنایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اسفیداج دوسرے درجہ میں سرد ہے۔ (مسیح)

درد کے باعث پیدا ہونے والے جانوروں کی آنکھوں کے جالے میں اسفیداج مفید ہے۔ اور آنکھوں کے پھوڑوں میں اس جیسی دوسری دواؤں کے ساتھ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے جراح اس کو مرہموں میں ملا کر نفع حاصل کرتے ہیں بدگوشت کو ختم کر کے گھاؤ کو بھرتا ہے۔ جلے ہوئے پر اسے روغنیات میں ملا کر لگانا مفید ہے اور اس کو لگانے سے جلے ہوئے مقام پر سفیدی نہیں آتی۔ (ارسطاطالیس)

اس کو شیریں پانی سے اچھی طرح دھو کر عرق گلاب سے چند روز تک دھوپ میں مسلسل تر رکھنے کے بعد تنہا بطور سرمہ لگانے سے آشوب چشم گرم میں فائدہ ہوتا ہے۔ عورت کے دودھ یا انڈے کی سفیدی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ سرخ بادہ آگ اور گرم پانی سے جلے ہوئے زخموں پر اور سبھی گرم ورموں میں اسے آب مکوہ میں حل کر کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربین)

سفیدہ کھانے سے تالو، زبان اور مسوڑھے سفید ہو جاتے ہیں، ہچکیاں آنے لگتی ہیں کھانسی ہو جاتی ہے، زبان میں خشکی اور دماغ میں ٹھنڈ پیدا ہو جاتی ہے، پسینہ بہت آتا ہے، گہری نیند طاری ہو جاتی ہے، بدن میں سستی اور ڈھیلا پن محسوس ہوتا ہے۔ اس کے خراب اثرات دُور کرنے کے لیے ماء العسل کے ساتھ انجیر اور خبازی کا جوشاندہ پینا چاہیے، گرم دودھ یا کنجد مقشر شراب طلاء کے ساتھ کھانا چاہیے، انگور کی بیل کی راکھ، گل اقحوان اور ایرسا نامی گل سوسن بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ آڑو کو روغن سوسن کے جوشاندے کے ساتھ کھلا کر نیز کندر، آلو بخارے کی گوند اور بیر کے درخت کی رطوبت کو گرم پانی کے ساتھ کھلا کر قے کرانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ثافسیا کا عصارہ اور سقمونیا کی رطوبت کو ماء العسل کے ساتھ کھلانے سے بھی

فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسفیداج کا بدل خبث الرصاص ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

اُسرنج

عربی نام:۔ اُسرنج
یونانی نام:۔ سیلقون۔ سیدوفس
سریانی نام:۔ زرقون
نباتی نام:۔ Red Oxide of Lead

اہل مغرب اسے "سیلقون" اور "زرقون" بھی کہتے ہیں۔ اس کا یونانی نام "سیدوفس" ہے۔ (مولف)
جلے ہوئے سیسے کو اُسرنج کہتے ہیں اور اس کو جلانے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو آگ میں ڈال دیں یہاں تک کہ سُرخ ہو جائے اور پھر اس میں کسی قدر نمک بھی ڈالیں۔

کبھی اسفیداج کو جلا کر بھی اُسرنج بنایا جاتا ہے۔ (رازی)

اسفیداج کو جلانے کی ترکیب یہ ہے کہ اسے باریک پیس کر گہرے توے میں رکھ کر آگ پر چڑھا دیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں یہاں تک کہ ہڑتال کی طرح سُرخ ہو جائے پھر اُتار کر استعمال کریں۔ اس طرح سے بنائی ہوئی اُسرنج کو "ہندوہس" بھی کہتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اسفیداج کو جب اس قدر جلایا جاتا ہے کہ اس کی ماہیئت بدل جاتی ہے تو یہ اُسرنج بن جاتا ہے ایسی صورت میں یہ اسفیداج سے لطیف ہو جاتا ہے لیکن اس میں کوئی گرمی نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

ارسطاطالیس کا کہنا ہے کہ اُسرنج کو بعض مرہموں میں ملا کر استعمال کرنے سے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔
اسے روغن زیتون یا بعض دوسرے خوشبودار روغنوں میں جوش دے کر جب مرہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ تو وہ مرہم پھوڑوں کے لیے نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اُسرنج خشکی پیدا کرتا، زخموں کے میل کو صاف کرتا نیز جب تک کہ وہ مندمل نہیں ہو جاتے چپکا رہتا ہے بدگوشت کو زائل کرتا ہے۔ (ابن سمحون)

اس کو چربی یا آب بارتنگ میں ملا کر حقنہ کرنے سے آنتوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں اور جب اسے روغن زیتون میں اس قدر جوش دیا جاتا ہے کہ مرہم کی طرح بن جائے تو زخموں کے میل کو صاف کر کے انھیں مندمل کر دیتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا مزاج دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔ (مجربتین)

اسفنج البحر

یونانی نام:۔ صیقونا۔ حالاس

عربی نام:۔ نشاف الماء۔ اسفنج البحر۔ مکشفہ۔ نشافہ۔ زبد الطری۔ سحاب البحر۔ غمامہ صوف الحجایین۔

فارسی نام:۔ ابرمردہ۔ ابرکہن۔ اسفنج

دیگر نام:۔ اسپنج۔ موابادل۔ بلوط

انگریزی نام:۔ Sponge

میری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ اسفنج البحر پتھر پر پیدا ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اسے حیوان یا حیوان سے مشابہ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اس میں قوت حیوانیہ موجود ہوتی ہے لیکن میرے خیال میں یہ بات غلط ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ باریک ریشوں یا لیف البحر کی طرح ایک شے ہے جو پتھریلی زمینوں پر پیدا ہوتی ہے۔ ریشوں کے دونوں جانب شبنم کی طرح چھوٹے چھوٹے قطرے ہوتے ہیں جو آپس میں مل کر اسفنج کی ایک مخصوص شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ فسبحان الخلاق العظیم۔ (موئف)

اسی طرح اس کی وہ ساری قسمیں پیدا ہوتی ہیں جو آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کی ایک قسم اپنی عمر طبعی کو پہنچ کر سخت ہو جاتی ہے اور دریا اسے طغیانی کے وقت باہر پھینک دیتا ہے۔ جس طرح مرجان وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ (ابو العباس نباتی)

اہل یونان نے اس کی ایک نر قسم بتائی ہے اس میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں، موٹی اور نسبتاً سخت ہوتی۔ اس کے بالمقابل مادہ قسم ہوتی ہے اس کے حالات نر اسفنج سے برعکس ہیں۔ اسے "کف دریا" کی طرح جلایا بھی جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسفنج سوختہ اپنی قوت و تاثیر کے لحاظ سے گرم اور محلل ہے میرے ایک اُستاد نشتر دیتے وقت خون روکنے کے لیے اسے استعمال کرتے تھے اُن کے پاس یہ خشک شدہ تیار رہتا تھا موصوف اسے کبھی "قفر" اور کبھی "زفت" میں ملا کر خون بہنے کی جگہ پر لگاتے اور اُسے آگ سے سُلگا دیتے ایسی صورت میں یہ داغنے اور ڈاٹ لگانے کے قائم مقام ہو جاتا۔ واضح رہے کہ مذکورہ خواص نئے اسفنج سوختہ کے ہیں۔ نئے اسفنج کو

جب تنہا استعمال کیا جاتا ہے تو یہ نہ صرف اُونی کپڑے کے ٹکڑے کی طرح رطوبات کو جذب کرتا بلکہ نمایاں طور پر خشکی بھی پیدا کرتا ہے۔ عام طور سے اِسے پانی، سرکہ یا شراب میں ترکرکے تازہ زخموں پر لگایا جاتا ہے اس صورت میں یہ زخموں کو بھرنے والے دوسرے مشہور مرہموں کی طرح فائدہ دیتا ہے لیکن اگر نئے اسفنج کے بجائے پُرانا اسفنج مذکورہ طریقہ پر استعمال کیا جائے تو تاثیر میں کمی آجائے گی اور یہ نئے اسفنج کی طرح خشکی نہیں پیدا کرے گا۔ تازہ اسفنج اعتدال سے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے اس کی قوت جاذبہ یا خشکی پیدا کرنے والی قوت جو سمندر سے ماخوذ ہے تازہ رہنے تک قائم ومحفوظ رہتی ہے تازہ کی پہچان یہ ہے کہ سمندری پانی کی بُو اس میں موجود ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تازہ اسفنج جس میں میل نہ ہو پانی اور سرکہ میں ملاکر زخموں کی ابتدائی حالت کے لیے مُفید ہے اور پکائے ہوئے شہد میں ملاکر استعمال کرنے سے پُرانے زخم مندمل ہوجاتے ہیں۔ کبھی یہ صرف پانی ہی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے لیکن پُرانے اسفنج سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ تازہ خشک اسفنج خشک کتان کے ساتھ یا تنہا اسفنج تازہ کا فتیلہ بناکر رکھنے سے خشک رگوں کے بند مُنھ کُھل جاتے ہیں اور رطوبات جذب ہوجاتی ہیں۔ سرکہ میں ترکرکے استعمال کیا جائے تو خون کا رسنا بند ہوجاتا ہے۔ خشکی کے باعث عارض ہونے والے آشوبِ چشم میں اسفنج سوختہ کو بطور سُرمہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے آنکھوں کا ڈھیلا پن سمٹ جاتا اور بینائی تیز ہوجاتی ہے۔ جلا ہوا اسفنج دھونے کے بعد آنکھوں کے لیے بیحد مُفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر زفت کے ساتھ ملاکر جلا لیا جائے تو خون بہنا بند کردیتا ہے۔ سب سے نرم اسفنج کو کبھی سفید بنایا جاتا ہے۔ ترکیب حسب ذیل ہے۔

اسفنج کو کف دریا میں بھگوکر موسم گرما کی دُھوپ میں رکھ دیں اُوپر کے حِصّے کو نیچے اور نچلے حِصّے کو اُوپر کرتے رہیں۔ کف دریا اور سمندری پانی میں بھگوکر چاندنی رات میں رکھنے سے بھی اسفنج سفید ہوجاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اِسرار

یہ پودا بحر حجاز کے ساحل میں پیدا ہوتا ہے۔ "خوزا" اور "ایلہ" کے درمیان واقع نشیبی کناروں پر بھی میں نے اسے قریب سے دیکھا ہے۔ اس کا پودا رند (آس برّی) سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے پھول اور پتّے رند ہی کی طرح ہوتے ہیں پھل بندق کے پھل کی طرح شفتالو کے پھل سے چھوٹا، لمبا روئیں دار اور

بے مزہ ہوتا ہے جس کو کھانے سے سر چکرانے لگتا ہے ساحلِ عرب کے باشندے اسے ''اِسرار'' ہی کہتے ہیں۔

ابو حنیفہ نے قرم[1] کے جو اوصاف بتائے ہیں اِسرار کے بھی عرب لوگ وہی اوصاف بتاتے ہیں اس پودے میں کُندر سے مشابہ نرم نرم گوند ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے شورہ بھی کہتے ہیں۔ دانتوں کے درد میں اس کا استعمال مجرب ہے ساحلی مقامات میں اُگتا ہے۔ شروع میں حی العالم کبیر کی طرح اس کی ایک ہی جڑ کم و بیش ایک ہاتھ لمبی پانی کے اندر سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی پتلی سی جڑ مٹی کے اندر رہتی ہے۔ جب تک ٹہنی پانی کے اندر رہتی ہے پھول، پھل اور پتے نمودار نہیں ہوتے۔ سطح پر آنے کے بعد شاخیں پھوٹتی ہیں، پھول اور پھل ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کا مزہ شروع میں بکسا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ شورہ اور اسرار کو الگ الگ دو چیزیں سمجھتے ہیں میں نے خود تحقیق کر کے اسرار کے پودے کی شناخت کی ہے اور معلوم کیا ہے کہ شورہ اور اِسرار دونوں درحقیقت الگ الگ نہیں ہیں اور شورہ کا بیان ہم حرفِ شین میں کریں گے۔ (ابو العباس نباتی)

اُسرب

اس کا نام ''رصاص اسود'' ہے جس کا تذکرہ حرفِ راء میں آئے گا۔

اَسفست

اس کو ''فصفصہ'' اور ''رطبہ'' بھی کہا جاتا ہے اور اس کا تذکرہ حرفِ فاء میں آئے گا۔

اَسَد

یونانی نام :۔ الیون
عربی نام :۔ اَسَد

---

[1] ایک نسخہ میں اس کا نام برم بھی ملتا ہے۔ جسے عرفِ عام میں کیکر کے پھول کہتے ہیں۔

دیگر نام:۔ شیر۔ باگھ

انگریزی نام:۔ Lion

کوکھ، کمر کولھا، مقام حالبین، خصیوں، قضیب اور مقعد پر اس کی چربی کی مالش سے قوت جماع پوری طرح بڑھ جاتی ہے۔ (ثابت ابن قرۃ)

شیر کی چربی کو روغن انجرہ میں ملاکر احلیل (ذکر کے سوراخ) پر لگانے سے جماع پر پوری پوری قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ شیر کی چربی کو لگانے سے جھائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کا پتہ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ (رازی)

حائضہ کو شیر نہیں پھاڑتا چاہے وہ شیر کو مارے اور اُکسائے ہی کیوں نہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شیر کی آواز سے گھڑیال مر جاتے ہیں اور خود شیر سفید مُرغ کی آواز سے لرزتا اور کانپتا ہے۔ شیر کی چربی پورے جسم پر لگانے سے درندے بھاگ جاتے ہیں اور اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس کا پتہ لگانے سے درندے قریب نہیں آتے۔

شیر کی آنکھوں کے درمیان جو جلد ہے اس کی چربی جو شخص اپنے چہرے پر لگالے ہر دیکھنے والا اس سے مرعوب ہوگا۔ اور اس سے خوف کھائے گا اور اس کے حکم کی تعمیل کرے گا۔

شیر نر کا پتہ نیم برشت انڈے میں ملاکر چاند رات میں پلانے سے عورتوں کے سخت اورام تحلیل ہو جاتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ شیر کی بال دار جلد کا ٹکڑا اگر دن میں لٹکائے رکھنے سے مرگی کا دورہ نہیں پڑتا بشرطیکہ مرگی کا مریض سنِ بلوغ کو نہ پہنچا ہو کیونکہ جوان ہونے کے بعد اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شیر کی جلد کی دُھونی سے یک روزہ بخار میں فائدہ ہوتا ہے۔

شیر کی کھال بچھا کر اس پر بیٹھنا بواسیر اور نقرس میں مجرب ہے اور اس کی پیشانی کی جلد کا ٹکڑا پاس رکھنے والا لوگوں کا محبوب ہوتا ہے جس مقام پر شیر کے کھال کی دُھونی دی جاتی ہے وہاں سے سارے درندے بھاگ جاتے ہیں اور دوبارہ اس جگہ نہیں آتے۔ جلد کا ٹکڑا کپڑوں کے ساتھ صندوق میں رکھا جائے تو کپڑے بہت عرصہ تک بوسیدہ نہیں ہوتے اور نا ہی دیمک لگتی ہے اگر صندوق میں پہلے سے دیمک یا کیڑے موجود ہوں تو سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو آدمی شیر کا جھوٹا کھا پی لیتا ہے اُسے شراب سے ہمیشہ کے لیے نفرت ہو جاتی ہے۔ (ابن زہر)

اسد العدس

اس کا فارسی نام "جعفیل" ہے اور یونانی میں اسے "اوروبقچی" کہتے ہیں۔ اس کا تذکرہ بعد میں کیا جائے گا۔

اسد العدس کے لفظی معنی ہوئے "مسور کا شیر" اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب یہ مسور کے درمیان اُگتا ہے تو اس کے پودے کو تباہ کر دیتا ہے۔

اسد الارض

شارحین کی ایک جماعت نے غلطی سے اپنے ترجموں میں "اسد الارض" کو مازریون سے تعبیر کیا ہے درحقیقت اسد الارض "حربا" ہے جسے یونانی میں خامالاؤن کہتے ہیں۔ مازریون کا یونانی نام "خامالیون" ہے۔ خامالاؤن اور "خامالیون" کے حرفی اشتراک نے یہ غلط فہمی پیدا کر دی ہے اور مترجمین ناواقفیت کی بنا پر "خامالیون" اور "خامالاؤن" میں امتیاز نہ کر سکے۔

بعض متاخرین نے اسد الارض کو "خامالاؤن ماس" لکھا ہے اس کے لغوی معنی سیاہ کے ہیں وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس زمین پر یہ روئیدگی اُگتی ہے وہاں کوئی دوسری چیز نہیں اُگ پاتی مغربی علاقوں میں عام طور سے اسے "دار وحید" کہتے ہیں اور عربی زبان میں اسے "اشخیص" کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ اسی نام سے آگے آرہا ہے۔

اشجارہ

یونانی نام: ۔ ادوسیمون
رُومی نام: ۔ اشجارہ

اس کا یونانی نام "ادوسیمون" ہے حنین ابن اسحق نے اسے تودری لکھا ہے اور تودری کا تذکرہ حرف تاء میں آئے گا۔ (مؤلف)

تمیمی کے قول کے مطابق اہلِ شام اس کے پتوں پر نمک اور کچے زیتون کا تیل ڈال کر پکاتے ہیں

اور دوسری بھنی ہوئی سبزیوں کی طرح کھاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے زبان پر ہلکی سی سوزش محسوس ہوتی ہے شام کے باورچی اس کو دودھ میں ملا کر چھاچھ بناتے ہیں اسے روغن زیتون کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ معدہ میں گرمی پیدا کرنا گاڑھے بلغم کو تحلیل کرنا، ریاحوں کو توڑنا، خون حیض جاری کرنا اور سدّوں کو کھولنا وغیرہ اس کی تاثیرات ہیں۔ (تیمی)

اُشق

یونانی نام :- اثانقون۔ اَمونیافن۔ پرنقش
عربی نام :- اُشق۔ اوشج۔ شج۔ وشق۔ لزاق الزہب
فارسی نام :- اُشم۔ اُشہ۔ اُوشہ کلیانی
ہندی نام :- کاندر
انگریزی نام :- Gum Ammoniac
نباتی نام :- Dorema ammoniacum D.Don.

اسے اشج، وشق اور لزاق الزہب بھی کہتے ہیں بعض لوگوں نے غلطی سے اسے طرثوث کا گوند بتایا ہے (موتف)

یہ دوا دراصل "قنا" سے مشابہ ایک پودے کا گوند ہے۔ موضع "دُوری" سے قریب مقام "لینوی" میں اُگتا ہے۔ اس کے درخت کو "انماسولیس" کہتے ہیں اچھے گوند کی پہچان درج ذیل ہے اچھے گوند کا رنگ عمدہ ہوتا ہے، اس میں کنکری اور لکڑی نہیں ہوتی، جب اسے توڑا جاتا ہے تو ٹکڑے کُندر کے ٹکڑوں کی طرح میل سے بالکل پاک صاف اور دلدار ہوتے ہیں۔ خوشبو جند بیدستر کی طرح ہوتی ہے اور مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ مذکورہ صفات رکھنے والے گوند کو "روسما" کہا جاتا ہے اور اگر مٹیالا و رتیلا ہو تو "فراما" کہلاتا ہے۔ یہ مضافات املیاقن سے لایا جاتا ہے اور املیاقن ہی میں پیدا ہونے والے پودہ "قنا" سے مشابہ ایک پودے کا گوند ہے۔ (دیسقوریدوس)

اُشق ایک خوشبودار لکڑی کا گوند ہے جس کا درخت بالکل سیدھا ہوتا ہے اپنی تاثیر میں یہ انتہائی ملین ہے اسی وجہ سے مفاصل اور طحال کے سخت ورموں اور خنازیری گلٹیوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

اُشق ملین اور مسخن ہے، رطوبات کو جذب کرتا ہے، گرم اور سرد ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔

اس کو کھانے سے دَست آنے لگتے ہیں اور کبھی اسقاط بھی ہو جاتا ہے سات گرام اُشق کو سرکہ میں ملا کر کھانے سے طحال کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے، وجع المفاصل اور عرق النسار کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ ربو، عسر البول، عسر النفس، انتصاب النفس، سینہ کی رطوبت اور مرگی میں آش جو میں ملا کر پینے یا شہد میں ملا کر چاٹنے سے فائدہ ہوتا ہے اعلیٰ درجے کی پیشاب آور دوا ہے چنانچہ استعمال کرنے سے کبھی کبھی پیشاب کے ہمراہ خون تک آنے لگتا ہے۔ آنکھ کے "لُوقوما" زخم میں مُفید ہے نیز اس کے استعمال سے پلکوں کی خشونت دُور ہو جاتی ہے۔ جگر و طحال کے مقام پر سرکہ میں حل کر کے رکھنے سے ان کی سختی اور خشونت جاتی رہتی ہے۔ شہد یا زفت میں ملا کر لگانے سے جوڑوں میں رُکے ہوئے فضلات تحلیل ہو جاتے ہیں سرکہ، نطرون اور روغن حنا میں ملا کر لگانا اعضا رشکنی اور عرق النسار میں مُفید ہے۔

(دیسقوریدوس)

اُشق ایک تیز گوند ہے چنانچہ متعفن گوشت کو ختم کر کے تازہ گوشت اُگاتا ہے۔ اس کے ضماد سے سخت ورموں کا نضج ہو جاتا ہے اس میں مسہل دوائیں شامل کر لینے سے اس کے مضر اثرات کی اصلاح ہو جاتی ہے اور طبیعت پر کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ یہ گاڑھے اور لیسدار بلغم کا مسہل ہے زرداب میں اس کا کھانا یا لیپ مُفید ہے۔ پانی میں گھُل کر اُشق دودھ کی طرح سفید ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی خارش اور اس سے پانی بہتے رہنے میں بھی مُفید ہے۔ (حبیش بن الحسن)

اس کو کھانے سے کدو دانے مر جاتے ہیں، خون حیض جاری ہو جاتا ہے رطوبات شکم خارج ہو جاتی ہیں۔ (ماسرجویہ)

لیسدار بلغم کے نتیجہ میں کُولھے اور کوکھ میں جو درد وغیرہ ہو جاتا ہے اس کے لیے اُشق کا استعمال فائدہ مند ہے۔

اس کے جوشاندے کی مقدار خوراک سوا دو گرام سے ساڑھے چار گرام تک ہے اسے تنہا بھی کھایا جاتا ہے اور کبھی حسبِ ضرورت دوسری دواؤں کے ساتھ بھی کھایا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اُشق کا داخلی استعمال معدہ کے لیے مضر ہے اس لیے داخلی طور پر بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ (مسیح)

درجۂ دوم کے آخر میں گرم ہے اور درجۂ اوّل میں خشک ہے اعلیٰ درجے کا محلل ہے اور بعید خشکی پیدا کرتا ہے اس کے باوجود بھی اس کے استعمال سے کوئی سوزش اور چُبھن نہیں ہوتی۔ انتہائی مفتح ہے چنانچہ استعمال کرنے سے رگوں کے مُنہ کھُل جاتے ہیں۔ اور اُن سے خون بہنے لگتا ہے اُشق ملین

اور جاذب ہے چنانچہ فاسد قسم کے پھوڑوں میں مُفید ہے، آنکھوں کے جالے کو دُور کرتا اور حجاب حاجز کے زخموں کا تنقیہ کرتا ہے۔ بلغم اور مرۂ سوداسے عارض ہونے والے خناق کو زائل کرتا ہے مُردہ یا زندہ جنین کو باہر نکالتا ہے۔ سرکہ میں ملاکر لگانے سے خصیوں کی سختی دُور ہو جاتی ہے۔ (ابن سینا)

اس کو سرکہ میں ملاکر آنکھ کے گوہے پر لگانا مُفید ہے اسی طرح اس کو لگانے سے سخت قسم کے بلغمی ورم، سلعہ اور دوسرے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔

پانی میں حل کرکے غرغرہ کرنے سے تالو کا بہت سا بلغم تحلیل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ دماغ کا تنقیہ بھی ہو جاتا ہے اور "گلے" کا ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے، پینے سے ریاح تحلیل ہو جاتی ہے چنانچہ درد پشت میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ فالج اور سن ہونے میں بھی مُفید ہے۔

اسے جب ایسے عرقیات میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے جو نچلے اعضاء کی سختی کو تحلیل کرتے ہیں تو اُن اعضاء کی سختی اور شگاف میں فائدہ ہوتا ہے۔

اس کا بدل شہد کے چھتے کا میل ہے۔ (تجربتین)

اُشتُرغار

یونانی نام:۔ اثاریون
عربی نام:۔ زنجبیل العجم۔ جراب
فارسی نام:۔ اُشترغار

شوک الجمال کو فارسی میں اُشترغار کہتے ہیں۔ (موتف)

یہ "لینوی" علاقوں میں پیدا ہونے والے ایک پودے کی جڑ ہے جو انجدان کی جڑ سے مشابہ لیکن اس سے زیادہ باریک ہوتی ہے اس میں چرپراہٹ اور نرمی پائی جاتی ہے اور اس میں کوئی گوند نہیں ہوتا۔ اس کے خواص "سیقلون" یعنی "انجدان" سے ملتے جُلتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

یہ خراسان کے ایک پودے کی جڑ ہے اور اسے گوشت کے ساتھ بطور مصالحہ پکایا جاتا ہے۔ اپنی تاثیر میں انجدان سے مشابہ ہے۔ (ابن عبدون)

اس کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے اور اس کے منافع انجدان سے ملتے جُلتے

ہیں۔ (مسیح)

گرمی اور خشکی اس میں انجدان سے زیادہ ہوتی ہے دیر ہضم ہے لیکن بیخ انجدان کے مقابلہ میں دوسری غذاؤں کو کم ہضم کرتا ہے کیونکہ بیخ انجدان میں اس سے زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ اس کا بکثرت استعمال بالخاصہ معدہ میں چُبھن پیدا کرتا ہے۔ جس کے باعث قے اور غثیان ہوجاتا ہے بہتر ہے کہ اس کا پھوک استعمال نہ کیا جائے بلکہ صرف اس کا عصارہ استعمال کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

عفونت بلغم کے باعث پیدا ہونے والے چوتھیا بخار میں بالخاصہ مُفید ہے اور اس کے افعال و خواص انجدان سے ملتے جُلتے ہیں۔ (بصری)

زیادہ دنوں تک سرکہ میں پڑے رہنے سے بھی اشتر غار کی گرمی زائل نہیں ہوتی۔ اس کے کھانے سے ڈکاریں آتی ہیں بھُوک بڑھ جاتی ہے اور خوب تیز بھُوک لگتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے سرکہ کی کانجی ہاضم ہے اور بھُوک بڑھاتی ہے۔

رازی نے دوسری جگہ کہا ہے کہ اُشتر غار کا استعمال سرکہ کے ساتھ مسخن اور ہضم میں معاون ہے۔ (رازی)

اس سے معدہ میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور اس کی رطوبات صاف ہوتی ہیں اسی وجہ سے غذا کو ہضم کرتا اور زہروں کے نقصانات کو زائل کرتا ہے۔ جس سرکہ میں اسے ڈالا جاتا ہے اس کا مزاج جنگلی پیاز کے سرکہ سے مشابہ ہوجاتا ہے۔ (ابن رضوان)

اُشتہ غار کا سرکہ معدہ کے لیے مُفید ہے چنانچہ اس کا تنقیہ کرکے اُسے طاقت بخشتا ہے۔ (ابن سینا)

اُشنہ

یونانی نام:۔ ابرویون۔ پریون

عربی نام:۔ اُشنہ۔ شیبتہ العجوز۔ مسک القرد۔

فارسی نام:۔ دوالہ۔ دوالک۔ دوالی

ہندی نام:۔ چھڑبلہ۔ چیرپرہ

نباتی نام:۔ Usnea longissima Linn.

یہ "شیبتہ العجوز" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ (مولف)

پہاڑی قسم جو شربین کے درخت پر ہوتی ہے بہتر ہے اس کے بعد اخروٹ پر پائی جانے والی بہتر ہے

اور جس میں سفیدی و خوشبو ہو سب سے عمدہ ہے اور جس میں سیاہی ہوتی ہے وہ خراب ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس میں قوی درجہ کی سردی نہیں ہے اس لیے یہ اعتدال کے ساتھ قبض پیدا کرتی ہے بلکہ کسی قدر گرمی کی طرف مائل ہے ساتھ ہی اس میں قوت محللہ اور ملینہ پائی جاتی ہے خاص طور سے اُس اُشنہ میں جو درخت صنوبر پر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ قابض ہے۔ اس لیے اس کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے اور اسی لیے تمام روغنوں میں ملایا جاسکتا ہے اعضاء شکنی کی مفید دھونی اور اس میں استعمال ہونے والے تمام روغنوں میں اسے ملایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ مختلف درختوں پر پھیلتا ہے اور درخت کے بدل جانے سے اس کی تاثیر میں کمی بیشی بھی ہوجایا کرتی ہے۔ (ابن سمجون)

پانی میں پیس کر اس کا لیپ ضعیف مقامات مثلاً کنج ران، بغل، حالبین اور مونڈھے و کان کے درد میں مفید ہے۔ (مسیح دمشقی)

یہ معدہ کو طاقت دیتا اور قے کو روکتا ہے۔ (رازی)

یہ معدہ کے لیے مفید ہے کیونکہ اُس کی تری کو جذب کرتا ہے۔ آنکھ کی سرخی اور اس کی حرارت میں بھی نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جوشاندہ حرکات قلب کو تیز کرتا ہے۔ اسے پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے گرم مقام پر ٹھنڈک پڑجاتی ہے۔ چنانچہ اس کا شمار خوشبو، لخلخہ، سرمہ اور مشک یعنی دیگر خوشبویات وغیرہ میں ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

یہ اپنے ماحول سے خوشبوؤں کو جذب کرلینے کی صلاحیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے خوشبو میں بسا کر خوبصورت عورتوں اور بچوں کے جسم پر لگایا جاتا ہے۔ کپڑوں پر اس کا کوئی دھبہ نہیں لگتا۔ (عبداللہ ابن صالح)

اسے شراب قابض کے ساتھ پینے سے معدہ قوی ہوتا ہے پیٹ کی ریاحی سوجن زائل ہوجاتی ہے اور بچوں کو گہری نیند آجاتی ہے۔ (احمد ابن ابراہیم)

اُشنہ خوشبودار ہونے کی وجہ سے جوہر رُوح کے لیے بیحد مفید ہے۔ رُوح کو بالیدگی اور تقویت بخشتا ہے اور قابض بھی ہے۔ انتہائی لطیف ہونے کی وجہ سے رُوح میں نفوذ کرتا ہے، خفقان میں مفید ہے اور قلب کو طاقت دیتا ہے۔ رحم کے سدوں کو کھولتا ہے گرم اورام پر اس کا لگانا مفید ہے۔ جوڑوں کی سختی تحلیل

کرتا ہے ضعف جگر سے عارض ہونے والے درد میں مفید ہے۔ اس کے جوشاندے کا آبزن خون حیض جاری کرتا ہے اور درد رحم میں مفید ہے۔ (ابن سینا)

یہ پتھری کو توڑتا ہے اور تلّی کے بڑھ جانے میں اسے سرکہ میں پیس کر لیپ کرکے گرم گرم سینکنا فائدہ مند ہے اس کے لگانے سے بغل کی بدبو زائل ہوتی ہے۔ (مجہول)

زخم پر نرم گوشت لاتا ہے باریک پیس کر بطور سرمہ لگانا بینائی کو بڑھاتا ہے زہریلا جانور کاٹے تو اسے شراب میں پکا کر پیا جائے اس کے جوشاندے کا آبزن اعضاء شکنی میں مفید ہے۔ (شریف)

اُشنہ کا بدل ہموزن "قردمانا" ہے۔ (رازی)

اشخیص

یونانی نام:۔ خامالاؤن لوقس

عربی نام:۔ اشخیص۔ اسد الارض

بربری نام:۔ اداد

نباتی نام:۔ Atraetylis gummifera

اہل اندلس اسے "شوکتہ العلق" اور "بشکاق" بھی کہتے ہیں۔ اس کا بربری نام اداد ہے۔ (مؤلف)

اس کو "خامالاؤن لوقس" اور "لوقس ابیض" کہا جاتا ہے اور بعض لوگ اسے "اقیا" بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی جڑ کے پاس کہیں کہیں اقسوس یعنی چپکنے والا مادہ پایا جاتا ہے۔ عورتیں اسے مصطگی کی جگہ استعمال کرتی ہیں اس کی پتیاں "عکوب" "شوکہ" اور "سقولوس" کی پتیوں سے ملتی جلتی ہیں یہ کھردری اور دھار دار ہوتی ہیں اور "خامالاؤن اسود" کی پتیوں سے زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی تنا نہیں ہوتا۔ اس کے درمیان میں ایک کانٹا "قنفذ بحری"[1] یا پودہ "قبار"[2] کے کانٹوں کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں کا رنگ بنفشئی اور خود یہ بال کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کا پھل قرطم سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ مٹیالی زیتوں

---

[1] ایک خاردار جانور ہے۔

[2] کبر (مشہور خاردار درخت ہے)

میں موٹی اور پہاڑی یعنی کنکریلی زمینوں میں پتلی ہوتی ہے۔ اس کا اندورنی حصہ سفید ہوتا ہے اور اس میں ناگوار خوشبو ہوتی ہے مزہ شیریں ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کو کھانے سے کدو دانے خارج ہوجاتے ہیں شراب قابض اور جوشاندہ پودینہ کوہی کے ساتھ اس کی مقدار خوراک ۸۱ گرام ہے مرض جنون میں شراب کے ساتھ اس کے صرف سات گرام کھلائے جاتے ہیں۔ کیونکہ زیادہ مقدار میں کھلا دینا مجنون کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔ عسرالبول میں اس کا جوشاندہ پلایا جاتا ہے اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں اس کا کھانا مفید ہے، ستو کے ساتھ تیل اور پانی میں گوندھ کر گتے، چوہے اور خنزیر کو مارنے کے لیے کھلایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بخار اور حب القرع (کدو دانے) میں اس کی جڑ کو کھلایا جاتا ہے بمقدار خوراک ' ۸۱ گرام ہے' مرض استسقا میں اس کو شراب کے ساتھ کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سفید و سیاہ دونوں قسموں کی جڑوں کا مزاج یکساں ہے لیکن سیاہ زیادہ تلخ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

خامالاؤن سیاہ کی پتیاں "شوکۂ سقولومس" کی پتیوں کی طرح ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خامالاؤن سیاہ کے پتے چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں ان میں خون کی سی سرخی ہوتی ہے۔ اس کا تنا ایک بالشت لمبا' ایک انگشت موٹا اور سرخ ہوتا ہے جس پر گچھے ہوتے ہیں اس کے پھولوں پر باریک باریک نقطے اور کانٹے ہوتے ہیں پھولوں کا رنگ "بواقسوس" کے پھولوں کی طرح ہوتا ہے اس کی جڑ موٹی سیاہ اور گنجان ہوتی ہیں اس میں سوراخ بھی ہوتے ہیں اور اس کا اندرونی حصہ سرخ ہوتا ہے۔ چابنے سے زبان میں سوزش ہوتی ہے صحراؤں' ساحلوں اور ٹیلوں پر پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ میں مہلک اثرات پائے جاتے ہیں اس لیے اس کا صرف خارجی استعمال مفید ہوتا ہے۔ ترخارش' داد اور بہق کو زائل کرتی ہے یہ ایک مجلی دوا ہے اور ہر اس مرض کو ختم کرتی ہے جس میں جلاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے ادویۂ ملینہ' قابضہ اور محللہ میں بھی شامل کیا جاتا ہے اکال پھوڑوں اور زخموں پر اس کا لگانا مفید ہے کیونکہ اس کا مزاج تیسرے درجہ میں خشک اور درجۂ دوئم کے آخر میں گرم ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کو باریک پیس کر قلقنت[1]' قطران خالص اور پرانی چربی میں ملا کر ترخارش پر لگانے

---

[1] اصل کتاب میں 'قلقنت' ہے لیکن تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ 'فلفلنت' ہے جس کے معنی ہیراکسیس کے ہیں۔ (انغاثیگر)

سے فائدہ ہوجاتا ہے اسے گندھک، مومیائی اور سرکہ کے ساتھ پکاکر لگانے سے داد کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔
اس کے جوشاندے کی کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے اس مقصد کے لیے ہموزن موم اور کالی مرچ میں ملاکر دانتوں پر چپکایا بھی جاتا ہے اور سرکہ میں پکاکر دانتوں اور نتھنوں میں لگایا جاتا اسے باریک پیس کر مسمار (ایک آلہ) کے ذریعہ درد والے دانت پر لگانے سے دانت گر جاتا ہے۔
گندھک میں ملاکر بہق اور چھائیں پر لگایا جاتا ہے۔ اسے اکال مرہموں میں ملاکر زہریلے اور گوشت کو گلا دینے والے زخموں میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

زمینی اختلاف کی مناسبت سے اس کی پتیاں مختلف رنگوں یعنی سُرخ، سفید، آسمانی اور گہرے سُرخ رنگ کی ہوتی ہیں اسی لیے اس کا نام خامالاؤن رکھا گیا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اُشنان

یونانی نام:۔ مریبون

عربی نام:۔ حُرض۔ غاسول۔ خرء العصافیر

فارسی نام:۔ اُشنان گازران۔ چوغان۔ کاگل۔ کرمک۔ کنست۔ کنستو

ہندی نام:۔ کٹول

انگریزی نام:۔ Glasswort

نباتی نام:۔ Salicornia (Spp) & Salsola (Spp)

اس کی بہت سی قسمیں ہیں ساری قسمیں کڑوی اور نمکین ہوتی ہیں۔ اس کو "حُرض" بھی کہتے ہیں اور یہ کپڑا دھونے کے کام میں بھی آتا ہے۔

ایک خیال کے مطابق اس کا نام "اُشنان القصارین" اور "غاسول" بھی ہے۔ اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں اس کو ٹک (لاکھ) میں گھول کر روشنائی بنائی جاسکتی ہے۔ (ابوحنیفہ)

اُشنان کے پودے میں پتے نہیں ہوتے صرف پتلی پتلی، گرہدار اور نرم و نازک ٹہنیاں ہوتی ہیں جن میں رطوبت بھری ہوتی ہے پودا بڑا اور تنا موٹا ہوتا ہے۔ جلانے کے کام میں آتا ہے اس کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔ دُھوئیں کی بُو ناگوار ہوتی ہے۔ مزہ نمکین اور کڑوا ہوتا ہے۔ (بکری)

یہ تیسرے درجے میں گرم ہے اور اس کی گرمی عضو کی رطوبت کو جلا دیتی ہے۔ (ماسرجویہ)

اس میں تیزی ہوتی ہے اسی لیے یہ سدّوں کو کھولتا اور اُنھیں زائل کرتا ہے نیز زائد گوشت کو ختم کرتا ہے۔ (رازی)

ساری قسموں میں سفید قسم جسے "خرء العصافیر" کہا جاتا ہے سب سے زیادہ لطیف ہوتی ہے لیکن سبز رنگ والی قسم سب سے عُمدہ مانی گئی ہے۔ یہ جلا بھی پیدا کرتی ہے۔ پونے دو گرام کھانے سے پیشاب بآسانی خارج ہوجاتا ہے اور ساڑھے سترہ گرام کھالینے سے اسقاطِ حمل ہوجاتا ہے خواہ جنین مردہ ہو یا زندہ۔ ادرارِ حیض کے لیے پونے دوگرام سے لے کر ساڑھے تین گرام تک استعمال کیا جاتا ہے ساڑھے دس گرام کی مقدار استعمال کرنے سے استسقاء کی رطوبت دستوں کے ذریعہ خارج ہوجاتی ہے۔ اس کا ۳۵ گرام سم قاتل ہے۔ اُشنان سبز کی دھونی سے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہیں۔ (ابن سینا)

اُشنان داؤد

اُس کا عربی نام زوفائے یابس ہے۔ اور اس کا بیان حرف زا میں آئے گا۔

اَشراس

یونانی نام: ۔ آنویس
عربی نام: ۔ اشراس
فارسی نام: ۔ سریش

بعض شارحین نے اسے "خُنثیٰ" کی جڑ بتایا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بالکل الگ پودا ہے جو اپنی بعض خصوصیات میں خُنثیٰ سے مشابہ ہے۔ (مولف)

یہ پودا پورے ایشیا میں متعارف ہے۔ "حران" کی پہاڑیوں اور اس کے مضافات سے سبھی شہروں میں لایا جاتا ہے اور چکی میں پیس کر سفوف بنایا جاتا ہے اس کے ساتھ کچھ اور جڑیں بھی لائی جاتی ہیں جو خُنثیٰ کی جڑوں سے مشابہ مگر اس سے بڑی ہوتی ہیں، رنگ زرد سُرخی مائل ہوتا ہے ان میں سختی ہوتی ہے اور انھیں کُچل کر پیسا بھی جاتا ہے ان کو چمڑہ اور کاغذ وغیرہ کے چپکانے کے کام

میں لایا جاتا ہے اگرچہ سخت ہوتی ہیں لیکن پانی میں جلد گھل جاتی ہیں۔ چنانچہ ان کو اتنے پانی میں ڈال کر ہاتھ سے یا لکڑی سے اس قدر چلائیں کہ پانی ان کو چھپالے اور فوراً چپکانے کے کام میں لائیں۔ اس مقصد کے لیے کوئی دوسرا چپکانے والا پودا اس سے بہتر نہیں ہوتا۔

اندلس کے کچھ لوگ اسے "برواق" کہتے ہیں۔ جو یکسر غلط ہے اور کچھ لوگ اسے "مغاث" کی جڑ کہتے ہیں چونکہ دونوں ہی چپکانے کی خاصیت رکھتے ہیں اس لیے مشرقی علاقوں کے لوگ "مغاث" کی جڑ کو "اُشراس" کہنے لگے۔ مشرقی ایشیا کا پودا جسے "برواق" کہتے ہیں دوسری شئے ہے جس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اور ایک تیسری قسم "صومی" نام کی بیت المقدس میں پیدا ہوتی ہے جو عرب کے دوسرے برواق سے بڑی اور نسبتاً کڑوی ہوتی ہے اس کا پھل بڑا اور سخت ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں میں بھی سختی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے، جڑ خرلبق کی جڑ سے شکلاً ملتی جلتی اور زرد ہوتی ہے "اُشراس" کے پتے خنثیٰ نام کے برواق کے پتوں سے بڑے اور شکلاً اس کے مشابہ ہوتے ہیں جبکہ برواق کے پتے نسبتاً چوڑے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُشراس کا تنا خنثیٰ کے تنے سے مشابہ ہوتا ہے لمبائی بقدر دو ہاتھ یا اس سے زیادہ اور موٹائی بقدر ایک انگشت ہوتی ہے تنے کا بالائی حصہ ایک تہائی حصے پر مُڑا ہوتا ہے۔ اُشراس کے پھول دبیز اور سفید ہونے کے ساتھ ساتھ برواق کے پھولوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ برواق کے پھول بھی سفید سُرخی مائل اور دبیز و خوشنما ہوتے ہیں۔ پھل گول ہوتے ہیں جڑ پیاز دشتی سے مشابہ ہوتی ہے ایک خیال یہ بھی ہے کہ ہڈی ٹوٹ جانے، آنت اُتر جانے اور فوطوں میں پانی اُتر آنے میں استعمال کیے جانے والے ضمادوں میں اکثر یہ شامل کیا جاتا ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

اصفون

یونانی نام:۔ فاسیلون
عربی نام:۔ اصفون
نباتی نام:۔ Corydalis claviculata

بعض لوگ اسے "فاسیلون" کہتے ہیں کیونکہ اس کا پودا "فاسیلس" کی طرح ہوتا ہے اور بعض لوگوں کے مُطابق "فاسیلس" لوبیائے سفید ہے "فاسیلون" کو "فاسیلس" کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ "فاسیلون" کے پتوں کے پاس بھی لوبیائے سفید کی طرح باریک باریک سفید دھاگوں سے

مشابہ ریشے نکلے ہوتے ہیں۔ فاسیلون کے تنے پر کنارے کنارے دانوں سے بھری ہوئی پھلیاں ہوتی ہیں جن کا مزہ "انیسون" سے مشابہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے بیج کا مزہ کچھ بکسا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ جلا پیدا کرتا، اور گاڑھے اخلاط کو ختم کرکے اعضا کو قوی و مضبوط بناتا ہے، سینے سے بلغم کے خارج ہوتے رہنے میں مفید ہے اور جگر کا تنقیہ بھی کرتا ہے اور جریان خون میں مضر نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ مرکب القویٰ ہے اس لیے لازمی طور سے نفث الدم میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے اسی لیے بعض لوگوں کے نزدیک یہ متضاد اسباب والے امراض میں مفید ہے۔ (جالینوس)

اس کے بیجوں کا ماء القراطن (ماء العسل) کے ساتھ کھانا کھانسی، سینہ سے بلغم خارج ہونے اور سینہ و جگر کے دردوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

اصابع الصُفر

عربی نام:۔ اصابع الصفر، شجرۃ الکف۔ کفِ مریم۔ کفِ عائشہ

فارسی نام:۔ پنجۂ مریم۔ پنجۂ عائشہ

ماہرین نباتات اس پودے کو "کفِ عائشہ" اور "کفِ مریم" بھی کہتے ہیں۔ اس کے پتے "خصی الذئب"[1] کے پتوں جیسے ہوتے ہیں اور اس کے باریک تنے اُوپر کو اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں جن میں نیچے سے اُوپر تک ارغوانی رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں شیر خوار بچّے کی ہتھیلی کے برابر اور اسی کی ہمشکل بھی ہوتی ہیں، یہاں تک کہ ان میں پانچ اُنگلیوں کی طرح ابھار بھی ہوتے ہیں جن میں رطوبت بھری رہتی ہے دریا سے قریب ریتیلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (غافقی)

اس کی ایک قسم ہتھیلی سے مشابہ، پانچ یا چھ انگلیوں والی ہوتی ہے اور دوسری قسم شیر کے پنجہ سے مشابہ ہوتی ہے رنگ زرد ہوتا ہے۔ مزاج گرم ہے۔ لطیف اور انتہائی محلل ہوتی ہے۔ (ابن رضوان)

اس کی شکل ہتھیلی سے ملتی جلتی ہے۔ رنگ سفید اور زرد ہوتا ہے۔ اس میں سختی بھی پائی جاتی ہے

---

[1] تحقیق کے باوجود اس نام کی دوا نہیں مل سکی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہو اور اصل لفظ "خصی الدیک" ہو جو محیط اعظم کے مطابق 'حب الہان' یا 'عنب الثعلب' کے مانند ایک گھاس ہے۔

اور مزہ کسی قدر شیریں ہوتا ہے ۔ اس کی دوسری قسم خالص زرد رنگ کی ہوتی ہے مزاج دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے گاڑھے فضلات کے لیے اعلیٰ درجے کی محلل ۔ اعصابی امراض میں مُفید ہے، زخموں کا تنقیہ کرتی ہے اور جنوں میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے ۔ (ابن سینا)

زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں یہ دوا مُفید ہے اور اسقاط حمل نہیں ہونے دیتی ۔ (مجوسی)

اس کا بدل ڈیڑھ گُنا "ہزار جشاں" اور تین گُنا "سعد" ہے ۔ (بدیغورس)

اصابع فرعون

عربی نام :۔ اصابع فرعون ۔ مدمل الجروح ۔ اصل فرعون ۔ امیال الجراح ۔

مروارید سے مشابہ انگشت شہادت کے برابر لمبا ایک پتھر ہے ۔ بحر حجار سے لایا جاتا ہے ۔ اس میں کسی قدر نرمی ہوتی ہے اور اس کے اُوپر ہاتھ کا پھیرنا مرطوب زخموں کو تیزی کے ساتھ مندمل کرنے میں مجرب ہے ۔ اس کا نام "امیال الجراح" بھی ہے ۔

اصابع ہرمس

اسے "فقاح سورنجان" اور "شنبلیذ" بھی کہتے ہیں اس کا تذکرہ حرف شین میں آئے گا ۔

اصابع العذاری

عربی نام :۔ اصابع العذاری ۔ اصابع زبیب ۔ عنب البقری

فارسی نام :۔ انگور زیتونی

یہ لمبے انگور کی ایک قسم ہے بلوط سے مشابہ ہوتا ہے ۔ اندلس کے بعض ساحلی علاقوں میں اسے "عنب البقری" بھی کہتے ہیں ۔

اصابع القینات

بقول ابوحنیفہ یہ ریحان ہے۔ جسے فارسی میں "فرنجمشک" بھی کہتے ہیں۔ اطراف عرب میں بکثرت ہوتا ہے اور کوئی چوپایہ اسے کھاتا نہیں اس کا بیان فرنجمشک کے نام سے حرف فاء میں آئے گا۔

اصف

لصف کی زبان میں کبر کو اصف کہتے ہیں اور کبر کا بیان حرف کاف کے ذیل آئے گا۔

اصطفلین

اہل شام اسے "جزر" کہتے ہیں اسے حرف جیم کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

اصطرک

بعض لوگ اسے "میعۃ یابسہ" کہتے ہیں اسے حرف میم کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

اضراس الکلب

ایک قول کے مطابق یہ "بسفائج" ہے اور بسفائج کا تذکرہ حرف باء میں آئے گا۔

اطرمالہ

عربی نام:۔ اطرمالہ

ایک پودا ہے جس کا تنا ایک ہاتھ لمبا ہوتا ہے اور اس میں کوئی شاخ نہیں ہوتی اس کے پتے

چار برابر برابر قطاروں میں نکلے ہوتے ہیں، اور یہ بھنگ کے پتوں سے مشابہ مگر اُن سے کافی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بالشت لمبی بالیاں غلافوں میں لپٹی ہوئی ترتیب کے ساتھ تلے اُوپر دکھائی دیتی ہیں اور اس کے گول گول غلاف بندق کے غلافوں سے کچھ چھوٹے ہوتے ہیں جن کے مُنھ کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے اندر چنے کے برابر "بندق" کی طرح دانے ہوتے ہیں انھیں دانوں کے اندر اس کے باریک باریک بیج ہوتے ہیں جن کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ اس پودے میں شہد جیسی رطوبت ہوتی ہے جو ہاتھوں میں چپک جاتی ہے۔ پھُول چھوٹے چھوٹے اور زرد ہوتے ہیں۔ اس کی پیداوار عُمدہ زمینوں اور بے آب وگیاہ چٹیل میدانوں میں ہوتی ہے۔ اس کے بیجوں کا بطور سُرمہ لگانا آنکھوں کی ترخارش، سلاق اور سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے آشوب چشم کی ابتدا میں مُفید ہے۔ (غافقی)

اطریہ

عربی نام:۔ اطریہ
سریانی نام:۔ شہرون
ترکی نام:۔ اوماج
اُردو نام:۔ سوئیاں
فارسی نام:۔ آش آردینہ۔ رشتہ۔ ارگرہ

"سیور" (تسمہ) سے مشابہ آٹے سے بنی ہوئی ایک چیز ہے۔ جو گوشت کے ساتھ یا بغیر گوشت پکا کر استعمال کی جاتی ہے ہمارے شہر ایران میں اسے رشتہ کہا جاتا ہے مزاج گرم ہے اور اس میں رطوبت بہت زیادہ ہوتی ہے انتہائی دیر ہضم ہے۔ معدہ میں بھاری پن پیدا کرتی ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے آٹے سے بنتی ہے جس میں کوئی خمیر نہیں ہوتا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بغیر گوشت پکائی ہوئی زیادہ فضلات نہیں بناتی لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی دراصل مرچ اور روغن بادام شیریں ملا لینے سے کسی قدر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور جب یہ اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہے تو جسم کو اس سے کافی غذائیت ملتی ہے پھیپھڑوں سے بلغم اور خون آنے کے عارضہ کو ختم کرتی

ہے خاص طور سے جب اس کو خرفہ کے ساتھ پکایا جاتا ہے اور یہ ملین شکم بھی ہے۔ (ابن سینا)

اطباء الکلبہ

اس کو سبستان بھی کہتے ہیں اور اس کا تذکرہ حرف سین کے عنوان میں آئے گا۔

آط

آط یونانی لفظ ہے اور اس کو "شجرۃ الغرب" بھی کہتے ہیں حرف غین کے عنوان میں اسے بیان کیا جائے گا۔

اطماط

"اطموط" اور "اطیوط" بھی اس کے نام ہیں۔ یہ بندق ہندی ہے اور "زنہ" کے نام سے بھی مشہور ہے کچھ لوگ اسے "فوفل" بتاتے ہیں لیکن یہ دُرست نہیں ہے کیونکہ اطماط دراصل "جوزالزنہ" بندق ہندی ہے جس کا تذکرہ حرف باء کے عنوان میں آئے گا

اظفار الطیب

یونانی نام :۔ زوبقس۔ قوقون
عربی نام :۔ اظفار الطیب
فارسی نام :۔ ناخن پریاں۔ ناخن دیو۔ ناخن خرس۔ ناخن بویا۔ ناخنِ صدف
ہندی نام :۔ نکھہ
انگریزی نام :۔ Odoriferous Nails

ناخن جیسی سیاہ رنگ کی ایک خوشبودار چیز ہے، دھونی میں ملائی جاتی ہے اور سبھی لوگ اسے

جانتے پہچانتے ہیں۔ (خلیل بن احمد)

کتاب الطیب میں اس کی مختلف قسموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن میں بعض قسمیں "بحر یمن" میں بعض "بحر بصرہ" میں اور بعض "بحرین" میں ہوتی ہیں اس کی بعض قسمیں بحر قلزم میں بھی پائی جاتی ہیں لیکن بحرین کی قسمیں سب سے عمدہ مانی گئی ہیں۔ (ابن رضوان)

اظفار الطیب صدفی جانور سے مشابہ کسی جانور کا خول ہے اور "صدف فرفیر"[1] سے مشابہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کے جن ساحلی علاقوں میں سنبل پیدا ہوتا ہے وہیں یہ بھی پایا جاتا ہے اور چونکہ یہ حیوان سنبل کو کھاتا ہے اس لیے اس میں خوشبو پائی جاتی ہے موسم گرما میں پانی خشک ہونے پر اسے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ بحر قلزم کے ساحلی علاقوں میں بھی ہوتا ہے رنگ سفید ہوتا ہے اور اس میں چربی بھی ہوتی ہے۔ بابل کے اطراف سے لائی جانے والی قسم سیاہ رنگ کی ہوتی ہے اور سائز میں چھوٹی ہوتی ہے۔ دونوں قسمیں خوشبودار ہوتی ہیں اور جلانے سے جند بیدستر کی بو نکلتی ہے درد کی وجہ سے پیدا ہونے والے اختناق الرحم میں اس کی دھونی مفید ہے۔ اور مرگی میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے دونوں قسموں کا کھانا ملین شکم ہے۔ اگر اس جانور کو سالم جلا دیا جائے تو اس میں زعفران اور "فرقور" اور قردقس کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے لیکن خشکی کا عنصر اس میں کچھ زیادہ ہے کسی قدر قابض ہے، لطیف ہے اس لیے گاڑھے کیموس کو نرم کر دیتا ہے۔ خفقان، رحم اور معدہ و جگر کے دردوں میں مفید ہے۔ (مسیح)

سر میں گرانی اور درد پیدا کرتا ہے۔ (رازی)

اس کی سب سے عمدہ قسم سمندری قرشی ہے جو سرخی اور گہرائی لیے ہوئے ہوتی ہے اس کے بعد فارسی اظفار الطیب ہے جو جسامت میں بڑی اور سیاہی مائل ہے بہتر مانی گئی ہے۔ ان دونوں کے بعد اظفار ذکران ہے جسے اظفار ثعلبیہ بھی کہتے ہیں۔ قرشی اظفار الطیب خوشبوجات میں شامل کیا جاتا ہے جبکہ بربکی، مثلث، فارسی اور ذکران کو قسط بحری وغیرہ جیسی دھونی دینے والی چیزوں میں ملایا جاتا ہے۔ سات گرام اظفار الطیب گرم پانی میں ملا کر پینے سے گردہ و مثانہ کا گاڑھا خون جاری ہو جاتا ہے اور اس کی دھونی سے خون حیض بھی جاری ہو جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

---

[1] صدف فرفیر: سیاہی مائل سخت قسم کی سیپ ہے۔

اطفارالطیب فاسد ریاحوں کوختم کرتا ہے اور اس کی دُھونی نزلہ میں مُفید ہے۔ اس کے دُھوئیں کے لگتے ہی سکتہ، مرگی اور غشی کے مریض ہوش میں آجاتے ہیں۔ اس کی دُھونی سے رحم کی بدبو اور اس کی رطوبت زائل ہو جاتی ہیں۔ متواتر دُھونی لیتے رہنے سے لیسدار اخلاط کے باعث عروق ومجاری میں رُکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ (تجربتین)

اعین السراطین

یہ "سنجسبویہ" ہے اور حرف سین میں اس کی تفصیل آئے گی۔

اغراطین

یونانی نام:۔ اغراطین　　**انگریزی نام:۔** Ageratum
نباتی نام:۔ Achillea viseosa

اس کا پودا بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے، دو بالشت لمبا ہوتا ہے اور اس میں کوئی ٹہنی نہیں ہوتی، "شکل" اور "ریغانس" پودے سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے اس کے سنہرے پھولوں کا چتر پانی کے بُلبلے سے مشابہ اور "امارپطن" پودے کے چتر سے چھوٹا ہوتا ہے پھول عرصہ دراز تک ایک حالت پر قائم رہتے ہیں ان میں کوئی شکن نہیں پڑتی اس لیے اس پودے کا نام "اغراطین" پڑ گیا۔ (دیسقوریدوس)

یہ پودا محلل ہے اور ورموں کو پیدا نہیں ہونے دیتا۔ (جالینوس)
اسے جوش دے کر تکمید کرنے سے یا اس کی دُھونی لینے سے رحم کی سختی دُور ہو جاتی ہے اور پیشاب جاری ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اغنیس

"اغنیس" یونانی نام ہے جس کے معنی "طاہر" کے ہیں۔ اسے "بنجنکشت" بھی کہتے ہیں اور "بنجنکشت"

کا تذکرہ حرف بار میں آئے گا۔

اغیرس

"ثور" رومی کا یونانی نام "اغیرس" ہے حرف حار میں اس کا تذکرہ آئے گا۔

اغرسطس

اس کا یونانی نام اغرسطس ہے اور عربی میں اسے "نجم" و "ثیل" بھی کہتے ہیں حرف ثار کے عنوان میں اس کا تذکرہ آئے گا۔

اغالوجی

اس کو "عود النجور" بھی کہتے ہیں اور اس کا تذکرہ حرف عین میں آئے گا۔

اغلیقی

یونانی نام:۔ اغلیقی۔ اغلیقن۔ علوفن
عربی نام:۔ میفنختج۔ میبختج
فارسی نام:۔ می پختہ

"اغلیقی" یونانی نام ہے جس کے معنی شیریں کے ہیں اور اسے "میبختج" بھی کہا جاتا ہے۔

افتیمون

یونانی نام:۔ افتیمون
عربی نام:۔ شجر الصبغ

سریانی نام:۔ سورمور۔ ہفورنور
دیگر نام:۔ اکاس بیل الایتی۔ امربیل ولایتی
انگریزی نام:۔ Dodder
نباتی نام:۔ Cascute epithymum Linn.

افتیمون یونانی نام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نام سُریانی ہے لیکن ماہرین نباتات کی بہت سی جماعتیں اسے یونانی ہی بتاتی ہیں۔ (مولف)

صعتر سے مشابہ ایک سخت پودے کے پھول ہیں جس کے چھتر ہلکے اور باریک ہوتے ہیں جس میں بالوں کے مانند ریشے ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

قوت میں یہ "حاشا" سے مشابہ مگر "حاشا" سے قوی تر ہے اور اس کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ (جالینوس)

شہد، نمک اور تھوڑے سرکے کے ساتھ چودہ گرام کھانے سے بلغم اور مرۃ سودا کا اسہال ہوجاتا ہے تو خاص طور سے نفخ اور مرۃ سودا والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ "قدوقیا" اور "قساد" میں یہ پودا کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سب سے عُمدہ افتیمون وہ ہے جس کی بُو تیز ہوتی ہے، رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اور جسے شہر "اقریطش" سے لایا جاتا ہے۔ (ابو مدیح راہب)

جسم سے مرۃ سودا کے ختم کرنے میں یہ بیحد مُفید ہے اور مرۃ صفرا والوں کے لیے یہ دوا مضر ثابت ہوتی ہے چنانچہ اس کو کھانے سے آنکھیں بے چینی، متلی اور اکثر قے ہوجایا کرتی ہے۔ بُوڑھوں اور کمزور لوگوں کے لیے مُفید ہے۔ اس کو تنہا یا افسنتین کے ساتھ کھا کر بہت سے لوگوں نے مالیخولیا سے نجات پائی ہے۔ (حبیش ابن الحسن)

تخم افتیمون ۵۴ گرام کے سفوف کو باریک کپڑے میں بطور پوٹلی باندھ کر ۲۷۵ ملی لیٹر شراب میں ڈال کر تاروں بھری رات میں آسمان کے نیچے رکھ دیں پوری رات گذر جانے بعد صبح کو ۲۶ ملی لیٹر شربت ورد اور اسی مقدار میں شربت بنفشہ اور چند قطرے روغن بادام ملا کر پینے سے مالیخولیا والوں کو فائدہ ہوتا ہے نیز مرۃ سودا کثرت سے خارج ہوتا ہے اور کسی ضعف کا احساس نہیں ہوتا۔ (ابن الجزار)

افتیمون میں چونکہ خشکی زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کے استعمال سے مُنہ سُوکھنے لگتا ہے، پیاس

لگتی ہے اور بے چینی پیدا ہوجاتی ہے۔ چنانچہ استعمال سے پہلے روغن بادام شیریں سے اس کی اصلاح کر لینی چاہیے اس کے اجزائے ترکیبی نہایت نازک اور لطیف ہوتے ہیں اس لیے زیادہ باریک پیسنے سے اس کا جوہر ضائع ہوجاتا ہے بہتر ہے کہ زیادہ باریک نہ پیسا جائے۔ سوکھی ہوئی افتیمون کی مقدار ساڑھے تین گرام سے سات گرام تک ہے۔ اور اس کے خیساندے کی مقدار خوراک ۱۴ ملی لیٹر سے ۷ ملی لیٹر تک ہے مذکورہ بالا مقدار خوراک بغیر کسی اصلاح کے دی جاسکتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کی مقدار خوراک چودہ گرام سے اکیس گرام ہے اس کی مذکورہ بالا مقدار خوراک کو بغیر کسی اصلاح کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (رازی)

اس کے سفوف کی پوری مقدار خوراک شراب انگوری کے ساتھ ۳۵ گرام ہے۔ (دوقس)

مرۂ سودا کو خارج کرنے کی یہ ایک بہترین دوا ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۲ گرام افتیمون کو پیس کر ۲۲۴ ملی لیٹر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (بولس)

تشنج اور ورم ریحی میں مفید ہے۔ (شریف)

تشنج امتلائی میں مفید ہے۔ ماء الجبن کے ساتھ کھانے سے مرۂ سودا پوری طرح خارج ہوجاتا ہے خاص طور سے سرطان متقرح والوں کا مرۂ سودا۔ (مسیح)

افتیمون کو مویز (منقی) کے ساتھ ایک ہلکا سا جوش دے کر پینے سے مالیخولیا میں فائدہ ہوتا ہے خاص طور سے ایسے مالیخولیا میں یہ زیادہ مفید ہے جو شراب کو پیتے رہنے کی وجہ سے پیدا ہوجاتا ہے۔ ماء الجبن کے ساتھ کھانے سے بھی مالیخولیا اور زخم والی خارش میں فائدہ ہوتا ہے خاص طور سے جب اس کو روغن بنفشہ کے ساتھ جوش دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ملیٹھی، گل بنفشہ یا سرخ منقی وغیرہ جیسی مرطوب چیزیں اس میں شامل کرلینا ضروری ہوتا ہے۔ (تجربتین)

مرگی میں مفید ہے لیکن اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ اسے دیر تک نہ پکایا جائے۔ (ابن سینا)

یہ دوا کیچوؤں کو خارج کرتی ہے۔ اس کا جوشاندہ بنانے کا بہترین طریقہ ہے کہ پہلے پانی کو کھولا کر آگ سے اُتار لیا جائے پھر اس دوا کو پانی میں ڈال کر دم کر لیا جائے۔ کیونکہ زیادہ پکانے سے اس کی قوت زائل ہوجاتی ہے۔ جوشاندے میں اس کی مقدار خوراک ساڑھے سترہ گرام سے ۳۵ گرام تک ہے۔ (غافقی)

افتیمون ایک ایسی چیز ہے جو صعتر کے درخت پر پائی جاتی ہے اور صعتر سے زیادہ مسہل ہوتی

ہے۔ (بولس)

ماہرین نباتات آج کل ہمارے زمانے میں اور پہلے بھی افتیمون کو "رشموز" کے نام سے جانتے پہچانتے تھے۔ اسے "اقریطس" اور بیت المقدس سے بھی لایا جاتا ہے۔ (مولف)

مرۂ سودا کے خارج کرنے میں اس کا بدل ہموزن تربد اور اس کا چارگنا حاشا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا بدل ڈیڑھ گنا حاشا ہے۔ (رازی)

افسنتین

یونانی نام:۔ افسنتین

عربی نام:۔ ختترق

فارسی نام:۔ مردہ۔موی بخوشہ

نباتی نام:۔ Artemisia absinthium Linn.

ایک چھوٹا اور نرم پودا ہے جس کے تنے سے بہت سی شاخیں نکلتی ہیں جن میں بہت سے کُنجان سفیدی مائل پتے اُشنہ کے پتّوں کی طرح مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے سفید پھول گلِ بابونہ سے مشابہ ہوتے ہیں اور ان کا درمیانی حصّہ زرد ہوتا ہے۔ پھولوں کے جھڑ جانے کے بعد اس میں چھوٹی چھوٹی گھنڈیاں لگتی ہیں جن میں اس کے باریک باریک بیج ہوتے ہیں۔ اس کے مزے میں تلخی و گرفتگی ہوتی ہے۔ (شریف)

افسنتین کے سفید سیاہی مائل پتے اپنی شکل میں گاجر کے پتّوں سے ملتے جلتے ہیں۔ افسنتین کا شمار ان درختوں میں ہوتا ہے جو بہت موٹے نہیں ہوتے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے زرد پھول چمکدار ہوتے ہیں اور یہی دوائۃً استعمال کیے جاتے ہیں۔ (ابوعُبید بکری)

'ابوعُبید بکری نے افسنتین کی جس قسم کا تذکرہ کیا ہے وہ مصر میں آج کل "دمشیشہ" کے نام سے مشہور ہے اور مصر میں کثرت سے پائی جاتی ہے "صعید[1] مصر" والوں سے مَیں نے سُنا ہے کہ اس کا کھانا بچھو کے کاٹے میں مجرب ہے۔ (مولف)

---

[1] صعید قاہرہ کے جنوب میں واقع پہاڑی شہر۔ المنجد الکبیر صفحہ ۳۰۵

یہ بہت مشہور پودا ہے "قبادوقنا" کے "طورس" نامی پہاڑ پر پایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

فارس، اطراف مشرق اور کوہ بکام وغیرہ سے اس کی مختلف قسمیں لائی جاتی ہیں لیکن بہترین قسم صوری اور طرسوسی ہے جو روئیں دار ہوتی ہے اور جس میں صعتر فارسی کے بیجوں کی طرح گرہیں پائی جاتی ہیں۔ صعتر فارسی کی طرح پیسنے سے اس کی بھی تلخی ختم ہو جاتی ہے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ جس کی مثال ایسی ہے جیسے کبوتر کے بچے پر زرد رواں ہوتا ہے۔ (ابو جریج راہب)

جالینوس نے اپنی کتاب "حلیۃ البرود"[1] میں لکھا ہے کہ افسنتین کی سبھی قسمیں دو کیفیتوں یعنی تلخی اور قبوضیت (گرفتگی) سے خالی نہیں ہوتیں۔

نیسطس کا افسنتین زیادہ قوت قبض کا حامل ہوتا ہے۔ بقیہ تمام اقسام میں تلخی زیادہ ہوتی ہے اور چکھنے پر ان میں قبوضیت (گرفتگی) یا تو بالکل خفیف سی محسوس ہوتی ہے یا مطلق نہیں ہوتی۔ اسی لیے ورم معدہ و جگر میں نیسطس کی افسنتین مُفید ہے اور یہ دوسری قسموں سے افضل بھی ہے۔ نیسطس کے افسنتین کی شناخت یہ ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے پھول اور پتے تمام قسموں کے پتّوں سے چھوٹے ہوتے ہیں اور اس میں پھول نسبتاً بہت زیادہ ہوتے ہیں نیز اس میں کسی قدر خوشبو بھی ہوتی ہے جبکہ بقیہ قسمیں بدبُودار ہوتی ہیں۔

جالینوس نے ہی اپنی کتاب الادویہ میں لکھا ہے کہ افسنتین کے مزے میں تلخی، تیزی اور قبوضیت یعنی گرفتگی پائی جاتی ہے چنانچہ یہ دوا خُشکی پیدا کرتی، حرارت، طاقت اور جلا بخشتی ہے۔ اسی لیے عروق و مجاری کے صفراوی خلط کا پیشاب اور اسہال کے ذریعہ خاص طور سے تنقیہ کرتی ہے، سینہ و پھیپھڑا اور معدہ میں جب بلغم رُک جاتا ہے تو ایسی حالت میں اس کا استعمال مُفید نہیں ہوتا کیونکہ اس میں قبوضیت یعنی گرفتگی تلخی سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس میں گرمی و تیزی بھی ہوتی ہے اس لیے سردی سے زیادہ گرمی پہنچاتی ہے۔ اور چونکہ اس کے اجزا میں باہمی مماثلت نہیں ہوتی ان میں کافی بُعد ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا مزاج پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔ اس کے عصارہ میں گرمی پودے سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

اس دوا کے اندر گرمی اور قوت قبض پائی جاتی ہے، معدہ و شکم کے صفراوی فضلات کا تنقیہ کرتی ہے اور بطور حفظ ماتقدم کھانے سے نہ تو پیشاب رُکتا ہے اور نا ہی نشہ آور چیزوں کا خُمار لاحق ہوتا ہے۔

---

[1] عیون الانباء میں کتاب کا نام حیلۃ البرء بتایا گیا ہے۔ مترجم

انجدان اور سنبل رومی کے ساتھ کھانے سے معدہ اور آنتوں کے درد اور نفخ میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا پانی یا جوشاندہ ایک سو گیارہ گرام چند دن تک پیتے رہنے سے بھوک کے ختم ہوجانے اور یرقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے سفوف کو ماء العسل کے ساتھ گوندھ کر حمول کرنے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے۔ فطر یعنی کھمبی کھالینے کی وجہ سے پیدا ہونے والے اختناق میں افسنتین کو سرکہ کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے اور اس کو شراب کے ساتھ کھانے سے "اکسیا" اور شوکران کھالینے سے پیدا ہونے والی سمیت نیز نیولا اور "تنین بحری" کے کاٹنے کی سمیت زائل ہوجاتی ہے شہد اور بورۂ ارمنی میں گوندھ کر ٹھڈی کے نیچے باندھنے سے سوتنجی (حلق کے اندرونی اورام میں) فائدہ ہوتا ہے، شہد میں بھگو کر استعمال کرنے سے آنکھوں کے نیچے پیدا ہونے والے نیلے نشانات، تاریکیٔ چشم اور کانوں سے رطوبات کے بہتے رہنے میں فائدہ ہوتا ہے۔ کان کے درد میں اس کے جوشاندے کی بھاپ سے سینکنا مفید ہے۔ شیرۂ انگور میں پکا کر بطور ضماد استعمال کرنے سے آنکھوں کی ٹیس اور ٹپکن موقوف ہوجاتی ہے۔ کوکھ اور معدہ و جگر کے مزمن دردوں میں اس کے سفوف کو پگھلے ہوئے موم اور روغن حنا میں ملا کر لگایا جاتا ہے کوکھ کے درد میں اس کو روغن گل میں پیس کر کے پگھلے ہوئے موم میں ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ طحال اور استسقائے طبلی والوں کے لیے اس کو انجیر، بورۂ ارمنی اور شیلم[1] کے آٹے میں ملا کر استعمال کرنا مفید ہے۔ افسنتین سے بنی ہوئی شراب کو خاص طور سے "براق" اور "زیدقطس" میں "افسنتینی" کہا جاتا ہے وہاں کے لوگ اس شراب کو مذکورہ بالا امراض میں اس وقت استعمال کراتے ہیں جبکہ مریض کو بخار نہیں ہوتا اور موسم گرما میں اس کو حفظ ماتقدم کے طور پر پیتے بھی ہیں کیونکہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شراب ان کی صحتوں کو بحال رکھتی ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ جب اسے صندوقوں میں بکھیر دیا جاتا ہے تو کپڑے دیمک سے محفوظ ہوجاتے ہیں افسنتین کو روغن زیتون میں بھگو کر جسم پر لگانے سے مچھر قریب نہیں آتے۔ اس کے پانی میں روشنائی گھول کر جس کتاب کو لکھا جاتا ہے اُسے چوہے نہیں کاٹتے۔ افسنتین کے عصارے اور پودے کے افعال و خواص بظاہر یکساں ہیں لیکن ہم نے عصارے کو شراب میں نہیں استعمال کیا ہے کیونکہ یہ معدہ کے لیے مضر ہے اور دردِ سر پیدا کرتا ہے۔ اس کے عصارے کو روغن زیتون کی تلچھٹ میں پکا کر نقلی بنایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا گرمی پیدا کرتی، سدّوں کو کھولتی اور ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔ سر کی رطوبتوں کو خشک کر کے

---

[1] شیلم گیہوں کے کھیت میں پیدا ہونے والا جو سے چھوٹا دانہ جس کا مزہ تلخ رنگ سرخ یا سیاہی مائل ہوتا ہے نشہ آور ہے۔ (محیط اعظم)

بینائی کو تیز کرتی ہے، جسم کی رنگت کو نکھارتی اور پیشاب کو جاری کر دیتی ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اس لیے ہر نازک طبع انسان اس کے کھانے میں ناگواری محسوس کرتا ہے۔ (روفس)

چہرے کی بھر بھراہٹ ہاتھ پیروں کے اورام، فسادِ مزاج کی ابتداء، بالخورہ اور آنکھوں کی جھلّی کے لیے مُفید اور زود اثر ہے۔ شکاعی کے افعال و خواص بھی اس سے ملتے جُلتے ہیں۔ (ابوجریج راہب)

مرّۂ سودا کی زیادتی میں اس کا جوشاندہ یا خیساندہ انتہائی مُفید ہے۔ خصوصاً جبکہ افتیمون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ (حبیش)

بچھو کے کاٹے میں بیحد مُفید ہے۔ معدہ و جگر کو قوت دیتی اور پُرانے بخاروں میں مُفید ہے۔ اس کے پتّوں کے سفوف کو خرقۂ کتان میں پوٹلی بنا کر اُبلے ہوئے گُن گُنے پانی میں ڈبو کر پُرانے طرفۂ چشم کے مریض کی آنکھ کو سینکنے سے جما ہوا خون پوٹلی میں آجاتا ہے یہاں تک کہ پوٹلی کو نچوڑنے سے خون ٹپکتا ہے۔ (رازی)

اس کی مقدار خوراک ساڑھے چار گرام سے سات گرام تک ہے۔ اور اس کے جوشاندے یا خیساندے کی مقدار خوراک ساڑھے ستّرہ ملی لیٹر سے ساڑھے چوبیس ملی لیٹر تک ہے۔ (ابن ماسویہ)

بواسیر اور مقعد کے شگاف میں مُفید ہے۔ اس کو کھانے اور لگانے سے پپوٹوں کی سُوجن اور اعضاء کی اندرونی سختی دُور ہو جاتی ہے۔ اس کے جوشاندے کے چھڑکنے سے پسّو مر جاتے ہیں اور اس کی دُھونی سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ (مجہول)

جالینوس نے اپنے رسالۂ "اغلوقن" میں لکھا ہے کہ افسنتین میں دو طرح کی قوّتیں پائی جاتی ہیں ایک قابض دوسری مسہل چنانچہ جب اسے نضج مادّہ سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے تو مادۂ مرض اس کی قوت قابضہ کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے اور آسانی سے تحلیل نہیں ہوتا کیونکہ اس کی قوتِ مسہلہ مادّے کو دستوں کے ذریعہ خارج ہونے کے لیے ترکت میں لاتی اور جھنجھوڑتی ہے اور قوت قابضہ اپنی قبوضیت (گرفتگی) کے باعث مادّے کو بڑھا دیتی ہے۔ دو قوّتوں کے آپسی تاثیراتی اختلاف کے باعث ایک طرح کی جنگ چھڑ جاتی ہے اس نوعیت عمل سے طبیعت کو ماندگی، کسلمندی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس مادّے کو لطیف بنانے اور اس میں نضج پیدا کرنے کے بعد جب اسے استعمال کیا جاتا ہے تو مادّہ آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے اور افسنتین کی دونوں متضاد قوتیں اسہال کا کام انجام دینے لگتی ہیں قوتِ مسہلہ تو بہر حال دفع مادّہ کرتی ہی ہے اور قوتِ قابضہ اس اعتبار سے قوتِ مسہلہ کی معاون ہو جاتی ہے کہ یہ مادّے کو یکجا کر دیتی ہے اور جو ہر اعضاء کو طاقت بھی

دیتی ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

رسالۂ اغلوقن میں جالینوس نے مذکورہ بالا قول کو کہیں نہیں پیش کیا ہے یہ رسالۂ اغلوقن سے اضافات ہیں احمد بن خالد نے غلطی سے جالینوس سے منسوب کر دیا ہے۔ (ابن سمحون)

افسنتین گرم مزاج معدہ کو طاقت بخشتی اور اس سے گرم اخلاط کا تنقیہ کر کے بھوک کو بڑھا دیتی ہے۔ گرم خلطوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے جوڑوں کے دردوں میں بیحد مفید ہے۔ اس کو سرکہ میں پکا کر لگانے سے طحال کا درد دور ہو جاتا ہے۔ ورم جگر کے آخری درجہ میں اس کو روغن زیتون اور اکلیل الملک کے ساتھ پکا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے فالج والوں کے معدہ پر جب صفراوی خلط جمع ہو جاتا ہے تو اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے خواہ صفراء کی زیادتی گرم دواؤں کے کھانے سے ہو خواہ ہوا کی گرمی سے۔ اس کی تاویل یہ ہے کہ افسنتین اپنی انتہائی گرمی کی وجہ سے اعضاء صلبہ (اعضاء کی سختی ان کے ٹھنڈے ہونے کی علامت ہے) کو براہِ راست فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور جب اس کے استعمال سے گرم اخلاط نیچے کی طرف اُتر جاتے ہیں تو جس عضو سے اُترتے ہیں اس کو ٹھنڈک کے ذریعہ بالعرض بالواسطہ فائدہ پہنچتا ہے۔ (تجربتین)

افسنتین کو روغن بادام میں اتنا پکایا جائے کہ اس کی قوت روغن میں جذب ہو جائے پھر اس میں بکرے کے پتے کی تھوڑی مقدار ملا دی جائے اس محلول کو کان میں ٹپکانے سے کان کی ریاح تحلیل ہو جاتی ہے، اس کے پھوڑوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور بہرے پن میں فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے بیجوں اور پھولوں کے تیل کی مالش اعضاء شکنی میں مفید ہے تقویت معدہ کے سلسلہ میں اس کا ہموزن اسارون اس کے نصف وزن ہلیلۂ زرد کے ساتھ ہے۔ (شریف)

شراب افسنتین بنانے کے کئی طریقے ہیں۔ چنانچہ کچھ (۹۶۰ اونس) شیرۂ انگور میں ۴۰۵ گرام افسنتین ملا کر پکاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے اس تہائی حصے میں کچھ لوگ ستر قسط یعنی ۱۴۰۰ اونس شیرۂ انگور اور ۲۰۲ گرام افسنتین شامل کر کے اُسے خوب ملا لیتے ہیں اور برتنوں میں رکھ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب گاد وغیرہ بیٹھ جاتا ہے تو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں۔

کچھ لوگ ۹۶۰ اونس شیرۂ انگور میں ایک ۹۰۰ گرام افسنتین ڈال کر تین ماہ تک رکھے رہتے ہیں۔

کچھ لوگ ۸۰ اگرام یا ۱۴۴ گرام افسنتین کو کوٹنے کے بعد ایک موٹے کپڑے کے ٹکڑے میں باندھ کر ۹۶۰ اونس شیرۂ انگور میں ڈال کر دو ماہ تک چھوڑ دیتے ہیں۔

کچھ لوگ افسنتین ۱۰۲ اگرام یا ۱۳۶ اگرام سنبل، دارچینی، تج، قصب الذریرہ، شگوفہ اذخر اور شگوفہ خرما

ہر ایک ۶۸ گرام لے کر سب کو نیم کوب کرکے ۴۴۱۴۰ اونس شیرۂ انگور میں ملا کر برتن میں رکھ کر اور اس کا منہ مضبوطی سے باندھ کر دو ماہ کے لیے رکھ چھوڑتے ہیں اور پھر اُسے نچوڑنے اور صاف کرنے کے بعد دوسرے برتن میں حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔

کچھ لوگ ۴۴۱۴۰ اونس شیرۂ انگور میں (۶۲ گرام) سنبل رومی اور (۱۸۰ گرام) افسنتین کی پوٹلی بنا کر ڈال دیتے ہیں اور ۴۰ روز کے بعد صاف کرکے دوسرے برتن میں منتقل کرکے استعمال میں لاتے ہیں۔

کچھ لوگ ۱۴۴۰۰ اونس شیرۂ انگور میں ۶ ۴۰گرام افسنتین اور ۲۷ گرام خشک صنوبر کا گوند ملا دیتے ہیں اور دس دن پڑا رہنے کے بعد چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں۔

شراب افسنتین معدہ کو طاقت دیتی اور پیشاب کو آسانی سے خارج کر دیتی ہے۔ گردے، طحال اور جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ یرقان، ضعف ہضم، بھوک کی کمی، شراسیف کے نیچے کے تناؤ، حیض کے رُک جانے، پیٹ کے کینچوؤں، درد معدہ اور نفخ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

"اکیسا" کو زیادہ مقدار میں کھا لینے سے پیدا ہونے والے سمی اثرات افسنتین کے کھانے سے پوری طرح زائل ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

افنیقطس

یونانی نام:۔ افنیقطُس۔ افیقطُس

نباتی نام:۔ Herniaria glabra

ایک چھوٹا سا پودا ہے جس کے پتے بھی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ درد جگر اور بعض مہلک دواؤں کے اثرات زائل کرنے میں اسے کھایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

قسطا بن لوقا نے لکھا ہے کہ یہ ایک چھوٹا پودا ہے اور اس کے پتے سداب کے پتوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کسی قدر اُوپر کو اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں اس کا تنا پتلا اور تین یا چار انگشت لمبا ہوتا ہے جس کے اُوپر کاسنی کے بڑے پودے کے تنے کی طرح سفید سفید روئیں ہوتے ہیں۔ ٹہنیاں باریک باریک ایک انگشت لمبی نصف تنے سے لے کر اُوپر تک بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے بیج بتھوے کے بیجوں کی طرح زیادہ تر سیاہ اور بہت کم سفید ہوتے ہیں۔ نیز یہ کسی قدر لمبے اور مُولی کے بیجوں کی طرح غلاف میں پائے جاتے ہیں۔ جو رنگ ان کے پھولوں کا ہوتا ہے وہی رنگ ان کے پھلوں کا بھی ہوتا ہے۔ مہلک

دواؤں کے اثرات کو زائل کرنے، درد جگر اور اس کے ورم کو ختم کرنے کے لیے پورے پودے کو کوٹ کر کھلایا جاتا ہے جگر وطحال کے سدّوں کو یہ پودا کھولتا ہے، گرم ورموں کو تحلیل کر کے ختم کرتا، تمام اعضاء کے گاڑھے (بدبودار) ریاحوں اور نفخ کو زائل کرتا ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں اس کے دو گرام ٹھنڈی شراب کے ساتھ تین دن تک مسلسل کھلائے جاتے ہیں۔ آبی مقامات اور دریاؤں کے پاس یہ پودا اُگتا ہے اور وہیں سے لایا جاتا ہے۔ پکائے جانے والے غلّوں مثلاً گیہوں، جو اور گندنا وغیرہ کے درمیان یا ان کے قریبی مقامات پر بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے، بہت سے لوگ اِسے پہچانتے ہیں اور مذکورہ بالا امراض میں استعمال کرتے ہیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ ریتیلی اور کنکریلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے، شام، مصر، اسکندریہ کے ساحلی علاقوں اور ان کے مضافات میں خاص طور سے پایا جاتا ہے۔ اس کی بو اُن تمام چیزوں کی بُو سے مشابہ ہوتی ہے جو اُترج کی بُو سے مشابہ ہوتی ہیں اور اس کی خوشبودار جڑ شکل میں کھمبی سے مشابہ چکنی ہوتی ہے جس میں کوئی شاخ نہیں ہوتی نیز اس کی جڑ کا نچوڑا ہوا پانی مذکورہ بالا امراض میں نسبتاً زود اثر ہوتا ہے لیکن موسمِ ربیع کے علاوہ کسی اور موسم میں دستیاب نہیں ہوتا۔ (غافقی)

افیقون

نباتی نام:۔ Hypecoum procumbens

یہ پودا کاشت کی زمینوں خاص طور سے گیہوں کے کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ پتے سداب کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور ٹہنیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ قوت میں یہ صمغ خشخاس یعنی افیوں سے مشابہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تیسرے درجے کی سرد دواؤں کی طرح اس کا مزاج بھی سرد ہے سردی کے لحاظ سے اس میں اور خشخاس میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مخدر اور مسکن ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں کو پیس کر گرم ورموں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور درد والے مقام پر لگانے سے بہت سکون ملتا ہے۔ (شریف)

افیون

یونانی نام:۔ ابیون قنطید۔ قیطید۔
عربی نام:۔ افیون۔لبن الخشخاش۔مُرقد۔
فارسی نام:۔ تریاک
بربری نام:۔ تریاق
دیگر نام:۔ اپہو۔ابھیم۔افیم۔
انگریزی نام:۔ Opium
نباتی نام:۔ Papaver somniferum Linn.

یہ سیاہ خشخاش کا دُودھ ہے۔ (موئف)

مشرق و مغربی ممالک میں صرف مصر ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں اسے لوگ عام طور سے جانتے پہچانتے ہیں اور مصر میں بھی خاص طور سے پورٹ صعید کے سیوط نامی علاقے میں لوگ اسے پوری طرح جانتے ہیں۔ دوسرے شہروں میں یہیں سے اس کو برآمد کیا جاتا ہے۔ (تیمی)

سیاہ خشخاش کا عصارہ اور اس کا گوند اس کے بیجوں سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے یہ خشکی اور غلظت بھی پیدا کرتا ہے۔

مٹر کے دانے کے برابر استعمال کرنے سے تمام درد موقوف ہو جاتے ہیں، نیند آجاتی ہے۔ مادے کا نضج بھی ہو جاتا ہے اور مزمن کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے لیکن زیادہ مقدار میں کھا لینے سے گہری نیند طاری ہو کر ابن عشی کا سا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے اور کھانے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔

روغن گل میں ملا کر لگانے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔ روغن بادام مرکی اور زعفران میں ملا کر کان میں ٹپکانے سے اس کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔ پھوڑے اور جمرہ میں اس کو اُبلے ہوئے انڈے کی زردی اور زعفران میں ملا کر لگانا مفید ہے۔ شیر زن اور زعفران میں ملا کر لگانے سے نقرس میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا فتیلہ بنا کر مقعد میں رکھنے سے نیند آجاتی ہے۔

عُمدہ افیون وہ ہے جو وزنی ہو، جس کی بُو سے نیند آجائے، کڑوی ہو، پانی میں آسانی سے تحلیل ہو جائے، کھردری اور دانے دار نہ ہو، پانی لگتے ہی موم کی طرح یک لخت جامد اور بستہ نہ ہو دھوپ میں رکھنے سے پگھل جائے اور چراغ کی لو پر رکھنے سے جل اُٹھے اور اس کی لو سیاہ نہ ہو اس کو بجھانے سے بُو تیز ہو جائے۔

جنگلی کاہو کے پتوں کے عصارے، شیافت ماميثا (ماميثا کا نچوڑا ہوا پانی) یا کسی عصارے کی آمیزش سے اسے نقلی بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اشیاف ماميثا ملی ہوئی افیون کو پانی میں بھگونے سے زعفران کی سی خوشبو آتی ہے۔ جنگلی کاہو کے پتوں کے عصارے کی آمیزش ہو تو پانی میں بھگونے سے افیون کی بُو کم ہو جاتی ہے اور چھونے سے کُھردری معلوم ہوتی ہے۔ جس میں کوئی عصارہ شامل ہوتا ہے وہ چکنی اور تاثیرات کے لحاظ سے کمزور ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اس میں تربی بھی ملا دیتے ہیں۔ جب اس کو کپڑے پر رکھ کر بریاں کیا جاتا ہے تو نرم اور یاقوت کی طرح سُرخ ہو جاتی ہے۔ افیون کو سُرمہ وغیرہ میں ملایا جاتا ہے۔ "دیاغورس" کہتا ہے کہ افیون سے گہری نیند آجاتی ہے اور بینائی کمزور ہو جاتی ہے اس لئے "سطراطیس" نامی حکیم اسے آشوب چشم اور کان کے علاج میں نہیں استعمال کرتا تھا۔

"اندراوس" کہتا ہے کہ اگر خالص افیون آنکھوں میں بطور سُرمہ لگایا جائے تو آدمی اندھا ہو سکتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک خیال یہ ہے کہ اس کی بُو سے صرف نیند لانے کے لیے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ بقیہ اس کے سارے اجزا صحت کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں لیکن تجربات نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

کچھ لوگ خشخاش کی گھنڈیوں اور اس کے پتوں کو نیم کوب کر کے لولب[1] وغیرہ سے اس کا پانی نکالتے ہیں اس کے بعد کھرل کر کے ٹکیاں بنا لیتے ہیں۔ افیون کی اس قسم کو "منقونیون" کہتے ہیں جو اپنی تاثیرات میں اصل افیون سے کمزور ہے۔

افیون (عصارۂ خشخاش) نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ خشخاش کے پودے سے جب شبنم دُھوپ کی گرمی سے خشک ہو جائے تو خشخاش کی پھلیوں میں اُوپر کی سطح پر چاروں طرف چاقو سے باریک شگاف اس طرح لگائیں کہ گھاؤ نہ بنے اور پھر اُسی شگاف سے ہر پھل میں اُوپر سے نیچے کی طرف چاقو سے ایک نالی جیسا باریک شگاف بنائیں یہ شگاف اتنا گہرا نہیں ہونا چاہیے کہ اُوپر سے آنے والی رطوبت اس میں رُکے یا جذب ہو کر رہ جائے۔ اس کے بعد اس رطوبت کو اس نالی سے اُنگلی پر لے کر صدف میں جمع کر لیں۔ اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر کے وقفے سے رطوبت لیتے رہیں۔ عام طور پر رطوبت دو دن تک جمع کی جا سکتی ہے اس عصارے کو کھرل میں اچھی طرح پیس کر خشک کر کے ٹکیاں بنالیں اور حفاظت سے رکھ لیں۔ (مسند یس)

افیون زخموں کو خشک کرتی ہے اس کے کھانے سے ذہن و فکر باطل ہو جاتے ہیں اور جند بید ستر کے

---

[1] لولب ایک آلے کا نام ہے جس سے سبز چیزوں کے پانی نکالے جاتے ہیں۔

بغیر کھا لینے سے فعل ہضم باطل ہو جاتا اور معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ (ابن سینا)

افیون کو سرکہ میں حل کر کے گدھے کے نتھنوں پر لگا دینے سے اُس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں اور وہ رینگنے لگتا ہے۔ (خواص مہرارس)

سات گرام یا اس سے زیادہ افیون کی مقدار قاتل ہے۔ جس کو کھانے سے تشنج، غشی اور اکثر خشک خارش ہو جاتی ہے، منہ سے افیون کی بُو آتی ہے خارش کے عارضہ میں یہ بُو سارے جسم سے آتی ہے، آنکھیں دھنس جاتی ہیں اور زبان میں گونگا پن ہو جاتا ہے، اطراف بدن اور ناخن میلے کچیلے ہو جاتے ہیں، پسینہ ٹھنڈا آنے لگتا ہے موت کے وقت سارا بدن پہلے ہی سے اکڑ جاتا ہے، گہری نیند اور سارے بدن سے افیون کی بُو کا خارج ہونا موت کی خاص علامات ہیں۔ (رازی)

جس نے افیون کھائی ہو اس کے معدہ کا تنقیہ قے کے ذریعہ کرانے کے بعد گھی پلایا جائے گرم حقنے لگائے جائیں، سکنجبین میں نمک ملا کر پلایا جائے۔ اور روغن گل کو نیم گرم کر کے شہد میں ملا کر پلائیں۔ شراب خالص میں افسنتین زیادہ مقدار میں ڈال کر پلانا بھی مفید ہے نیز دارچینی سرکہ نیم گرم میں ملا کر، بورۂ ارمنی آب پودینہ میں ملا کر، تخم سداب صحرائی مرچ میں ملا کر، شراب سرخ اور مرچ جند بید ستر میں ملا کر اور سکنجبین و جوشاندۂ پودینہ شراب میں ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔

مریض کو ہوش میں لانے کے لیے دوائیں سنگھانا بھی کارآمد ہے۔ مریض کو گرم پانی سے نہلایا جائے اخارش کی حالت میں سارے جسم کی تکمید کی جائے۔ نہلانے کے بعد شراب یا شراب طلاء (شراب کی ایک قسم) اور مرغن شوربا پلانا بھی مفید ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا بدل بزرالبنج (اجوائن خراسانی) تین گنا، پوست بیخ لفاح یا لفاح کے بیج دوگنا ہیں۔ یا عصارۂ لفاح دوگنا ہے۔ (دیسقوریدوس)

افتمیدیون

یونانی نام: افتمیدیون۔ فافیوس۔ افیمیدون

نباتی نام: Epimedium alpinum

ایک پودا ہے جس کا تنا بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پتے قسوس کے پتوں کی طرح تعداد میں کم و بیش دس ہوتے ہیں۔ اس میں پھل اور پھول نہیں آتا، جڑ سیاہ اور باریک ہوتی ہے جس کی بُو ناگوار ہوتی ہے اور جس کا کوئی نمایاں مزہ نہیں ہوتا۔ آبی مقامات پر یہ پودا اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے میں چونکہ رطوبت کے ساتھ ساتھ کسی قدر سردی بھی پائی جاتی ہے اس لیے اس کا کوئی نمایاں مزہ نہیں ہوتا اسی لیے اس کے لگانے سے پستانیں بہت زیادہ بڑھنے نہیں پاتیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے کھانے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔ (جالینوس)

پستانوں کو بڑھنے سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کے پتّوں کو روغن زیتون میں پیس کر ضماد بنایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ کو استعمال کرنے سے استقرار حمل نہیں ہوتا اور اس کے پتّوں کو باریک پیس کر ستّرہ گرام کی مقدار میں شراب کے ساتھ حیض سے پاک ہونے کے بعد کھانے سے بھی استقرار حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریدوس)

افنوس

یونانی نام :۔ فافیوس المحرقی۔ افنوس۔ انیبوس۔ خامالانس

انگریزی نام :۔ Apios

نباتی نام :۔ Euphorbia apios

بعض لوگ اسے "اسجاس" اور بعض "رایا بس اغربا" کہتے ہیں۔ جس کے معنی جنگلی مُولی کے ہیں۔

ایک پودا ہے جس کے دو یا تین تنے اذخر کے تنوں کی طرح پتلے پتلے کسی قدر زمین سے اُوپر کو اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں پتے سداب کے پتّوں کی طرح سبز اور پھل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ پودۂ خُنثیٰ کی جڑ سے مشابہ مگر اس سے زیادہ گول اور ناشپاتی سے ملتی جلتی ہے جس میں رطوبت بھری ہوتی ہے اس کا چھلکا سیاہ اور اندرونی حصّہ سفید ہوتا ہے۔ اِس پودے کا بالائی حصّہ استعمال کرنے سے بلغم اور صفراء کا تنقیہ قے کے ذریعہ ہوجاتا ہے جبکہ نیچے کا حصّہ دُست آور ہوتا ہے۔ پورے پودے کو استعمال کیا جائے تو قے اور دُست دونوں جاری ہوجاتے ہیں۔

جڑ کی رطوبت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جڑ کو کُچل کر پانی میں بھگو دیا جائے اور برتن کو ہلاتے رہیں جب رطوبت پانی کے اُوپر اکٹھا ہوجائے تو کسی پرندے کے پَر سے اُٹھا کر سُکھا لیں۔ اس رطوبت کو ساڑھے پچّیس گرام کی مقدار میں استعمال کرنے سے قے اور دُست دونوں آنے لگتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

افشرح

انگریزی نام :۔ Extract

افشرح فارسی ہے اور عربی میں اسے "رُب" کہتے ہیں۔ جن جن میوہ جات اور دواؤں سے یہ تیار کیا

جاتا ہے انھیں کے ذیل میں اُن کے رُبوب کا تفصیلی تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے۔

اَفعی

عبرانی نام:۔ افعی
یونانی نام:۔ احدیا۔احادیا

افعی (کالے سانپ) کے گوشت کو جب مار ماہی (بام مچھلی) کی طرح نمک، روغن زیتون، سویا، گندنا اور پانی کی مناسب مقدار ڈال کر پکایا جاتا ہے تو یہ بدن انسانی پر نمایاں گرمی و خشکی پیدا کرتا ہے، تمام بدن کے فاسد مادے کو تحلیل کرکے جلد کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے اس کے متعدد تجربے میں نے خود اپنی نوجوانی کے زمانے میں اپنے ہی شہر کے مریضوں پر کئے ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱)

ہمارے شہر میں ایک جذامی کا عارضہ جب اس قدر بڑھا کر دوسرے لوگوں کو بھی اس سے متاثر ہونے کا خطرہ پیدا ہونے لگا تو شہر کے لوگوں نے اپنی بستی سے قریب ہی ایک چھوٹے سے ٹیلے پر پانی کے چشمے کے پاس اس کے لیے ایک جھوپڑی بنوا دی جس میں اس کو منتقل کر دیا اور حسب ضرورت اس کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ ایک بار حسب دستور "شعریٰ عبور[۱]" کے نکلنے کے وقت کاشتکاروں نے اس جذامی کے قریب ہی کھیت میں شراب کا خوشبو دار گھڑا رکھ دیا۔ اس کے بعد جب شراب پینے کا وقت آیا تو ایک نوجوان نے آبخورے میں شراب انڈیلنا شروع کی اچانک اس کے آبخورے میں گھڑے سے مردہ افعی شراب کے ساتھ آگیا اس پر سارے کسانوں نے شراب نہ پینے میں عافیت سمجھی اور اس جذامی کو جو اپنی زندگی سے تنگ

---

[۱] شعریٰ عبور ایک ستارہ کا نام ہے جو جوزا کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ یہ دو ستارے ہیں ایک "شعریٰ عمیا" اس کو شعریٰ شامی بھی کہتے ہیں۔ یہ اتر کی طرف طلوع ہوتا ہے اور کم روشن والا ہوتا ہے۔

دوسرا "شعریٰ عبور" جسے شعریٰ یمانی بھی کہتے ہیں۔ یہ دکھن کی طرف طلوع ہوتا ہے اور بہت زیادہ روشن ہوتا ہے لغات قطبیہ صفحہ ۱۵۲۔

آیکا تھا اس خیال سے وہ شراب پلادی کہ اس کو پی کر موت اس کی تکلیف کا خاتمہ کر دے گی۔ لیکن اس شراب نے اس جذامی کو شفایاب بنا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ اس کے پورے جسم کی کھال موٹی ہو کر جانوروں کی کھال کی طرح گرنے لگی اور جسم کی نرم کھال اس طرح ظاہر ہوئی جیسے گھونگھے، سیپ، اور کیکڑے کا گوشت اُوپر کی کھال اُتر جانے کے بعد دکھائی دیتا ہے۔

(۲)

ہمارے شہر سے قریب "آسیا" میں "مرسیا" نامی مقام پر بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ وہاں کا ایک جذامی ایک گرم چشمہ کے پانی سے غسل کیا کرتا تھا اور اسے اپنے لیے مُفید سمجھتا تھا۔ اس کی ایک لونڈی تھی جسے سمجھنے میں اس نے غلطی کی تھی اور اُسے اپنی باندی بنا لیا تھا وہ بہت خوبصورت تھی اور اس کے بہت سے دوست اور بھی تھے جن کا اُس جذامی کو علم نہ تھا۔ بلکہ جذامی نے اس پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے اپنا سارا مال واسباب اس کی تحویل میں دے رکھا تھا۔ اسی حالت میں ایک عرصہ گذر گیا اور وہ جذامی اپنی باندی کے ساتھ اس مقام پر نہانے کے لیے جا رہا تھا۔ ایک دن وہاں سے کچھ دُور خشکی کی جگہ پر ایک قافلہ اُترا جہاں وہ قافلہ اُترا وہاں پر کالے سانپ بہت زیادہ تھے۔ قافلے کے پاس شراب کے گھڑے تھے جن میں ایک گھڑے کا مُنہ اچھی طرح بند نہ ہوا اور اس میں ایک کالا سانپ گھس کر مر گیا باندی نے اپنے مالک کو ہلاک کرکے اس سے چھٹکارا پانے کا یہ موقع غنیمت سمجھا اور اُسے اُس گھڑے کی کچھ شراب پلادی۔ لیکن وہ جذامی اس شراب سے بالکل اسی نوعیت کے ساتھ شفایاب ہوگیا جس طرح پچھلے قصے میں ٹیلے پر رہنے والا جذامی ہوا تھا۔ یہ دونوں واقعے اتفاق طور پر میری نظر سے گذرے۔

(۳)

اب میں اس موقعہ پر ایک ایسا واقعہ تفصیل کے ساتھ سُناتا ہوں جس میں میرا بھی کچھ دخل ہے۔

ایک فلسفی جن کو اس مرض نے عاجز کر رکھا تھا سختیٔ مرض اور مسلسل تکلیف سے پریشان ہو کر موت کو زندگی پر ترجیح دیتے تھے ان کی اس حالت زار کو دیکھ کر میں نے گذشتہ دونوں واقعات ان کے سامنے بیان کیے۔ یہ فلسفی اور ان کے ایک دوست دونوں اعلیٰ درجے کے کاہن تھے۔ چنانچہ

ان دونوں نے ایک پرندے کو ذبح کرکے فال نکال کر اس بات کا پتہ چلایا کہ یہ عمل اُن کے لئے بہتری کا باعث ہوگا۔ فال اور گزشتہ دونوں واقعات میں مطابقت دیکھ کر انھوں نے اسی طرح کی زہریلی شراب پی لی اور نتیجہ وہی ہوا جو گذشتہ دونوں واقعات میں جذامیوں کے ساتھ پیش آیا تھا یعنی ان کے جلد کی بھوسی حسب دستور سابق اُترنے لگی۔ اس کے بعد ہم نے زخموں کو مندمل کرنے والی مروجہ دواؤں سے اس کا علاج کر دیا۔

(۴)

ایک آدمی سانپ پکڑنے کا پیشہ کرتا تھا اُسے جذام شروع ہونے لگا میں نے فوراً اس کے علاج کا ارادہ کیا سب سے پہلے اس کی فصد کھول کر خونِ فاسد کو نکالا اور پھر مسہل سودا ادویہ کو استعمال کرایا یہاں تک کہ وہ کمزور اور دُبلا ہوگیا پھر میں نے اُسے اس کے ہی پکڑے ہوئے ایک سانپ کو اس طرح پکا کر کھانے کا مشورہ دیا جس طرح بام مچھلی وغیرہ پکا کر خوشبودار بنائی جاتی ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور اپنے مرض سے نجات پائی۔

(۵)

ایک اور مالدار آدمی جو ایک دوسرے شہر "براق" کا رہنے والا تھا اس مرض میں مبتلا ہوا۔ اس نے خواب دیکھا کہ خدا کی طرف سے اسے "ابرعاسں" (مقام کا نام) جاکر افعی کے گوشت سے بنی ہوئی ایک دوا کھانے اور جسم پر لگانے کا حکم دیا جارہا ہے اور اُسے یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ دوا اس کے لئے تریاق ہے۔ اس نے اپنے خواب پر پورا عمل کیا چنانچہ "ابرعاسں" جاکر یہ دوا کھائی اور لگائی۔ نتیجہ میں اس کا مرض تھوڑے ہی دن بعد کھال اُترنے والے مرض میں تبدیل ہوگیا اس کے بعد وہ اس مرض سے بھی نجات پاگیا۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ افعی کے گوشت میں قوت تخفیف بھی ہے جس سے مذکورہ دونوں افعال انجام پاگئے۔

افعی کی گولیاں بنائی جاتی ہیں اور اسے تریاق میں بھی ڈالا جاتا ہے۔ اس کو اچھی طرح باریک پیس چھان کر اسے نمک میں ڈالا جاتا ہے جسے جذامیوں کی غذا میں استعمال کیا جاتا ہے۔

افعی کا گوشت کافی گرم، محلل اور مجفف ہے ایسا لگتا ہے کہ اس میں جلد کی طرف نفوذ کرنے والی کوئی

قوت ہوتی ہے جو سارے جسم کے فضلات کو جلد کی طرف دفع کرنے کا عمل کرتی ہے اسی لئے اس کے کھانے سے جسم میں جوئیں بہت پڑجاتی ہیں، فاسد اخلاط بدن میں جمع ہو جاتے ہیں جو کھانے والے کی جلد سے نکلتے رہتے ہیں۔ اور چھلکے بن بن کر ظاہر جسم سے گرتے رہتے ہیں۔ یہ اُن دواؤں میں ہے جو جلد کی طرف میلان رکھنے والے اخلاط کو بیک وقت جمع کرتی اور اُن کو خارج بھی کرتی ہے خواہ یہ سرد و خشک گاڑھے اخلاط ہوں یا خارش، جذام اور جلد سے بھوسی چھوٹنے والے مرض کی شکل میں ہو۔

افعی کے گوشت کا نمک بھی تیار کیا جاتا ہے جس کے خواص افعی کے گوشت سے مشابہ یا اس سے کچھ کم ہوتے ہیں نمک بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی کی ایک کوری ہانڈی میں نمک، سویا، انجیر، ۴۰۰ گرام ہر ایک کوٹ پیس کر رکھا جائے اور اس میں ۲۴ گرام شہد ملایا جائے پھر ایک زندہ افعی ہانڈی میں چھوڑ کر ہانڈی کا منھ اچھی طرح بند کر دیا جائے اس ہانڈی کو تنور میں رکھ کر اتنا بھونیں کہ نمک انگارے کی طرح ہو جائے اس کے بعد باریک پیس چھان کر رکھ لیں۔ اس میں سنبل الطیب یا کسی قدر تیز پات کا اضافہ کر دینے سے مزہ بہتر اور خوشبودار ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

افعی کا گوشت پکا کر کھانے سے بینائی تیز ہوتی ہے، اعصابی دردوں میں فائدہ ہوتا ہے اور خنازیری گلٹیاں بڑھنے نہیں پاتیں۔

افعی کا گوشت کھانے کے لیے پہلے اس کی کھال اتار کر سر اور دُم کو کاٹ دینا چاہیے کیونکہ ان میں گوشت نہیں ہوتا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ پہلے ہی سر اور دم کاٹ دیے جائیں پھر کھال آتاری جائے صحیح نہیں ہے بقیہ حصہ کو دھو کر روغنِ زیتون، شراب اور تھوڑا نمک اور سویا ڈال کر پکائیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے کھانے سے جوئیں پڑجاتی ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو لوگ اس کو کھاتے ہیں ان کی عمریں لمبی ہوتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

افعی قوائے انسانی کو طاقت بخشتا ہے، حواس اور جوانی کا محافظ ہے اس کے کچے گوشت کو اسی کے کاٹے ہوئے مقام پر پیس کر رکھنے سے درد جاتا رہتا ہے اور اس کو بالخورہ کے مقام پر رکھنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

گھروں میں نکلنے والے سانپ کو جلا کر پیس لیا جائے اور اس کی راکھ روغن زیتون میں ملا کر لیپ کریں تو خنازیری گلٹیاں (کنٹھ مالا) تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ مجرب ہے۔ (طبری)

افعی کا گوشت جس نے کثرت کے ساتھ کھایا اس کے جسم میں پھوڑے پیدا ہو گئے اور مزاج بگڑ گیا۔ (مجہول)

اُقحوان

یونانی نام :۔ اوبیانس۔ ابانیس۔ قربانیون
عربی نام :۔ اُقحوان۔ بابونج
فارسی نام :۔ بابونہ گاو۔ بابونہ گاو چشم۔
دیگر نام :۔ عرار۔ کرکاش۔ شجرۃ الکافور۔ کافوریہ۔ رجل الدجاجہ
ہندی نام :۔ سونبھل **انگریزی نام :۔** Bachlor's Buttons
نباتی نام :۔ Pyrethrum parthenium

اہل عرب اسے "بابونج" کہتے ہیں اور مصر میں یہ "کرکاش" کے نام سے مشہور ہے اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اندلس کے بعض ماہرین نباتات نے اسے "کرکاش" کی ایک چھوٹی قسم بتایا ہے۔ جبکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "کرکاش" سے مراد وہی دوا ہے جس کا تفصیلی تذکرہ کیا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ جس دوا کا تفصیلی تذکرہ کیا جا رہا ہے اس کا یونانی نام "قربانیون" ہے اور "قربانیون" اور "کرکاش" کی کوئی قسم نہیں ہے۔ "قربانیون" درحقیقت اندلس میں پہلے بھی "شجرۂ مریم" کے نام سے مشہور تھی اور آج بھی اندلس میں اسی نام سے مشہور ہے۔ افریقہ اور اس کے مضافات میں اس کو "کافوریہ" کہتے ہیں۔ شہر موصل میں اس کی کاشت بہت زیادہ کی جاتی ہے اور وہاں پر یہ "شجرالکافور" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم پہاڑی ہے جو انتہائی ٹھنڈے پہاڑوں پر پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم باغوں، مکانوں اور پارکوں میں پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

قربانیون (اقحوان) کے پتے دھنیاں کے پتوں سے مشابہ اور پھول سفید ہوتے ہیں لیکن جو پھول وسط میں ہوتے ہیں وہ زرد ہوتے ہیں، بو ناگوار اور مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ بڑی گرم دوا ہے لیکن بہت زیادہ خشک نہیں ہوتی۔ تیسرے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔ (جالینوس)

سوکھے ہوئے اقحوان کو سکنجبین یا نمک ملا کر افنتین کی طرح استعمال کرنے سے مرۂ سودا اور بلغم کا اسہال ہو جاتا ہے، دمہ اور مرۂ سودا والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ سالم پودے کو بغیر پھول کے استعمال کرنا پتھری اور دمہ میں مفید ہے۔ رحم کی سختی اور اس کے گرم ورموں کے لیے عورتوں کو اس کے جوشاندے میں آبزن کرایا جاتا ہے۔ سرخ بادہ اور گرم ورموں میں اس کا ضماد پھولوں سمیت نفع بخش

ہے۔ (دیسقوریدوس)

سر میں گرانی اور سمی اثرات پیدا کرتا ہے۔ (رازی)

اس کو کھانے سے پیشاب جاری ہو جاتا ہے اور اس کا فرزجہ رکھنے سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ (بصری)

غلیظ اخلاط کو لطیف بناتا اور سدّوں کو کھولتا ہے، معدہ کی اصلاح کرکے بھوک لگاتا ہے۔ (مسیح دمشقی)

اس کا رس نچوڑ کر کنج ران اور خصیوں کے نیچے اور کولھے پر لگانے سے قوت جماع بڑھتی ہے۔ (شریف)

اعصاب میں گرہ پڑ جانے پر اس کے جوشاندے میں کپڑا بھگو کر عضو ماؤف پر رکھنا مفید ہے، اس کی رطوبت کو سونگھنے سے نیند آجاتی ہے اور پسینہ جاری ہو جاتا ہے۔ (ابن سینا)

اقسون

یونانی نام:۔ اقسون۔ افنیشون

عربی نام:۔ راس الشیخ

ایک خار دار پودا ہے جو ہمارے یہاں اندلس کے بعض مقامات پر "راس الشیخ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی جڑ میں گرمی اور قبوضیت (گرفتگی) برخلاف جملہ اشواک ماکولہ (خار دار درخت جو کھانے کے کام میں آتے ہیں) کے پائی جاتی ہے۔ (مؤلف)

خار دار پودے کی ایک قسم ہے اس کے پتے یونانی نام سے "اقبالوی" یعنی "بادآورد" کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس میں خار دار گھنڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے پھولوں کو اکٹھا کرکے دیکھو تو بالکل دھنی ہوئی روئی کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ فالج میں گردن جب پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے تو اس کی جڑوں اور پتوں کو کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ اور پتوں میں اس قدر حرارت اور لطافت ہوتی ہے کہ یہ تشنج تک کو زائل کر دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اقسیا

یونانی نام:۔ اقسیا۔ اقفیس **نباتی نام:۔** Craetagus pyracantha

"اقسیا" دیسقوریدوس کی کتاب کے پہلے مقالے کی "اقفیس" نامی دوا کا تصحیح شدہ یونانی نام ہے جس کے معنی تیز کانٹے کے ہیں۔ تند و تیز مزاج والی دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے اندلس کے ماہرین نباتات اسے "جبر بول" کہتے ہیں واضح رہے کہ یہ "بربارلیس" کا درخت نہیں ہے اور ابن جلجل نے ایسا سمجھ کر غلطی کی ہے اور نہ ہی یہ "فیلز ہرج" ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو مغالطہ ہوا ہے۔ (موئف)

اجراس نامی جنگلی ناشپاتی کے درخت سے اس کا درخت مشابہ مگر اس سے زیادہ زرد ہوتا ہے اور اس میں کانٹے بہت زیادہ ہوتے ہیں، اس کا پھل بڑے حب الآس کی طرح سُرخ ہوتا ہے اور آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے جس کے جوف میں گٹھلی ہوتی ہے۔ اس کی سُرخ جڑ زمین کی گہرائی میں بہت سی شاخوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کی قوت ناشپاتی کے درخت سے مشابہ ہوتی ہے البتہ ناشپاتی کے درخت میں قوت قبض ہوتی ہے چنانچہ اس کے پھل کو کھانے یا اس کے جوشاندے کے پینے سے ہلکا قبض پیدا ہو جاتا ہے اس کے برخلاف "اقسیا" کے پھل میں قبضیت (گرفتگی) کے ساتھ ساتھ تقطیع و تلطیف کے صفات بھی پائے جاتے ہیں چنانچہ یہ تمام سیال مادّوں کو اکٹھا کر دیتا ہے اور مزید بننے سے روک دیتا ہے خواہ پھلوں کو کھایا جائے خواہ بصورت جوشاندہ پیا جائے۔ (جالینوس)

سیلان رحم مزمن اور اسہال مزمن میں اس کے پھلوں کا کھانا اس کے جوشاندے کا پینا مفید ہے۔ اس کی پسی ہوئی جڑ کا لیپ کرنے سے گوشت میں گھسا ہوا تیر اور بانس وغیرہ کی پھانسیں باہر آجاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اگر اس کی جڑ لے کر حاملہ کے پیٹ پر کئی بار آہستہ آہستہ ماری جائے اور اسے پیس کر عورت کے شکم پر لگا دیا جائے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اقطی

یونانی نام:۔ اقطی

دیگر نام:۔ خمان کبیر۔ شبوقہ۔ خابور۔ شل۔ بل

یہ خمان ہے جس کا تذکرہ خمان ہی کے نام سے حرفِ خا میں کیا جائے گا کافی مشہور درخت ہے اس کی ایک بڑی قسم بھی ہوتی ہے جو اندلس میں "شبوقہ" کہلاتی ہے۔ دوسری قسم چھوٹی ہوتی ہے جسے اہل اندلس "بذقہ" کہتے ہیں۔

(مولف)

رازی نے اپنی کتاب الکافی میں تحریر کیا ہے کہ "اقطی" نام کی روئیدگی ایک ہندوستانی دوا ہے جس کی "شل" اور "بل" دو قسمیں ہوتی ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں قسمیں انتہائی محلل ہیں۔

رازی کے اس دعویٰ کی تصدیق مجھے دوسرے ذرائع سے نہیں ہوسکی۔ اس سے متعلق رازی ہی کا ایک دوسرا قول کتاب الحاوی میں بھی ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ شل ایک ہندوستانی دوا ہے جس کی شکل زنجبیل سے ملتی جلتی ہے اور اس خیال سے تقریباً تمام اطباء متفق ہیں۔

جالینوس اور دیسقوریدوس دونوں نے یہ لکھا ہے کہ اس کی ایک قسم درختوں میں شمار ہوتی ہے اور دوسری گھاس ہیں۔

رازی نے کتاب المنصوری میں لکھا ہے کہ شل کا مزاج انتہائی گرم ہے اور یہی خیال بعض دوسرے اطباء کا بھی ہے۔

دیسقوریدوس نے اس کی چھوٹی قسم "خاما اقطی" کو سرد اور مسہل بتایا ہے۔

مذکورہ بالا اقوال کی روشنی میں اس کی شکل و مزاج سے متعلق رازی کے دونوں اقوال جالینوس اور دیسقوریدوس کے اقوال سے مخالف ہیں۔ (ابن سمجون)

اقتنا اری ینقی

یہ یونانی نام ہے اور عربی میں اس کو "شوکتہ الغریبہ" و شکاعی کہتے ہیں شکاعی کا تفصیلی بیان حرف شین کے ذیل میں کیا جائے گا۔

اقتالوقی

اقتالوقی یونانی نام ہے۔ جبکہ عربی نام شوکتہ البیضا اور فارسی نام بادا ورد ہے اور بادا ورد کا

تذکرہ حرف بار کے ذیل میں آئے گا۔

اقطن

اہل یمن اسے ماش کہتے ہیں اور ماش کا تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

اِکلیل الملک

یونانی نام:۔ مالینوطس۔ مالیلوطس
عربی نام:۔ اِکلیل الملک۔ اصابع الملک۔ ملکا
فارسی نام:۔ شاہ افسر۔ گیاہ قیصر
انگریزی نام:۔ Sweet Melilote
نباتی نام:۔ Melilotus officinalis

ایک پودا ہے جس کے پتے درہم کی طرح گول ٹہنیاں سبز اور انتہائی پتلی پتلی ہوتی ہیں جن پر پتے کچھ دُور دُور لگے ہوتے ہیں۔ پھول زرد اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن کے جھڑ جانے کے بعد پتلی پتلی گول گول پھلیاں چھوٹے بچوں کے کنگنوں کی طرح نکلتی ہیں جن کے اندر رائی کے دانوں سے بھی چھوٹے چھوٹے اور گول گول بیج پائے جاتے ہیں۔ دوائی طور پر یہی اِکلیل یعنی پھلیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

(اسحٰق ابن عمران)

اس پودے کی ماہیئت میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ ابھی تک اس کی حقیقت و ماہیئت کا تعین نہیں ہو سکا ہے تاہم اسحٰق ابن عمران نے اس کی جس قسم کا تذکرہ مذکورہ بالا سطور میں کیا ہے وہ میرے نزدیک ہمارے یہاں استعمال ہونے والی سبھی قسموں سے بہتر ہے اس کا مزہ تلخی مائل ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔

ہمارے یہاں اکثر ایک اور پودا استعمال کیا جاتا ہے جسے "قرنولیہ" یا "قرنعلیہ" کہا جاتا ہے۔ اس کے پتے تقریباً بارتنگ کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں۔ اس میں بھی گولائی لیے ہوئے اِکلیل یعنی پھلیاں ہوتی ہیں جو ذرا موٹی ہوتی ہیں اور جن کا رنگ سفید یا ہرا یا نیلگوں ہوتا ہے ان کے اندر میتھی کے دانوں سے بھی چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں اس پودے میں لزوجت (چیک) ہوتی ہے کوئی مزہ یا بُو نہیں ہوتی۔

کچھ لوگ ایک اور پودا استعمال کرتے ہیں جس کی باریک باریک ٹہنیاں زمین پر بچھی رہتی ہیں پتے خارخسک کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ پھل گائے کے گول سینگ کی طرح چھ چھ یا سات سات ایک ایک جگہ جمع رہتے ہیں جن کے اندر میتھی کے بیجوں کے برابر بیج ہوتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسکندریہ میں استعمال ہونے والا اِکلیل الملک ایک خوشبودار پودا ہے اور کثرت سے وہاں پر پایا بھی جاتا ہے۔ اس کے پتے برگ ببول جیسے ہوتے ہیں بو انجیر کی بُو سے ملتی جلتی ہے مگر کچھ خوشبو کے ساتھ پھول زمین کے نیچے پائے جانے والے کیڑے کی طرح زرد ہوتے ہیں۔ (غافقی)

اِکلیل الملک کی مذکورہ قسم آج کل اسکندریہ میں متعارف نہیں ہے پورے مصر اور شام میں بھی آج کل اکلیل الملک کی جگہ استعمال ہونے والی قسم وہ ہے جس کے پھل بیل کے سینگ سے مشابہ ہوتے ہیں مصر و شام میں یہی قسم خاص طور سے استعمال ہوتی ہے۔ اسی قسم سے متعلق ابن سینا نے تعریفی الفاظ بہت عام فہم انداز میں پیش کیے ہیں یعنی اس قسم کا رنگ تبنی ہوتا ہے۔ اس میں سختی ہوتی ہے اور خول بھی۔ (موتف)

اکلیل الملک کا یونانی نام "مالیلوطس" ہے اور "خلقندوس" نامی شہر کا اکلیل الملک سب سے عمدہ ہوتا ہے اس کا رنگ زعفرانی ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ خلقندوس کے علاوہ "قفانیا" میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی ایک قسم میتھی سے کسی قدر مشابہ ہوتی ہے اور یہ خوشبودار بھی ہوتی ہے۔ (بولس)

یہ دوا باعتبار قوت دو قوتوں سے مرکب ہے یعنی یہ قابض ہونے کے ساتھ ساتھ محلل اور منضج بھی ہے شائد اس کا سبب یہ ہے کہ اس میں سرد جوہر سے زیادہ گرم جوہر پایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ قابض دوا ہے چنانچہ جب اسے شیرۂ انگور میں پکا کر لیپ کیا جاتا ہے تو فوطوں، مقعد، رحم اور آنکھوں میں ہوجانے والے گرم ورموں کی تلئین (نرمی) ہوجاتی ہے اکثر اسے انڈے کی زردی، میتھی کے سفوف، السی کے سفوف، چکی کی گرد، خشخاش، یا کاسنی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ محض پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے "شہدیہ" نام کے زہریلے پھوڑوں سے نجات مل جاتی ہے۔ جزیرۂ خیوس کی رومی مٹی یا مازو کے ساتھ شراب میں بھگو کر سر کے تر پھوڑوں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسے کچا یا پکانے کے بعد شراب یا اُوپر لکھی ہوئی دونوں دواؤں میں سے کسی ایک میں ملاکر لگانا مقعد

کے دَور میں مُفید ہوتا ہے اس سے تازہ پھل کا عصارہ شیرۂ انگور میں ملاکر کان میں ٹپکانے سے دَردِ کان جاتا رہتا ہے۔ روغن گل اور سرکہ میں ملاکر سر پر رکھنے سے سر اور احشاء کے دَرد میں سُکون ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج گرم ہے چنانچہ یہ مفاصل، احشا اور جسم کے دوسرے اعضاء کے سخت ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (رازی)

اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ فضلات کو دفع کر دیتا ہے اس کا بدل بموزن بابونہ ہے۔ (بدیغورس)

افسنتین کے ساتھ اس کا ضماد جگر احشاء اور طحال کے ورموں میں مُفید ہے۔ (سفیان اندلسی)

اکلیل الجبل

یونانی نام:۔ اوقلااوقا

عربی نام:۔ اکلیل الجبل

انگریزی نام:۔ Rosemary

نباتی نام:۔ Rosmarinus officinalis

ایک پودا ہے جو ہمارے یہاں اندلس میں مشہور ہے اور تنوروں میں جلایا جاتا ہے۔ اکثر یہ سخت اور کنکریلی زمینوں اور پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اہل اسکندریہ اپنے باغات میں اس کی کاشت کرتے ہیں اور اس کو خوشبودار پودوں میں شمار کرتے ہیں۔ اندلس میں بھی خوشبودار سمجھ کر باغات میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اندلس اور مصر کے عطار اسے فروخت کرتے ہیں اور مصر والے تو اس کے پتّوں کو "قردمانا" سمجھتے ہیں اور یہ اُن کی بہت بڑی بُھول ہے کیونکہ "قردمانا" بیج ہوتے ہیں جبکہ یہ محض پتّے ہیں۔

شریف نے اپنی کتاب المفردات میں اکلیل الجبل کا بیان کرتے ہوئے اسی کے ذیل میں ایک دوسری دوا کا تذکرہ کر دیا ہے جو دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش کے تیسرے مقالہ کی "شابوطش" نامی یونانی دوا ہے اکلیل الجبل نہیں ہے دراصل یہ غلطی شریف کی ہے کیونکہ دیسقوریدوس اور جالینوس دونوں نے ہی اکلیل الجبل کا قطعی طور پر کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ (مؤلف)

اس پہاڑی پودے کو لوگ عام طور سے جانتے پہچانتے ہیں اس کی لمبائی ایک ہاتھ سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ تنے لمبے، سیاہ اور نرم و نازک ایک دوسرے سے قریب قریب ہوتے ہیں۔ اس پودے کی لکڑیاں سخت ہوتی ہیں۔ اس کے پتّوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے سفید اور نیلگوں پھول آتے ہیں پھل سخت

ہوتے ہیں جب یہ سُوکھ کر پھٹتے ہیں تو اِن میں سے رائی سے بھی چھوٹے چھوٹے سیاہ بیج جھڑجاتے ہیں۔ پتّوں کے مزے میں تلخی اور قبوضیت (گرفتگی) ہوتی ہے یہ خوشبودار بھی ہوتے ہیں اِن کا مزاج تیسر درجے میں گرم وخشک ہے پیشاب اور خون حیض کو جاری کرتے، ریاح کو تحلیل کرتے اور جگر وطحال کے سدّوں کو کھولتے ہیں پھیپھڑوں کا تنقیہ کرتے ہیں خفقان، دمہ کھانسی اور استسقائے زقی میں مُفید ہیں۔

ہمارے یہاں اندلس میں شکاری لوگ اپنے شکار کی آنتوں کو نکال کر اس کے شکم میں اس کی پتّیوں کو بھر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں گوشت سڑنے، کیڑے پڑنے اور خراب ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ (غافقی)

اکتمکت

یونانی نام:۔ اناطیطس

سریانی نام:۔ اکتمکت

عربی نام:۔ حجرایلاقی۔ حجرالولادت۔ حجرالماسک۔ حجرالنساء۔ حجرالنُّسر۔ حجرالعقاب

فارسی نام:۔ خرمائے ابوجہل۔ خانۂ ابلیس۔ اشک مریم

ہندی نام:۔ کرنجوہ۔ کرنجہ۔ کنجہ

انگریزی نام:۔ Fever nut, Bunduc nut

نباتی نام:۔ Caesalpinia bonducella Flem

"ابن جزلہ" نے اپنی کتاب المنہاج میں لکھا ہے کہ اس دوا کی ماہیئت صحیح طور پر معلوم نہیں ہے۔ اسے حجرالعقاب۔ حجرالولادت اور حجرالنسر بھی کہا جاتا ہے۔ (موئف)

یہ ہندوستانی پتھر ہے جب ہلاتے ہیں تو اس کے جوف میں ایک اور پتّھر کی حرکت سُنائی دیتی ہے۔ اس کا یونانی نام "اناطیطس" ہے جس کے معنی ہیں ولادت میں آسانی پیدا کرنے والے کے۔ اس کی یہ خاصیت گدھ کے ذریعہ دریافت ہوئی۔ گدھ کی مادہ کو جب انڈے دینے میں گرانی ہوتی ہے تو نر گدھ اس پتّھر کو لاکر اپنی مادہ کے نیچے رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے انڈا آسانی کے ساتھ باہر نکل آتا ہے۔ اور درد جاتا رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ اسی کام کے لیے اس کو عورتوں اور جملہ حیوانات پر آزمایا گیا اور صحیح پایا گیا۔ (ارسطاطالیس)

یہ ہندوستانی دوا ہے۔ بندق سے مشابہ مگر اس سے چپٹی ہوتی ہے رنگ خاکی ہوتا ہے اس کو ہلانے سے اندر کا گودا ہلتا ہے توڑنے پر یہی گودا علیحدہ ہو جاتا گودا بھی بندق سے مشابہ مگر سفیدی مائل ہوتا ہے۔ بعض ہندوستانی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی پوٹلی حاملہ کی ران میں لٹکانا ولادت میں

آسانی پیدا کرتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں کرنجوہ کے اس عمل کو صحیح پایا ہے۔

یہ چڑیا کے انڈے اور اس پتھر سے مشابہ ہوتا ہے جس کے اندر ایک اور پتھر حرکت کرتا ہے اس سے متعلق لوگوں کا اتفاق ہے کہ عسر الولادت میں اس کو عورت کی ران میں لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جامع ابن ماسویہ میں اسے "فاوانیا" کا بدل اس فائدے میں بتایا گیا ہے کہ پانی میں پیس کر اُس مقام پر لیپ کیا جائے جہاں سے مرۂ سوداکے ابخرات اُٹھتے ہیں۔ (رازی)

کسوفراطیس نے اس کی چار قسمیں بتائی ہیں:۔

(۱) یمنی

(۲) قبرصی (یہ نر قسم ہے)

(۳) لونیہ

(۴) انطاکی

یمنی قسم مازو کے برابر سیاہ اور وزن میں ہلکا ہوتا ہے۔ اس کے اندر کا پتھر سخت ہوتا ہے قبرصی یمنی سے مشابہ مگر اس سے چوڑا اور کسی قدر لمبا ہوتا ہے اکثر یہ بلوط کی شکل کا پایا جاتا ہے۔ اس کے اندر بھی پتھر اور اکثر ریت یا کنکری ہوتی ہے' انتہائی نرم ہوتا ہے یہاں تک کہ اُنگلی ہی سے آسانی کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے۔

لونیہ چھوٹا اور نرم ہوتا ہے اس کا رنگ ریتیلا ہے اس کے اندر آسانی سے ٹوٹ جانے والا سفید اور نرم پتھر پایا جاتا ہے۔

انطاکی قسم انطاکیہ کے ساحلی علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قسم ریتیلی، گول اور سفید ہوتی ہے۔ گدھ اسے اپنے گھونسلوں میں بچوں کی حفاظت کے لیے رکھتا ہے۔ اسی لیے اس کو اناطیطس کہا جاتا ہے ولادت میں آسانی پیدا کرنے کے لیے اسے پختہ چمڑے میں باندھ کر بائیں پنڈلی میں باندھا جاتا ہے۔ اس کو باریک پیس کر عورت کے دودھ میں ملانے کے بعد اس میں کپڑا بھگو کر بانجھ عورت کی اندام نہانی میں رکھنے سے استقرار حمل ہو جاتا ہے۔ سرخ ڈورے میں پرو کر حاملہ کی گردن میں لٹکانے سے اسقاط نہیں ہوتا اور جنین مکمل ہونے سے پہلے نکل نہیں پاتا۔ اس کی بو تیز ہوتی ہے۔ بکری کے بچے کی کھال میں لپیٹ کر ولادت ہونے تک کولھے اور کوکھ پر باندھے رکھیں اور ولادت کے فوراً بعد علیحدہ کر دیں ورنہ زچہ کے اندرونی اعضا باہر نکل آئیں گے۔ سبھی حیوانات کے ساتھ اس نزاکت کا لحاظ

ضروری ہے۔ (غافقی)

اس کو دائیں ہاتھ میں رکھنے سے دشمن غالب نہیں ہوتا اور درخت پر لٹکانے سے پھل نہیں گرتے۔ (شریف)

اکرالبحر

عربی نام:۔ اکرالبحر۔ لیف البحر

اسے "لیف البحر" بھی کہتے ہیں دریائے شور کی گہرائی میں پیدا ہونے والا پودا ہے۔ پتے بروا ق (خنثیٰ کے مانند ایک بوٹی) کے پتوں کی طرح لمبے اور باریک ہوتے ہیں یہ جڑ سے ہی نکلتے ہیں اُس کی جڑ بستانی سعد کی لمبی جڑ سے مشابہ مگر اس سے موٹی ہوتی ہے اندرونی و بیرونی رنگ بھی سعد بستانی کی جڑ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے نچلے حصے میں پتھروں کے مقام اتصال پر سیاہ و باریک باریک بہت سے ریشے ہوتے ہیں اسی مقام پر جڑ کے پاس ہی اس کے گول ریشے ہوتے ہیں جو شکلاً اونٹ کے چھوٹے چھوٹے بالوں کے مجموعے سے مشابہ ہوتے ہیں لیکن اس کے بالوں میں خشونت ہوتی ہے ابتدا میں یہ ریشے بہت چھوٹے ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ بڑھ کر کم و بیش نارنگی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ گول گول اور لمبے لمبے بھی ہوتے ہیں اور ان میں بھر بھراہٹ بھی ہوتی ہے سمندر جب موجیں مارتا ہے تو یہی ریشے پانی کے باہر آجاتے ہیں چنانچہ میں نے "مہدیہ" نامی سمندر کے ساحل پر اس کا ڈھیر پڑا ہوا دیکھا ہے اس کی جڑ نہایت قابض ہوتی ہے چنانچہ اس کی راکھ کو تنہا یا مخصوص منجنوں میں ملا کر استعمال کرنا دانتوں کی جلاء اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے مجرب ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

اکموبزان

ماسرجویہ نے اسے اپنی کتاب میں "رعی الحمام" بتایا ہے اس کا تذکرہ حرف "ر" کے ذیل میں کیا جائے گا۔

اِکرار

اہل عرب "طرنشولی" کی اُس قسم کو اِکرار کہتے ہیں جس میں پھل نہیں ہوتے اور اس کی پھلدار نیلگوں قِسم کو یہ لوگ "نتوم" کہتے ہیں۔ (ابوالعباس نباتی)

اس کا سریانی نام "صامریوما" ہے اور اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں جن کا تذکرہ حرف صُاد کے ذیل میں کیا جائے گا۔ (موتف)

آکل نفسہ

اسے "فربیون" کہتے ہیں اور فربیون کا تذکرہ حرف فار کے ذیل میں آئے گا۔

اَلبنج

یونانی نام:۔ اوردون۔ اقورون
عربی نام:۔ عودالوج۔ عودالصینی۔ عودالزنج۔ زنجبیل العجم۔ ایج
دیگر نام:۔ برج۔ ایکر۔ ایکرس۔ اقارون۔ اگر ترکی۔ بچ

اس کو وج چینی بھی کہتے ہیں۔ (حُنین)

یہ جڑیں ہیں اور ہندوستان سے اِن کو لایا جاتا ہے۔ رنگ سفید ہوتا ہے ان پر کالے کالے دھبے ہوتے ہیں، پتّی اُچھلنے میں بیحد مُفید اور مجرب ہوتی ہیں مَیں جب پہلے روز اس کے پونے دو گرام اور تیسرے روز ساڑھے تین گرام مریضوں کو کھلاتا ہوں تو پتّی زائل ہو جاتی ہے۔ اس کی پہلی ہی خوراک میں پتّی بیٹھنے لگتی ہے اور دست تک نہیں آتے۔ مَیں نے اس کام میں اسے جادو اثر پایا ہے۔ بچ کے سفوف کو جب روغن گل میں ملا کر جسم پر نیم گرم لگایا جاتا ہے تو ہر خلط سے پیدا ہونے والی پتّی کو اس کا جوہر زائل کر دیتا ہے۔ اس کا مزہ کڑوا اور مزاج گرم ہوتا ہے۔ (ابن رضوان)

اللبنی

یونانی نام:۔ اللبنی
نباتی نام:۔ Pedicularis tuberosa

شریف نے اس یونانی نام کے معنی "اللبی" کے بتائے ہیں۔ مَیں اسے "جزر بری" (شقاقل یا جنگلی گاجر) کی ایک قسم سمجھتا ہوں اور اس کے علاوہ مَیں اس کا کوئی دوسرا مشہور نام نہیں جانتا۔ (موٗلف)

ایک پودا ہے جس کے پتے گاجر کے پتے کی طرح ہوتے ہیں پھول سفید، ٹہنیاں موٹی اور ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں۔ پھل بتھوے کے پھل سے مشابہ اور جڑ بہت بڑی ہوتی ہے۔ اس میں بہت سی گول گول گھنڈیاں ہوتی ہیں پتھریلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے۔ مشیمہ کو خارج کرنے کے لیے اس کے پھل، پتوں اور ٹہنیوں کو شراب "الومالی" کے ساتھ کھلایا جاتا ہے اور اس کی جڑ کو تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب آنا) کے لیے عام شراب کے ساتھ کھلایا جاتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

اُلومالی

یونانی نام:۔ الومالی
عربی نام:۔ دھن العسل
دیگر نام:۔ عسلِ داؤد
انگریزی نام:۔ Honey oil

اس کا یونانی نام "الومالی" ہے اور اسے "دھن العسل" و "عسل داؤد بھی کہا جاتا ہے۔ (موٗلف)

یہ ایک روغن ہے جو شہد سے زیادہ گاڑھا و شیریں ہوتا ہے۔ شہر تدمُر[1] میں پائے جانے والے

---

[1] تدمُر ملک۔ شام کے ایک بڑے شہر کا نام ہے۔ المنجد الکبیر صفحہ ۷۰۰

درخت کے تنے سے بہتا ہے۔ ۳۶ ملی لیٹر روغن الوبائی کو ۲۲۴ ملی لیٹر پانی میں ملاکر استعمال کرنے سے مرۃ صفراء اور غیر منہضم فضلات دستوں کے ذریعہ خارج ہوجاتے ہیں اس کے پینے والوں کو سستی اور استرخاء کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی دیکھ بھال کی جائے اور انہیں سونے نہ دیا جائے۔ اس کے درخت کی اُن ٹہنیوں سے روغن حاصل کیا جاتا ہے جن میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ عمدہ وہ ہے جو گاڑھا، چکنا، صاف وشفاف اور پُرانا ہوتا ہے۔ یہ گرمی پیدا کرتا ہے اور دُھندھ کے لیے اس کو بطور سُرمہ آنکھوں میں لگانا مُفید ہے۔ اعصابی دردوں اور مرطوب کھُجلی میں اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

الاطیبی

یونانی نام:۔ تنبالیس۔ قسوس۔ قیسوس

عربی نام:۔ عاشق الشجر۔ علیق۔ حبل المساکین

رومی نام:۔ الاطیبی

دیگر نام:۔ واحاد۔ حلباب۔ عشقہ۔ ہرسر۔ لبلاب۔ لبلاب احرش۔ سراویل الطوال۔ عشق پیچہ۔

نباتی نام:۔ Linaria spurea

یہ لبلاب ہے۔ (موئف)

اسے لبلاب احرش بھی کہتے ہیں اور ہمارے یہاں اندلس کے عوام اسے "سنجمیہ" "سراویل الطوال" کے نام سے جانتے ہیں۔ (مجوسی)

اس کے پتے لبلاب کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے کچھ چھوٹے، اس سے زیادہ گول اور روئیں دار ہوتے ہیں ٹہنیاں پانچ یا چھ بالشت لمبی پتوں سے بھری ہوئی ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں مزہ کسیلا ہوتا ہے۔ آباد مقامات اور گیہوں کے کھیتوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا قابض ہے اور اعتدال کے ساتھ جلاء پیدا کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس کے پتوں کو ستو میں ملاکر لگانے سے آنکھوں کے گرم ورم میں فائدہ ہوتا ہے اور ان سے رطوبات کو نکلنے نہیں دیتا۔ آنتوں کے زخموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے اسہال میں اس کے

جوشاندے کے پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

"لبلاب احرش" اور سیاہ پتّوں والا لبلاب جو اُنگلیوں سے رگڑنے پر خراب ہوجاتا ہے اور جسے بعض مشائینؔ[1] "شمیہ" بتاتے ہیں تر زخموں کو مندمل کرتا ہے اسے تنہا استعمال کرنے سے پھوڑوں کی سوجن تحلیل ہوجاتی ہے اور چربی کے ساتھ اس کے تاثیرات "فراسیون" کے سے ہوجاتے ہیں اس کو کُوٹنے کے بعد پانی میں پکا کر لگانے سے "خراج" اور گرم ورم تحلیل ہوجاتے ہیں۔ اس کو کچا ہی استعمال کرنے سے ہونٹوں کے شگاف اور تمام جلے مقامات کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے مشکل سے مندمل ہونے والے پھوڑوں کو جلد مندمل کر دیتا۔ اس کو چند روز بطور حُقنہ استعمال کرنے سے اوندھے پھوڑے زائل ہوجاتے ہیں۔ نواصیر میں جب سفید پیپ خارج ہوتی رہتی ہے تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ خام لبلاب کو بارتنگ کے ساتھ کُوٹنے کے بعد دونوں کے پانی کو نچوڑ کر تنہا یا گیرو ملے ہوئے پانی میں ملا کر اندرونی اعضاء سے نکلنے والے ہر طرح کے خون کو روک دیتا ہے اس کی مقدار خوراک تین اوقیہ ہے اور گیرو کے ساتھ سات گرام ہے۔ اس کو چربی میں ملا کر بچّوں کے ختنے پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے، زخم بہت جلد مندمل ہوجاتا ہے۔ (تجربتین)

اَلُوپَن

یونانی نام:۔ الوپن۔ الونیاس

نباتی نام:۔ Alupon

ایک پودا ہے جسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اس کی لکڑیاں (ٹہنیاں) پتلی پتلی، پتّے چھوٹے اور باریک پھُول نرم و نازک جڑ چقندر کی جڑ سے مشابہ اور رطوبت بھری ہوتی ہے ان کے مزے میں تیزی ہوتی ہے اس کے بیج افتیمون کے بیجوں سے مشابہ ہوتے ہیں بعض ساحلی علاقوں میں خاص طور سے "نینوی" کے علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے بعض دوسرے مقامات پر بھی پیدا ہوتا ہے اس کے بیج کو ہموزن سرکہ اور نمک کے ساتھ استعمال کرنا افتیمون کی طرح سودا کو دستوں سے

---

[1] مشائین:۔ شاگردان ارسطو کا وہ گروہ جو حقائق اشیاء کا ادراک (مشی الاقدام) پیدل چل کر کرتا تھا اور الہام کا معتقد نہ تھا۔

ذریعہ خارج کر دیتا ہے جس سے آنتوں میں ہلکی خراش ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

بطریق نے جالینوس کی کتاب کا تجزیہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ پودہ "الونیاس" ریتیلی زمینوں اور ساحلوں میں پیدا ہوتا ہے مزاج گرم ہے اور مسہل بھی ہوتا ہے آنتوں کی آلائشوں کو صاف کرتا ہے عُمدہ وہ ہے جس کی جڑ اُکھاڑنے کے بعد چھلکا نکال لیا جائے اور گُودہ پھینک دیا جائے چھلکوں میں عُمدہ وہ ہے جو خولدار ہو جس میں سفید گوند ہو اور جب اسے توڑا جائے تو آسانی سے ٹوٹ جائے اور اس میں جو چیز ریشے سے مشابہ ہو اُسے استعمال نہ کیا جائے۔

بطریق کا خیال ہے کہ یہ "تربد" ہے۔ بطریق کو یہ غلط فہمی دونوں دواؤں کی صفات میں یکسانیت کی وجہ سے ہوئی ہے۔

بولس نے بھی اس دوا کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کی جڑ کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا ہے اور دیسقوریدوس کی طرح صرف اس کے بیجوں کے بارے میں لکھا ہے۔

ابن وافد کا خیال ہے کہ یہ "طریفلون" اور اپنے اس مفروضے کو دیسقوریدوس کے طریفلون والے قول سے ملا دیا ہے اور اس کا ایک اور نام "ارطریفیون" بتایا ہے جو درحقیقت ـــــ تربد کا نام ہے۔ (غافقی)

الاسفافس

یونانی نام: الاسفافس
اندلسی نام: ناعمہ۔ شالبیہ
عربی نام: لسان الابل
نباتی نام: Salvia officinalis

الف لام اس لفظ میں اصلی حروف ہیں جن کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یونانی لفظ ہے جس کے معنی "لسان الابل" کے ہیں "راہب" نے اسے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جن لوگوں نے اس کو "رعی الابل" سمجھا ہے انھوں نے غلطی کی ہے۔

ہمارے یہاں اندلس کے ماہر نباتات اسے "شالبیہ" اور "ناعمہ" بھی کہتے ہیں۔ (مولف)

ایک لمبا پودا ہے جس میں بہت سی ٹہنیاں ہوتی ہیں اور اس کے تنے میں چار زاویے ہوتے ہیں۔ رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے پتے سفرجل (بہی) کے پتوں سے مشابہ مگر اُن سے لمبے، اُن سے کم چوڑے اور کھردرے ہوتے ہیں۔ لیکن اِن میں تھوڑی سی خشونت اس کپڑے جیسی ہوتی ہے جس کو دھونے کے بعد نچوڑا نہ گیا ہو۔ یہ روئیں دار سفیدی مائل ہوتے ہیں اور ان میں کسی قدر ناگوار بُو بھی ہوتی ہے اس کی ٹہنیوں کے سروں پر "او میبون صحرائی" کے پھلوں سے مشابہ پھل آتے ہیں اور ناہموار مقامات پر یہ اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس دوا کے مزاج میں نمایاں حرارت پائی جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس میں کسی قدر قوت قبض بھی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ اور پتوں کا جوشاندہ انتہائی مدر بول وحیض ہے جنین تک کو خارج کر دیتا ہے "طرفیلون بحری" کے کاٹے میں مُفید ہے، بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور بڑے بڑے پھوڑوں میں مُفید ہے، بدگوشت کو ختم کرتا اور خون کو بہنے نہیں دیتا، زہریلے پھوڑوں کا تنقیہ بھی کرتا ہے۔ اسکے پتے اور ٹہنیوں کے جوشاندے سے استنجا کرنے سے ذکر اور فرج کی خارش جاتی رہتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے کھانے سے زبان کی بے حسی اور ہکلاپن ختم ہوجاتا ہے۔ (ابن جلجل)

۴.۸ گرام "اسفافس" کو شیرۂ انگور میں ڈال کر جب شراب بنائی جاتی ہے تو یہ دردِ گردہ و مثانہ، دردِ پہلو، نفث الدم، کھانسی، ضعف عضلات اور خونِ حیض کے رُکے جانے میں مُفید ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اِلیہ

عربی نام:۔ اِلیہ
فارسی نام:۔ دنبہ
ہندی نام:۔ چکتی
انگریزی نام:۔ The buttocks of the animals

اس کا مزاج گرم و تر ہے، موٹے گوشت سے بھی زیادہ خراب ہے دیر ہضم ہے اور اس سے حاصل ہونے والی غذائیت خراب ہوتی ہے۔ یہ چربی سے بھی زیادہ گرمی اور غلظت پیدا کرتی ہے، اعصاب کی

سختی کے لیے اس سے عمدہ لیپ بنایا جاتا ہے۔ (ابن سینا)
معدے کے فعل کو باطل کرتی اور سخت ورم کو تحلیل کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
زنجبیل، فلفل، دارچینی اور کابخی وغیرہ گرم مصالحہ جات سے اس کی اصلاح ہوجاتی ہے اور اس کے بعد جوارشات بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ (المنہاج)

اَلانیون

دیسقوریدوس کی کتاب کے مطابق یہ "راسن" ہے اور راسن کا تذکرہ حرف راء میں آئے گا۔
غافقی نے جالینوس کے رسالۂ تریاق میں لکھا ہے کہ یہ دوا "اُمہ" کے شہروں میں پائی جاتی ہے اور تازہ استعمال ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگ اسے اُکھاڑ کر تازہ تازہ تیر اور برچھی کے پھلوں پر اچھی طرح مل دیتے ہیں چنانچہ یہی تیر اور برچھی جب کسی انسان کے جسم میں گھس جاتی ہے تو وہ فوراً مرجاتا ہے لیکن مرنے سے پہلے جب اس دوا کو کھالیتا ہے تو موت سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ نیز وہاں کے لوگ انھیں تیروں سے اکثر جب اونٹوں کو مارتے ہیں تو وہ مرجاتے ہیں لیکن مرنے سے پہلے جب وہ کھالیتے ہیں تو انھیں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہی تاثیرات اس گھاس کی بھی ہیں جو ہمارے یہاں اندلس میں "بقلہ الرماۃ" کے نام سے مشہور ہے اور جس کو ہمارے یہاں اطباء "گندش" سمجھ کر استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ گندش نہیں ہے۔ غافقی نے یہی بات "بقلہ" کے ذیل میں بھی لکھی ہے جسے غافقی کی کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

الاطی

رومی نام:۔ الاطی

ایک درخت ہے جس کا گوند صنوبر کے گوند سے مشابہ ہوتا ہے اور کتاب "فلاحۃ[1] الرومیہ" کے

---

[1] سرجیوس الیا (۸۲۷ء) کی تصنیف ہے۔

مطابق یہ صنوبر کی ایک قسم ہے جس کے پھل اخـــروٹ یا بادام کی طرح ہوتے ہیں۔

اِلَب

عربی نام :۔ اِلَب

یہ "اترج" کے درخت کی طرح ایک خار دار درخت ہے اور اس میں پھل بھی آتے ہیں، پہاڑوں کے دامنوں میں پیدا ہوتا ہے بہت ہی کمیاب اور بہترین "صجاج" ہے صجاج ہر اُس تر و تازہ و سرسبز درخت کو کہتے ہیں جس سے درندے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ (ابو حنیفہ)

میرا خیال ہے کہ اس کو پیسنے اور گوشت میں اچھی طرح ملا لینے کے بعد اگر درندوں کے کھلانے کے واسطے ڈال دیا جائے تو وہ کھاتے ہی مر جائیں گے اور صرف سونگھ لیں گے تو بھی اندھے اور بہرے ہو جائیں گے۔ مضافات تہامہ[1] میں شراۃ کے "حفر ضیض" پہاڑ پر پیدا ہوتے والا اِلب سب سے زہریلا ہوتا ہے۔ (ابن نسیم)

اَملج

سریانی نام :۔ اربا
رومی نام :۔ قلوبا۔ قلوبا بیخ
عربی نام :۔ اَملج
فارسی نام :۔ آملہ
ہندی نام :۔ آنولہ
انگریزی نام :۔ Emblic Myrobalan
نباتی نام :۔ Emblica officinalis Gaertn

یہ آلو بخارا سے مشابہ سفید پھل ہیں اس کی گٹھلی گول ہوتی ہے جن کے کنارے دھار دار ہوتے

---

[1] تہامہ یمن کے جنوب میں واقع ساحلی علاقہ ہے جس میں نجران، جدہ اور مکہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں (المنجد الکبیر صفحہ ۱۴۰)

ہیں۔ اس کے گودے کو الگ کرنے کے بعد جب گٹھلی کو توڑا جاتا ہے تو وہ تین حصّوں میں ٹوٹتی ہے۔ زیادہ تر گٹھلیوں والے ہی پھل استعمال کیے جاتے ہیں۔ مزہ کڑوا اور کسیلا ہوتا ہے اس کو ہندوستان سے لایا جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اس کے افعال وخواص ہلیلہ کابلی سے ملتے جلتے ہیں، جہاں یہ پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگ اسے تازہ دودھ میں بھگو دیتے ہیں اور بھگوئے ہوئے آملہ کو شیر آملہ کہتے ہیں۔ دُودھ میں بھگو دینے کے بعد اس کی قبضیت کم ہو جاتی ہے۔ (حُبیش بن الحسن)

شیر آملہ سب سے عُمدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسہ)

اس کا مزاج پہلے درجے میں سرد اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔ (مسیح)

قابض ہے بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے، معدہ اور مقعد کو طاقت دے کر صحت مند بناتا ہے اور اُن کے ڈھیلے پن کو ختم کرتا ہے۔ (ماسرجویہ)

تمام دواؤں پر اسے برتری حاصل ہے۔ (چرک ہندی)

سوداوی امراض میں بالخاصہ مُفید ہے اور خلطوں کو فاسد ہونے سے روکتا ہے۔ (بدیغورس)

پیاس کو بُجھاتا ہے، فمِ معدہ کی حدّت اور اس کی ذکاوت کو بڑھاتا ہے۔ (ابن ماسہ)

محرک باہ ہے، تھوک اور قے کو ختم کر دیتا ہے۔ (یہودی)

خون کی بڑھی ہوئی حرارت کو بُجھاتا، دستوں کو روکتا اور بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ اس کا مربّیٰ ملین ہے، بواسیر میں مُفید ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افعال میں یہ بہیڑہ سے بہتر ہے، شباب کو قائم رکھتا اور جریانِ خون کو روکتا ہے۔ اس کی شراب مزمن بواسیر میں مُفید ہے یہ اندرونی اعضاء خاص طور سے معدہ، آنتوں اور آنکھوں کو طاقت بخشتا ہے۔

اسے انتہائی قابض دواؤں میں شمار کیا جاتا ہے قلب کو طاقت دے کر انسان کو دلیر بنانے میں حیرت انگیز خصوصیات کا حامل ہے، مقوی اور قابض ہونے کی بنا پر یہ قلب کے لیے نہایت مُفید ہے اس کی تھوڑی مقدار سرد مزاجوں میں اعتدال پیدا کر دیتی ہے اسی لیے یہ رُوح کو بھی طاقت بخشتا ہے، توحُش میں یہ اتنا مُفید نہیں ہوتا جتنا تقویت قلب میں مُفید ہے جبکہ توحُش کا سبب خون کی رقت یا کمی یا اس کا جلد تحلیل ہو جانا ہوتا ہے۔ قلب کا تنقیہ اور اسے نفع پہنچانے کے ساتھ ساتھ ذہن ودماغ اور قوّت حافظہ کے لیے بے انتہا مُفید ہے یہ ان دواؤں میں ہے جو بحیثیت مجموعی سارے

اعضاء کو قوت پہنچاتی ہیں اور شہد اس کا مصلح ہے۔ (ابن سینا)

تھوڑے سے آملہ کو پینے کے پانی میں ڈال کر پیتے رہنے سے پیاس بجھ جاتی ہے آملہ معدے کی رطوبات کو خشک کرتا ہے اور معدے کا مزاج جب سرد ہوتا ہے تو اس میں سنبل ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ زیریں اعضاء کی طرف مادّے کے انصاب کو روک کر بواسیر اور زلق الامعاء[1] میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے، دماغ کی طرف چڑھنے والے ابخرات کو ختم کرکے دماغی افعال کو بہتر بناتا ہے۔ (تجربتین)

قلب اور اعصاب کو بیحد طاقت بخشتا ہے اس کی تنہا مقدار خوراک ساڑھے دس گرام ہے اس کے جوشاندے کو مہندی میں ملا کر خضاب کرنے سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں اور ان کی جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اس کے سفوف کو ہموزن شکر ملا کر روغن بادام شیریں میں چرب کرکے نہار منہ نیم گرم پانی کے ساتھ ساڑھے سترہ گرام پھانکنے سے آنکھوں کی کمزوری میں فائدہ ہوتا ہے اور بینائی تیز ہوجاتی ہے۔ آملہ آنتوں کی خراش اور بواسیر میں مفید ہے سات گرام آملہ کو ساڑھے دس گرام بیر کے آٹے میں ملا کر آب بہی کے ساتھ کھانے سے اسہال میں فائدہ ہوتا ہے۔ سودا اور بلغم کا یہ بالخاصہ مسہل ہے۔ اس کے سات گرام نیمکوب کرکے پانی میں دو گھنٹہ بھگونے اور نچوڑنے کے بعد تین بار صاف کرکے آنکھوں میں ٹپکانے سے اس کی پھلی یا جالے میں فائدہ ہوتا ہے۔ مجرب ہے۔ (شریف)

امبرباریس

عربی نام:۔ امبرباریس۔ برباریس۔ اثرار

فارسی نام:۔ زرشک۔ زارج۔ رزنک

بربری نام:۔ ابراز

نباتی نام:۔ Berberis vulgaris

اس کو عربی میں برباریس اور فارسی میں زرشک کہتے ہیں۔ اندلسی، رومی اور شامی اس کی قسمیں ہیں بعلبک اور بیروت کے پہاڑی علاقوں سے اس کو لایا جاتا ہے۔ مصر اور شام کے عطرفروش

---

[1] زلق الامعاء:۔ آنتوں کی ایک بیماری ہے جس میں ہضم معدی کمزور ہوجاتا ہے اور غذا آنتوں میں نہیں ٹھہرتی۔ لغات قطبیہ صفحہ ۱۲۶۔

شامی کو رومی سے بہتر بتاتے ہیں۔ (مولف)

یہ سبز سیاہی مائل ایک کھردرا پودا ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے بنفشی پھل آتے ہیں۔ (الفلاحتہ)

دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے اور اس کے اندر قوت قابضہ ہوتی ہے جو مادّہ کے انصباب کو روکتی ہے۔ (ابن ماسہ)

گرم ورموں پر اس کا رکھنا مُفید ہے۔ (ماسرجویہ)

دستوں کو روکتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے معدہ و جگر کے ورم میں مُفید ہے اور صفراء کو ختم کرتا ہے۔ (رازی)

اس کے پھل آنتوں کے زخم کو سُکھاتے ہیں چنانچہ زیریں حصّہ جسم کا جریانِ خون ان کے برابر استعمال کرتے رہنے سے رُک جاتا ہے سنبل وغیرہ جیسی گرم دواؤں میں ملاکر استعمال کرنا گرم وتر مزاج والے جگر کو طاقت دیتا ہے۔ معدہ و جگر کی سردی کی وجہ سے عارض ہونے والے اسہال میں یہ مُفید ہیں بلغمی بخار کی وجہ سے پیدا ہونے والے معدہ و جگر کے ضعف میں بھی اِن سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

امرو سیا

یونانی نام:۔ امروسیا۔امیروسیا۔بطرس۔ارطاما

نباتی نام:۔ Artemisia campesteris

بعض لوگ اسے "بطرس" اور بعض "ارطاما" کہتے ہیں۔ تین بالشت لمبا ایک پودا ہے جس میں بہت سی چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہوتی ہیں پتے سداب کے پتوں کی طرح چھوٹے چھوٹے جڑ اور تنے کے نچلے حصّے سے ہی نکلتے ہیں۔ ٹہنیاں پھول آنے سے پہلے ہی خوشوں کی طرح بیجوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اس کی بُو سداب کی بُو سے مشابہ ہوتی ہے۔ جڑ پتلی پتلی اور دو بالشت لمبی ہوتی ہے۔ "قبادوقیا" کے لوگ اس کا تاج بناتے ہیں اور چوں کر اس میں قوّت قبض پائی جاتی ہے اس لیے جن اعضاء پر اِسے لگایا جاتا ہے اُن سے مادّے کا انصباب نہیں ہوتا۔ (دیسقوریدوس)

جب اسے بطور ضماد استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی قوّت قابضہ مادّے کے انصباب کو

روک دیتی ہے۔ (جالینوس)

اندریان

یونانی نام:۔ اندریان
عربی نام:۔ شجرۃ التسبیح۔ دُموع ایوب

بیت المقدس اور اس کے اطراف نیز "حرم" کے اندر یہ پودا پیدا ہوتا ہے۔ دمشق میں مشرقی دروازوں کے پاس قبروں پر بھی مَیں نے اسے بہت دیکھا ہے۔ اسکندریہ کے پہاڑوں یا اس کی وادیوں میں بھی کسی قدر پیدا ہوتا ہے اس کا درخت کبر کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے اسی لیے جب اسے کوئی دیکھتا ہے تو غلطی سے اس کو کبر ہی کا درخت سمجھنے لگتا ہے۔ (موئف)

اس کے پتے کبر کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور ان میں ایک ناگوار تیز بُو ہوتی ہے یہ اندرونی ورموں میں مُفید ہیں، سدّوں کو کھولتے اور معتدل جگر کو طاقت بخشتے ہیں، جسم کے بیرونی ورموں یں مُفید ہیں اُن کو یہ مکو اور کاسنی سے زیادہ تحلیل کرتے ہیں۔

اس کے دانے چھوٹے بیر کی طرح غلافوں میں ہوتے ہیں اور اِن کا مزاج تقریباً سرد و خشک ہوتا ہے، اندرونی ورموں کے لیے ان کے عصارے کو جوش دے کر پلایا جاتا ہے اور بیرونی ورموں پر ان کو جوش دئے بغیر لگایا جاتا ہے مکو، کاسنی اور کاکنج کی طرح داخلی استعمال کے لیے اس پودے کے عصارے کو بھی جوش دے کر اور خارجی استعمال کے لیے جوش دئے بغیر ہی استعمال کیا جاتا ہے اس پودے کے نچوڑے ہوئے پانی کے لگانے یا ثُفل کو بطور ضماد استعمال کرنے سے بھڑکے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے یعنی ورم میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے اور زہر ختم ہو جاتا ہے گرم ورموں میں اس کا اثر عجیب وغریب دیکھنے میں آیا ہے۔ (حُبیش بن الحسن)

سانپ اور بچھو کے کاٹے میں خاص طور سے مُفید ہے، سگ دیوانہ کے کاٹے میں بھی اسے کھلایا جاتا ہے، خشک خارش میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا عصارہ آنکھوں کے جالے میں مُفید ہے اور اس کے سوکھے ہوئے پتوں کے سفوف کو چھڑکنے سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ (ابوالعباس نباتی)

امسوح

یونانی نام:۔ اسوخ
عربی نام:۔ انابیب
اندلسی نام:۔ شیالہ **انگریزی نام:۔** Horse Tail
نباتی نام:۔ Equisitum (Spp) خار کے عنوان میں بیان کریں گے

اس کا عربی نام انابیب اور اندلسی نام "شیالہ" ہے۔ (موتعن)

چھوٹی اور بڑی اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ چھوٹی قسم کی ٹہنیاں پتلی و سخت ہوتی ہیں، اور زیتون کے پتوں کی طرح آپس میں ایک دوسرے سے بندھی ہوتی ہیں چنانچہ جب ان کو علیحدہ کیا جاتا ہے تو بندھن کے پاس ہی سے الگ الگ ہوجاتی ہیں اور بہت سی اکٹھا ہوتی ہیں۔ اس کا چھوٹا سا سخت تنا چھنگلیا کی طرح موٹا ہوتا ہے۔ پتے ایک بالشت لمبے ہوتے ہیں اور اس میں کوئی پھول نہیں آتا پھل گہرا سرخ ہوتا ہے۔ اس پودے کے مزے میں کسی قدر تلخی کے ساتھ قبوضیت (گرفتگی) پائی جاتی ہے جڑ سخت ہوتی ہے کنکریلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے اور بہت سی اکٹھا اُگنے والی روئیدگیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ قابض شراب کے ساتھ اس پودے کو کھانے سے اسہال کا عارضہ جاتا رہتا ہے فتق اور فوطوں کے اندر پانی آجانے میں اس کا جوشاندہ پلایا جاتا ہے گُردہ و مثانہ کے امراض میں مُفید ہے، اندرونی اعضاء کو طاقت بخشتا اور عضلات کی بندش کے ٹوٹ جانے میں مُفید ہے کھانسی اور دمہ میں اس کے جوشاندے کو انجیر کے ساتھ پینے سے فائدہ ہوتا ہے اس کے سفوف کو چھڑکنے سے زخم مندمل ہوجاتے ہیں اور فوطوں کے اندر آنت، ہوا یا پانی کے آجانے میں اس کا لیپ مُفید ہوتا ہے۔

دوسری قسم کا تنا نسبتاً موٹا اور ٹہنی نسبتاً بڑی ہوتی ہے، اس کے پھل ابتداء میں سُرخ اور پختہ ہونے کے بعد سیاہ ہوجاتے ہیں۔ جن جن امراض میں اس کی پہلی قسم استعمال کی جاتی ہے ان میں اسے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کچھ لوگ اس کی دونوں قسموں کو "ذنب[1] الخیل" کی قسموں میں شمار کرتے ہیں۔ (غافقی)

---

[1] لحیتہ التیس

اس کے خشک پتّوں کو جوش دیا جائے جب نصف پانی باقی رہ جائے تو صاف کرکے ایک پیالے کی مقدار میں پی لیں ایسا مسلسل کرتے رہنے سے اندرونی اعضا یعنی جگر وغیرہ کی کمزوری جاتی رہتی ہے مغربی ایشیا کی عورتیں اکثر و بیشتر اس پودے کو تازہ تازہ آب انگور میں پکاتی ہیں اور صاف کرکے ایک پیالے کی مقدار روزانہ جب کچھ دنوں تک پیتی رہتی ہیں تو اجابت کھل کے ہوتی ہے، رحم کا تنقیہ ہوجاتا ہے، بدن فربہ اور نکھر جاتا ہے۔ (شریف)

امار یطن

یونانی نام :۔ امار یطن

دیگر نام :۔ اخروس　　**انگریزی نام :۔** Gold Flower

نباتی نام :۔ Helichrysum siculum

کچھ لوگوں نے اسے "اقحوان" کی قسموں میں شمار کیا ہے اسی وجہ سے مفردات کی اکثر کتابوں میں اس کے فوائد کو اقحوان کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اقحوان کی کوئی قسم نہیں ہے بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ "قیصوم[1]" کی ایک قسم ہے۔ (مؤلف)

ایک پودا ہے جسے بتوں کے تاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور پتّے چھوٹے چھوٹے قیصوم کے پتّوں کی طرح ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوتے ہیں اس کا جمہ یعنی خوشہ گول ہوتا ہے جس کے کنارے بھی کسی قدر گول ہوتے ہیں۔ خوشے کا رنگ سوکھے ہوئے برگ صعتر کی طرح سنہرا ہوتا ہے۔ سخت اور بلند زمینوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ پودا اپنی قوت و تاثیر کے لحاظ سے ملطف ہے یعنی خلطوں کی غلظت کو ختم کرتا ہے چنانچہ اس کے پتّوں کو شراب کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو خون حیض جاری ہوجاتا ہے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ معدہ و مثانہ کے بستہ خون کو تحلیل کر دیتا ہے، اس مقصد کے لیے اس کو ماء العسل کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ یہ خشکی بھی پیدا کرتا ہے اس لیے اس کو کھانے سے معدے کی طرف کسی مادّے کا انصباب نہیں ہوتا۔ لیکن فم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (جالینوس)

---

[1] ایک نبات کی نر و مادہ دو قسمیں ہیں۔ نر کو قیصوم اور مادہ کو برنجاسف کہتے ہیں۔ (محیط اعظم)

اس کے خوشے کو شراب کے ساتھ کھانے سے عرق النساء، عسرالبول، کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے اور وسط عضلات کی چوٹ میں فائدہ ہوتا ہے اور خون حیض بھی جاری ہو جاتا ہے۔ شراب " اولومالی" کے ساتھ کھانے سے شکم اور مثانہ کا بستہ خون تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسے ۲۵ ½ شراب سفید کے ساتھ نہار منہ کھانے سے نزلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے اور اس پودے کو کپڑے میں رکھ چھوڑنے سے دیمک نہیں لگتی۔ (دیسقوریدوس)

اُمِ وجع الکبد

عربی نام :۔ اُمِ وجع الکبد

چھوٹی چھوٹی سبزیوں اور ترکاریوں میں اس کا شمار ہے، بھیڑ اور دُنبے اسے رغبت سے کھاتے ہیں اس کے خاکستری پھول گول سے غلاف میں ہوتے ہیں اس کے پتے بھی خاکستری اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ درد جگر اور صفراوی امراض میں مفید ہے اسی وجہ سے اس کو "اُمِ وجع الکبد" کہتے ہیں کھانے پینے کی چیزوں سے گلے میں جب پھندا لگ جاتا ہے یا شکم کے بالائی حصے میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو پلایا جاتا ہے۔ (احمد بن داؤد)

اُمِ غیلان

سریانی نام :۔ قنیا

عربی نام :۔ اُمِ غیلان

فارسی نام :۔ مغیلان

دیگر نام :۔ سمر، شوکۂ مصریہ۔ شوکۂ اعرابیہ۔ طلح اُمِ غیلان

ہندی نام :۔ ببول۔ کیکر

نباتی نام :۔ Acacia nilotica Linn.

جنگل و بیابان کے رہنے سے اسے "سمر" کہتے ہیں ابو حنیفہ کے مطابق عرب کے عوام اسے "طلح اُمِ غیلان" کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ شہری لوگ طلح اُس درخت کو کہتے ہیں جو ببول سے بڑا ہوتا ہے اور یہ

یہ بوٹی اکثر وادیٔ حجاز میں دیکھی گئی ہے۔ (ابو العباس نباتی)

مشہور و معروف خاردار صحرائی درخت ہے، مزاج سرد و خشک ہے، قابض ہونے کی وجہ سے رطوبات کو بہنے نہیں دیتا اور نفث الدم میں مُفید ہے۔ (ابن سینا)

اُمّ کلب

عربی نام:۔ اُمّ کلب

دیگر نام:۔ یتوع

موسم ربیع میں پیدا ہونے والا ایک ہاتھ لمبا اور زردی مائل پودا ہے، پتے مہندی کے پتوں کے برابر مگر اُن سے کسی قدر چوڑے، گول، سکڑے ہوئے اور کچھ کُھردرے ہوتے ہیں اس کے پھُول "کموۃ" نامی یتوعی[1] پودے کے پھولوں کی طرح زرد ہوتے ہیں۔ سڑے ہوئے گوشت یا سڑی ہوئی مچھلی کی طرح اس کی بُو ہوتی ہے۔ کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام یتوعی بھی ہے۔ عرب کے بیابانوں میں آج کل بھی یہ بدبودار ہی ہوتا ہے۔ ابو حنیفہ نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (ابو العباس نباتی)

یہ پودا مصر میں بھی پیدا ہوتا ہے اور قاہرہ سے ہمارے یہاں لایا جاتا ہے اس کی ماہئیت، بُو اور صفات سے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے مَیں نے اس کے اندر پورا پورا پایا ہے۔ مقام "مراکع موسیٰ" سے بھی لایا جاتا ہے۔ تازہ پودے کے نچوڑے ہوئے پانی کے پینے یا اس کے خشک پتّوں کے کھانے کو وہاں کے لوگ سانپ، بچھو کے کاٹے میں مجرب سمجھتے ہیں۔ خشک پتّوں کی مقدار خوراک سات گرام اور تازہ پودے کے نچوڑے ہوئے پانی کی مقدار خوراک روغن زیتون کے ساتھ ۹ گرام ہے، یہی مقدار خوراک زہروں کو قے کے ذریعہ خارج کرنے اور درد کو سکون دینے میں مجرب ہے۔ (مولف)

امعار

عربی نام:۔ امعار۔ مصارین

---

[1] یتوعی:۔ وہ پودا جس سے تیز گرم اور زہریلا مادہ نکلتا ہے۔

فارسی نام:۔ رودہ
ہندی نام:۔ آنت۔ انتڑی
انگریزی نام:۔ Intestines

آنتوں کو شور بادار نہیں پکانا چاہیے بلکہ کافی مصالحہ ڈال کر اس کو خشک ہی پکالیں اور چونکہ یہ دیر ہضم ہوتی ہے اس لیے یہ اپنی اسی خرابی کے باعث آنتوں سے سُرخ گوشت کے ساتھ خارج ہوتی ہے اس لیے اس سے پرہیز نہ کریں بلکہ اس کو ضرور کھائیں کیونکہ اس میں غذائیت بہت زیادہ ہوتی ہے اس کو کھانے کے بعد بھوکے رہیں نیز اس کو کھانے کے بعد جوارش کمونی یا اس طرح کے دوسرے مرکّبات کھائیں۔ (رازی)

اَنجبار

عربی نام:۔ اَنجبار
انگریزی نام:۔ Bistorta Root
نباتی نام:۔ Polygonum bistorta Linn.

یہ پودا نہروں کے کنارے جانوروں کے چارے کے درمیان اکثر اُگتا ہے پتے ''اسپست'' کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور ان پر غُبار کی طرح روئیں بھی جمے ہوئے ہوتے ہیں ٹہنیاں چھوٹی چھوٹی ''اسپست'' کی ٹہنیوں سے موٹی اور سُرخی مائل ہوتی ہیں، قد آدم تک دراز ہوتا ہے اور درخت ''علیق'' پر لپٹ کر اُس پر پھیلتا ہے، پھُول سُرخ ہوتے ہیں جن کے جھڑ جانے کے بعد چھوٹے چھوٹے غلاف ظاہر ہوتے ہیں۔ انھیں غلافوں میں اس کے بیج بھرے رہتے ہیں اس کی سخت اور سُرخ سیاہی مائل جڑ زمین کی گہرائی میں پھیلی ہوتی ہے۔ اس کے سبھی اجزاء انتہائی قابض ہوتے ہیں اور اس پودے میں لزوجت بھی ہوتی ہے۔ جڑ کی چھال کو علیحدہ کرنے کے بعد ریشوں کو کوٹ کر جب نچوڑا جاتا ہے تو یہ عصارہ قوہت کے پانی کی طرح سُرخ ہو جاتا ہے اس کا عصارہ ہی زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ سُوکھا ہوا ہو یا سیال۔ اس کی جڑ کے ریشوں کو سُکھا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ جڑ کا ریشہ ہو یا عصارہ دونوں کی مقدار خوراک ۴ ۱/۲ گرام ہے۔ اس کے عصارے کو شکر اور شیرۂ انگور میں پکا کر شراب تیار کی جاتی ہے جس کو پینے سے انتہائی لطافت محسوس ہوتی ہے یہ دوا بواسیر، رگوں کے مُنھ کے کُھل جانے، آنتوں کی

خراش، سینہ و پھیپھڑہ اور جسم کے ہر ہر عضو کے نفث الدم میں خاص طور سے مُفید ہے۔ نیز چونکہ اعلیٰ درجے کی بے ضرر قابض دوا ہے اس لیے اسہال مزمن کو ختم کرتی اور آنتوں کو طاقت دیتی ہے، قے کو روکتی اور پھیپھڑوں کے زخموں میں مُفید ہے، ہڈیوں کی چوٹ، موچ اور عضلات کے کُھل جانے میں مُفید ہے، گوشت کے کٹنے اور پھٹنے کو دُرست کرکے زخموں کو مندمل کر دیتی ہے۔

ایک معتبر شخص نے بیان کیا ہے کہ اس دَور کے ایک ایسے آدمی کو مرض سل سے نجات دی ہے جو تین سال سے اس مرض میں مُبتلا تھا اور درجۂ ذبول[له] کو پہنچ چکا تھا، اس کے منھ سے خون کے ٹکڑے بہت سی بدبودار پیپ کے ساتھ نکلتے تھے۔ ایک دوسرے مریض کو بھی اس سے شفا ہوئی جو دس سال سے بول الدم (پیشاب کے ساتھ خون آنا) اور بول المدہ (پیشاب کے ساتھ پیپ آنا) میں مُبتلا تھا۔

اناغورس

یونانی نام:۔ صلوان
رومی نام:۔ اناغورس
مصری نام:۔ خرنوب الخنزیر
نباتی نام:۔ Anagyris foetida

یہ درخت خرنوب الخنزیر کے نام سے مشہور ہے، مصر کے عوام اس کے پھل کو "حب کلی" کے نام سے جانتے ہیں جو شام اور اٹلی کے شہروں سے لایا جاتا ہے۔ اس کے پتے اور ٹہنیاں "اغیس" یعنی بجنگشت (سنبھالو) کے پتوں اور ٹہنیوں سے مشابہ ہوتے ہیں یہ پودا درخت کے برابر لمبا ہوتا ہے اور اس کی بُو تیز ہوتی ہے، پھول کرم کلہ کے پھولوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور پھل اپنی شکل میں گُردوں سے ملتے جلتے ہیں اور غلافوں میں پائے جاتے ہیں، یہ مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں انکے اندر سختی پائی جاتی ہے جو انگوروں کے پکنے کے زمانے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

له ذبول نمو کی ضد ہے۔ رطوبات تحلیل ہو جانے سے گھٹنا اور دُبلا ہو جانا۔ پگھلنا، گھُلنا۔ لغات قطبیہ، صفحہ نمبر ۱۱۰

تیز بدبودار درختوں کی قسم کا ایک پودا ہے، مزاج گرم ہے، محلل ہے مگر اس کے پتے جب تک تازہ رہتے ہیں رطوبت کی آمیزش کی وجہ سے ان میں حدت کم ہوتی ہے ڈھیلے ورموں میں مفید ہے لیکن یہ دوا جب خشک ہوتی ہے تو انتہائی خشکی پیدا کرتی ہے۔ یہی قوت اس کی جڑ کے ریشوں میں بھی موجود ہوتی ہے اس کے بیج لطافت پیدا کرتے اور قے میں مفید ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کے تر و تازہ پتوں کو پیس کر لیپ کرنے سے بلغمی ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ دمۂ جنین و مشیمہ اور ادرار حیض کے لیے اس کے سات گرام کو شراب ''علوسس'' میں ملا کر پلایا جاتا ہے اور درد سر کے لیے عام شراب کے ساتھ کھلایا جاتا ہے ولادت میں آسانی پیدا کرنے کے لیے عورتوں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور ولادت کے فوراً بعد ہٹا دیا جاتا ہے اس کی جڑ کا عصارہ منضج و محلل ہے اور اس کے پھلوں کو کھانے سے شدید قے آنے لگتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

انثلیس

یونانی نام :۔ انثلیس

نباتی نام :۔ Cressa cretica Linn.

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کے پتے مسور کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور ٹہنیاں ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں، پتے نرم، جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے۔ اور دھوپ کے مقامات پر یہ پودا اُگتا ہے اور کافی بڑا ہوتا ہے۔

دوسری قسم کے پتے اور ٹہنیاں لکروندہ کے پتوں اور ٹہنیوں سے ملتے جلتے ہیں مگر اس میں روئیں زیادہ ہوتے ہیں اور اس کے پھول نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں رنگ نیلگوں ہوتا ہے بو نہایت ناگوار ہوتی ہے۔ جڑ بقلۂ دشتی کی جڑ سے مشابہ ہوتی ہے اس کے چودہ گرام کھانے سے عسر البول اور درد گردہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی دونوں قسمیں خشکی پیدا کر کے زخموں کو مندمل کر دیتی ہیں اور اس کی وہ قسم جو لکروندہ سے مشابہ ہوتی ہے دوسری قسم کی بہ نسبت زیادہ لطافت پیدا کر کے مرگی والوں کے لیے مفید ہوتی ہے جبکہ دوسری قسم پہلی سے زیادہ جلاء پیدا کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس کی دونوں قسموں کو پیس کر دودھ اور روغن گل میں ملا کر حمول کرنے سے دودھ بہت

زیادہ پیدا ہوتا ہے، رحم کے گرم ورموں اور شکم میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے دونوں قسمیں زخموں میں مُفید ثابت ہوتی ہیں اور اس کی لگروندہ سے مشابہ قسم کو سکنجبین کے ساتھ کھانا مرگی میں مُفید ہے۔

(دیسقوریدوس)

اَنجُدان

یونانی نام:۔ طرذیون۔ سلیقون

عربی نام:۔ اَنجدان

فارسی نام:۔ انگدان

نباتی نام:۔ Ferula tingitoma

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ یہ ہینگ کے درخت کا پتا ہے، اس کے گوند کو ہینگ کہتے ہیں اور اس کی جڑ کو "محروث" کہتے ہیں۔ (موتق)

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سفید اور خوشبودار ہوتی ہے اسے کھایا بھی جاتا ہے اور اس کو "سرخسی" بھی کہتے ہیں۔ اس کی جڑ کے ریشوں کو "محروث" کہا جاتا ہے۔ اسے دواؤں اور غذاؤں میں استعمال بھی کیا جاتا ہے۔

اس کی دوسری قسم سیاہ اور بدبُودار ہوتی ہے، اس کو بعض دواؤں میں ملایا جاتا ہے، اس کے گوند کو ہینگ کہا جاتا ہے۔ خوشبودار انجدان کا گوند خوشبودار اور بدبُودار کا بدبُودار ہوتا ہے۔

(اسحٰق بن عمران)

انجدان کی جڑ کو محروث کہتے ہیں یہ پودا "بست[1]" اور "قیقان" کے درمیان واقع ریتیلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے ہینگ ایک ایسا گوند ہے جو اس کے پتّوں کی جڑوں سے نکلتا ہے بست اور قیقان کے لوگ اس کے پتّوں کو بطور سبزی پکا کر کھاتے ہیں موسم سرما میں یہ پودا ختم ہو جاتا ہے۔ (ابو حنیفہ)

یہ کاشم سے مشابہ ایک پودا ہے اور شہر "بابل" میں پیدا ہوتا ہے بقال یعنی سبزی فروش اسے گرم مصالحہ جات کے ساتھ فروخت کرتے ہیں۔ (محمد بن عبدون)

---

[1] افغانستان کا ایک قدیم شہر ہے جو ہندوستان اور بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے۔

سیاہ اور بدبودار انجدان ایک موٹی جڑ ہے اس کی ہینگ بھی بدبودار ہوتی ہے۔ ابتدا میں یہ پودا جب اُگتا ہے تو اس کے پتے ہتھیلی کے برابر چوڑے گاجر کے مُدبوں کی طرح تہہ بر تہہ زمین پر پھیلے ہوتے ہیں، یہ نوکیلے چوڑے پتھر سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہیں۔ انھیں پتوں کے درمیان سے رطوبت صمغیہ نکلتی ہے سوئے کے چتر کی طرح اس کے سروں پر چتر ہوتے ہیں مگر اس کا پھل بڑا ہوتا ہے اور اس کا بیج باریک، چپٹے اور کسی قدر لمبے غلافوں میں ہوتا ہے اور ان کی بُو ناگوار ہوتی ہے۔ (ابو عبید البکری)

درخت اُنجدان کا یونانی نام "سلیقون" ہے اور یہ شہر "لوریا"، "ارمینیہ"[1] اور "میڈیا"[2] میں پیدا ہوتا ہے اس کی رطوبت صمغیہ اپنی شکل میں بہروزہ یا اُشق سے مشابہ ہوتی ہے اس کے پتوں کو "یسقطس" کہتے ہیں۔ اس کے پتے کرفس کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں، بیج چوڑے "ماعطارس" نامی بیجوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ فضلات کا تنقیہ کرتی، ڈکار لاتی اور رطوبات کو سکھاتی، دیر ہضم اور مثانہ کے لیے مضر ہوتی ہے قیروطی میں ملا کر مالش کرنے سے کنٹھ مالا اور پھوڑوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے خون کے جمنے کی وجہ سے آنکھوں کی نیلگونی جاتی رہتی ہے۔ "روغن لیرسا" اور روغن حنا سے تیار کی ہوئی قیروطی میں ملا کر لگانے سے عرق النساء میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو سرکہ اور پوست انار کے ساتھ پکا کر لگانے سے مقعد کی بواسیر جاتی رہتی ہے۔ اس کو کھانے سے مہلک دواؤں کی سمیت ختم ہو جاتی ہے نمک یا سالن وغیرہ میں ملا کر کھانے سے اس کا مزہ بہتر ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کی رطوبت بہت گرم ہے اسی طرح اس کے پتے، ٹہنیاں اور جڑیں انتہائی گرمی پیدا کرتی ہیں اس کا پورا جوہر چونکہ نفاخ ہے اور ریاح پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے یہ دیر ہضم ہوتا ہے اس کا خارجی استعمال بہ نسبت گوند کے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

انجدان تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے، مقعد کی سردی میں مفید اور مدر بول و حیض ہے۔ (مسیح)

معدہ میں جمع شدہ رطوبات کو خشک کرتا، بدن اور فضلات کی بُو میں تغیر پیدا

---

[1] یہ بلند پہاڑیاں ہیں جو قفقاس کے جنوب میں ایشیائے کوچک میں پائی جاتی ہیں قدیم زمانہ میں یہ مشہور سلطنت رہی ہے اور آج کل یہ رُوس و ترکی دو حصوں میں منقسم ہو چکا ہے۔ (المنجد)

[2] مغربی ایران میں واقع ایک علاقہ ہے۔

کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
مسہل ہے اور جنین کو بھی خارج کرتا ہے۔ آکلہ[1] پر اس سے سفوف کا چھڑکنا مفید ہے۔ (محمد بن الحسن)

بیخ انجدان غذا کو ہضم کرتی اور معدہ و جگر کو طاقت دیتی ہے۔ یہ گرم ہے اس کے جرم میں ثقالت ہوتی ہے پھر اپنی حدت، لطافت اور چرپراہٹ کی وجہ سے ثقیل غذاؤں کو لطیف بنا دیتی ہے۔ ڈکار بہت لاتی ہے اور ڈکار میں اس کا مزہ دیر تک باقی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے جو لوگ اس سے متعلق معلومات اور تجربہ نہیں رکھتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہضم غذا میں معاون نہیں ہوتی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہے کہ یہ دوا معدہ میں بڑی حد تک مداخلت رکھتی ہے۔ یا اس لیے کہ جرم انجدان میں کچھ ایسی ثقالت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ معدہ میں دیر تک باقی رہتی ہے۔ اس کی ایک عجیب خاصیت یہ ہے کہ نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں کو تحلیل کرتی ہے اور خود کسی قدر نفخ پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ دارچینی، زنجبیل اور اشترغار کی بھی یہی خاصیت ہے۔ اسی وجہ سے اس سے متعلق بہت سے اطباء نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ نفخ کے تحلیل کرنے پر اس کا کوئی اثر نہیں حالانکہ یہ ثقیل غذاؤں سے پیدا ہونے والے نفخ کو تحلیل کرنے میں بہت معاون ہے اور خود اس سے گرم و بخاری ریاح پیدا ہوتے ہیں جن سے قراقر شکم اور دوسری مضرتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ ریاح عضو مخصوص میں استادگی، گردہ اور اس کے آس پاس گرمی پیدا کرتی ہے، سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے یہ لذیذ اور زود ہضم ہوجاتی ہے، معدہ میں غذا کو لطیف بنا دیتی ہے اور خود اس کی حرارت کم ہوجاتی ہے۔

انجدان کی کانجی نہایت گرم اور لطیف ہے جلاء پیدا کرتی اور پیاس بھی لگاتی ہے۔

اس کی کانجی انتہائی گرم ہے۔ دردسر پیدا کرتی ہے جن لوگوں کے معدہ میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور جن کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے ان کے لیے مفید ہے۔ (رازی)

---

[1] آکلہ: ایک قسم کا پھوڑا ہے۔

انیسون

یونانی نام:۔ آنیس۔اوماریقا
عربی نام:۔ بزرالرازیانج الرومی۔بزرالرازیانج الشامی۔حب الحلوہ۔کمون الحلو۔
فارسی نام:۔ بادیان رومی۔زیرۂ رومی
دیگر نام:۔ اندنی۔انس **انگریزی نام:۔** Aniseed
نباتی نام:۔ Pimpinella anisum Linn.

تازہ اور بڑا انیسون جس سے بھوسی کی طرح چھلکے اترتے ہیں اور جس کی خوشبو تیز ہوتی ہے۔ وہ سب سے عمدہ ہوتا ہے "جزیرۂ اقریطی" کا انیسون بھی عمدہ ہوتا ہے اس کے بعد مصری بہتر ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کے اجزاء میں سب سے زیادہ نفع بخش اس کے بیج ہوتے ہیں، ان میں تلخی اور تیزی تقریباً جلا دینے والی دواؤں جیسی ہوتی ہے۔ ان کا مزاج تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اسی وجہ سے یہ مدر بول ہیں اور نفخ شکم کو زائل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بحیثیت مجموعی اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ یہ دوا جسم سے ریاح کو خارج کرتی، درد کو سکون دیتی، ورموں کو تحلیل کرتی، پیشاب اور پسینہ کو آسانی سے خارج کرتی اور فضلات کو دفع کرتی ہے۔ اس کو کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے کی سمیت اور نفخ شکم میں مفید ہے، حابس شکم ہے، سفید قسم کی رحمی رطوبات کے سیلان کو ختم کرتی، دودھ کو بڑھاتی اور جماع کی خواہش کو برانگیختہ کرتی ہے اس کی دھونی سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر کو سکون بخشتی ہے۔ اس کے سفوف کو روغن گل میں حل کر کے کانوں میں ٹپکانے سے چوٹ لگ جانے یا گر پڑنے کی وجہ سے پیدا ہو جانے والا اندرونی شگاف جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

استسقاء میں مفید ہے نفخ اور قراقر شکم کو یہ دوا زائل کرتی ہے۔ (رازی)

اس کو پیس کر بطور سرمہ لگانا آنکھوں کے مزمن جالے میں مفید ہے۔ (حکیم ابن حنین)

رطوبات کی وجہ سے پیدا ہونے والے جگر و طحال کے سدوں میں مفید ہے اور اسہال شکم میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ خاص طور سے جب اسے کسی قدر بریاں کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سانس کے راستوں کو یہ دوا معتدل بناتی ہے۔ (البصری)

چہرے کے تہیج اور ہاتھ پیر کے ورموں میں مفید ہے گردہ، مثانہ، جگر اور رحم کے سدوں کو یہ دوا کھولتی ہے، پرانے بخاروں میں بھی مفید ہے۔ (ابن سینا)

یہ دوا بلغمی پیاس کو بجھاتی ہے خاص طور سے اس کی وہ شراب جو شکر کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔ اس کو اصل السوس کے ساتھ جوش دے کر استعمال کرنے سے دمہ اور سینہ کی بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ مسوڑھوں اور دانتوں کی جڑوں میں سردی کی وجہ سے جب عفونت پیدا ہو جاتی ہے اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے تو اس کے سفوف کو بطور منجن استعمال کرتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے نزلہ اور درد سر میں اس کی دھونی سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

اَنجُرہ

یونانی نام:۔ اقلابونس

عربی نام:۔ قریض الکلب۔ مجرب الکلب

نباتی نام:۔ Urtica pilulifera

اسے "قریض" اور "خربق" بھی کہتے ہیں مشہور پودا ہے۔ (موتف)

اس کے پتے کھُردرے اور پھول زرد ہوتے ہیں جن کے اندر باریک باریک کانٹے نظر آتے ہیں اور جب یہ جسم کے کسی حصے پر لگ جاتے ہیں تو وہ حصہ سُرخ ہو جاتا ہے، وہاں پر جلن اور تکلیف محسوس ہوتی ہے چھوٹی اور بڑی اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ بڑی قسم کے زرد پتے کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کے بیج مسور کے دانوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور دواءً اسی کا استعمال ہوتا ہے۔ (سلیمان بن حسان)

اَنجرہ کی دراصل تین قسمیں ہوتی ہیں اور اس کی جس قسم کا تذکرہ اوُپر کیا گیا ہے۔ اس کے بیج نسبتاً بڑے شکل اور جسامت میں مسور کے برابر ہوتے، ان میں کافی سختی موجود ہوتی ہے، نیز ان کا رنگ سبز اور چمکدار ہوتا ہے، یہ گول اور کھردرے خوشوں میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کے ریشے پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔

دوسری قسم دیسقوریدوس کی بیان کی ہوئی دونوں قسموں سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کا تنا سُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اس کے پتّوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور یہ سیسنبر کے پتّوں کے برابر مگر اُن سے کچھ بڑے اور اُن سے زیادہ کُھردرے ہوتے ہیں، تینوں قسموں میں نسبتاً اس میں پتّے زیادہ اور کُھردرے ہوتے ہیں اس کے بیج رائی کے بیجوں کے برابر مگر اُن سے کچھ چپٹے، سفید اور نیلگوں ہوتے ہیں۔ تیسری قسم کا پودا چھوٹا ہوتا ہے یہ قسم قوت میں بہ نسبت اور قسموں کے کمزور ہوتی ہے اور اس کے بیج بھی نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں۔ (غافقی)

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم میں کافی کھردراہٹ اور کافی سیاہی پائی جاتی ہے۔ پتّے نسبتاً چوڑے ہوتے ہیں اور بیج بھنگ کے بیجوں سے مشابہ مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہیں دوسری قسم کے بیج چھوٹے ہوتے ہیں اور پتّے کُھردرے نہیں ہوتے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے پتّے اور پھل دونوں حسبِ ضرورت دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ دونوں اس قدر محلل ہیں کہ کانوں کی جڑوں کے ورموں اور پھوڑوں کو زائل کر دیتے ہیں نیز ریاح پیدا کرکے جماع کی قوت کو برانگیختہ کر دیتے ہیں۔ یہی قوت اس وقت اور بھی برانگیختہ ہو جاتی ہے جب اس کے بیجوں کو شیرہ انگور کے ساتھ کھایا جاتا ہے اس کا شمار ان دواؤں میں ہوتا ہے جو زیادہ گرمی نہیں پیدا کرتیں بلکہ یہ انتہائی طاقت پیدا کرتی ہے۔ اس کو کھانے سے سینہ و پھیپھڑے کا گاڑھا خلط مُنھ کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ یہ پودا جب بدن کے کسی حصّہ میں لگ جاتا ہے تو اس مقام پر سوزش پیدا ہو جاتی ہے ہضم معدی کے وقت یہ نفخ پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے بالفعل نفاخ نہیں بلکہ بالقوہ نفاخ ہے۔ تمام مسہل دواؤں کے برعکس محض جلاو تحریک پیدا کرکے اعتدال کے ساتھ تلیین شکم کرتا ہے بدبودار پھوڑوں، سرطان اور جن پھوڑوں میں خشکی کی ضرورت ہوتی ہے اُنھیں گرمی اور تکلیف پہنچائے بغیر زائل کرتا ہے کیونکہ اس کے مزاج میں خشکی و لطافت پائی جاتی ہے نیز اس میں اتنی حرارت نہیں ہوتی جو سوزش اور چبھن پیدا کرے۔ جالینوس نے کتاب الاغذیہ میں لکھا ہے کہ انجرہ کے پتّوں میں لطیف اور نازک اجزاء موجود ہوتے ہیں عام طور سے یہ غذائی طور پر استعمال نہیں ہوتے اور اگر کبھی انھیں غذا میں استعمال کیا جاتا ہے تو یہ قبض پیدا کر دیتے ہیں۔ (جالینوس)

دونوں قسموں کے پتّوں کو نمک ملا کر لگانے سے کُتّوں کے کاٹے کا زخم، زہریلے، گندے اور سرطانی پھوڑے، اعصابی گرہیں، بوحشلا نامی ورم اور اوندھے پھوڑے جاتے رہتے ہیں طحال

کی سختی میں انہی پتّوں کو قیروطی میں ملاکر لگایا جاتا ہے اور ان کو کوٹنے کے بعد نتھنوں میں رکھنے سے نکسیر کا خون رُک جاتا ہے۔ اور انھیں نیمکوب کرنے کے بعد مُرّ میں ملاکر حمول کرنے سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ باہر نکلے ہوئے رحم پر جب اس کے تازہ پتّوں کو رکھا جاتا ہے تو وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے بیجوں کو جب شراب طلاء کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو قوتِ جماع میں تحریک پیدا ہوجاتی ہے اور رحم کا مُنہ کُھل جاتا ہے۔ اس کے سفوف کو شہد کے ساتھ چاٹنے سے تنفس انتصابی، شوصہ اور پھیپھڑوں کے ورموں میں فائدہ ہوتا ہے سینے کے فضلات کو یہ خارج کرتا ہے اور اکاّل مرہموں میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔ اس سے پتّوں کو بعض صدفی حیوانات کے ساتھ پکاکر استعمال کرنا ملین شکم ہے، نفخ کو تحلیل کرتا اور پیشاب کو آسانی سے خارج کر دیتا ہے۔ جَو کے ساتھ پکاکر استعمال کرنے سے سینے کے فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتّوں کے جوشاندے میں کسی قدر مُرّ ملاکر پینے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور اس کے عصارے کی کُلّی سے لوزتین کے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

تخم انجرہ مقشر سات گرام کھانے سے اعتدال کے ساتھ بلغم کا اسہال ہوجاتا اور گاڑھے غلطوں سے سینہ وپھیپھڑہ کا تنقیہ ہوجاتا ہے۔ اس کے بیجوں کو کھانے کے بعد روغنِ گُل پینے سے حلق میں کوئی سوزش اور جلن نہیں ہوتی۔ اسہال لانے کے لیے شہد کے ساتھ اس کا شافہ بناکر مقعد میں رکھا جاتا ہے۔ معدہ کے لیسدار بلغم میں اس کے بیجوں کا کھانا مُفید ہے۔ طحال کے مرض اور درد گردہ میں اِن کو سکنجبین کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ (مجہول)

سفوف تخم انجرہ کو شہد میں ملاکر لگانے سے عضو مخصوص کافی موٹا ہوجاتا ہے اور اسی کو لگانے سے درد پہلو میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

تخم انجرہ گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو توڑتا ہے خاص طور سے جب گردہ و مثانہ میں لطافت ہوتی ہے اور اُن کی پتھریاں نرم ہوتی ہیں تو اُن کا تنقیہ ہوجاتا ہے۔ جسم کے سبھی عضو کے جمے ہوئے خون کو تحلیل کر دیتا ہے۔ پیپ کے انصباب کی وجہ سے درد مثانہ اور اس کی سوزش میں ملٹھی کے ساتھ پکاکر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتّوں کو پکانے کے بعد گھی یا چربی وغیرہ میں اچھی طرح ملاکر لگانے سے کانوں کے پچھلے حصّے کے ورموں میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔

(تجربتین)

اَنغرا

یونانی نام:۔ اَنغرا۔ اتوتیزا۔ اتوزن **دیگر نام:۔** جاسی۔ جسوندی۔ جاسون
انگریزی نام:۔ Evening Primerose **نباتی نام:۔** Oenothera blennis

اس کا یونانی نام "اتوتیزا" اور "اتوزن" بھی ہے ایک پودا ہے جس کی لمبائی درخت جیسی ہوتی ہے پتے بادام کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے چوڑے ہوتے ہیں اور اس کے کچھ پتے سوسن کے پتوں سے بھی مشابہ ہوتے ہیں پھول انار کے پھولوں سے مشابہ مگر اس سے بڑے ہوتے ہیں اس کی جڑ چھوٹی اور سفید ہوتی ہے جس کے خشک ہونے پر شراب کی سی بُو آتی ہے پہاڑی مقامات پر یہ پودا اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ جب سُوکھ جاتی ہے تو اس کی بُو اور افعال و خواص شراب جیسے ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کے جوشاندے کو پی کر وحشی جانور مانوس ہو جاتے ہیں اور اس پودے کا ضماد لگانے سے جسم کے زہریلے زخموں کا بڑھنا رُک جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

کہا جاتا ہے کہ اس پودے کو زمین نے "دیوسعس" کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ درندے اس سے مانوس ہو جائیں کیونکہ یہ فرحت بخش خصوصیات کا حامل ہے، اور اس میں کسی قدر سردی پائی جاتی ہے اور اس کے اجزاء کسی قدر شراب سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (روفس)

اَنف العجل

یونانی نام:۔ انطرس۔ ابارسن لخنیس اعرنا
عربی نام:۔ اَنف العجل **انگریزی نام:۔** Snap Dragon
نباتی نام:۔ Antirrhisum oronitum

انطرس۔ ابارسن۔ لخنیس اعرنا اس کے یونانی نام ہیں۔ ہر سال نئے سرے سے پیدا ہونے والا پودا ہے۔ اس کے پتے اور ٹہنیاں پودۂ "اناغالس" کے پتوں اور ٹہنیوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول گلِ خیری کی طرح مگر اس سے کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں جن کا رنگ بنفشئی ہوتا ہے اور اس کے پھل گائے بچھڑے کے نتھنوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کا پھل علاجاً استعمال نہیں ہوتا اور پودا اپنے افعال وخواص میں تقریباً "یونیون" نامی پودے سے ملتا جلتا ہے اور قوت میں "یونیون" کے افعال وخواص سے بہت زیادہ ہے۔ (جالینوس)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس پودے کا جوشاندہ زہروں کے کھا لینے میں مفید ہے اور زہروں کا تریاق ہے۔ روغن سوسن میں حل کر کے چہرے پر لگانے سے لوگوں کی نظروں میں لگنے والا محبوب ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اندروصارون

یونانی نام:۔ اندروصارون۔ اندروخارون۔ فاس۔ افیاس۔ فاسی۔ فالاہنش

انگریزی نام:۔ Axe-Weed **نباتی نام:۔** Securigera coroilla

عطار اس کا نام "فالاہنش" بتاتے ہیں ایک روئیدگی ہے جس کے پتے چھوٹے چھوٹے چنے کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں اور اس کے پھل خرنوب شامی کے پھلوں سے مشابہ ہوتے ہیں انھیں پھلوں میں اس کے سرخ سرخ بیج پائے جاتے ہیں جو "راسان" نامی مسور سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ کڑوا ہوتا ہے، امراض معدہ میں ان کا کھانا مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

تلخی کے ساتھ ساتھ اس میں بکساپن بھی پایا جاتا ہے اسی وجہ سے اس کا کھانا معدہ کے مرضوں میں مفید ہے، احشاء کے سدّوں کو کھولتا ہے۔ یہی فائدے اس کی ٹہنیوں کے بھی ہیں۔ (جالینوس)

بعض معجونوں میں شامل کیا جاتا ہے اور بعض اطباء کے مطابق شہد میں ملا کر ہم بستری سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں رکھنے سے استقرار حمل نہیں ہوتا۔ جَو اور گیہوں کے کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

انداہیمان

کرمانی نام:۔ انداہیمان

مشہور و معروف کرمانی دوا ہے۔ (رازی)

اسہال شکم میں خاص طور سے مفید ہے۔ اس کا بدل ہموزن گل ارمنی ہے، اور اس کا نصف وزن

صندل سفید ہے، اور ہموزن پوست انار بھی ہے۔ (بدیغورس)

اَندرُوطاقس

یونانی نام:۔ اندروطاقس۔ اندروطالیس۔ اندروطاقلس
دیگر نام:۔ ملاح۔ کمیلح۔ کسما
نباتی نام:۔ Amarine hydroid

چنے کی ایک قسم ہے مغربی ایشیا کے بعض اصحاب اسے "ملاح" اور "کمیلح" اور "کسما" بھی کہتے ہیں۔ (موقف)

سوریا کے ساحلی علاقوں میں ہر سال نئے سرے سے پیدا ہونے والا ایک پودا ہے، رنگ سفید ہوتا ہے شاخیں پتلی پتلی اور مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے اس میں پتے نہیں آتے۔ شاخوں کے سروں پر پھلیاں پائی جاتی ہیں جن میں اس کے بیج موجود ہوتے ہیں ۷ گرام پودے کو شراب کے ساتھ کھانے سے استسقاء والوں کا پیشاب کثرت کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اس کے جوشاندے کے پینے یا اس کے بیجوں کے کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ مرض نقرس میں اس کے پتوں کا لیپ مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)
اس کا مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے۔ سکھانے کے بعد محض اس کے پھل کو یا پورے پودے کو کھانے سے پیشاب کثرت سے خارج ہوتا ہے جو اس کے محلل ہونے اور خشکی پیدا کرنے کا واضح ثبوت ہے۔ (جالینوس)

اَنیطَرُون

رومی نام:۔ انیطرون
عربی نام:۔ شبیہہ بالکراث   **انگریزی نام:۔** Stone Crop
نباتی نام:۔ Seduon anopetalum

اس کا نام "شبیہہ بالکراث" بھی ہے۔ (جالینوس)
دریا کے کناروں، کنکریلی زمینوں اور پہاڑی مقامات پر پیدا ہونے والا ایک پودا ہے مزہ نمکین

ہوتا ہے۔ اور جو دریا و برکان[1] سے کافی دُور ہوتا ہے اس میں تلخی زیادہ ہوتی ہے۔ شراب" ادرومالی" یا شوربے کے ساتھ اس کا کھانا۔ صفراء، بلغم اور آبی رطوبات کا مسہل ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس دوا میں اسہال کی خاصیت پائی جاتی ہے چنانچہ یہ صفراء اور بلغم کو خارج کرتی ہے، مزہ چونکہ نمکین ہوتا ہے اس لیے محلل ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ (جالینوس)

اَناغالِس

یونانی نام:۔ اَناغالِس۔ اَناغلس

نبطی نام:۔ اَناکیر

عربی نام:۔ حشیشۃ العلق

نباتی نام:۔ Anagallis arvensis Linn.

نر و مادہ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اور دونوں کے پھولوں کی رنگت جداگانہ ہوتی ہے۔

مادہ قسم کے پھول لاجوردی اور نر کے گہرے سُرخ ہوتے ہیں اس پودے کی دونوں قسمیں زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہیں، دونوں کے پتے گول گول اور چھوٹے چھوٹے " فسنتی "کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور چوکور ٹہنیوں پر پائے جاتے ہیں۔ پھل گول ہوتے ہیں۔ اس کی دونوں قسمیں پھوڑوں میں مُفید ہیں اور ان کے استعمال سے سرخبادہ کا عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔ اس کی دونوں قسمیں مشیمہ اور اس سے مشابہ اندرونی چیزوں کو خارج کر دیتی ہیں اور جسم پر زہریلی پھنسیوں کو پھیلنے نہیں دیتیں۔ اس کے نچوڑے ہوئے پانی سے غرغرہ کرنا سر سے بلغم کا تنقیہ کر دیتا ہے اور اس مقصد کے لیے اس کو ناک میں ٹپکایا بھی جاتا ہے یہی پانی دانتوں کے درد کو سکون بخشتا ہے چنانچہ جس جانب کے دانتوں میں درد ہوتا ہے اس سے مخالف جانب کے نتھنوں میں ٹپکایا جاتا ہے۔ شہر "طعاطری" کا شہد ملا کر استعمال کرنے سے آنکھوں کے " ارغاما " نامی زخموں اور بینائی کے کمزور ہو جانے میں فائدہ ہوتا ہے۔ درد گُردہ و جگر درد حالبین اور سانپ کے کاٹے میں شراب کے ساتھ اس کا کھانا مُفید ہے بعض اصحاب کے مطابق لاجوردی پھولوں والی قسم کا لیپ کانچ نکلنے میں مُفید ہے اور سُرخ پھولوں والی قسم کے

---

[1] آتش فشاں پہاڑ

لیپ سے کانچ نکلنے کا عارضہ بڑھ جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی دونوں قسمیں کسی قدر حرارت و جلاء بخشتی، مادّوں کو جذب اور مشیمہ کو نکال باہر کرتی ہیں۔ ان کا عصارہ دماغی فضلات کو نتھنوں کی راہ خارج کر دیتا ہے۔ دونوں قسمیں کوئی تکلیف پیدا کیے بغیر مادّوں کو سکھاتی ہیں اسی لیے ان کے استعمال سے زخم مندمل ہوجاتے ہیں اور اعضاء میں جب سڑاند پیدا ہوجاتی ہے تو ان کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کے عصارے کو سفوفِ حاشا اور عمدہ رائی کے ساتھ کھانے سے حلق میں چمٹی ہوئی جونک باہر نکل آتی ہے۔ بعض اطباء کے مطابق مادہ قسم کے نچوڑے ہوئے پانی سے غرغرہ کرنا حلق میں چمٹی ہوئی جونک کو مار دیتا ہے۔ (اریباسلیس)

خشک اناغالس کے جوشاندے سے جب غرغرہ کیا جاتا ہے تو حلق کے اندر چمٹی ہوئی جونک مرجاتی ہے اور اگر جونک معدہ میں ہے تو اس کے عصارے کو پینے سے زندہ نہیں رہ سکتی۔ (زہراوی)

اس کی مادہ قسم کو کسی برتن میں جلا کر راکھ بنانے کے بعد تیز سرکہ میں گھول کر ناک میں ٹپکانے سے جونک باہر آجاتی ہے۔ (شریف)

اس کے نچوڑے ہوئے پانی میں جب زندہ جونک کو ڈبو دیا جاتا ہے تو وہ مر کر اس سوختہ چیز کی طرح ہوجاتی ہے جو ہاتھ لگتے ہی ٹوٹ جاتی ہے۔ بندال کی جڑ کے ساتھ پیس کر بیرونی حصے پر لگا کر کچھ دیر کے لیے چھوڑ دینے سے حلق کے اندر چمٹی ہوئی جونک باہر آجاتی ہے۔ (تجربتین)

اُنسُ النفس

عربی نام:۔ اُنسُ النفس
دیگر نام:۔ اسکاطامن

''ابن وحشیہ'' نے اپنی کتاب میں تذکرہ کرتے ہوئے اس پودے کا نام ''اسکاطامن'' بتایا ہے۔ سبزہ زاروں میں ہر سال نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ پتّیاں جرجیر کے پتّوں سے ملتی جلتی ہیں پھول زرد ہوتے ہیں۔ مزاج گرم وخشک ہے۔ بکریاں جب اسے چرتی ہیں تو دودھ زیادہ ہوجاتا ہے چنانچہ

اس دودھ کو تازہ یا گرم کرکے پینے سے شراب کی طرح فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے اور نشہ و خمار آئے بغیر غم واندوہ کا ازالہ ہو جاتا ہے تازہ اور نیمکوب پتوں کے جوشاندے سے بنی ہوئی شراب مفرح ہونے کے ساتھ وسواس سوداوی میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ (شریف)

اَنقون

اس کو "ورد منتن" بھی کہتے ہیں اور حرف واؤ کے ذیل میں اس کا تذکرہ آئے گا۔ (رازی)

انقوانقون

یونانی نام :۔ انقو انقوان
عربی نام :۔ مریخ
فارسی نام :۔ خرم
فارسی دوا ہے، اسے "مریخ" اور "خرم" بھی کہا جاتا ہے۔ (ابن سینا)
فارسی دوا ہے، "خوز" کے قول کے مطابق اس کے استعمال سے قوت حافظہ اور دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ (رازی)

انزروت

سریانی نام :۔ انزروت۔عنزوت۔صرقولا
عربی نام :۔ کحل فارسی۔کحل کرمانی
فارسی نام :۔ انجدک۔گنجدہ۔کروہک۔کدر
ہندی نام :۔ لائی۔لاہی انگریزی نام :۔ Sarcacola
نباتی نام :۔ Astragalus sarcacola Dymock
فارس میں پیدا ہونے والے ایک درخت کا گوند ہے کندر سے مشابہ اور چھوٹی چھوٹی کنکریوں

کے برابر ہوتا ہے، مزہ کڑوا اور رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک خاردار درخت کا گوند ہے۔ (ابن سینا)

یہ دوا دو طرح کی قوتوں سے مرکب ہے اُن میں سے ایک تو سدّہ اور چیک پیدا کرتی ہے اور دوسری تلخ ہونے کی وجہ سے بے ضرر مجفف ہے یہی وجہ ہے کہ چوٹ کے باعث عارض ہونے والے زخموں کو مندمل کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس کے اندر زخموں کو چپکانے والی قوت پائی جاتی ہے اور یہ دوا آنکھوں سے بہنے والی رطوبت کو زائل کرتی ہے مرہموں کے اجزاء میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔

مختلف گوندوں کو ملا کر اسے نقلی بھی بنایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑتی ہے شہد میں ملا کر لگانے سے زخموں کا اندمال اور تنقیہ ہو جاتا ہے۔ آشوب چشم کے لیے اس کو سفیدیٔ بیضۂ مرغ یا دُودھ کے ساتھ پیس کر خشک کر لیا جاتا ہے اور پھر باریک پیس کر آنکھوں میں چھڑکا جاتا ہے۔ (طبری)

لیسدار بلغم کا بالخاصہ مسہل ہے۔ جو شاندے میں ملانے کے بعد دوسری دواؤں کے ساتھ اس کی مقدار خوراک ـــــ پونے دو گرام سے لے کر ساڑھے تین گرام تک ہے ضرر رسانی کے باعث اسے تنہا نہیں کھایا جاتا۔ (ابن ماسویہ)

انتہائی تیز ہونے کی وجہ سے یہ دوا کھال کو کاٹ کر زخموں سے بدگوشت کو اُڑا دیتی ہے۔ آشوب چشم میں بیحد مُفید ہے کسی دوا سے نہ نکلنے والے تنکے اور آنکھوں کے میل کو نکال باہر کرتی ہے خاص طور سے جب اس کو شکر میں ملایا جاتا ہے۔ اس کو کھانے سے دست آجاتے ہیں جس کے نتیجے میں آنکھوں کو خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے کمر، گھٹنوں اور بدن کے جوڑوں سے گاڑھے اور لیسدار بلغم کو صفراء کے ساتھ خارج کرتی ہے۔ مرض کو زائل کرنے کے ساتھ ساتھ دواؤں کو بھی جسم سے خارج کر دیتی ہے اپنی تیزی کی وجہ سے اکثر آنکھوں اور آنتوں میں سوراخ اور خراش پیدا کر دیتی ہے انزروت انتہائی تیز اور چپکنے والا گوند ہے۔ اس لیے پیستے وقت جب ہاتھ پیر یا کسی برتن میں لگ جاتا ہے تو اس کی مذکورہ بالا دونوں خاصیتوں کی وجہ سے اس پر وہی عمل ہوتا ہے جو آنتوں پر ہوتا ہے۔

اس کو تنہا یا دوسری دواؤں کے ساتھ کھانے سے مرض "صلع" عارض ہو جاتا ہے اور سر سے بال گرنے لگتے ہیں اگر جوان ہے تو تدریجاً اور اگر بُوڑھا ہے تو نہایت تیزی کے ساتھ گرتے ہیں۔

اس کی اصلاح کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے سفید ٹکڑوں کو روغن اخروٹ میں باریک پیس لیں کیونکہ روغن اسے آنتوں میں چپکنے نہیں دیتا نیز اس کی سردی کو زائل کر کے آنتوں میں سوراخ اور خراش کا باعث نہیں بنتا۔ انزروت کی اصلاح اس کا دوگنے یا تین گنے روغن بادام سے بھی ہوجاتی ہے۔ تنہا انزروت اگر زیادہ مقدار میں استعمال کرنا چاہیں تو اس کا دس گنا روغن بادام اس میں شامل کر لیں۔ روغن ارنڈ سے اصلاح کی صورت میں صرف بوڑھے اور کمزور اصحاب ہی استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ جوان لوگ اپنی حرارت کی وجہ سے اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اصلاح کے لیے روغن ارنڈ اس میں صرف اس قدر ڈالیں کہ یہ گھل جائے اور پھر اسے دوسری دوا میں ملالیں۔ اُوپر بتائے گئے طریقے پر اصلاح کئے ہوئے خالص انزروت کی مقدار خوراک تنہا ۵ر۴ گرام سے لے کر ۷ گرام تا ۱۴ گرام ہے۔ جبکہ دوسری دواؤں کے ساتھ پونے دو گرام سے لے کر ۲ گرام تک ہے۔ سکبینج، ہلیلہ، تربد، صبر اشق، مقل الیہود، تخم کرفس بُستانی یا اس جیسی دوسری دواؤں سے بھی اس کی اصلاح ہوجاتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ ورموں کو پکاتا اور تحلیل کرتا ہے بورہ ارمنی یا پانی کے ساتھ پیس کر لگانے سے خنازیر سے مشابہ گردن کے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں۔ فتیلہ کو شہد میں ڈبو کر سفوف انزروت میں لت کر کے کانوں میں رکھنے سے پیپ اور خون آمیز پیپ کا بہنا رُک جاتا ہے۔ (حُبیش بن الحسن)

اکثر اطباء نے انزروت کو مذکورہ مقدار خوراک سے زیادہ استعمال کرانے سے پرہیز کیا ہے۔ حالانکہ مصری عورتیں اس سے زیادہ یعنی ۴ر۳ گرام سے ۶۸ گرام تک بیک وقت استعمال کر لیتی ہیں اور انھیں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بدن کو فربہ بنانے کے لیے مصر میں پائے جانے والے "عبدلادی" نام کے زرد خربوزے کے جوف میں رکھ کر حمام سے نکلنے کے بعد استعمال کرتی ہیں۔ (موتف)

اِنفحہ

یونانی نام:۔ فیطوا قوطیا
عربی نام:۔ انفحہ
فارسی نام:۔ پنیر مایہ

سریانی نام :۔ فیف
ہندوستانی نام :۔ چیستہ ۔ چاک
انگریزی نام :۔ Rennets

تمام جانوروں کے پنیر مایہ کا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے نیز یہ لطافت پیدا کرتا اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے ۔ اس کے فائدے حسب ذیل ہیں ۔

بعض اطباء کے مطابق خرگوش کے پنیر مایہ کو شہد میں ملاکر کھلانے سے مرگی والوں کو فائدہ ہوتا ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عورتوں کے "نزف الدم" میں مُفید ہے ۔ معدہ کے اندر جمے ہوئے دُودھ اور خون کو تحلیل کرتا ہے ۔ تمام حیوانات کے پنیر مایہ کو ہم نے اس سلسلہ میں مُفید پایا ہے البتہ خرگوش کا پنیر مایہ نسبتاً بہتر ہوتا ہے ۔

بعض اطباء نے خرگوش کے پنیر مایہ کو سینہ کے نفث الدم میں مُفید بتایا ہے ۔ لیکن اس سلسلہ میں میرا اپنا کوئی تجربہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو اس سلسلہ میں تجربہ کرتے ہوئے مَیں نے دیکھا ہے ۔ اسی لیے اس کے ذریعہ نفث الدم کا علاج کرنا مَیں بہتر نہیں سمجھتا ۔ بہتر یہ ہے کہ نفث الدم کے لیے بعض دوسری قابض اور مُفید دواؤں کا انتخاب کیا جائے کیونکہ اس میں قوت جذب و تحلیل کثرت سے ساتھ پائی جاتی ہے جو اُن اغراض و مقاصد کے بالکل منافی ہے جن کی ضرورت سینہ کے نفث الدم میں پڑتی ہے ۔ (جالینوس)

لطیالاتوعا[1] یعنی خرگوش کے پنیر مایہ کو ۲۵ ½ گرام کی مقدار میں شراب کے ساتھ پینے سے سینہ کے نفث الدم، جوڑوں میں خون کے جم جانے، مزمن سیلان الرحم، آنتوں کے زخم، درد شکم، اسہال مزمن اور زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے ۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد جب اسے مکھن میں ملا کر حمول کیا جاتا ہے تو یہ استقرار حمل میں معاون ہوتا ہے اور حیض کے بعد اس کا کھانا استقرار حمل میں رُکاوٹ پیدا کرتا ہے ۔ (دیسقوریدوس)

کہا جاتا ہے کہ نر خرگوش کا پنیر مایہ حیض کے بعد تین دن تک کھانے سے استقرار حمل نہیں ہوتا اور اسہال شکم و سیلانِ رحم میں فائدہ ہوتا ہے ۔ اس کو سرکہ میں ملاکر کھانے سے مرگی والوں کو فائدہ ہوتا ہے اور یہ مہلک زہروں خصوصاً معدہ میں جمے ہوئے دُودھ اور کالے سانپ کے کاٹے میں

---

[1] لطیالاتوعا: خرگوش کے پنیر مایہ کا یونانی نام ہے ۔

مُفید ہے۔ (حنین)

خرگوش کا پنیر مایہ سرطانی ورم پر لگانے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ (اظہور سیفس)

نر خرگوش کا پنیر مایہ یا اس کا خُصیہ شراب کے ساتھ کھا کر عورت جب حاملہ ہوتی ہے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اور مادہ خرگوش کا پنیر مایہ کھانے کے بعد جب حاملہ ہوتی ہے تو لڑکی ہوتی ہے۔ اس کے پنیر مایہ کو باقلاکے برابر تیز شراب کے ساتھ کھانے سے چوتھیا بُخار میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو خطمی اور روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے جسم میں چُبھا ہوا نیزہ، بانس اور مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے بچّے مرگی سے محفوظ رہتے ہیں۔ خرگوش یا دیگر جانوروں کے پنیر مایہ کو انگوٹھے میں لٹکانے سے بخار زائل ہو جاتا ہے۔ اس کو پانی میں گُوندھ کر نتھنوں کے اندر رکھنے سے نکسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (طبری)

۲۵۰ ملی گرام خرگوش کے پنیر مایہ کو جوش دی ہوئی شراب طلار کے ساتھ کھانے سے سانپ بچھو اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ماسرجویہ)

بچّوں کے معدہ میں دُودھ جم جانے کے سبب پیدا ہونے والی قے میں مُفید ہے۔ (تجربتین)

بعض اطبار کے مطابق گھوڑوں کا پنیر مایہ حابس شکم ہے رطوبات اور آنتوں کی کھُرنڈ کو خارج نہیں ہوتے دیتا۔ (جالینوس)

گھوڑوں کا پنیر مایہ آنتوں کے درد اُن کے زخم اور اسہال مزمن میں خاص طور سے مُفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

گدھے، ہرن اور بکری کے بچّے کا پنیر مایہ سرکہ کے ساتھ کھانے سے استسقائے طبلی میں فائدہ ہوتا ہے۔ (اسرائیلی)

بکری کے بچّے، ہرن یا بارہ سنگھے کے نوزائیدہ بچّے، گائے یا بھینس کے بچّے، فلاطیقا اور درفس نامی جانوروں کا پنیر مایہ طاقت میں ایک دوسرے کے پنیر مایہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو شراب کے ساتھ کھانے سے "اموںیطن" نام کے زہر کی سمیت زائل ہو جاتی ہے معدہ کے اندر خون جم جانے میں اس کو سرکہ کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بارہ سنگھے کے بچّے کا پنیر مایہ حیض سے پاک ہونے کے بعد تین روز تک مسلسل حمول کرتے رہنے سے استقرار حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریدوس)

یونانی زبان کے "قوقی" نامی بحری جانور کے پنیر مایہ کی تعریف کرتے ہوئے میں نے بعض اطبار کو

دیکھا ہے۔ اس کی قوت جند بیدستر کی قوت سے ملتی جلتی ہے۔ (جالینوس)

قوقی نام کے جانور پنیر مایہ کی قوت جند بیدستر کی قوت سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے کھانے سے مرگی اور اختناق الرحم کے باعث عارض ہونے والے درد میں فائدہ ہوتا ہے پنیر مایہ کے اصلی یا نقلی ہونے کی شناخت حسب ذیل ہے۔

بکری کے بچے یا کسی بھی جانور کا پنیر مایہ "قوقی" جانور کے پنیر مایہ پر ڈالا جائے۔ اگر اصلی ہے تو بہت جلد گھل کر پانی بن جائے گا اور اگر نقلی ہے تو اپنی اصلی حالت پر باقی رہے گا۔

اصلی و نقلی کے تجربہ کے لیے حیوان قوقی کے پنیر مایہ کا انتخاب اس لیے ہے کہ اس کے اجزا آسانی سے نہیں گھلتے۔ مختصر یہ کہ سبھی جانوروں کا پنیر مایہ جامد کو سیال اور سیال کو جامد بنا دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

پنیر مایہ کا مزاج تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اس میں تریاقی صفات پائے جاتے ہیں مگر انتہائی مسخن ہونے کی وجہ سے اس کو مفرحات میں نہیں شمار کیا جاتا۔ (ابن سینا)

اَنبج

عربی نام:- اَنبج

فارسی نام:- انبہ

ہندی نام:- آم۔ آنب **انگریزی نام:-** Mango

نباتی نام:- Mangifera indica Linn.

"انبجات[1]" کو "مربیات" بھی کہا جاتا ہے۔ کتاب العین کے مطابق انبہ ہندوستانی درخت کا ایک پھل ہے انبہ وغیرہ کو شہد میں پروردہ کیا جاتا ہے۔ (مولف)

سرزمین عرب میں "عمان" کے اطراف میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کا پودا لگایا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک پھل شکل میں بادام سے ملتا جلتا ہے اور ابتدا سے انتہا تک شیریں

---

[1] انبجات:- اَنبج کی جمع ہے اور اَنبج ہر اس چیز کو بھی کہتے ہیں جسے شہد وغیرہ میں پرورده کیا جاتا ہے۔ مثلاً زنجبیل اور ہلیلہ جات وغیرہ۔ مترجم

رہتا ہے دوسری قسم کا پھل آلو بخارا جیسا ہوتا ہے یہ ابتدا میں ترش ہوتا ہے اور جیسے جیسے بڑھتا ہے شیریں ہوتا جاتا ہے۔ دونوں قسموں کے پھلوں میں گٹھلی ہوتی ہے یہ خوشبودار بھی ہوتا ہے۔ ترش والے کو بڑے گھڑے یا مٹکے میں چھپا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پختہ ہو کر مزے اور بو میں کیلے سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اس کا درخت اخروٹ کے درخت کے برابر اور پتے بھی اخروٹ ہی کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں پختہ ہونے کے بعد شیریں والا زرد اور جو درخت پر دیر تک باقی رہتا ہے وہ پختہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے تر و تازہ انبہ کو ہانڈی میں رکھ کر پکایا جاتا ہے۔ (ابو حنیفہ)

انتلہ سودا

اندلسی نام:۔ انتلہ سودا

دیگر نام:۔ جدوار اندلسی۔ بلوط الارض **نباتی نام:۔** Aconitum anthora

اس کو جدوار اندلسی کہتے ہیں اور اس کے نام کا پہلا حرف الف اس کے بعد نون، اور پھر تا، اس کے بعد لام اور پھر ہا، ہے۔ ایک پودے کا یہ اندلسی نام ہے جس کے پتے کو اندلس کے دیہاتی مغربی ایشیا، کے "خیر من الف دینار" نامی پودے کے پتوں سے مشابہ بتاتے ہیں اور "کزبرۃ الثعلب"[۱] اسی کو کہتے ہیں۔ پہاڑی مقامات پر پیدا ہوتا ہے پودہ "خنثی"[۲] کی طرح اس کی بہت سی جڑیں ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں لیکن یہ بہت چھوٹی اور پودۂ "سمار" کی جڑوں کے پاس پیدا ہونے والے پودے کی جڑوں سے مشابہ ہوتی ہیں چونکہ یہ بلوط سے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اسحٰق بن عمران اسے "بلوط الارض"[۳] کہتے ہیں۔ البتہ اس میں سختی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ پودا "سنطاقلن" کی جڑوں کی طرح سیاہی مائل ہوتا ہے۔ توڑنے پر اس کا اندرونی حصہ سرخی مائل ہوتا ہے شفتالو کی گٹھلیوں کی طرح اس کے مزے میں تلخی اور کسی قدر کھٹا پن موجود ہوتا ہے۔ (مولف)

---

۱ غیر مشہور پودا ہے۔

۲ کراث الحمار

۳ کماذریوس

ایک معتمد شخص نے مجھے بتایا کہ وادیٔ "سرقسطہ"[1] میں دو طرح کی روئیدگیاں ایک ہی جگہ پائی جاتی ہیں جنہیں دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی جڑ سے نکلی ہوئی ہیں کیونکہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے بہت ہی قریب ہوتی ہیں اور ایک ہی تناور درخت سے اُگتی ہیں۔ ایک کو "طوارہ" کہتے ہیں جو زہر قاتل ہے اور جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔

دوسری کو "انتلہ" کہتے ہیں جو بہترین تریاق ہے اور تریاق فاروق کے قائم مقام بھی ہے خاص طور سے شکم اور رحم کے درد میں ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ شیریں ہونے کی وجہ سے بکریاں اکثر زہریلی روئیدگی کو چر لیتی ہیں اور دوسری یعنی انتلہ کڑوی ہوتی ہے اس لیے اسے چھوڑ دیتی ہیں جب اس کی سمیت کا احساس ہوتا ہے تو جلدی سے دوسری روئیدگی یعنی انتلہ کو چر کر طوارہ کی سمیت سے نجات حاصل کرتی ہیں۔ (ابن الکتانی)

انتلہ بیضا

اندلسی نام :۔ انتلہ بیضا۔ فیہق

اہل اندلس اسے "فیہق" کہتے ہیں ایک روئیدگی جس کے پتے سنا کے پتوں سے ملتے جلتے رنگ زردی مائل ہوتا ہے بُو میں تیزی اور کسی قدر خوشبو پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے ہی خاص طور سے دواءً استعمال ہوتے ہیں مزاج گرم و خشک ہے۔ محلل اور کاسر ریاح ہے سردی کے باعث عارض ہونے والے دردوں کو سکون دیتی ہے اور زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں مفید ہے۔

اندراسیون

لاطینی یعنی اندلس کی غیر فصیح زبان میں اسے "بربطورہ" کہا جاتا ہے جس کا تذکرہ حرف بار کے عنوان میں آئے گا۔

---

[1] اسپین کا ایک شہر ہے۔

أنب

ابو حنیفہ نے اسے "بادنجان" بتایا ہے اور بادنجان کا تذکرہ حرف بار کے عنوان میں کیا جائے گا۔

انجرک

بعض اقوال کے مطابق یہ "مرزنجوش" ہے جسے حرف میم کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

انقرویا

اس کا رومی نام "انقرویا" اور ہندوستانی نام "بلادر" ہے۔ رومی زبان میں اس کے معنی قلب سے مشابہ رکھنے والی شے کے ہیں حرف بار کے عنوان میں ہم اسے بیان کریں گے۔

انجدان رومی

بعض اصحاب کے مطابق یہ "سسالیوس" ہے جس کا تذکرہ حرف سین کے عنوان میں کیا جائے گا۔

انطونیا

ابن ماسہ کے مطابق یہ ہندبار شامی (شامی کاسنی) ہے جس کے پتے نسبتاً چوڑے ہوتے ہیں حرف ہا

کے عنوان میں اسے بیان کیا جائے گا۔

انبوب الراعی

بعض اصحاب اسے "مزمار الراعی" اور بعض "عصی الراعی" بتاتے ہیں لیکن مسیح کا کہنا ہے کہ یہ "حی العالم" کی دوسری قسم ہے اور یہی قول درست بھی ہے۔

اناکیر

حنین کی تحقیق کے مطابق "اناغالس" اناکیر کا نبطی نام ہے جسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

انفاق

یہ زیتون خام کا نچوڑا ہوا تیل ہے جس کا تذکرہ حرف زا کے عنوان میں آئے گا۔

انجشام

یہ "شنجار" ہے اور اس کا تذکرہ حرف شین کے عنوان میں آئے گا۔

انبالس

یہ کرم (انگور کی بیل) کا یونانی نام ہے۔

انبالس انوفورس

انبالس انوفورس ''کرم الشراب'' کا یونانی نام ہے۔

انبالوس اغریا

انبالوس اغریا ''کرم بری'' یعنی صحرائی انگور کی بیل کا یونانی نام ہے جس کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

انبالس لوقی

عربی میں اسے ''کرم ابیض'' اور فاشرا بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف فا کے عنوان میں آئے گا۔

انبالس بالیا

اس کا نام ''کرم اسود'' اور'' فاشرشین'' بھی ہے جس کا تذکرہ حرف فا کے عنوان میں آئے گا۔

اہلال قسطا

خوشبودار پودے کی ایک قسم ہے۔ بو تیز ہوتی ہے اور یہ پودا حرارت بخشتا ہے۔ مزروعہ زمینوں میں اس کی کاشت ہوتی ہے رنگ سفید سبزی مائل ہوتا ہے جن امراض میں بادرنجبویہ استعمال

کیا جاتا ہے ان میں یہ بیحد مُفید ہے۔ (رافقی)

اوافینوس

یونانی نام:۔ اوافینوس۔ انرافینوس

نباتی نام:۔ Scilla bifolia

بعض ترجمہ کرنے والے اس کا نام "حدقی" بتاتے ہیں۔ (موئف)

ایک پودا ہے جس کے پتے "بلبوس" یعنی سورنجان کے پتوں سے ملتے جُلتے ہیں۔ تنا ایک بالشت لمبا، چکنا، چُھنگلیا سے زیادہ پتلا سبز اور منحنی ہوتا ہے۔ نیز یہ بنفشئی پھولوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جڑ سورنجان کی جڑ سے مشابہ ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ سورنجان کی جڑ سے مشابہ ہوتی ہے مزاج پہلے درجے میں خشک اور دوسرے درجے کے آخر یا تیسرے درجے کی ابتدا میں سرد ہے۔ اسی بنیاد پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عرصۂ دراز تک یہ لڑکپن کو قائم رکھتا ہے۔ شراب کے ساتھ اس کو پیڑو پر لگانے سے وہاں پر بال نہیں اُگتے۔ پھل قبض پیدا کرتے اور کسی قدر جلا بخشتے ہیں اسی لیے ان کو شراب میں ملا کر استعمال کرنے سے یرقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ ان کا مزاج تیسرے درجے میں خشک اور حرارت و برودت میں معتدل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ اس پودے کی جڑ کو سفید شراب میں ملا کر زیر ناف لگانے سے بچے دیر سے بالغ ہوتے ہیں نیز یہ دستوں کو روکتی ہے، مدر بول ہے اور "رُتیلا" کے کاٹے میں نفع بخش ثابت ہوتی ہے، پھل جڑ سے زیادہ قبض پیدا کرتے ہیں جنھیں شراب کے ساتھ کھانے سے اسہال مزمن اور یرقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اولو بروخیس

یونانی نام:۔ اولو بروخیس۔ اولو بروخیا

نباتی نام:۔ Vicia orobrychis

ایک پودا ہے جس کے پتے چھوٹی مسور کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے بڑے ہوتے ہیں۔ تنا ایک بالشت

لمبا ہوتا ہے، پھول گہرے سُرخ ہوتے ہیں۔ اور جڑ چھوٹی ہوتی ہے، آبادی سے دُور مرطوب زمینوں میں اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اپنی قوت میں یہ پودا محلل ہے اور مسامات بدن کو کھولتا ہے چنانچہ اس کے تازہ پتّوں کا لیپ پھوڑوں کو تحلیل کرتا ہے اور اس کے خشک پتّوں کے سفوف کو "عسر البول" میں شراب کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ روغن زیتون میں ملا کر بدن پر لگانے سے پسینہ کثرت کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کو پیس کر لگانے سے پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہیں، شراب کے ساتھ کھانے سے "تقطیر البول" کا مرض جاتا رہتا ہے اور بدن پر لگانے سے پسینہ بکثرت خارج ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اونوما

یونانی نام:۔ اونوما۔ انوما

نباتی نام:۔ Onosma (Spp.)

اس کو "مسقط[1] اجنہ" بھی کہتے ہیں اور "مشنجار" کے اقسام میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ (مولف)

اس کے پتے "انجشا" کے پتّوں سے ملتے جلتے اور نرم ہوتے ہیں نیز چار انگشت لمبے، ایک انگشت چوڑے اور سطح زمین پر بچھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا کوئی تنا نہیں ہوتا اور نہ ہی پھول اور پھل ہوتے ہیں جڑیں لمبی، پتلی، کسی قدر سُرخ اور رطوبت سے بھری ہوتی ہیں ناہموار زمینوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

گرم تیز اور تلخ جوہر سے مرکب ایک دوا ہے اسی لیے لوگوں کا یقین ہے کہ جب اس کے پتّوں کو شراب کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو یہ دوا جنین کو ہلاک کر کے رحم سے خارج کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

ولادت کے وقت اس کے پتّوں کو شراب کے ساتھ کھانے سے جنین نیچے کی طرف پھسل جاتا ہے اور بعض اصحاب کا خیال ہے کہ حاملہ اس کے پتّوں کو اگر تھوڑی مقدار میں بھی کھائے تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ (دیسقوریدوس)

---

[1] جنین کا اسقاط کر دینے والا۔

اویغلصن

یونانی نام:۔ اویغلصن

لاطینی نام:۔ Butchers Broom

نباتی نام:۔ Ruscus hypoglossum

اس کو "لسان الفرس" بھی کہتے ہیں۔ (ابن جلجل)

ایک چھوٹی سی روئیدگی ہے جو "آس بری" کے باریک پتّوں سے مشابہ ہوتی ہے اور جس میں خاردار خوشے ہوتے ہیں نیز جن کے اطراف میں پتوں سے پاس زبان سے مشابہ چھوٹی سی ایک چیز اُگی ہوئی ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا عصارہ اور جڑ دونوں ملین ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے خوشے کو مریض کے سر پر لٹکانے سے دردِ سر جاتا رہتا ہے اور اسے ملین مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اِوَز

عربی نام:۔ اِوَز

یونانی نام:۔ فلونی

سریانی نام:۔ اُروز

فارسی نام:۔ مرغابی

ہندی نام:۔ ہانس

انگریزی / حیوانی نام:۔ Swan

اس کے گوشت میں رطوبتِ فضلیہ بہت زیادہ پائی جاتی ہے نیز یہ انتہائی گرم اور دیر ہضم ہوتا ہے لیکن بطخ کے گوشت کی بنسبت اس میں بدبو کم ہوتی ہے۔ اس میں غذائیت بھی پائی جاتی ہے ردی اور عمدہ غذا کے لحاظ سے اس کا شمار اوسط درجہ کی غذاؤں میں ہوتا ہے اسی طرح اس سے پیدا ہونے والا کیموس بھی اوسط درجے کا ہی ہوا کرتا ہے۔

مَیں کہتا ہوں کہ اس سے عُمدہ غذائیت حاصل ہوتی نیز اس سے پیدا ہونے والا کیموس بھی عُمدہ اور صحت بخش ہوتا ہے اس میں کسی طرح کی کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ (تیمی)

اوبوطیلون

عربی نام:۔ اوبوطیلون۔ ابوطیلون
یونانی نام:۔ انوطیلون۔ انوطونیون
نباتی نام:۔ Abutilon

کدو سے مشابہ ایک پودا ہے اور "خوز" کہتا ہے کہ یہ پودا اسی نام سے مشہور بھی ہے تازہ زخموں میں مُفید ہے چنانچہ زخموں کے کناروں کو آپس میں ملا کر بہت جلد بھر دیتا ہے۔ (ابن سینا)

اولسطیون

یونانی نام:۔ اولسطیون۔ اوسطیون
دیگر نام:۔ جبرہ۔ اوبہ باحہ۔ جامع البضع
نباتی نام:۔ Holestenm (Spp)

اندلس کے ماہرین نباتات اسے "جبرہ" کہتے ہیں، اس کا لاطینی نام "اوبہ باحہ اور ابن حسان اس کا نام "جامع البضع" بتاتے ہیں۔ (موتف)

ہر سال نئے سرے سے اُگنے والی ایک روئیدگی ہے جس کی لمبائی تین یا چار انگشت ہوتی ہے، ٹہنیاں اور پتے "فورونوس" اور "شیل" کی ٹہنیوں اور پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ جڑ بال کی طرح نہایت باریک اور سفید ہوتی ہے جس کی بُو شراب کی بُو سے ملتی جُلتی ہے اس کی بھی لمبائی چار انگشت ہوتی ہے۔ ٹیلوں پر اُگتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

خشکی اور قبض پیدا کرنے والی ایک روئیدگی ہے۔ اسی لیے ایسے مریضوں کو کھلائی جاتی ہے جن کے عضلات میں تشنج کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کو جب گوشت کے ساتھ پکایا جاتا ہے تو گوشت کے ٹکڑے ایک دوسرے سے باہم

مل جاتے ہیں۔ عضلات کے درمیانی حصے کے کچل جانے میں شراب کے ساتھ اسے کھلایا جاتا ہے۔
(دلیسقوریدوس)

اوسبید

سریانی نام:۔ اوسبید
فارسی نام:۔ اوسبید
دیگر نام:۔ نیلوفر ہندی

یہ ہندوستانی نیلوفر کی ایک قسم ہے اور اس کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے۔ (رازی)
گاڑھے ریاح کو تحلیل کرتا اور رطوبات کو زائل کرتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۳ ½ گرام ہے۔ (بالسی)

اوقیمویداس

یونانی نام:۔ اوقیمویداس۔اوقیموس۔اخیون۔قیلاطاریون
دیگر نام:۔ لسعہ۔شبیہ بالباذروج

اس کو "شبیہ بالباذروج" بھی کہتے ہیں اور افریقہ کے ماہرین نباتات میں یہ پودا اچھی طرح مشہور ہے۔ خاص طور سے اہل "تونس" اسے "لسعہ" کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں اور ان کے یہاں یہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور جب میں وہاں پر مقیم تھا تو اس پودے کو کافی مقدار میں اکٹھا کرلیا تھا۔ (مولف)

بعض اصحاب اسے "اخیون" اور بعض "قیلاطاریون" کہتے ہیں اس کے پتے جنگلی تلسی کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ٹہنیاں ایک بالشت لمبی اور روئیں دار ہوتی ہیں۔ پھلیاں اجوائن کی پھلیوں سے ملتی جلتی اور کلونجی سے مشابہ سیاہ بیجوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ دواءً استعمال نہیں ہوتی البتہ اس کے بیج کوئی تکلف پہنچائے بغیر خشکی اور لطافت پیدا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کے بیجوں کو شراب کے ساتھ کھانے سے کالے سانپ اور سبھی زہریلے جانوروں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ عرق النسا میں اس کو مُر اور سیاہ مرچ کے ساتھ کھلایا جاتا ہے جڑ نہایت باریک اور دوائی اثرات سے یکسر عاری ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اوشیرس

فارسی نام:۔ اوشیر۔ اوشیرس۔ کاہو
عربی نام:۔ خس
دیگر نام:۔ اوکسیرس

ایک پودا ہے جسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔ رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ٹہنیاں انتہائی باریک مگر مشکل سے ٹوٹتی ہیں پتیاں اُلسی کی پتیوں سے ملتی جلتی ہیں جن کا رنگ ابتدا میں سیاہ اور بعد میں سُرخی مائل ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ سدوں کو کھولتا ہے اسی لیے جگر کے سدوں میں بیحد مُفید ہے۔ (جالینوس)

اس کے جوشاندے کو پینے سے یرقان والوں کو فائدہ ہوتا ہے اور اس سے جاروب بھی بتائے جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اوروثقی

عربی نام:۔ خانق الکرسنہ۔ بالوک۔ اسد العدس
فارسی نام:۔ جعفیل
دیگر نام:۔ لاؤن۔ فرسیقی۔ اوروثقی
یونانی نام:۔ اوزاجی

اس کو "خانق الکرسنہ" بھی کہتے ہیں اور یہ مسور سے ملتا جلتا ہے جب یہ پودا اُگتا ہے تو اس پاس کے اُگنے والے دوسرے پودوں یا ان دانوں کو بیکار اور خراب کر دیتا ہے جن میں اُگنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اہل مصر اسے "ہالوک" کے نام سے یاد کرتے ہیں نیز یہ طراثیت کی ایک قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔ (موئف)

بعض لوگ اسے "لاؤن" کہتے ہیں اور اہل قبرس اس کو "فرسینی" کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کی ٹہنیاں سرخی مائل اور کم وبیش دو بالشت لمبی ہوتی ہیں پتے روئیں اور چپچپدار ہوتے ہیں پھول سفید زردی مائل ہوتے ہیں اور جڑ ایک اُنگل موٹی ہوتی ہے جس سے موسم گرما میں خشک برتنوں سے اندر سوراخ بنایا جا سکتا ہے جب یہ پودا اُگتا ہے تو پاس والے پودوں یا دانوں کو خراب کر دیتا ہے اس کے پھول زمین سے قریب جڑ میں پائے جاتے ہیں۔ ہلیون کی طرح اس کو پکا کر اور پکائے بغیر بھی کھایا جاتا ہے۔ ایک خیال کے مطابق جب اسے اناج کے ساتھ پکایا جاتا ہے تو اناج بہت جلد گل جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

ایک پودا ہے جس کا مزہ تیسرے درجے میں سرد وخشک ہے۔ (جالینوس)

دیر سے گلنے والے گوشت کے ساتھ جب اسے پکایا جاتا ہے تو یہ گوشت کو بہت جلد گلا دیتا ہے۔ اس کو برابر کھاتے رہنے سے موٹاپا بغیر کسی تکلیف کے زائل ہو جاتا ہے۔ اس کو پکا کر اور پکائے بغیر بھی کھایا جاتا ہے۔ (شریف)

اوقادیا

یہ قثاء الحمار کا عصارہ ہے جسے حرف قاف کے عنوان میں قثاء الحمار کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

اوراسالیون

اس کا عربی نام کرفس الجبل ہے کیونکہ جبل کو یونانی زبان میں "اورا" اور کرفس کو "سالیون"

کہاجاتاہے۔اس کی سبھی قسموں کا تذکرہ ہم حرف کاف کے عنوان میں کریں گے۔

اولیدا

یہ غذائی اناج کی ایک قسم ہے جو یمنی زبان میں "کبیب" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے جسے حرف کاف کے عنوان میں بیان کروں گا۔

اوقیمن

یہ باذروج یعنی جنگلی تلسی کا یونانی نام ہے جس کا تذکرہ حرف باء کے عنوان میں آئے گا۔

اوذر

یہ "ماء" یعنی پانی کا یونانی نام ہے۔ جسے حرف میم کے عنوان میں بیان کروں گا۔

اونومالی

یونانی نام:۔ اونومالی
انگریزی نام:۔ Honey Wine

"اونومالی" یونانی لفظ ہے جس کے معنی شراب اور شہد کے ہیں۔ کیونکہ شراب کو یونانی زبان میں "اونو" اور شہد کو "مالی" کہتے ہیں۔ (موتمن)

شراب کی ایک قسم ہے اور بہترین وہ ہے جو شراب قابض وکہنہ اور شہد خالص سے تیار کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ شراب نفخ کم پیدا کرتی اور بہت جلد ہضم ہوجاتی ہے۔ پُرانی شراب اونومالی بدن کو غذائیت فراہم کرتی ہے اور جو نئی و پُرانی کے اعتبار سے اوسط درجہ کی ہوتی ہے وہ ملین شکم و مدر بول ہوتی

ہے۔ غذا کے بعد اس کا پینا مضر ہے اور قبل غذا اس کو پینے سے پہلے بھوک زائل ہوجاتی ہے جو بعد میں کثرت سے لگتی ہے۔ اکثر و بیشتر اس کے تیار کرنے میں شہد سے دوگنا شراب ملایا جاتا ہے اور چونکہ یہ ہاضم ہوتی ہے اس لیے عام طور سے لوگ شراب کو شہد کے ساتھ پکا کر حفاظت سے رکھ لیتے ہیں اور وقتِ ضرورت کام میں لاتے ہیں۔ جو لوگ اسے تلئین طبع کے لیے بناتے ہیں وہ پہلے چھ حصّہ آب انگور کو جوش دیتے ہیں اور پھر اس میں ایک حصّہ شہد کا اضافہ کرلیتے ہیں۔ اس کے بعد ٹھنڈا ہونے کے لیے رکھ چھوڑتے ہیں جب یہ کافی شیریں ہوجاتی ہے تو حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔

(دیسقوریدوس)

اونیا

یونانی نام :- اونیا

انگریزی نام :- Juice of Greater Calendine

بعض اصحاب اسے "عصارہ ماثیثا" اور بعض سیاہ جالیدوس کا عصارہ بتاتے ہیں، بعض لوگوں کے مطابق یہ "قاراطیطس" نامی خشخاس کا عصارہ ہے۔ بعض اصحاب کے نزدیک یہ زرد پھولوں والے "انقاعا" نامی پودے کے عصارے کی ایک قسم ہے۔ کچھ لوگ اسے خشخاس یا اجوائن خراسانی کا عصارہ بتاتے ہیں اور کچھ لوگوں کے مطابق یہ "طروعلود وطیقی" شہروں میں پیدا ہونے والے ایک پودے کا عصارہ ہے جسے "اونیا" کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پودا مصر سے متصل مغربی شہروں میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے "جرجیر" کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں مگر ان میں کرم خوردہ کی طرح سوراخ کثرت سے پائے جاتے ہیں ان میں رطوبت کم ہوتی ہے اور اپنی نرمی کے باعث یہ آسانی سے نچوڑے جاسکتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ زعفرانی ہوتا ہے جن کے پتے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں اسی وجہ سے ایک جماعت نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ "شقائق النعمان" (گل لالہ) کی ایک قسم ہے۔ اس کا عصارہ چبھن پیدا کرتا ہے جسے آنکھوں کی سفید اور اس کو جلا بخشنے والی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے

---

[1] خشخاس جیسا ایک پودا ہے۔

[2] ایک مختلف فیہ بوٹی ہے۔

آنکھوں کی دُھند کو صاف کرتا ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس پودے کی رطوبت جب زمین پر گرتی ہے تو لوگ اسے جمع کر لیتے ہیں اور پھر صاف کر کے گولیاں بنا لیتے ہیں یہ گولیاں ان تمام امراض میں مُفید ہیں جن میں اس کا عصارہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ یہ سرزمین[1] صعید میں پیدا ہونے والا ایک چھوٹا سا پتھر ہے جس کا رنگ تانبے سے ملتا جلتا ہے اور جو زبان کو پکڑتا اور اُسے سکوڑتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایماروای قالس

یونانی نام:۔ ایماروای قالس۔ ایماروفالس۔ ایماروقاطیقطس

عربی نام:۔ سوسن اصفر

دیگر نام:۔ زرد سوسن

نباتی نام:۔ Lilium Chalcedonicum

یہ سوسن زرد ہے اور "شرف الدین ابن قاضی" نے اس کا تعارف کراتے ہوئے مجھ سے بتایا کہ وہ اسے دمشق سے قاہرہ لائے ہیں۔ (مولف)

بعض لوگ اسے "ایماروقاطیقطس" کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کا تنا اور اس کے پتے زرد سوسن کے تنے اور پتوں سے ملتے جلتے ہیں لیکن اس کے پتے سبز ہوتے ہیں اور تنا گندنا کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے اس میں تین یا چار پھول لگتے ہیں جو ابتدا میں سوسن کے پھولوں کی طرح کھلتے ہیں اور جن کا رنگ گہرا زرد ہوتا ہے۔ جڑ "بلبوس" نامی پیاز سے مشابہ مگر اس سے کچھ بڑی ہوتی ہے اسے پیس کر کھانے یا کپڑے میں رکھ کر شہد کے ساتھ حمول کرنے سے خون اور آبی رطوبت رحم سے نیچے کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس کے پتوں کو پیس کر لگانے سے آنکھوں کے گرم ورموں میں سکون ہوتا ہے اور اسی کو ولادت کے بعد پستانوں کے گرم ورموں پر لگانے سے اُن کا بڑھنا رُک جاتا ہے۔ جلے ہوئے مقام پر اس کی جڑ اور پتوں کے لیپ سے فائدہ ہوتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

---

[1] مصر کا ایک علاقہ ہے (المنجد)

اسی کی جڑ اپنی شکل اور تاثیر کے لحاظ سے سوسن کی جڑ سے ملتی جلتی ہے، آگ سے جلے ہوئے مقامات کے لیے سوسن ہی کی طرح مفید ہے کیونکہ اس کے اندر قوت محللہ کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی قوت بھی پائی جاتی ہے جو رطوبات کو اکٹھا نہیں ہونے دیتی۔ (جالینوس)

ایمونیطس

یونانی نام:۔ اسقلیبنی
دیگر نام:۔ ایمونیطس
نباتی نام:۔ Scolophedrium hemonitis

بعض لوگ اسے "اسقلیبنی" کہتے ہیں اس کے پتے پودہ "لوف" کے "دافیطون" نام کے پتوں کی طرح ہلالی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں باریک باریک اور بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی تنا نہیں ہوتا اور نہ ہی پھول پھل اس میں آتے ہیں۔ پتھریلی زمینوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ سرکہ میں ملاکر کھانے سے طحال کے سخت ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس کے مزے میں قبوضیت (گرفتگی) پائی جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایارانوطائی

یونانی نام:۔ ایارانوطائی۔ ارسطاریون

بعض لوگ اسے "ارسطاریون" کہتے ہیں، اس کی شاخیں ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہیں جن پر اس کی پتیاں کچھ فاصلے کے ساتھ موجود ہوتی ہیں اور جو بلوط کے پتوں سے مشابہ مگر ان سے کچھ چھوٹی اور زرد ہوتی ہیں نیز ان کے کنارے اُوپر کو اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کا مزہ شیریں ہوتا ہے، جڑ لمبی اور باریک ہوتی ہے جڑ اور پتوں کو پیس کر شراب کے ساتھ پینا یا لیپ کرنا زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں مفید ہے اس کے سات گرام پتوں کو ۲۵ ½ گرام کندر اور ۳۶۰ ملی لیٹر شراب کہنہ گرم میں ملاکر نہار مُنہ چار روز تک پیتے رہنے سے یرقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کو

پیس کر لگانے سے مزمن بلغمی ورموں اور گرم ورموں میں سکون ہوتا ہے نیز میلے زخموں کا تنقیہ ہو جاتا ہے شراب کے ساتھ جوش دے کر غرغرہ کرنے سے زبان کی جڑکے دونوں کناروں کے کہنہ زخموں کی میل زائل ہوجاتی ہے اور منہ کی زہریلی پھڑیوں کا پھیلنا رک جاتا ہے۔ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ اس کے خیساندے کو مکان میں چھڑکنے سے مکین کے اخلاق و عادات اور طور طریقے بہتر ہو جاتے ہیں۔ اس پودے کی تیسری گرہ کا نچلے پتوں سمیت کھانا تجاری بخار میں مفید ہے اسی طرح اس کی چوتھی گرہ کا آس پاس کے پتوں کے ساتھ کھانا چوتھیا بخار میں مفید ہے۔ طہارت حاصل کرتے وقت چونکہ اسے بدن پر لٹکایا جاتا ہے اسی لیے اس کا نام "ایارانوطائی" رکھا گیا ہے جس کے معنی متبرک اور مقدس سرسبز گھاس کے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اِیثُولِیس

یونانی نام:۔ اِیثُولِیس
نباتی نام:۔ Salvia aethiopis

ایک پودا ہے جس کے پتے "قلومس[1]" کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں، ان پر رواں کثرت سے پایا جاتا ہے اور یہ جڑ کے پاس ہی سے نکلتے ہیں۔ اس کا تنا چوکور، کھردرا اور موٹا ہوتا ہے جو "ارقطیون[2]" اور "مالیطانا" کے تنے سے مشابہ ہوتا ہے جس سے بہت سی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں۔ اس کے پھل مٹر کے دانے برابر غلافوں میں پائے جاتے ہیں ہر غلاف میں صرف دو ہی دانے موجود ہوتے ہیں۔ اس کی ایک ہی موٹی اور لمبی جڑ سے بہت سی جڑیں نکلتی ہیں جو سوکھ کر سیاہ اور سینگ کی طرح سخت ہو جاتی ہیں "املینسیا" نامی شہروں اور "اندیٰ" پہاڑ پر بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ کے جوشاندے کو پینے سے حلق کی خشکی، سینے سے خون کے آنے، شوصہ اور عرق النسار کے لیے شہد میں ملاکر اس کا لعوق بھی بنایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

---

[1] آذان الدب (پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ سفید، سیاہ پتوں والا، سبز پتوں والا، انجیر جیسے پتوں والا اور موٹے و چوڑے پتوں والا) لغت کبیر۔

[2] ایک گھاس ہے۔ (لغت کبیر)۔

اَیدا اَرَندا

یونانی نام :۔ اَیدا اَرَندا۔ ایذا اریذا
انگریزی نام :۔ Idada rhiza

ایک پودا ہے جس کے پتے "آس بری" کے پتّوں سے مِلتے جلتے ہیں اور اِنھیں پتّوں کے پاس سے ایک لمبی سی چیز ڈورے کی طرح نکلتی ہے جس طرح انگور کی بیل سے ایک چیز نکلتی ہے اور آس پاس کے درخت پر پھیل جاتی ہے۔ اِنھیں ڈوروں کے سروں پر اس کے پھُول لگتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کے مزے میں قبوضیت (گرفتگی) بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور تجربے سے بھی اس کے اندر قوت قبض کا پایا جانا ثابت ہے کیونکہ خون کے بہنے، اسہال شکم، آنتوں کے زخم اور عورتوں کے جسم سے کثرت کے ساتھ خون وغیرہ کے بہنے میں اس کا کھانا مُفید ہے اور خارجی طور پر اس کو لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ انتہائی قبض پیدا کرتی ہے اور حسبِ ضرورت برائے قبض استعمال کی جاتی ہے چنانچہ سیلان رحم مزمن اور اسہال شکم میں اسے کھایا جاتا ہے اور یہ ہر عضو سے خون کے بہنے کو روکتی ہے۔

(دیسقوریدوس)

ایذلقون

یونانی نام :۔ ایذلقون۔ ایذلغون
دیگر نام :۔ فرفیر

اسکا یونانی نام ایذلیقون ہے اور اِسے" فرفیر" بھی کہا جاتا ہے۔ (مولف)

اس کی ایک قسم (قصب ہندی) ہندی بانس سے مشابہ ہوتی ہے اور ایک قسم رنگائی کے کام میں آتی ہے۔ اس کو رنگریز نیب کے اُوپر سے نکال کر محفوظ کر لیتے ہیں سرمئی رنگ کی یہ گوند سب سے عُمدہ ہوتی ہے جو پانی میں تر ہو کر بڑھ جاتی ہے، سردی پیدا کرتی اور گرم و بلغمی ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔

زخموں کو صاف اور ختم کرتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایذیغارن

یونانی نام:۔ ایذیغارن۔ ایریغارون
دیگر نام:۔ ثریا۔ موساۃ

اندلس کے ماہرین نباتات اسے "ثریا" کے نام سے جانتے ہیں۔ (موقف)

ایک پودا ہے جس کا تنا ایک ہاتھ لمبا ہوتا ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ پتے اُوپر کو اُٹھے ہوئے "جرجیر" کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کی بُو سیب کی بُو سے ملتی جلتی ہے اور یہ بہت جلد نفخ پیدا کرتے ہیں۔ وسط موسم ربیع میں ان پھولوں سے سفید بال کی طرح باریک باریک دھاگے نکلتے ہیں اس کے نام کے معنی "الشیخ فی الربیع" کے ہیں۔ اس کی جڑ سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ شور زمینوں اور ویرانوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کا مزاج مرکب القویٰ ہوتا ہے۔ اس کے پھول ٹھنڈک پیدا کرتے اور ورموں کو تحلیل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کے پھول اور پتے ٹھنڈ پیدا کرتے ہیں اسی وجہ سے دونوں کو الگ الگ یا ایک ساتھ تھوڑے شیرۂ انگور میں ملا کر لیپ کرنے سے مقعد اور خصیہ کے ورم جاتے رہتے ہیں۔ اعصاب اور دوسرے اعضاء کے زخموں میں اسے "کندر" کے ساتھ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے دھاگوں کو سرکہ میں ملا کر لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور اس کے تر و تازہ دھاگوں کو کھانے سے عارضہ خناق لاحق ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اِیرسا

یونانی نام:۔ ایرسارکسورس
فارسی نام:۔ بیخ بنفشہ

دیگر نام:۔ بیخ سوسنِ آسمانجونی ۔ ابریمون ۔ عقارا سوسائی

انگریزی نام:۔ Orris Root **نباتی نام:۔** Iris ensata Thunb.

یہ سوسنِ آسمانجونی ہے ۔ جالینوس نے اپنی "بسائط" میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے البتہ "دیسقوریدوس" نے مقالۂ اوّل میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سوسن ہے جو ایرسا کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کے پتے "کسیفین" یعنی سوسن صحرائی کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں نیز یہ نسبتاً زیادہ چپک پیدا کرتے ہیں ۔ اس کے تنے پر مختلف رنگ کے پھول آمنے سامنے ہوتے ہیں جن کا رنگ سفید، زرد، بنفشئی اور آسمانی ہوتا ہے انھیں رنگوں کے اختلاف کے باعث یہ "ایرس" یعنی قوسِ قزح سے مشابہ ہوتا ہے ۔ اس کی جڑ سخت اور گرہ دار ہوتی ہے اس میں خوشبو بھی پائی جاتی ہے اسس لیے اکھاڑنے کے بعد ان جڑوں کو سایہ میں سکھا کر کتان ڈورے میں باندھ کر حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے ۔ سوسن کی یہ قسم جو "ماقدونیا" اور "لوریقن" نام کے شہروں میں پائی جاتی ہے سب سے بہتر ہوتی ہے اور اِن دونوں میں سب سے بہتر وہ ہوتی ہے جس کی جڑ چھوٹی، موٹی اور مشکل سے ٹوٹتی ہے، جو سُرخی مائل ہوتی ہے، جس میں خوشبو بہت زیادہ پائی جاتی ہے، جس میں مرطوب ہواؤں کی آمیزش نہیں ہوتی، جو زبان کو پکڑتی اور چھینک لاتی ہے ۔

"نینوئی" والی قسم سفید اور قوت و تاثیر کے لحاظ سے قسم مذکور سے کمتر ہوتی ہے ۔

کہنہ، کرم خوردہ اور سوراخ دار ہوجانے پر اس کی خوشبو نسبتاً زیادہ ہوجاتی ہے ۔ سوسن حرارت ولطافت پیدا کرتا اور کھانسی میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے نیز گاڑھے بلغم کو پتلا بنا دیتا ہے ۔ اس کا ۴۲ ½ گرام ماء العسل کے ساتھ کھانا بلغمی کیموس اور مرۂ صفرا کا مسہل ہے، یہ خواب آور ہے، آنسو لاتا ہے، آنتوں کے مروڑ کو دُور کرتا ہے سرکہ کے ساتھ کھانے سے زہریلے کیڑوں کے کاٹے، اعصابی تشنج اور طحال والوں کو فائدہ ہوتا ہے ۔ ٹھنڈک، لرزہ، بخار اور عارضۂ ندی میں مفید ہے اسے شراب کے ساتھ کھانے سے حیض کھل کر آتا ہے ۔ درد رحم میں اس کے بھپارے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ رحم کی صلابت کو دُور کرتا اور اس کے منھ کو کھولتا ہے ۔ گہرے زخموں، نواصیر کے سڑے ہوئے گوشت اور عرق النساء میں اس کا حقنہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ شہد کے ساتھ بتی بنا کر حمول کرنے سے جنین خارج ہوجاتا ہے ۔ اس کو جوش دے کر لیپ کرنے سے خنازیری گلٹیاں اور سخت قسم کے مزمن ورم تحلیل ہوجاتے ہیں اس کے سفوف کو چھڑکنے سے زخم بہت جلد مندمل ہوجاتے ہیں اور شہد میں ملا کر لگانے سے زخموں کی گندگی صاف ہوجاتی ہے اس طرح سے کھلی ہوئی ہڈی گوشت سے چھپ جاتی ہے ۔ اس کو سرکہ اور روغن گل میں

ملا کر لگانے سے درد سر زائل ہو جاتا ہے۔ دو گنا سفید خسریق میں ملا کر لگانے سے جھائیں اور چھیپ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ اعضا شکنی کو زائل کرنے والے روغنوں مرہموں اور بتیوں میں اسے ملایا جاتا ہے مختصر یہ کہ اس کے فائدے بہت زیادہ ہیں۔ (موتف)

دوسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے عضلات کے کٹ جانے میں شراب کے ساتھ اس کو کھانے سے فائدہ ہوتا ہے نیز سردی کے باعث عارض ہونے والے جگر وطحال کے درد میں اس کو کھانے سے سکون ہوتا ہے۔ اس کے جوشاندے کی کلی سے کوؤں کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اور دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد رحم اور اس کی صلابت میں مریضہ کو اس کے جوشاندے میں بٹھایا جاتا ہے۔ اس کے روغن کے لگانے سے اعضا شکنی جاتی رہتی ہے۔ سرکہ میں ملا کر ٹپکانے سے کان کے درد اور نزلے میں سکون ہوتا ہے۔ اس کا روغن بواسیری مسوں کے منہ کھول دیتا ہے۔ (ابن سینا)

زرد آب کے اسہال کے لیے اس کا بدل تین گنا مازریون ۲۰۰ گرام اونٹنی کے دودھ کے ساتھ ہے۔ (رازی)

ایہقان

دیگر نام:۔ جرجیر بری۔ حرشا جنگلی رائی

بعض اقوال کے مطابق یہ جرجیر بری ہے۔ (موتف)

عرب کا مشہور پودا ہے وادی "عروس" میں اسے میں نے دیکھا ہے۔ بتھوے سے مشابہ ہوتا ہے۔ پتے بتھوے کے پتوں سے بڑے اور کرم کلّے کے پتوں سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی تضاعیف سے تنے نکلتے ہیں جو کم و بیش بیٹھے ہوئے انسان کے قد کے برابر لمبے ہوتے ہیں ان کی شکل اور رنگت بھی بتھوے کی طرح ہوتی ہے ان سے بہت سی شاخیں نکلتی ہیں جن کے سروں پر کرم کلّے کے پھولوں کی طرح پھول پائے جاتے ہیں مگر یہ کرم کلّے کے پھولوں سے چھوٹے ہوتے ہیں پھل بتھوے کے پھل کی طرح مگر اس سے بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں ان کے اوپری سرے پر ایک تیز چیز ہوتی ہے ہر پھل کے کنارے اندرونی حصے میں کرم کلّے کے بیجوں کے برابر مگر ان کے کچھ چھوٹے بیج پائے جاتے ہیں۔ پورے پودے کی بو اور مزہ "جرجیر" اور "خردل ابیض" کے مشابہ ہوتی ہے۔

ابو حنیفہ اور دوسرے طبیبوں نے "ایہقان" کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کی ماہیت نہیں بتائی

ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

ایدع

بعض لوگوں کے بیان کے مطابق یہ دم الاخوین ہے۔ (موئف)

ایک دیہاتی نے مجھے بتایا کہ "ایدع" ایک سُرخ گوند ہے جو جزیرہ "سقطری" سے حاصل کیا جاتا ہے اور زخموں کا اس سے علاج کیا جاتا ہے۔ حرف دال کے عنوان میں "دم الاخوین" کے نام سے ہم اسے بیان کریں گے۔ (ابوحنیفہ)

اِئل

عربی نام:۔ اِئل
فارسی نام:۔ گوزن۔ گاوکوہی
ہندی نام:۔ بارا سنگھا
انگریزی نام:۔ Stag

بارا سنگھے کا گوشت دیر ہضم ہے۔ اس سے پیدا ہونے والا خون گاڑھا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بارا سنگھے کا گوشت ثقیل ہونے کے باوجود معدہ سے نیچے بہت جلد اُترتا ہے۔ دودھ پیدا کرتا اور پیشاب لاتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کے گوشت کا نہ کھانا ہی بہتر ہے خاص طور سے شکار کے بعد جب اسے فوراً ذبح کر دیا گیا ہو یا گرمی کے دنوں میں شکار کیا گیا ہو اور چند دن بھی نہ گذرنے پائے ہوں کہ اُسے ذبح کر دیا گیا ہو اور اس نے کافی مقدار میں پانی نہ پیا ہو کیونکہ مذکورہ حالات میں ذبح کرنے کے بعد اس کا گوشت ثقیل ہوتا ہے اور اس سے خراب خلط پیدا ہوتا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ اسے اچھی طرح پکایا جائے اور مرغن کر لیا جائے۔ اس کو کھانے کے بعد انجیر یا ماء العسل جیسی ملین شکم دوائیں استعمال کی جانی چاہیے۔

پہاڑی مینڈھے کے گوشت کے خواص بھی بارا سنگھے کے گوشت سے ملتے جلتے ہیں اس لیے

جن چیزوں سے بارا سنگھے کے گوشت کی اصلاح کی جاتی ہے۔ انہی چیزوں سے اس کے گوشت کی بھی اصلاح کرلیں۔ (رازی)

اس کے سینگھ کی راکھ دو مثقال (نو گرام) کھانے سے خون تھوکنے، آنتوں کے زخم، پرانے دستوں اور مثانہ کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔ سیلان کی دواؤں میں ملاکر کھانے سے سیلان رحم مزمن جاتا رہتا ہے کبھی اس کی سینگھ کے ٹکڑے کرلیے جاتے ہیں اور ہانڈی میں رکھ کر اس کے منہ پر مٹی لگادی جاتی ہے اس کے بعد اسے اتنا جلایا جاتا ہے کہ سینگھ سفید ہو جاتی ہے۔ اقاقیا کی طرح اسے مغسول کیا جاتا ہے ایسی صورت میں یہ آنکھوں سے مواد اور فضلات کے آنے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ نیز آنکھوں کے زخموں کا تنقیہ کرتی ہیں بطور منجن استعمال کرنے سے دانتوں کی میل صاف ہوجاتی ہے۔

خام حالت میں سینگھ کی دھونی سے زہریلے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں سرکہ کے ساتھ پکا کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

باراسنگھے کی سفید سوختہ راکھ کو سرکہ میں ملاکر دھوپ میں لگانے سے بہق اور برص جاتا رہتا ہے طحال کے مریضوں کو کھلانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے، گائے کی چربی میں گوندھ کر لگانے سے ہاتھوں اور پیروں کا شگاف جاتا رہتا ہے اس کو لگانے سے بچوں کے منہ آنے میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

پستان، کنج ران اور پیڑو پر لگانے سے حیض جاری ہوجاتا ہے۔

ایک قول کے مطابق حاملہ عورت اس کی سینگھ کو جب اپنے گلے میں لٹکا لیتی ہے تو ولادت میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ (ابن زہر)

حیض کے بعد تین دن تک اس کے بچے کے پنیر مایہ کے حمول کرتے رہنے سے استقرار حمل نہیں ہوتا۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کی چربی کی مالش سے تشنج میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی کھال کے ٹکڑے کو گلے میں لٹکانے سے زہریلے سانپ قریب نہیں آتے مجرب ہے۔ (ابن زہر)

اس کے خون کو کڑاہی میں بھون کر کھانے سے پرانے دستوں اور آنتوں کے زخم میں فائدہ ہوتا ہے اور "طفسیقون" (ارمنی تیروں کا زہر) کا اثر زائل ہوجاتا ہے اس کے قضیب کو سکھانے کے بعد سفوف بنا کر کھانا سانپ کے کاٹے میں مفید ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے خون کو پینے سے مثانہ کی پتھریاں ٹوٹ جاتی ہیں، اس کے قضیب کو سکھانے کے بعد سفوف بنا کر شراب کے ساتھ کھانے سے قوت باہ میں تحریک اور عضو مخصوص

میں استادگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو بازو پر باندھے رہنے سے افعی (کالا سانپ) اور دیگر سانپوں سے کوئی خطرہ نہیں رہتا اور نہ ہی سانپ اس شخص کے قریب آتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بارا سنگھے کے پتا (مرارہ) نہیں ہوتا نیزہ مارنے کے بعد اس کو "مشکطرامشیع" کھلانے سے نیزے جیسی چیز جسم سے باہر نکل آتی ہیں۔ اس کی دُم کی راکھ کو شراب کے ساتھ تمام زرچوانوں کے مقامِ ذکر پر طلا کرنے سے قوتِ جماع فوراً برانگیختہ ہو جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اس کے قلب کے اندر ایک پتھر ہوتا ہے جو تمام حیوانی زہروں کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے اور تمام زہروں کے لیے سب سے بہتر تریاق ہے۔ حرف بار کے عنوان میں بادزہر کے ساتھ میں اس کا تذکرہ کروں گا۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جونک کو مارنے کے لیے اس کی کھُر کی دھونی مجرب ہے۔ (ابن زہر)

بابونج

عربی نام :۔ بابونج، بابونق، زہرالملک، حبق البقر، سقار، رجل الدجاج۔

سریانی نام :۔ قوبلا۔

مصری نام :۔ کرکاش

فارسی نام :۔ کرنانک۔ بابونہ

ہندی نام :۔ سونبھل، سونا موقی

انگریزی نام :۔ Chamomile

نباتی نام :۔ Matricaria chamomilla Linn.

یہ پودا تین طرح کا ہوتا ہے اور تینوں کے پھولوں کا رنگ الگ الگ ہوتا ہے، ٹہنیاں چھوٹے پودے کی ٹہنیوں کی طرح ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں ان میں چھوٹی چھوٹی شاخیں اور چھوٹے چھوٹے باریک پتے ہوتے ہیں جن کے سرے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں بعض پتوں کے اندر سے سفید اور بعض سے سنہرے پھول نکلتے ہیں لیکن جن پتوں کے بالائی سرے سے پھول نکلتے ہیں۔ ان کے کنارے گولائی لیے ہوئے ہوتے ہیں نیز اُن کا رنگ زرد، سفید اور بنفشی ہوتا ہے، یہ سداب کے پھولوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ناہموار زمینوں اور راستہ کے آس پاس یہ پودا اُگتا ہے۔ موسم ربیع میں اسے کاٹ کر محفوظ کر لیتے ہیں۔

(دیسقوریدوس)

دیسقوریدوس کے بیان کیے ہوئے سفید پھولوں والے بابونہ کو اہل مصر آج بھی "کرکاش" کہتے ہیں اور اہل اندلس اسے "منارجہ" کے نام سے پکارتے ہیں جو لاطینی نام ہے۔ اہل افریقہ اس کا نام "رجل الدجاجہ" بتاتے ہیں اور عرب کے لوگ اسے "اقحوان" کہتے ہیں اطباء آج کل اسے استعمال نہیں کرتے البتہ اس کی جگہ پر ایک دوسرا پودا استعمال ہوتا ہے جسے افریقہ کے لوگ "بابونق" کہتے ہیں۔ (مولف)

تیونس میں نازک اور خوشبودار بابونہ کی ایک خاص قسم کا نام "بابونق" ہے شہر "قیروان" سے قریب

مقام "رقادہ" میں یہ کثرت سے پایا جاتا ہے زمانۂ قدیم سے وہاں اس کی کاشت ہوتی تھی اور آج کل بھی ہوتی ہے۔ خودرو بھی ہوتا ہے صحرائے "برقہ" مصر اور عرب کے مشرقی علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے زمانۂ ماضی میں انھیں ممالک سے اندلس لایا جاتا تھا۔ وادی "آتین"، "طلیطلہ" اور اندلس کے سبھی مشرقی علاقوں میں اس کی کاشت ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے۔ (ابو العباس نباتی)

بابونہ لطافت میں گلاب کے پھولوں اور حرارت میں روغن زیتون جیسا ہے۔ اس کی حرارت معتدل حیوان کی حرارت سے ملتی جلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اعضا شکنی کی تمام دواؤں میں سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ درد کو سکون دیتا، اعضا کے تناؤ کو کم کرتا، چیزوں کی معمولی سختی کو زائل کرتا، اور کثیف چیزوں کو لطیف بنا دیتا ہے۔ ورم احشاء کی وجہ سے عارض ہونے والے بخاروں کو زائل کرتا ہے خاص طور سے جب یہ بخار صفراوی خلط کے فاسد ہونے کی وجہ سے عارض ہوتے ہیں جس کا سبب جلدی کثافت ہوتی ہے اسی وجہ سے مصر کے حکیم اسے ان مقدس چیزوں میں شمار کرتے ہیں جنھیں بغرض تقرب سورج کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور اس کو ہر قسم کے بخاروں کی مفید دوا سمجھتے ہیں لیکن ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ بابونہ ان بخاروں میں اس وقت فاسد کرتا ہے جب اسے مادہ میں نضج کامل کے بعد استعمال کیا جائے اس کے باوجود یہ ورم احشاء، نیز بلغم اور مرۂ سودا کی عفونت کے باعث عارض ہونے والے بخاروں کو دور کرتا ہے مذکورہ بخاروں میں مادّہ کے نضج کے بعد اس کا استعمال بیحد مفید ہے اسی وجہ سے مراق شکم کے پیچھے والے احشاء کے ورموں کو نرم کرنے اور سکون دینے میں سب دواؤں سے بہتر ہے۔

ایک دوسرے قول کے مطابق بابونہ پہلے درجہ میں گرم اور ملطف ہونے کی وجہ سے محلل، ملین، مرخی ہے اور مسامات بدن کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)

اس پودا کے عروق اور پھول ملطف اور مسخن ہیں چنانچہ اس کے کھانے یا اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے حیض جاری ہوجاتا ہے اور ولادت کے وقت جنین نیچے کی طرف آجاتا ہے۔ مدر بول ہے اور پتھری توڑتا ہے نفخ شکم اور ایلاؤس نامی قولنج میں اس کے جوشاندے کو پلاتے ہیں، درد جگر میں مفید ہے۔ یرقان کو زائل کرتا ہے اس کے جوشاندے سے مثانہ کی سینک بھی کرتے ہیں۔ پتھریوں کے توڑنے کے لیے دوسری اور قسموں سے زیادہ موثر ہے سفید اور زرد پھولوں والا بابونہ نسبتاً زیادہ پیشاب آور ہے بابونہ کی تمام قسموں کے لیپ سے ترخارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو چبانے سے قلاع یعنی منھ آنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بخار میں اس کی نیم گرم مالش کی جاتی ہے اس کے

پتوں اور پھولوں کو الگ الگ پیس کر گولیاں بنائی جاتی ہیں اس کی جڑ کو سکھا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے اور شراب "ادنومالی" کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بابونہ ملطف اور مفتح ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی کی وجہ سے عارض ہونے والے اعضاء کی سختی کو نرم کرتا ہے۔ تمام دواؤں میں اس کی امتیازی قوت یہ ہے کہ جذب مادہ کیے بغیر ورموں کو تحلیل کرتا ہے تمام اعصابی اعضاء کو قوت دیتا ہے مقوی دماغ ہے نیز سردی کے باعث عارض ہونے والے دردِ سر میں مفید ہے سر کے فاسد مادوں کو ٹھیک کرتی اور جڑ سے ختم کرتی ہے۔ (شیخ الرئیس)

اس کو کھانے سے بدن کو طاقت ملتی ہے اور اس کا بہترین تنقیہ بھی ہو جاتا ہے۔ (طبری)

خوشبودار بابونہ کے پھول نازک ہوتے ہیں جس کی خوشبو سیب کی خوشبو سے ملتی جلتی ہے گرمی کے باعث عارض ہونے والے دردوں میں عصارۂ انگور اور جَو کے آٹے میں ملا کر لگانے سے تسکین ہو جاتی ہے۔

روغن زیتون اور ترمس کے سفوف میں ملا کر بطور ضماد استعمال کرنے سے سردی کی وجہ سے عارض ہونے والے تمام دردوں خواہ وہ احشاء میں ہوں یا عضلات میں فائدہ ہوتا ہے خاص طور سے لادن کو اس کے خوشبودار تیل میں حل کر کے لگانے سے ہر جگہ کے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اس کے گرم پانی کے استعمال سے پسینہ کا آنا، لرزہ اور پھریری کا عارضہ جاتا رہتا ہے عام طور سے نفخ مادہ کے وقت اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

روغن بادام تلخ اور شہد کی طرح پسینہ لانے کے لیے اس کی بھی مالش کرتے ہیں نزلہ جب اپنے اخیر زمانہ میں ہوتا ہے تو اس کی دھونی بیحد مفید ہوتی ہے سرکہ اور پانی میں اسے جوش دیکر بھپارہ لینا آنکھوں کے درد کو سکون دیتا اور آشوب چشم کو تحلیل کرتا ہے تنہا بابونہ کے پانی سے آنکھوں کو دھونے سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اور اس کی دھونی سے ابتدائی بہرا پن میں فائدہ ہوتا ہے بعض اطباء کے مطابق دردِ سر اور تقویت دماغ میں اس کا بدل برنجاسف ہے۔ (تجربتین)

بادرنجبویہ

یونانی نام:۔ ملیافلون

عربی نام:۔ مفرح القلوب، حبق الریحانی، حشیشۃ السنور، اترجی الرایحہ، ریحان النعنع، بقلۃ الریحان، بقلۃ غربیہ، بقلۃ الاترجیہ۔

فارسی نام :۔ بادرنگبویہ، بادرنجبویہ
سریانی نام :۔ اطروخیا
دیگر نام :۔ ترنجان، ترجان
انگریزی نام :۔ Mountain Balm
نباتی نام :۔ Melissa officinalis Linn.

بادرنجبویہ اس کا فارسی نام ہے اور عربی میں اس کو "اترجی الرایحۃ" و بقلۃ الاترجیہ کہتے ہیں جبکہ عوام الناس اس کو "ترنجان" کہتے ہیں۔ جالینوس نے اپنی کتاب میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ مفرح قلب ہونے کی وجہ سے دل کو سکون بخشتا ہے۔ (مولف)

اس کا یونانی نام "مالسونان" اور کچھ لوگ اسے "مالیطانا" بھی کہتے ہیں ایک گھاس ہے شہد کی مکھی اس سے آب شیریں حاصل کرتی ہے اسی لیے اس کے یہ دونوں نام رکھے گئے ہیں۔ پتے اور ٹہنیاں "بلوطی" کی ٹہنیوں اور پتوں کے مانند ہوتے ہیں مگر اس کے پتے "بلوطی" کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں اور اس میں روئیں بھی کم ہوتے ہیں، بُو "ترنج" کی بُو سے مشابہہ ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کو شراب کے ساتھ کھانے یا اس کا لیپ کرنے سے "رتیلا"، سگ دیوانہ اور بچھو کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے عضو ماؤف پر اس کے جوشاندے کے دھارنے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے آبزن سے حیض جاری ہوجاتا ہے جوشاندے کی کلی دانتوں کے لیے مفید ہے۔ اس کے پتوں کو بورۂ ارمنی کے ساتھ کھانے سے آنتوں کے زخم اور کھمبی کھالینے کی وجہ سے پیدا ہونے والے خناق میں فائدہ ہوتا ہے اور آنتوں کا مروڑ بھی ختم ہوجاتا ہے۔ عسرالنفس انتصابی کے لیے اس کا لعوق بنایا جاتا ہے۔ اس کو نمک میں ملا کر لگانے سے ورم اور خنازیری گلٹیاں تحلیل ہوجاتی ہیں اور زخموں کی صفائی بھی ہوجاتی ہے اس کو لگانے سے جوڑوں اور دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بادرنجبویہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ مفرح اور مقوی قلب ہونا اس کی سب سے اہم خاصیت ہے۔ مفتح، ملطف، قابض اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے اس کی مذکورہ خصوصیت مزید بڑھ جاتی ہے انھیں وجوہ سے احشاء کے لیے مفید ہے کسی قدر مسہل ہے سوداوی بخارات اور قلب کو جس قدر امراض سے یہ دوا محفوظ رکھتی ہے اتنا کسی اور عضو کو محفوظ نہیں رکھتی۔

تمام بلغمی اور سوداوی امراض میں مفید ہے منھ کی بدبُو کو دُور کرتی اور سوداوی پھنسیوں میں فائدہ کرتی ہے۔ دماغی سدوں کو کھولتی اور قوتِ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے نیز غشی اور ہچکی میں مفید

ہوتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ مذکورہ بالا امراض میں اس کے پتوں کا نچوڑا ہوا پانی ۲۵ ملی لیٹر پلایا جاتا ہے۔ اس کو کچا یا پکا کر کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی جڑ پتوں اور بیج کو سکھانے کے بعد ریشم کے ڈورے سے پوٹلی باندھ کر جیب میں رکھنے سے لوگوں کی نگاہوں میں محبوبیت اور مقبولیت بڑھ جاتی ہے۔ جب تک کہ یہ پوٹلی اس کے پاس رہتی ہے اس کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں اور نشاط و سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ (ابن سینا)

دل کے درد اور ایسی کمزوری کے لیے جس سے نیند میں خلل واقع ہوتا ہے بیحد مفید ہے۔ نہار منھ کھانے سے سرد و تر مزاج والے معدہ کے لیے نفع بخش ہے ثقیل غذاؤں کو ہضم کرتا ہے اور خوشبودار ڈکاریں لاتا ہے۔ (ابن ماسہ)

معدہ اور آنتوں سے ریاحیں خارج کرتا ہے۔ سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے سوداوی وسوسوں کو دور کرتا ہے جب اسے شہد کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو شہد خوش ذائقہ اور خوشبودار ہو جاتا ہے۔ (تجربتین)

خفقان سوداوی اور جلے ہوئے بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والے خفقان میں مفید ہے اسی وجہ سے متقدمین نے اس کا نام "مفرح القلب" رکھا ہے۔ (اسرائیلی)

فکر و وحشت کو زائل کرتا ہے۔ (رازی)

اس کا پانی لگانے سے نار فارسی[1] (اکزیما) اور نملہ (صفراوی پھنسیاں) میں فائدہ ہوتا ہے سوداوی گرم بیجوں کو کھانے یا پتوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو حمام کے بیچ والے کمرے میں بیٹھ کر لگانے سے لرزہ اور بخار جاتا رہتا ہے اس کا کھانا جگر، دماغ اور فم معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ کابوس[2] میں بھی مفید ہے۔ (غافقی)

قلب کو فرحت بخشنے میں اس کا بدل ہموزن ابریشم اور تین گنا پوست اترج سبز ہے۔ (رازی)

---

[1] اس مرض میں پانی سے بھری پھنسیاں نکلتی ہیں جلن اور بے انتہا خارش ہوتی ہے۔

[2] ایک مرض ہے جس میں آدمی چیختا ہے مگر آواز نہیں نکلتی۔

باداورد

یونانی نام :- اقنتالوقی
عربی نام :- شوکتہ البیضاء
فارسی نام :- کنگرسفید
انگریزی نام :- Spina Alba
نباتی نام :- Conicus acarna

پہاڑوں اور جھاڑیوں میں پیدا ہونے والی ایک روئیدگی ہے۔ پتے سفید خامالاؤں کے پتوں سے مشابہہ مگر باریک اور زیادہ سفید ہوتے ہیں جن پر روئیں کی طرح ایک چیز ہوتی ہے یہ روئیدگی خاردار ہوتی ہے تنا دو ہاتھ یا اس سے کچھ لمبا اور انگوٹھے کے برابر موٹا ہوتا ہے رنگ سفیدی مائل اندرونی حصّہ خولدار اور چوکور ہوتا ہے جس کے سرے پر "قنفذ بحری" کے سرے کی طرح گول اور خاردار سرا ہوتا ہے مگر یہ نسبتاً چھوٹا اور کسی حد تک لمبا ہوتا ہے۔ پھول بنفشئی ہوتے ہیں۔ بیج تخم قرطم سے مشابہہ مگر اس سے زیادہ گول ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اعتدال کے ساتھ قابض اور مجفف ہونے کی وجہ سے ضعف معدہ اور دستوں میں مفید ہے۔ منہ سے خون آنا بند کرتی ہے۔ اس کے لیپ سے ڈھیلے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں اور اس کے جوشاندے کی کلّی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے اس بیج میں چونکہ حرارت اور لطافت ہوتی ہے اس لیے ان کے کھانے سے تشنج کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کو پکا کر کھانے سے خون تھوکنے، پرانے دستوں اور درد معدہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کھل کر لاتا ہے بلغمی ورموں پر اس کا لیپ کرتے ہیں اس کے جوشاندے کی کلّی دانتوں کے درد کو سکون دیتی ہے۔ بیجوں کے کھانے سے زہریلے جانوروں کے کاٹے اور بچوں کے کزاز میں فائدہ ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ جس مقام پر اسے لٹکایا جاتا ہے وہاں سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ بہ نسبت پتوں کے زیادہ موثر ہے اور پرانے بخاروں کو دور کرتی ہے۔ اسے چبا کر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (مجوسی)

اس کی جڑ کو داء الثعلب (بالخورہ) پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور یہ اس مرض کے لیے مجرب ہے۔ (مجہول)

اسہال معدی مزمن میں خاص طور سے مُفید ہے۔ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے مزمن بلغمی بخاروں کو دُور کرتا ہے۔پُرانے بخاروں کے لیے اس کا بدل شاہترہ ہے۔

بادروج

عربی نام:۔ حوک
یونانی نام:۔ اوقیمن
فارسی نام:۔ ترۂ خراسانی
ہندی نام:۔ بابری، جنگلی تُلسی
انگریزی نام:۔ Basil
نباتی نام:۔ Ocimum basilicum

اسے "حوک" بھی کہتے ہیں مشہور و معروف خوشبودار پودا ہے۔(مولف)

یہ دوسرے درجہ میں گرم ہے اور اس کے اندر رطوبت فضلیہ پائی جاتی ہے۔نضج و تحلیل کے لیے اس کا خارجی استعمال داخلی سے زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔(جالینوس)

اس کو کثرت کے ساتھ کھاتے رہنے سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ملین شکم ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ریاح پیدا کرتا ہے اور دیر ہضم ہے دُودھ کی افزائش کرتا ہے، مدر بول ہے ستو میں ملا کر لگانے سے گرم ورموں میں فائدہ ہوتا ہے دریائی اژدھا اور بچھو کے کاٹے میں تنہا اس کا لیپ مُفید ہے۔

جزیرہ[1] حبوش کی بنی ہوئی شراب میں ملا کر لگانے سے آنکھوں کی ٹیس کو سکون ملتا ہے۔اس کا پانی آنکھوں کو جلا بخشتا اور آنکھوں سے بہنے والی رطوبت کو سُکھاتا ہے اس کے بیجوں کے کھانے سے نفخ، عسرالبول، مرگی اور مرۂ سوداء کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔اس کے پانی کو ناک میں سُڑکنے سے چھینکیں بکثرت آتی ہیں بادروج کی بھی یہی تاثیر ہے۔چنانچہ چھینک آتے وقت آنکھوں کو اچھی طرح بند کر لینا چاہیے۔اس کو چبا کر دھوپ میں رکھنے سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔اس لیے کچھ لوگ اس کے کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔شہر "لینوی" کے باشندوں کا خیال ہے کہ اس کے کھانے کے بعد اگر کسی

---

[1] جزائر مغرب میں ایک جزیرہ کا نام ہے۔

کو بچھو کاٹ لے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا صفراء پیدا کرتی ہے۔ نمکین کانجیوں میں ملا کر بکثرت کھاتے رہنے سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہتی ہے سرکہ اور کھیرا اس کا مصلح ہے۔ فم معدہ، قلب اور خفقان کے لیے عمدہ دوا ہے غشی میں استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی)

حرارت اور گرفتگی کے ساتھ ساتھ اس میں عطریت بھی پائی جاتی ہے اور رطوبت فضلیہ بھی اس میں موجود ہوتی ہے۔ ہمارے مشاہدے کے مطابق اس میں عطریت اور قوت قابضہ دونوں پائی جاتی ہیں اس لیے یہ مفرح اور ملطف ہے مگر آخر میں تفریح کا کام بہتر نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر پائے جانے والے جوہر غذائی اور جوہر دوائی میں تضاد پایا جاتا ہے۔ جوہر دوائی اپنی خصوصیات کی بنا پر تفریح و تلطیف کا کام دیتا ہے مگر جوہر غذائی گدلا اور سوداوی خون پیدا کرتا ہے نیز رطوبت فضلیہ عروق میں پہنچ کر نفخ پیدا کر کے نقصان پہنچاتی ہے اس کے متضاد افعال اس کے جوہر غذائی اور دوائی سے سمجھ میں آتے ہیں۔ اس میں متضاد قوتیں پائی جاتی ہیں اور یہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے۔ خراب اور سوداوی خلط پیدا کرتا ہے۔ اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو ناک میں ٹپکانے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے خاص طور سے سرکہ، شراب اور کافور میں حل کر کے فتیلہ بنا کر ناک میں جب اسے رکھا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے دانتوں کے کند ہو جانے میں فائدہ ہوتا ہے۔ بعض مزاج کے لوگوں میں یہ پودا چھینک کی تحریک پیدا کرتا ہے اور بعض میں چھینک کو روکتا ہے۔ سینے اور پھیپھڑوں میں خشکی پیدا کرتا ہے اس کا نچوڑا ہوا پانی سوء تنفس اور نفث الدم میں مفید ہے البتہ مقعد کے لیے مضر ہے۔ حابس شکم ہے نضیج یافتہ خلط کا مسہل ہے زنبور کے کاٹے پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ کرم شکم پیدا کرتا ہے دماغ اور آنتوں کے لیے مضر ہے۔ آنکھوں میں دھند پیدا کرتا ہے جس کا علاج دشوار ہوتا ہے۔

چونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے اور یہ تبخیر پیدا کرتا ہے اس لیے اس سے مندرجہ بالا مضر اثرات عارض ہوتے ہیں نیز یہ معدہ کے لیے بھی مضر ہے۔ (ابن سینا)

آفتاب کے برج حمل میں جانے کے زمانہ میں اسے لگاتار چباتے رہنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور سال بھر دانتوں میں درد نہیں ہوتا۔ اس کی ٹہنی کو چبا کر کان کے اندر رکھنے سے درد جاتا رہتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا بدل ہموزن "سیسنبر" ہے۔ (شریف)

باقلا

عربی نام :۔ ایورماج، باقلاء

یونانی نام :۔ فابش، فراموس، فرماسود

سریانی نام :۔ بولا

مصری نام :۔ فول

عراقی نام :۔ جرجیر

سنجری نام :۔ کالوسک، بیستی کوسک

فارسی نام :۔ باکلا

اُردو نام :۔ باکلا

ہندی نام :۔ باکلا

انگریزی نام :۔ Broad Bean

نباتی نام :۔ Vicia faba Linn.

اپنی کیفیت کے لحاظ سے باقلاء اعتدال کے ساتھ مجلی اور مجفف ہے۔ جرم باقلاء میں قوت جلاء پائی جاتی ہے لیکن چھلکوں میں قوت قابضہ ہوتی ہے اور قوت جلاء اس میں نہیں ہوتی چنانچہ بعض اطباء باقلاء کو پکا کر قے، اسہال شکم اور آنتوں کے زخم کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ دیگر سبزیوں میں سب سے زیادہ نفاخ اور دیر ہضم ہے سینہ اور پھیپھڑے سے رطوبت کو خارج کرتی ہے خارجی طور پر اس کے استعمال سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔

پانی میں پکانے کے بعد خنزیر کی چربی میں ملا کر نقرس کے مریضوں پر ئیں نے متعدد بار اس کا استعمال کیا ہے۔ نیز اس کے آٹے کو سرکہ اور شہد میں پکا کر عضلات کے تفرق اتصال اور اعصاب کے زخموں پر بھی استعمال کرایا ہے۔ اس کے آٹے کو جَو کے آٹے میں ملا کر چوٹ سے عارض ہونے والے اعصابی ورموں پر ئیں نے لیپ کرایا اس لیپ سے پستانوں اور خصیوں کے گرم ورموں اور چوٹ کے ورموں میں بے انتہا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اعضاء کو اعتدال کے ساتھ ٹھنڈک پہنچانے والی چیزوں سے راحت ملتی ہے اگر دُودھ کے جمنے سے پستانوں میں ورم ہوجائے تو اس کا استعمال بہت مُفید ہوتا ہے کیونکہ اس کے لیپ سے جما ہوا دُودھ پگھلنے لگتا ہے۔ بچوں کے پیڑوں پر لگانے سے کافی دِنوں تک بال نہیں اُگتے۔ باقلاء نفاخ ہے اور پکانے سے بھی اس کی نفخ پیدا کرنے والی مضرت ختم نہیں ہوتی

جس طرح جو کے پکانے سے اس کی نفخ پیدا کرنے والی مضرت ختم ہو جاتی ہے۔ نفخ پیدا کرنے والی ریاح کی وجہ سے بدن میں کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا جوہر کمزور ہوتا ہے اور اس کے اندر قدرے قوت جلد ہوتی ہے اس کی ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ یہ غذا کو معدہ سے اُترنے میں تاخیر نہیں ہونے دیتا اس کی رُطوبت تمام اعضاء میں فضلات پیدا کرتی ہے دیگر تمام خام پھلوں کی طرح اس میں بھی غذائیت کم ہوتی ہے۔ (جالینوس)

نفاخ اور دیر ہضم ہے ریاح پیدا کرتا ہے، کھانے سے خراب خواب دکھائی دیتے ہیں۔ کھانسی میں مُفید ہے بدن کو فربہ کرتا ہے پانی اور سرکہ میں پکا کر چھلکا سمیت کھانے سے قے اور آنتوں کے زخموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے دستوں کا آنا رُک جاتا ہے نیز ایسے پُرانے دست بھی رُک جاتے ہیں جن کا سبب آنتوں کا زخم نہیں ہوتا۔ ایک جوش دینے کے بعد پانی کو پھینک کر دوسرا پانی ڈال کر کھانے سے اس کی نفخ پیدا کرنے والی مضرت کم ہو جاتی ہے۔ رُنیا باقلا پُرانے کے بہ نسبت معدہ کے لیے زیادہ مضر اور نفاخ ہے اس کے آٹے کو تنہا یا کسی دوسرے آٹے میں ملا کر لگانے سے چوٹ کے باعث عارض ہونے والے گرم ورم تحلیل ہو جاتے ہیں اور دودھ کے جمنے کی وجہ سے پستانوں کے ورموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب ہونا بھی بند ہو جاتا ہے۔ میتھی کے آٹے اور شہد میں ملا کر لگانے سے پھوڑے، کانوں کی جڑ کے ورم اور آنکھوں کے نچلے حصّے کے "اریوقیا" نامی نیلے رنگ کے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔

گلاب کے پھول، کندر اور انڈے کی سفیدی میں ملا کر لگانے سے حدقہ یعنی سیاہی چشم اور آنکھوں کے اُبھار میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے اس کے آٹے کو شراب میں گوندھ کر لگانا "سیمس" نامی حدقہ کے سوراخ کی کشادگی اور آنکھوں کے گرم ورموں میں مُفید ہے۔ اس کے چھلکے کو دانتوں سے چبا کر پیشانی پر لیپ کرنے سے آنکھوں کی طرف گرم فضلات کا گرنا رُک جاتا ہے۔ شراب میں پکا کر لگانے سے خصیوں کے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں اور پیڑو پر لگانے سے بچّے دیر سے بالغ ہوتے ہیں۔ اس کے لگانے سے چہرہ کی چھیپ زائل ہو جاتی ہے بال اُگنے کے مقام پر لگانے سے نہایت باریک اور کمزور بال اُگتے ہیں باقلا کے آٹے میں گیہوں کا آٹا، پھٹکری، روغن زیتون ملا کر لگانے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں اس کے جوشاندے سے اونی کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

باقلا کو توڑ کر اس کے اندر نصف حصّے کو جب رکھا جاتا ہے تو بال اکھیڑنے اور جونک لگنے کی وجہ سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے کھانے سے آدمی حیران و پریشان ہو جاتا ہے سر میں گرانی پیدا کرتا ہے اور بدن ٹوٹنے لگتا ہے نمک ملائے بغیر کھانے یا نچوڑے ہوئے پانی کو پینے سے حلق کی خراش ختم ہو جاتی ہے سرکہ میں ملا کر کھانے سے قبض ہو جاتا ہے فتق اور قولنج ریحی کے مریضوں کے لیے مضر ہے اس کی رطوبت خراب اخلاط پیدا کرتی ہے معدہ اور آنتوں میں بلغم بڑھاتی اور ریاح کو ہیجان میں لاتی ہے۔ باقلا بحیثیت مجموعی بدن میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے چاہے خشک ہو یا تازہ اس کا رنگ سبز ہی رہتا ہے۔ اس کا نچوڑا ہوا پانی منقی اور ملین صدر ہے گردہ اور مثانہ میں پتھری نہیں بننے دیتا جرم باقلا سدوں کو کھولتا اور سینے سے فضلات کو خارج کرتا ہے سر سے گرنے والی نزلاوی رُطوبات کو روک دیتا ہے جس کی وجہ سے رات میں بے چین کر دینے والی کھانسی آتی ہے باقلا کے چھلکوں میں تلخی اور قبضیت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے جب اس کو استعمال کیا جاتا ہے تو مُنہ میں چھالے اور حلق میں خراش پیدا ہو جاتی ہے اکثر یہی تاثیرات خناق کی تحریک کا باعث بن جاتی ہے اس کے تر و تازہ مغز کی گری میں بھی یہی تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ اس کے مضر اثرات کے زائل کرنے کی ترکیبیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کھانے کے بعد مُنہ کو گرم پانی سے دھوئیں اور کلی کریں۔

۲۔ غرارے کریں تاکہ مُنہ اور زبان کی خشونت زائل ہو جائے بعد میں روغن بادام، مکھن یا روغن کنجد تھوڑی دیر مُنہ میں لیے رہیں۔ (رازی)

اس سے پیدا شدہ کیموس عمدہ ہوتا ہے جس سے سدّے نہیں پیدا ہوتے۔ باقلا اعلیٰ درجہ کا جالی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مغز باقلا سینہ اور پھیپھڑے پر گرنے والے نزلہ میں مُفید ہے سفید، موٹا اور غیر کرم خوردہ باقلا عمدہ ہوتا ہے تر و تازہ اچھا نہیں ہوتا نمک مرچ ملا کر کھانے سے اس کی مضرت کسی قدر کم ہو جاتی ہے دیر تک پانی میں بھگوتے رکھنے، اچھی طرح پکانے، ہینگ، صعتر اور روغنیات سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اس کا مزاج معتدل مائل برطوبت و برودت ہے اس میں رطوبت فضلیہ پائی جاتی ہے۔ تازہ میں زیادہ ہوتی ہے بلکہ درست تو یہ ہے کہ تازہ کا مزاج سرد و تر کہا جائے۔ اس کا مزاج تیسرے درجہ میں سرد و تر بتانا بھی غلط ہے۔ اسے چھیلنے کے بعد پیس کر ہانڈی میں حرکت دئے بغیر پکانے سے نفخ پیدا کرنے کی مضرت کسی حد تک کم ہو جاتی ہے بُھنا ہوا باقلا اگرچہ دیر ہضم ہوتا ہے لیکن نفخ کم پیدا کرتا ہے مصری باقلا میں سب سے زیادہ تاثیر ہوتی ہے اس میں قوت جلا پائی جاتی ہے اس سے پیدا شدہ گوشت نرم ہوتا ہے اور گاڑھے اخلاط پیدا کرتا ہے بقراط کا کہنا ہے کہ اس میں غذائیت بہت ہوتی ہے اور

صحت کے لیے بہترین ہے تازہ باقلا کھانے سے جسم میں خارش ہو جاتی ہے ۔ چونکہ یہ دردِ سر پیدا کرتا ہے اس لیے دردِ سر کے مریضوں کے لیے بہت نقصان دہ ہے ۔ سینہ اور نفث الدم (خون تھوکنے) کے مریضوں کے لیے اچھی چیز ہے ۔ (ابن سینا)

مغز باقلا سینہ اور پھیپھڑے سے نکلنے والے بلغم کے لیے مُفید ہے ۔ (بولس)

باقلا قوت فکر کو کمزور بناتا اور ریاحیں پیدا کرتا ہے اس کو کھانے سے خراب خواب دکھائی دیتے ہیں اس کے کھالینے سے مُرغیاں انڈے دینا بند کر دیتی ہیں ۔ (بیونیوس)

اس کے کھانے سے ذہنی انتشار اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے ۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے آٹے اور روغنِ بادام سے بنا ہوا حریرہ کھانسی اور ذات الجنب میں مُفید ہے ۔ (قسطس)

اس کے مغز کو باریک پیس کر بطور سرمہ لگانے سے آنکھوں پر مادوں کا گرنا بند ہو جاتا ہے ۔ گائے کے پتہ میں پائے جانے والے پتھر کو اس میں شامل کر لینے کے بعد استعمال کرنے سے پلکوں کی سرخی اور سختی ختم ہو جاتی ہے ۔ ایک حصہ باقلا اور چوتھائی حصہ سنگ مذکور کو عصارۂ انگور میں ملا کر لگانے سے ہر طرح کے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں ۔ برگ پودینہ کے ساتھ پکا کر لگانے سے پستانوں میں دُودھ جمنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے ورم بھی تحلیل ہو جاتے ہیں تازہ باقلا کو سونٹھ کے ساتھ کھانے سے عضو مخصوص کی ایستادگی بڑھ جاتی ہے ۔ باقلا کے سبز پتے اور چھلکے دونوں ہی آگ سے جلنے میں مُفید ہیں ۔ (نجربتین)

باقلاءِ قبطی

عربی نام :۔ باقلا نبطی ۔ باقلا قبطی

یونانی نام :۔ خالوطار قوامس ، فالتین قبطی ، فاشر افیطی ۔

مصری نام :۔ جامہ

اہل مصر اسے خامہ کے نام سے جانتے ہیں اسے ترمس کہنا غلط ہے ۔ (مولف)

فاشر قبطی مصر میں کثرت سے پایا جاتا ہے ۔ "اثینا" اور "اقیلقیا" نامی شہروں میں بھی ہوتا ہے ۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیدا ہوتا ہے "قاطا قوس" کی طرح اس کے پتے بھی بڑے ہوتے ہیں ، ٹہنی ایک

ہاتھ لمبی اور انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ گلاب کے سرخ پھولوں سے مشابہ اور خشخاش کے پھولوں سے دوگنا بڑے اس کے پھول ہوتے ہیں۔ جب پھول لگتا ہے تو خرنوب کی طرح اس میں گھنڈی ہوتی ہے جس کے اندر باقلا کے دانے پائے جاتے ہیں دانے والا مقام بغیر دانے والے مقام سے پانی کے بلبلے کی طرح نسبتاً ابھرا ہوا ہوتا ہے جسے "قیبوریون" اور "قیبولیون" بھی کہتے ہیں اسے مٹی کی ہانڈی میں رکھتے ہیں کاشت کی غرض سے اس کو پہلے گیلی مٹی کے لگدے میں رکھتے ہیں پھر لگدے کو پانی میں ڈالتے ہیں تو یہ اُگتا ہے اس کی جڑ بانس کی جڑ سے موٹی ہوتی ہے کچا یا پکا کر کھایا جاتا ہے کبھی اسے تازہ بھی کھایا جاتا ہے خشک ہونے پر یہ سیاہ ہو جاتا ہے اور مشہور باقلا سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس میں قبضیت ہوتی ہے۔ معدہ کے لیے مفید ہے اس کے آٹے کو گیہوں کے آٹے میں ملانے کے بعد حریرہ بنا کر کھانے سے پرانے دستوں اور آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ انو مالی شراب میں ملا کر پکانے سے اس کے چھلکے کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۱۰گرام ۴۲۵ ملی گرام ہے۔ اس کے بیج میں پائی جانے والی سبز اور کڑوی چیز کو پیس کر روغن گل میں حل کر کے کان میں ٹپکانے سے اُس کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بان

انگریزی نام :۔ Ben Nut

نباتی نام :۔ Moringa pterygospermum Gaertn.

اثل (یعنی چھوٹ مائین) کے درخت کے برابر ایک درخت ہے جس کے پتے اثل کی طرح چوڑے نہیں ہوتے اس کی لکڑی کمزور نرم اور ہلکی ہوتی ہے ٹہنیاں لمبی نرم اور سبز ہوتی ہیں پتے اس کی گرہوں سے اُگتے ہیں اس کا رنگ گہرا نیلا ہوتا ہے پھل لوبیا سے مشابہ مگر انتہائی سبز ہوتے ہیں جن کے اندر بیج ہوتے ہیں پھل پختہ ہونے کے بعد ٹوٹ جاتے ہیں اور ان سے بیج جھڑنے لگتے ہیں۔ بیجوں کا رنگ پستہ کی طرح سفید کچھ خاکی ہوتا ہے انہیں بیجوں سے روغن نکالا جاتا ہے اس کے پھل کو "شوع" کہتے ہیں یہ شکلاً چوپہل (مربع) ہوتے ہیں ان کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ کھرل میں کوٹ کر چھان لیتے ہیں تاکہ اس کی بھوسی علیحدہ ہو جائے اور پھر پیس کر اس کا تیل نکالتے ہیں۔ بیجوں میں تیل بہت نکلتا ہے۔ (ابو حنیفہ)

بان کی پھلی میں بیج ہوتے ہیں اس کا درخت جھاؤ سے مشابہ ہوتا ہے اور بیج ریٹھے جیسے ہوتے ہیں مغز بادام کی طرح اس کے مغز کو نچوڑنے پر رطوبت نکلتی ہے جسے تیل کی جگہ اعلیٰ درجہ کی خوشبویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بلاد حبش، مصر، مغربی ایشیا کے شہروں اور فلسطین میں بطیرا نامی مقام پر

پیدا ہوتا ہے۔ اس کا عمدہ پھل وہ ہے جو نیا ہونے کے ساتھ مغز سے بھرا ہوا اور سفید ہوتا ہے جس کا چھلکا آسانی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا ہمارے ملک میں بلاد مغرب سے لائی جاتی ہے عطر فروش اس کے دودھ کے عصارے کو استعمال کرتے ہیں اس کے مغز اور جوہر کا مزاج گرم ہوتا ہے عصارہ حاصل کر لینے کے بعد جو پھوک باقی رہ جاتی ہے۔ اس میں ارضی صلابت موجود ہونے کی وجہ سے زیادہ تلخی پائی جاتی ہے اس میں قوت قبض بھی ہوتی ہے اسی لیے بے حد قاطع ہوتا ہے اور چہرے کی چھائیں اور اس کے سُرخ و سیاہ داغ دھبوں، خشک اور تر خارش میں مُفید ہے اور اس مرض میں بھی مُفید ہے جس میں جلد سے بھوسیاں چھوٹتی ہیں۔ جگرؔ و طحال کی سختی کو نرم کرتا ہے اس کے ۳½ ملی لٹر عصارے کو شہد اور پانی کے ساتھ پینے سے قے میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور کثرت سے دست آنے لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے احشار کے تنقیہ کے لیے استعمال کرایا جاتا ہے خاص طور سے جگرؔ و طحال کے تنقیہ کے لیے ہم نے اسے سرکہ اور پانی کے ساتھ استعمال کرایا ہے خارجی طور پر استعمال ہونے والی دواؤں کے ساتھ جب بھی ہم نے اسے استعمال کرایا ہے تو اس میں سرکے کا اضافہ کیا ہے سرکہ کے ساتھ اس کی صفت جلار اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ یہ خارش اور اُس مرض کو دور کر دیتا ہے جس میں جلد سے بھوسیاں علیحدہ ہوتی ہیں صفت جلار کی وجہ سے چھائیں گنجاپن، بہق چہرے کے داغ دھبے، تر خارش اور اخلاط غلیظہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے تمام امراض صاف ہو جاتے ہیں زخموں کے نشانات کو ختم کرتا ہے بان کے دانوں کے چھلکوں میں قوت قبض زیادہ پائی جاتی ہے جن مقامات پر قبض کی سخت ضرورت ہوتی ہے وہاں اسے استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کے سات گرام پھلوں کو پیس کر سرکہ اور پانی میں ملا کر پینے سے طحال کی سختی جاتی رہتی ہے شیلم (گندم دیوانہ) کے آٹے اور مار القراطن نامی شراب میں ملا کر نقرس اور مقام طحال پر لیپ کیا جاتا ہے سرکہ میں ملا کر استعمال کرنے سے خشک و تر خارش، بہق اور زخموں کے مندمل ہونے کے بعد پیدا ہونے والے سیاہ نشانات زائل ہو جاتے ہیں پیشاب کے ساتھ استعمال کرنے سے مُہاسے "انثبو" نامی سے، چھائیں اور چہرے کی پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں شراب اور رومالی میں ملا کر پینے سے قے میں ہیجان ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں معدہ کے لیے بہت مضر ہے اس کے تیل کو پینے سے بھی دست آنے لگتے ہیں چھلکوں میں قوت قبض بہت پائی جاتی ہے اس کی شجیر کو نچوڑنے کے بعد خارش اور خشونت کی مُفید دواؤں میں ملایا جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ بان کے دانے مسوڑھوں کو مضبوط کرتے اور نکسیر کو ختم کرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بقول بدیغورس حب البان کا بدل ہموزن مر نصف وزن پوست تج اور دس گنا جاوتری ہے۔ (رازی)

اس کا بدل ہموزن "فو" نصف وزن تج اور دس گنا جاوتری ہے۔ (ابن سینا)

باذنجان

عربی نام :۔ قہقب ۔مغد ۔ وغذ ۔ انب ۔ باذنجان

فارسی نام :۔ باذنگان ۔ کہلت ، کہکم

ہندی نام :۔ بیگن ۔ بھانٹا

انگریزی نام :۔ Brinjal

نباتی نام :۔ Solanum melengena Linn.

باذنجان فارسی نام "باذنگان" کا معرب ہے اور عربی زبان میں اسے انب ، مغد اور وغذ کہتے ہیں۔ (مولف)

معدہ سے جب غذائیں بذریعہ قے خارج ہوتی ہیں تو ایسی حالت میں یہ مفید ہوتا ہے۔ سر اور آنکھ کے لیے مضر ہے کسی قدر سیاہ خون پیدا کرتا ہے اس کا مزاج گرم ہے آشوب چشم ، بواسیر ، داد اور سوداوی امراض زیادہ پیدا کرتا ہے جگر وطحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ روغن بادام اور روغن کنجد ڈال کر پکانے سے اس کی حدت وحرافت میں کمی آجاتی ہے لیکن اس کی گرمی اور تیزی خام بادنجان سے نسبتاً کم ہوتی ہے۔ بھنا ہوا بادنجان اُس معدہ کے لیے مفید ہے جس سے غذا بذریعہ قے خارج ہو جاتی ۔ سرکہ میں پکا ہوا بادنجان گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہوتا ہے حرارت جگر اور ورم طحال والوں کو اس سے بے حد فائدہ ہوتا ہے اُبالنے کے بعد سرکہ اور روغن شیرین میں بھنا ہوا بادنجان سب سے عمدہ ہوتا ہے اس روغن میں تیزی نہیں ہوتی اور اس سے مذکورہ بالا سوداوی امراض نہیں پیدا تے ۔ دافع مضار الاغذیہ ۔ (رازی)

اس کے پکانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ چھیلنے کے بعد شگاف دے کر اس میں نمک بھر دیا جائے اور

ٹھنڈے پانی میں کچھ دیر کے لیے رکھ چھوڑا جائے پھر اس پانی کو پھینک کر نیا پانی ڈالتے جائیں یہ عمل کئی بار کریں۔ پھر اسے بکری کے یکسالہ بچے کے گوشت اور مُرغ کے ساتھ پکالیں روغن بادام اور کنجد، سرکہ اور کانجی میں پکا کر کھانے یا تازہ بادنجان کے گودے کو کھانے کے بعد کھٹ مٹھے انار کا رس چُوس لینا چاہیئے یا اب انار لینا چاہیئے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اسے نمک اور پانی میں اس قدر بھگوئیں کہ اس کی حرارت زائل ہو جائے پھر کھائیں تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا طریقہ مذکور سے سرکہ کے ساتھ کھانے سے صفراء کی گرمی دور ہو جاتی ہے متلی کو فائدہ ہوتا ہے سر اور آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادنجان کہنہ خراب اور نیا عمدہ ہوتا ہے ماسرجویہ کے مطابق اس کا مزاج سرد ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ بادنجان اپنی تلخی اور تیزی کی وجہ سے دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے بے چینی، گھبراہٹ، سدّے اور سودا پیدا کرتا ہے رنگ کو خراب کرتا چہرے کو سیاہ بناتا اور جسم کی رنگت زرد کر دیتا ہے چھوٹے بادنجان میں چھلکا ہی چھلکا ہوتا ہے کھانے سے چہرے پر چھائیں پڑ جاتی ہیں۔ صلابت، سرطان، جذام، دردِ سر، گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کرتا ہے مُنہ میں دانے جگر و طحال میں سدّے پیدا کرتا ہے لیکن سرکہ میں پکا ہوا بادنجان طحال و جگر کے سدّوں کو کھولتا ہے اور بواسیر پیدا کرتا ہے۔ سایہ میں خشک کیے ہوئے بادنجان کے سفوف کا طلاء بواسیر کے لیے مُفید ہے۔ قبض و اسہال کی تاثیر اس میں نہیں ہے لیکن روغن میں پکانے سے ملیّن اور سرکہ میں پکانے سے حابس ہو جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ مقوی معدہ ہے اور اس کا کھانا عرق الدم میں بالخاصہ مُفید ہے اُبالے ہوئے بادنجان کے چند اوقیہ[۱] گودے کو شراب میں اچھی طرح بھگو کر کھانا مدربول ہے اس کی راکھ کو سرکہ میں گوندھ کر لگانے سے مسّے ختم ہو جاتے ہیں۔ (ابن سینا)

ایسے بینگن کو لے کر جو درخت میں بہت دنوں تک لگے رہنے کی وجہ سے زرد ہو گئے ہوں۔ جوف کو خالی کر کے روغن تخم کدو شیریں بھر کر نیم گرم تنور میں رکھیں اس کے بعد نکال کر روغن کو صاف کر کے کان میں ٹپکانے سے اس کا درد فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بادنجان کو تھوڑے پانی اور نمک میں پکا کر پانی کو چھان کر ہموزن روغن زیتون ملا کر پکائیں جب پانی ختم ہو جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے تو اسے محفوظ کر لیں دن میں مسّوں پر لگائیں اور پکائے ہوئے بادنجان کا طلاء بنا کر ظاہر ہونے والے مسّوں پر رات

---

[۱] ایک اوقیہ = ۳۴۴ گرام۔

میں لگائیں۔ اسی طرح چند بار لگاتے رہنے سے مسے ختم ہو جاتے ہیں۔ زرد بادنجان کو بیجوں سمیت روغن میں اتنا پکائیں کر گھل جائے پھر اس میں روغن موم ڈالنے سے سفید قیروطی بن جاتی ہے جس کے لگانے سے گھٹنوں اور انگلیوں کے شگاف میں حیرت انگیز طور پر فائدہ ہوتا ہے۔

بادنجان کے اقماع قیف (وہ ڈنڈی جو ٹہنی اور جرم بیگن کے بیچ میں ہوتی ہے) کو ہموزن مغز بادام تلخ کے ساتھ پیس کر روغن بنفشہ میں گوندھ کر لگانا بواسیری مسّوں میں مجرب ہے سائے میں خشک شدہ بادنجان کی قیف کے سفوف کو بواسیر میں گرم روغن لگانے کے بعد لگانے سے کافی فائدہ ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس کے جوشاندے کو پورے سال کے لیے بنانا چاہے تو چھوٹے چھوٹے بادنجان کو لے کر ہر ایک میں چوڑائی سے دو دو سوراخ بنا کر نمک اور پانی میں پکانے کے بعد اسی پانی میں چھوڑ دے تو یہ جوشاندہ پورے سال بھر خراب نہیں ہوگا۔ (شریف)

باجروجی

ایک چھوٹا سا درخت ہے، سخت اور خشک زمینوں میں پیدا ہوتا ہے، تین ہاتھ لمبا ہوتا ہے، پتّے کانج کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں پھولوں میں ہلکی سرخی پائی جاتی ہے جب یہ پھول جھڑ جاتے ہیں تو اس میں چنے کے برابر یا اس سے چھوٹے سیاہ اور نرم بیج پیدا ہوتے ہیں پھلوں کو کوٹ کر روغن زیتون میں ملا کر پیس کر نیم گرم لگاتے رہنے سے سلعات یعنی رسولیوں اور مسّوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس کے پتوں کو ہاتھ سے توڑ کر کھانے سے سینہ سے خون کا آنا رک جاتا ہے صرف ایک بار کھانا چاہیئے کیوں کہ زیادتی نقصان دیتی ہے یہ کسی قدر قابض اور ملیّن صدر ہے اس کا پھل متلی اور قے پیدا کرتا ہے قابض ہونے کی وجہ سے پھیپھڑے کے لیے مضر ہے اس کا کھانا مناسب نہیں ہے قے کی دواؤں میں اس کا شمار نہیں ہوتا۔

بامیہ

عربی نام:۔ بامیہ

اُردو/ہندی نام :۔ بھنڈی
سنسکرت نام :۔ بھنڈا
انگریزی نام :۔ Ladies Fingers
نباتی نام :۔ Hibiscus eseulentus Linn.

مصر میں پائے جانے والے ایک پودے کا پھل ہے جو سیاہی مائل اور مٹر کی طرح سخت ہوتا ہے۔ مزہ شیریں ہوتا ہے اور اس میں تھوڑی لزوجیت بھی پائی جاتی ہے اور پانچ پہلوؤں کے غلاف میں گھرا ہوا ہوتا ہے گویا کہ یہ اس سوسن کے غلاف کے درمیان ہوتا ہے جسے ہمارے یہاں اندلس میں "اشبطانہ" کہا جاتا ہے۔ مگر اس کے غلافوں کے سرے نہایت باریک اور ان کے اُوپر گاؤزبان کی طرح روئیں ہوتے ہیں۔ اسی طرح پورے درخت بھی روئیں دار ہوتے ہیں۔ یہ درخت اپنی شکل اور لمبائی میں خطمی کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے اور خطمی ہی کی طرح اس سے ٹہنیاں بھی پھوٹتی ہیں ٹہنیوں کے پوست بھی خطمی کے پوست سے مشابہ ہوتے ہیں مگر اس درخت میں تھوڑی سرخی پائی جاتی ہے ذلاع (تربوز) کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ اُگنے کی ابتدائی حالت میں ہر ٹہنی کے ساتھ تین تین پتیاں نکلتی ہیں اس کے پھول اپنی شکل وحجم میں درخت ابی مالک کبیر کے پھولوں سے مشابہ اور رنگ میں شوکران کے پھولوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔

اہل مصر اس کے نرم ملائم پھلوں کو چپا کا سیت کھاتے ہیں اور جب یہ سخت ہو جاتے ہیں تو چھلکے کو الگ کر کے پکاتے ہیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا مزاج سرد وتر ہے تمام سبزیوں سے زیادہ رطوبت پائی جاتی ہے اس سے خون فاسد پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اندر غذائیت بہت کم ہوتی ہے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہے اس کا مصلح کانجی ہے جس میں کافی مقدار میں گرم مصالحہ ڈالا گیا ہو۔ (ابو العباس نباتی)

بادزہر

فارسی نام :۔ بادزہر۔ زہرمہرہ۔ بادزہر معدنی
عربی نام :۔ حجرالسم
انگریزی نام :۔ Bezoar Stone

بعض اطبا بادزہر کو دو معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

ہر وہ شے جو کسی دوسری چیز کی قوت کو ختم کرکے اس کے مضر اثرات کو دور کردے۔

ایک مخصوص پتھر ہے جو اپنے پورے جوہر کے ساتھ گرم و سرد زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے خواہ اسے کھایا جائے یا گلے میں لٹکایا جائے۔ (مولف)

سنگ فادزہر مختلف رنگوں کا ہوتا ہے بعض کا رنگ زرد اور بعض کا خاکستری ہوتا ہے بعض پر دھبے ہوتے ہیں بعض گہرے سبز اور بعض گہرے سفید ہوتے ہیں ان میں سب سے عمدہ زرد اس کے بعد خاکستری اور اس کے بعد خراسانی ہوتا ہے جس کو اہل خراسان بادزہر کہتے ہیں جس کے معنی "حجر السم" کے ہیں چین ہندوستان اور مشرق ایشیا میں اس کی کانیں ہیں اس سے ملتے جلتے اور بہت سے پتھر پائے جاتے ہیں جن کے خواص اس سے جداگانہ ہیں اور جو اپنی تاثیرات میں اس سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ انھیں میں سے "مرمری" اور "بنوری" بھی ہیں جو اس کی شناخت میں کافی غلط فہمی اور اشکال پیدا کردیتے ہیں یہ دیکھنے میں نہایت عمدہ اور چھونے میں نرم محسوس ہوتے ہیں لیکن نرمی اور حرارت زیادہ نہیں ہوتی اس کو نباتی اور حیوانی زہروں، کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں نصف گرام کوٹ کر چھان کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے میل اور پسینہ کے ذریعہ زہر خارج ہوجاتا ہے اور زہر کھانے والا موت سے نجات پالیتا ہے اس پتھر کو گلے میں لٹکانے یا انگوٹھی بناکر پہننے یا مُنہ میں رکھ کر چوسنے سے زہروں کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں نیز اس انگوٹھی کو بچھو، کیڑوں مکوڑوں، ذراریح (تیلنی مکھی) اور زنبور جیسے اڑنے والے کیڑوں کے کاٹنے کے مقام پر رکھنے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے زمین کے کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے کے فوراً بعد اس کا عضو ماؤف پر باریک پیس کر چھڑکنا سمیت کو جذب کرلیتا ہے۔ علاج شروع کرنے سے قبل کاٹے ہوئے مقام پر اگر تعفن اور فساد کا سلسلہ شروع ہوجائے اور پھر اس پتھر کو پیس کر اس پر چھڑکا جائے تو فائدہ ہوگا اس پتھر کو اگر بچھو کے ڈنک پر رکھا جائے اور پھر وہ ڈنک مارے تو اس کا کوئی خراب اثر ظاہر نہ ہوگا ۸۵ ملی گرام کو یا ایک پیس کر پانی میں اچھی طرح تر کرکے کالے سانپوں اور دوسرے سانپوں کے مُنہ میں ٹپکانے سے وہ مرجاتے ہیں۔ (ارسطوطالیس)

زرد رنگ کا ایک نرم پتھر ہے جس میں کوئی مزہ نہیں ہوتا زہروں کے لیے مُفید ہے بیش کے ضرر کو دفع کرنے میں۔ میں نے اس کی حیرت انگیز خاصیت دیکھی ہے یہ پتھر نرم بھٹکری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے والا سفیدی یا زردی مائل ہوتا ہے بیش کی سمیت ختم کرنے میں اس جیسے خواص کسی اور مفرد یا مرکب دوا میں نہیں ملتے۔ (رازی)

بچھوکے زہر کے لیے سنگ بادزہر کو مُفید بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ جب چاند برج عقرب اور وتد طالع میں ہو تو اس پتھر میں بچھو کی صورت نقش کر دی جائے اس کے بعد سونے کی انگوٹھی میں جڑ کر پہن لیا جائے پھر جب چاند برج عقرب میں ہو تو چبائے ہوئے کندر پر اس کی مہر لگائی جائے۔

(احمد بن یوسف)

سنگ بادزہر کو دھوپ میں رکھنے سے پانی نکلتا ہے اس پانی کو چوسنے سے آشوب چشم اور شدید قسم کے بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا مزاج بہت گرم ہے ضعیف القلب لوگوں کو اس کے چار گرام کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (عطارد بن محمد الحاسب)

فادزہر کی ایک قسم حیوانی ہوتی ہے جو بارہ سنگھے کے دل میں پائی جاتی ہے یہ قسم اپنے اوصاف کے لحاظ سے سب سے اچھی ہوتی ہے پانی کے ساتھ سنگ مسن پر گھس کر روزانہ ۲۰۰ ملی گرام حالت صحت میں حفظ ماتقدم کے طور پر کھاتے رہنے سے تمام مہلک زہروں کے نقصانات سے حفاظت رہتی ہے اور کسی آفت ناگہانی یا خلط خام کے مؤثر ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ جیسا کہ "مثرودیطوس"[1] کا فائدہ ہے۔ نیز گرم مزاج والوں یا لاغروں کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا کیوں کہ اس کا یہ عمل بالخاصہ ہوتا ہے۔ (ابن جمیع)

باطاطیس

یونانی نام :۔ باطاطیس **انگریزی نام :۔** Coltsfoot

نباتی نام :۔ Tussiligo farfera

ایک پودا ہے جس کی ٹہنیاں ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ لمبی اور انگوٹھے کے برابر موٹی ہوتی ہیں پتے بڑے بڑے "باطاس" کے پتوں سے مشابہ کھمبی کی طرح ٹہنیوں کے بالائی سروں پر رکھے ہوئے ہوتے ہیں انھیں پتوں کو باریک پیس کر لگانے سے اکال اور زہریلے پھوڑوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

---

[1] مثرودیطوس :۔ ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے تریاق مثرودیطوس بنوا کر اپنے نام سے موسوم کیا مخزن الجواہر صفحہ ۶۵۔

اس دوا کا شمار دوسرے درجے کی خشک دواؤں میں ہوتا ہے اسی لیے عام طور سے لوگ اس کو زخموں، زہریلے اور اکال پھوڑوں کے علاج میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

باریلومایَن

یونانی نام :۔ باریلومایَن، سقلیون
اندلسی نام :۔ ذات العیون۔ عینیہ
رومی نام :۔ فلومایَن
نباتی نام :۔ Convolvulus arvensis Linn.

کچھ لوگ اسے "صریمتہ الجدی" کہتے ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے اندلس کے بعض پہاڑی علاقوں میں یہ "عینیہ" اور "ذات العین" کے نام سے مشہور ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

بعض لوگ اسے "سقلیون" اور بعضے "فلومایَن" کہتے ہیں ایک چھوٹا پودا ہے جس میں ٹہنیاں نہیں ہوتیں البتہ چھوٹے چھوٹے پتّے علیحدہ علیحدہ ہر طرف سے گھرے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اور یہ قسوس کے پتّوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ پتّوں ہی کے قریب سے شاخیں پھوٹتی ہیں جن میں اس کے پھل پائے جاتے ہیں اور پھل بھی قسوس کے پھلوں سے ملتے جلتے ہیں دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پتّوں ہی پر رکھے ہوئے ہیں اتنے سخت ہوتے ہیں کہ آسانی سے نہیں ٹوٹتے جڑ اس کی موٹی ہوتی ہے سیاہ اور سخت زمینوں میں پیدا ہوتا ہے پکنے کے بعد اس کے پھل کو سایہ میں سکھا کر جمع کر لیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے پتّے اور بیج دونوں اپنی تاثیرات کے لحاظ سے قاطع اور مسخن ہیں کثرت سے کھانے سے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے اور اس کو کھانے کے فوراً بعد صرف پیشاب کھل کر آتا ہے روغن زیتون کے ساتھ خارجی طور پر بدن میں مالش کرنے سے گرمی پیدا ہو جاتی ہے یہ دونوں ضیق النفس اور طحال کے مریضوں کے لیے مفید ہیں ان دونوں کی اوسط مقدار خوراک ساڑھے چار گرام ہمراہ شراب ہے دونوں سے منی خشک ہو جاتی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسلسل کافی دنوں تک ان کو کھانے سے عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں نے ایک متعیّن مدت تک اس کو کھانے کی معیاد بتائی ہے۔ (جالینوس)

ایک خیال کے مطابق اس کے کھانے کی انتہائی مدت انتالیس روز ہے جس کا کچھ لوگوں نے تجربہ کیا ہے اور ایک دوسرے قول کے مطابق اس کو کھانے کے پہلے ہی دن پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

پختہ ہو جانے کے بعد اس کے پھل کو سایہ میں سکھا کے رکھ لیا جاتا ہے مقدار خوراک سات گرام ہمراہ شربت ہے اسی مقدار میں چالیس دن تک کھلاتے رہنے سے طحال کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اعضاء شکنی جاتی رہتی ہے اور عسر النفس انتصابی میں فائدہ ہوتا ہے ہچکی کے لیے مفید ہے کھانے کے چھٹے روز پیشاب میں خون آنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس کے پھل اور پتوں کا تاثیرات ملتی جلتی ہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پتوں کو ۳۷ دن تک کھاتے رہنے سے قوت تولید و تناسل ختم ہو جاتی ہے روغن میں ملا کر مالش کرنے سے باری کا بخار اور پھریری کا آنا قطعی طور پر رک جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

باطانجی

یونانی نام :۔ باطانجی

اس پودے کی ایک قسم کے پتے چھوٹے چھوٹے اور "فورونوس" پودے کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں بیخ اذخر کی طرح اس کی جڑ باریک ہوتی ہے اس پودے میں چھ یا سات خوشے ہوتے ہیں جن میں مٹر کے دانے سے مشابہ پھل لگتے ہیں۔ پودا جب خشک ہو جاتا ہے تو خوشے نیچے کی طرف جھک جاتے ہیں اور اس کی شکل مردہ چیل کے پنجوں سے مشابہ ہو جاتی ہے اس کی دوسری قسم کے خوشے چھوٹے سیب کی طرح ہوتے ہیں اور پھل زیتون کے پھل کی طرح ہوتا ہے جڑ اپنی شکل اور رنگت میں زیتون کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ نرم ہوتی ہے پھل چھوٹے چھوٹے ہرے چنے کی طرح ہوتے ہیں اور ان میں مختلف جگہوں پر سوراخ ہوتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی دونوں قسمیں محبت پیدا کرنے کے لیے مفید ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انطاکیا کی عورتیں اس کو استعمال کرتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بابلص

یونانی نام:۔ بابلص، میقن افرودوس، شوقا

نباتی نام:۔ Euphorbia falcata

یہ خشخاش کی ایک قسم ہے۔ (مؤلف)

بعض لوگ اسے "شوقا" اور "میقن" کہتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

دُودھ سے بھرا ہوا ایک چھوٹا پودا ہے پتّے چھوٹے چھوٹے سداب کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں اس پودے کا گچھّا گول اور زمین پر پھیلا ہوتا ہے گچھے کا قطر ایک باشت کے برابر ہوتا ہے اس کے چھوٹے اور گول پھل سفید خشخاش کے پھلوں سے بھی چھوٹے اور پتوں کے نیچے موجود ہوتے ہیں۔ پھل اس میں کثرت سے لگتے ہیں۔ جڑ ایک ہی ہوتی ہے اس کے استعمال سے کوئی دوائی فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ باغات اور انگور کی بیلوں کے بیچ پیدا ہوتا ہے موسم گرما کے وسط میں سایہ کے اندر سکھا کر اکٹھا کر لیا جاتا ہے اس کے مغز کو ہر موسم میں نکالا جاتا ہے پھل کو کوٹ چھان کر رکھ لیا جاتا ہے اس کے تین گرام سفوف کو ۵۵ ملی لٹر شراب انومالی میں ملا کر کھانے سے بلغم اور صفرا براہ دست خارج ہو جاتے ہیں اور جوشاندے میں ملا کر لگانے سے دست آنے لگتے ہیں۔ کبھی نمک اور پانی میں ملا کر بھی اسے کھایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

دُودھ والے پودوں کے اقسام میں اسے بھی شمار کیا جاتا ہے اسہال اور دوسرے تمام افعال وخواص میں یہ یتوعات سے مشابہت رکھتا ہے۔ (جالینوس)

باطس

علیق کو یونانی میں "باطس" اور علیق آذا کو یونانی میں "باطس آذا" کہتے ہیں ملک شام کے ایک پہاڑ کا نام "آذا" ہے اس دوا کو اسی سے منسوب کیا جاتا ہے علیق کا تذکرہ اس کی سبھی قسموں کے ساتھ حرف عین کے عنوان میں آئے گا۔

بارود

سنگ اسیوس کے غبار کو بارود کہتے ہیں اس کا تذکرہ حرف الف کے عنوان میں گذر چکا ہے۔

بادامک

فارسی نام :۔ بادامک

دیگر نام :۔ بادام، فارسی، بنین

ایک قول کے مطابق یہ درخت ہمارے یہاں اندلس میں "بنین" کے نام سے متعارف ہے اور یہ صفصاف (بید) کی ایک قسم ہے اس کی ٹہنیوں سے نیام اور تھالیاں بنائی جاتی ہیں۔

بارزد

قنہ کو فارسی میں بارزد اور یونانی میں جلبانی کہتے ہیں قنہ کا تذکرہ حرف قاف کے عنوان میں آئے گا۔

باباری

فلفل سیاہ کو یونانی میں باباری کہتے ہیں اور حرف فاء کے عنوان میں ہم اسے بیان کریں گے۔

بارنج

بعض اقوال کے مطابق یہ نارجیل ہے حرف نون کے ذیل میں اس کا تذکرہ آئے گا۔

بارسطاریون

یہ رعی الحام ہے اور یونانی میں اسے حماما کہتے ہیں حرف رار کے ذیل میں ہم اسے بیان کریں گے۔

باروق

تونس، افریقہ اور اس کے مضافات میں اسے اسفیداج الرصاص کہتے ہیں۔

ببراله

اندلس والے اور مشرقی ایشیا کے باشندے اسے زراوند طویل کہتے ہیں۔ اس کو قریعۃ صغیرہ بھی کہتے ہیں اس لفظ کا پہلا حرف بائے مضمومہ دوسرا بار ساکن پھر رائے مفتوحہ اس کے بعد الف ساکن پھر لام مفتوحہ مشددہ پھر ہا ہے زراوند طویل اور مدحرج کا ذکر حرف زار کے ذیل میں کیا جائے گا۔

بُتع

یہ نشہ آور شراب ہے یمن میں اسے تازہ پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے نبیذ کی دیگر قسموں کے ساتھ حرف نون میں اسے بیان کریں گے۔

بجم

مصر والوں کے نزدیک یہ اثل کا پھل ہے وہاں اسی نام سے مشہور ہے اثل کے ذیل میں اسے میں نے بیان کر دیا ہے۔

بج

سُرخ حنا کا نام ہے اندلس کے دیہاتوں میں "مطرونیہ" کے نام سے مشہور ہے اس لفظ کا پہلا حرف بار پھر جیم مشددہ ہے شہر تونس اور مضافات افریقہ میں اس کا یہی نام ہے اہل شام اسے "قطلب" کہتے ہیں اور قطلب کا تذکرہ حرف قاف کے ذیل میں آئے گا۔

بخورمریم

عربی نام :۔ بخورمریم

شامی نام :۔ کف مریم

افریقی نام :۔ خبز الشائخ

دیگر نام :۔ ہتھا جوڑی

انگریزی نام :۔ Greek Cyclamen

سائنسی نام :۔ Cyclamen graecum

افریقہ کے لوگ اسے "خبز المشائخ" کہتے ہیں اور شام میں یہ کف کے نام سے مشہور ہے۔ (مؤلف)

اس کے پتے قسوس کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں پتوں کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے ٹہنی چار انگل لمبی ہوتی ہے جن پر سُرخ گلاب سے مشابہ پھول لگتے ہیں بعض پھولوں کا رنگ بنفشئی ہوتا ہے جڑ سیاہ اپنی شکل میں شلجم سے مشابہ مگر کسی قدر چپٹی ہوتی ہے جنگلی پیاز کی طرح اس کی جڑ کو کاٹ کر حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے سایہ دار مقامات پر خاص طور سے درختوں کے سائے تلے یہ پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا اپنی قوت کے لحاظ سے منقی ہے اس لیے جلاء پیدا کرتی ہے سدّوں کو کھولتی، فاسد مادوں کو جذب کرتی اور ورموں کو تحلیل کرتی ہے اس کی دلیل اس کے جزئی افعال ہیں جنھیں بطریق احسن انجام دیتی ہے اس کا عصارہ عروق مقعد کے مُنہ کو کھولتا ہے چنانچہ کپڑے کی بتی کو اس کے عصارہ میں تر کر کے مقعد میں داخل کرنے سے فوراً اجابت کا احساس ہوتا ہے خنازیری گلٹیاں پھوڑے اور ہر طرح کے سخت ورموں کو تحلیل کرنے والی دواؤں میں اسے شامل کرتے ہیں شہد کے ساتھ آنکھوں میں لگانے سے موتیابند میں فائدہ ہوتا ہے ناک میں ٹپکانے سے دماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے قوت کے

لحاظ سے یہ دوا اتنی تیز ہے کہ اگر پیٹ پر اس کی مالش کر دی جائے تو دست آنے لگیں اور جنین میں فساد کا سلسلہ شروع ہو جائے علاوہ بریں اگر اس کا حمول کیا جائے تو یہ جنین میں فساد پیدا کرنے والی سب سے قوی دوا ہوگی۔ مختصر یہ کہ اس کی جڑ تاثیر کے لحاظ سے عُصارے سے کمزور ہوتی مگر جڑوں میں بھی کافی قوت پائی جاتی ہے اس لیے اس کا کھانا یا حمول کرنا مدرحیض ہے نیز یرقان والوں کے لیے مفید ہے یہ دوا نہ صرف جگر کے سدوں کو کھولتی اور اس کا تنقیہ کرتی ہے بلکہ تمام بدن میں پھیلے ہوئے صفراء کو پسینہ کی راہ نکالتی ہے اس لیے جن امراض میں پسینہ لانے کی ضرورت ہوتی ہے اس میں ہم اس کو کھلانا بہتر سمجھتے ہیں اس کی مقدار خوراک ۱۴ گرام سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ماءالعسل اور شیریں شراب کے ساتھ اسے کھایا جاتا ہے اس کے بیج بھی جلاء پیدا کرتے ہیں اسی وجہ سے بالخورہ، چہرے کے داغ دھبوں اور اس جیسے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ خواہ خشک یا تازہ، اس کے لیپ سے طحال کی سختی جاتی رہتی ہے کچھ لوگ اس کی خشک جڑ کو لے کے ربو والوں کو کھلاتے ہیں۔

(جالینوس)

اس کی جڑ کو شراب اور پانی میں ملا کر پینے سے کیموس خشک اور غیر طبعی بلغم براہ دست خارج ہو جاتا ہے اس کا کھانا یا حمول کرنا مدرحیض ہے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ حاملہ عورت اپنے سر میں اسے رکھے تو حمل ضائع ہو جاتا ہے گردن اور بازو میں باندھنے سے استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اسے مہلک دواؤں کے اثرات اور ان کی سمیات کو زائل کرنے کے لیے شراب کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ خاص طور سے دریائی خرگوش کی سمیت کو زائل کرنے کے لیے تریاق ہے کیڑوں مکوڑوں کے ڈسنے پر اس کا لگانا مفید ہے شراب میں ملا کر کھانے سے نشہ آجاتا ہے اس کے ۱۴ گرام کو شراب طلاء یا آبِ مصفٰی کے ساتھ کھانے سے یرقان جاتا رہتا ہے۔ یرقان والوں کو کھلا کر گرم کمرے میں پہلو کے بل لٹا دینا چاہیئے اور اوپر سے چادر وغیرہ اوڑھا دینا چاہیئے تاکہ پسینہ آجائے۔ پسینہ کا رنگ صفراء سے ملتا جلتا ہے سر کے تنقیہ کی غرض سے اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو ماءالعسل میں ملا کر ناک میں ٹپکایا جاتا ہے نیز اس میں روئی کو لت کر کے مقعد میں رکھنے سے دست آجاتے ہیں ناف، پیٹ اور کوکھ پر لگانے سے پیٹ میں نرمی آجاتی ہے اور جنین ساقط ہو جاتا ہے اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو شہد میں ملا کر آنکھوں میں ٹپکانے سے نزول الماء کو فائدہ ہوتا ہے اور بینائی تیز ہو جاتی ہے قاتل جنین دواؤں میں ملایا جاتا ہے اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو سرکہ میں ملا کر لگانے سے خروج المقعد (کانچ نکلنا) کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ اس کے چھلکے کو کوٹ کر نچوڑ لیا جائے اور اس پانی کو لے کر اتنا پکا لیا جائے کہ شہد کی طرح

گاڑھا ہو جائے پھر حفاظت سے رکھ لیا جائے اس کی جڑ بھی چہرے کو صاف کرتی ۔ اور اس کے دانوں کو ختم کرتی ہے سرکہ اور شہد میں ملا کر یا تنہا لگانے سے زہریلے پھوڑوں میں فائدہ ہوتا ہے اس کو لگانے سے طحال کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے یہ دوا جھائیں اور چہرے کے داغ دھبوں اور بالخورہ کا تنقیہ کرتی ہے نقرس اور اعصاب کی گرہ پڑ جانے میں مُفید ہے اس کے جوشاندے سے سر کو دھونے سے زخموں اور ٹھنڈک کی وجہ سے جلد میں شگاف پڑنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے ۔ روغن زیتون کہنہ میں ملا کر گرم کر کے مالش کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اس کو گرم کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ جڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اُنھیں ہانڈی میں رکھ کر روغن زیتون سے بھر دیا جائے اور پھر اسے گرم راکھ پر رکھ دیا جائے اکثر و بیشتر اس دوا میں شہر "طولی" کی موم ملائی جاتی ہے ۔ (دیسقوریدوس)

بخور مریم آخر

ایک پودا ہے جس کے پتے باریک اور نیل[1] اور عشلوج[2] کے پتوں کی طرح ایک ہاتھ اُونچے ہوتے ہیں ہر پتے کی جڑ میں چھوٹا سا علیج (کونپل) ہوتا ہے اس کے کناروں پر زرد رنگ کی گھنڈیاں ہوتی ہیں گویا کہ یہ سوئے کے چتر کا ایک حصہ ہے اس کے بیج بھی سوئے کے بیجوں سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ اس کی جڑ کو گلے میں لٹکانے سے استقرار حمل نہیں ہوتا ۔ (ابن الھیثم)

بخور الاکراد

ایک قول کے مطابق یہ "حماما" ہے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ یہ سریانی زبان کا اندراسیون نامی بودا ہے اندلس کے دیہاتی اسے "بربطورہ" کہتے ہیں اور یہی صحیح بھی ہے کیوں کہ اکراد کو مشرق میں دھونی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے دیار بکر میں "سیاہ بو" سے متعارف ہے بربطورہ کا ذکر حرف بار کے

---

[1] نیل کا پودا جو رنگنے کے کام آتا ہے ۔

[2] بخور مریم کی ایک قسم ہے ۔

ذیل میں آئے گا۔

بخور البربر

اسے بخور مور شکہ بھی کہتے ہیں اور یقطوم یہی ہے قبیلۂ بربر والے اسے "اوسرعنا" کہتے ہیں اس کو سرعنت بھی کہا جاتا ہے حرف سین کے ذیل میں اسے بیان کیا جائے گا۔

بخنج

یہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی جوشاندے کے ہیں اور اس کی جمع بخاتج ہے۔

بدسکان

فارسی نام :۔ بدسکان ، بدسقان

دیگر نام :۔ بدکشان ۔ قاتل ابیہ ، کف الکلف

اس کو بداشقان اور بداسکان بھی کہتے ہیں۔ (مؤلف)

ایک قول کے مطابق یہ مدر دوا ہے اور اسے آذربائیجان سے لایا جاتا ہے۔ (ابن سرابیون)

ایک روئیدگی ہے جس سے کنگنوں کی گھنڈیاں تیار کی جاتی ہیں۔ (رازی)

ایک روئیدگی ہے جس سے کنگنوں کی گھنڈیاں بنائی جاتی ہیں اس کا بدل کشت برکشت ہے۔ (ابن سینا)

اس کا مزاج گرم وخشک ہے محلل اور ملطف ہے بلغم اور رطوبت فضلیہ والوں کے لیے مفید ہے۔ (مجوسی)

اس کا بدل ڈیڑھ گنا درونج اور ہموزن زیرہ سیاہ ہے۔ (رازی)

بذر

ایک سبز گھاس ہے جس کے پتے دھنیا کے پتوں کی طرح پھٹے پھٹے ہوتے ہیں اس کی پتلی پتلی بہت سی ٹہنیاں ایک ہی جڑ سے نکلی ہوئی کسی قدر سرخی مائل ہوتی ہیں جڑ کے اندر بہت سی شاخیں ہوتی ہیں جن کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جن میں سے بدبو آتی ہے کھیتوں میں پیدا ہوتی ہے اس کے لیپ سے مسّے ختم ہو جاتے ہیں۔ (غافقی)

بذلیون

یونانی میں اس کو "بذلیون" کہتے ہیں اور اسے "راحۃ الاسد" بھی کہا جاتا ہے جیساکہ بعض ماہرین نباتات کا خیال ہے۔ یہ "مقل" ہے اور اس کا تذکرہ حرف میم کے ذیل میں آئے گا۔

برنجاسف

عربی نام :۔ شویلا
یونانی نام :۔ ارطاماسیا
فارسی نام :۔ بوئے مادران۔ برنجاسف۔
ہندی نام :۔ گند مار
انگریزی نام :۔ Mugwort
نباتی نام :۔ Artemisia vulgaris

یونانی زبان میں اس کو "ارطاماسیا" اور عربی میں "شویلا" کہتے ہیں۔ (مولف)

دریا کے کنارے بکثرت پایا جاتا ہے اور ہر سال نئے سرے سے اگتا ہے افسنتین سے مشابہ روئیدگیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس میں ایک رطوبت ہوتی ہے جو ہاتھوں کو چپک جاتی ہے۔ اس کی ایک قسم کی ٹہنیاں سبز اور پتے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم کے پتے نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں اس کے پھول باریک چھوٹے چھوٹے اور سفیدی مائل ہوتے ہیں پھول گرمیوں میں لگتے ہیں اور ان کی بو ناگوار ہوتی ہے بے آب و گیاہ زمینوں کے کنارے ہر سال نئے سرے سے اگنے والے پودے

کو کچھ لوگ " انطاماسیا " کہتے ہیں اس پودے کی لکڑیاں چھوٹی چھوٹی تنہ نازک ، نہایت چھوٹا شمعی رنگ کے پھولوں سے بھرا ہوتا ہے ۔ اور یہ قسم مذکورہ دونوں قسموں سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے ۔

(دیسقوریدوس)

برنجاسف کو اہل یونان " ارطاماسیا " کہتے ہیں اس کی دونوں قسمیں کسی قدر گرمی اور معمولی خشکی پیدا کرتی ہیں اسی وجہ سے ان دونوں کو دوسرے درجہ کی مسخن اور پہلے درجہ کی ابتدار میں مجفف ادویہ میں شمار کیا جاتا ہے دونوں قسموں میں کسی قدر لطافت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے یہ گردے میں پیدا ہونے والی پتھریوں اور رحم کے پھوڑوں میں مفید ثابت ہوتی ہیں (جالینوس)

اس کی سبھی قسمیں مسخن اور ملطف ہوتی ہیں حیض جاری کرنے جنین وشیمہ کے نکالنے ، فم رحم کے بند ہو جانے اور ورم رحم میں اس کے جوشاندے میں عورتوں کا بیٹھنا مفید ہے ۔ پتھریوں کو توڑتا ہے پیشاب کے رُک جانے میں مُفید ہے ۔

اس پودے کی زیادہ مقدار کے شکم کے زیریں حصے پر لیپ کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے اس کے عصارے کو مُر کے ساتھ باریک پیس کر حمول کرنے سے رحم کی فاسد چیزیں نیچے اُتر کر باہر نکل آتی ہیں نیز اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے بھی رحم کی فاسد چیزیں خارج ہو جاتی ہیں مادہ مذکور کو نیچے اُتارنے اور نکالنے کے لیے اس پودے کے تمام حصّوں کی مقدار خوراک ۱۰ ½ ۱ گرام ہے ۔ (دیسقوریدوس)

اس کے جوشاندے کا دھار نا یا اس کا لیپ کرنا سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے ورم سر کے لیے مفید ہے زکام اور ناک کے بند ہوتے ہیں اس سے فائدہ ہوتا ہے ۔ (ابن سینا)

زرد پھولوں والا تاثیر کے لحاظ سے سفید پھولوں والے سے زیادہ قوی ہوتا ہے اس کے جوشاندے کے دھارنے سے مرض سدرد دوار ختم ہو جاتا ہے اس کی راکھ کو فرج (شرمگاہ) پر چھڑکنے سے اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے ۔ شہد کے ساتھ کھانے سے پیٹ کے کیڑے اور کدو دانے مر جاتے ہیں ۔ (غافقی)

برشاوشاں

یونانی نام :۔ برشاوشاں ، سرابیوں

عربی نام :۔ شعر الارض ، شعر الجبال ، شعر الجن ، شعر الکلاب ، شعر الغول ، شعر الحمار ، لحیۃ الحمار ، کثیر الشعر ، کزبرۃ البئر ، کزبرۃ الماء ، جعدۃ القناع ، ساق الاسود ، شعر الخنازیر ، ساق الوصیف ۔

فارسی نام :۔ پرسیاوشان
ہندی نام :۔ ہنسراج
انگریزی نام :۔ Adiantum (Fern)
نباتی نام :۔ Adiantum capillus veneris Linn.

اسے شعرالجبال، شعرالارض، شعرالجن، الحیۃ الحمار، شعرالخنازیر، ساق الاسود اور ساق الوصیف کہتے ہیں اور یہ کزبرۃ البئر ہے۔ (موٗلف)

ایک پودا ہے جس کے پتے دھنیاں کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں جن کے کنارے دندانے دار ہوتے ہیں ٹہنیاں پتلی پتلی سیاہی مائل، سخت اور ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں اس میں کوئی تنا نہیں ہوتا اور نہ ہی پھول اور پھل لگتے ہیں اس کی جڑ میں کوئی دوائی فائدہ نہیں ہے چشموں کے سیلابی یعنی پانی اکٹھا ہونے کی جگہوں، مقبروں کی نمناک دیواروں اور سایہ دار مقامات پر اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ دوا اپنی تاثیرات کے لحاظ سے مجفف، محلل اور ملطف ہے اسی وجہ سے اس کو کھانے سے بالخورے میں بال اُگ جاتے خنازیری گلٹیاں اور پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہیں نیز پتھریاں ٹوٹ جاتی ہیں سینہ اور پھیپھڑے کے پیدار خلطوں کے نکالنے میں معاون ہوتی ہے۔ حابس شکم ہے اس میں کوئی نمایاں حرارت یا برودت نہیں ہوتی بلکہ دونوں متضاد کیفیتوں سے پیدا ہونے والے مزاج کے وسط میں ہے۔ (جالینوس)

اس پودے کے جوشاندے کو پینے سے عسرالبول، طحال کے درد، ربو اور یرقان والوں کو فائدہ ہوتا ہے پتھریوں کو توڑتا ہے، حابس شکم ہے، شراب کے ساتھ اس کا کھانا معدہ کی طرف فضلات کے سیلان، سانپوں اور زہریلے کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے مدر حیض ہے سیلان خون کو روکتا ہے۔ ایسے زہریلے پھوڑوں میں لگایا جاتا ہے۔ جس میں کافی فساد پیدا ہوگیا ہو بالخورہ میں بال اُگاتا ہے، خنازیری ورموں کو تحلیل کرتا ہے لاذن[1]، روغن آس، روغن سوسن، زوفا اور شراب میں ملاکر استعمال کرنے سے بالوں کا گرنا بند ہو جاتا ہے اس کے جوشاندے کو شراب اور راکھ کے پانی میں ملاکر بالوں کو دھونے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ مرغوں اور بٹیر کی قسم کے پرندوں کے چارے میں ملاکر کھلانے سے اُن میں لڑنے کی طاقت کافی بڑھ جاتی ہے بھیڑ اور بکریوں کی بیماری میں مفید

---

[1] انار کی طرح ایک درخت ہے جس سے چپکنے والی رطوبت نکلتی ہے اور لاذن کہلاتی ہے۔

ہونے کی وجہ سے ان کے باڑوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

معدہ اور آنتوں کے مرۃ سوداکو خصوصیت سے براہ دست خارج کرتی ہے اس کی مقدار خوراک ۱۰½ گرام سے ۲۳½ گرام تک ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کی قوت بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ اس کو جلا کر لگانے سے بال اُگنے لگتے ہیں۔ (رازی)

سر کے گنجے پن میں مُفید ہے۔ (بصری)

ایک قول کے مطابق تر و تازہ پرسیاوشاں کو کوٹ کر تیر لگنے کے مخالف جانب میں لگانے سے چبھا ہوا تیر باہر نکل جاتا ہے۔ (زہراوی)

نواصیر اور رطوبت بھرے زخموں میں مفید ہے آنکھوں کے ناسور میں اس سے فائدہ ہوتا ہے اس کی راکھ کو سرکہ اور روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے بالخورہ اور دار الحیہ[1] میں فائدہ ہوتا ہے سر کی بھوسی اور آنکھوں کی پھنسیوں میں اس کی راکھ کے پانی سے دھونا مفید ہے۔ پرسیاوشاں مشیمہ کو نکالتا اور خون نفاس کا تنقیہ کرتا ہے۔ شراب کے ساتھ پینے سے پاگل کتے کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔

(ابن سینا)

اس کا بدل ربو کے لیے مُفید ہونے میں ہموزن گل بنفشہ اور نصف وزن اصل السوس ہے۔

(رازی)۔

بردی

عربی نام:۔ خوص، بردی

مصری نام:۔ غافیر

سریانی نام:۔ بافورس

یونانی نام:۔ فافرن، فافیروس، فافروس، فافیرو۔

فارسی نام:۔ پیزر

انگریزی نام:۔ Papyrus **نباتی نام:۔** Papyrus antiquorum

---

[1] ایک بیماری ہے جس میں سر یا تمام بدن کے بالخصوص سر اور داڑھی کے بال گنڈی دار پیچیدہ ہو کر گر جاتے ہیں۔

یہ "خوص" ہے اہل مصر اس کو "نافیر" کہتے ہیں ایک پودا ہے جو پانی میں اُگتا ہے اس کے پتے کھجور کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ٹہنیاں لمبی، سبز اور سفیدی مائل ہوتی ہیں جن پر چھلکے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس پودے سے مصر میں سفید کاغذ بنائے جاتے ہیں جسے "قرطیس" کہا جاتا ہے اصطلاح طب میں جب بھی قرطاس محرق بولا جاتا ہے تو اس سے یہی کاغذ مراد ہوتا ہے جو بردی سے بنایا جاتا ہے۔

(سلیمان بن حسان)

یہ ہر شہر میں جانا پہچانا جاتا ہے اس کی ایک قسم وہ بھی ہے جسے غافر کہا جاتا ہے ویسقوریدوس نے جسکا تذکرہ کیا ہے صقلیہ[۱] میں یہ مشہور ہے اور کثرت سے پایا جاتا ہے وہاں لوگ اسے "بیبیر" کہتے ہیں۔ اس کے نام میں دو یار ہیں اور اس کے بعد راء ہے بردی کی اس قسم سے دیار مصر میں کاغذ بنائے جاتے ہیں جسے علاجاً استعمال کیا جاتا ہے وہاں کے لوگ آج بھی اس سے پوری واقفیت نہیں رکھتے یہ پودا ان لوگوں کے یہاں متعدد مقامات اور جزیرہ صقلیہ کے مقام "برکہ" میں بادشاہ کے محل کے سامنے پایا جاتا ہے۔ یہ قسم بردی سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے پتے اور تنے گول اور سبز ہوتے ہیں لمبائی قد آدم کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ اور چھوٹے نیزے کے زیریں حصہ کے برابر موٹے ہوتے ہیں ان میں کافی نرمی پائی جاتی ہے کوٹنے سے پتلے پتلے ٹکڑے بن جاتے ہیں اکثر اس کی رسیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ مضبوط ہوتی ہیں ان کے سروں پر "ثوم کراثی" کی طرح گول اور موٹی گھنڈیاں پائی جاتی ہیں جن پر سنہرے اور خوش منظر پھندے ہوتے ہیں ان کی گھنڈیاں نسبتاً ضخیم ہوتی ہیں۔

اگلے زمانہ میں اہل مصر کے یہاں کاغذ بنانے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ اس کی ٹہنی کو لے کر پہلے لمبائی میں کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیا کرتے تھے اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے ملانے کے لیے لکڑی ایک چکنی تختی پر رکھ دیا کرتے تھے اور پھر بشنین[۲] کے پھل کو لے کر اس میں پانی ڈال کر چپچپا دار بنا لیا کرتے تھے جب یہ اچھی طرح سوکھ جاتا تو چھوٹے ہتھوڑے سے مشابہ لکڑی کے ٹکڑے سے ضرب لگاتے تھے یہاں تک کہ سخت لکڑیاں برابر ہو کر کاغذ بن جاتی تھیں اور اسے علاجاً استعمال کیا جاتا تھا۔ (ابوالعباس نباتی)

"بانورس" بردی ہے جس سے کاغذ بنایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

---

[۱] جزیرۃ فی البحر المتوسط المنجد الکبیر صفحہ ۳۰۷۔

[۲] نیلوفر کے مانند ایک بوٹی ہے۔

اسے صرف دواءً ہی استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا خیساندہ اور راکھ بھی مُفید ہوتی ہے سرکہ، پانی اور شراب میں بھگو کر باندھنے سے مرطوب زخم مندمل ہو جاتے ہیں یہ دوا زخموں کو مندمل کرنے والی دواؤں کے متبادل ہے اس کی راکھ قرطاس محرق کی طرح مجفف دوا بن جاتی ہے اس میں اور قرطاس محرق میں فرق یہ ہے کہ بردی اور دبس[1] محرق (خاک دوشاب) قرطاس محرق سے قوت میں کمزور ہوتی ہے۔ (جالینوس)

اطبار نواصیر کے مُنہ کھولنے کے لیے جب اس کو استعمال کرتے ہیں تو پہلے اسے پانی میں بھگو دیتے ہیں مرطوب حالت ہی میں کتان کا کپڑا لپیٹ کر سوکھنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں جب یہ سوکھ جاتا ہے تو نواصیر میں اسے داخل کر دیتے ہیں جس سے نواصیر کا مُنہ کھل جاتا ہے اس کی جڑ میں قدر سے غذائیت پائی جاتی ہے اہل مصر اسے چُوس کر ثقل پھینک دیتے ہیں اور بانس کے بدل میں استعمال کرتے ہیں۔

بردی کی راکھ استعمال کرنے سے مُنہ اور پورے بدن میں تیزی کے ساتھ زہریلے زخموں کا پھیلنا رُک جاتا ہے کاغذ سوختہ اپنے افعال میں بردی محرق سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

قرطاس کو جلا کر منجنوں میں شامل کرنے سے مسوڑھے کافی سکڑ جاتے ہیں اور اُن سے خون کا رسنا بند ہو جاتا ہے زخموں اور خُفین سے پیدا ہونے والے ریڑھ کی خراش پر چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(سلیمان ابن حسان)

قرطاس کی راکھ جریان خون کو روکتی ہے سر اور مُنہ کے زخموں اور نکسیر میں مُفید ہے ۱/۲ ۳ گرام کھانے سے معدہ کے زخموں کا تنقیہ ہو جاتا ہے نہری کیکڑے کے ساتھ پکا کر کھانے سے آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ (منہاج)

قرطاس کی راکھ سینہ کے جریان خون کو روکتی ہے۔ (ابن سینا)

اس کی راکھ کو آنتوں کے زخموں کے لیے حقنے کی مفید دواؤں میں ملا کر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اس کے دھوئیں کو ناک میں سڑکنا زکام میں مُفید ہے۔ (غافقی)

لہسن اور پیاز کے کھانے، اور شراب پینے کے بعد بردی کو چبانے سے لہسن، پیاز اور شراب کی بُو ختم ہو جاتی ہے۔ (ماسرجویہ)

بردی اپنے مزاج کے اعتبار سے دوسرے درجہ میں سرد اور اعتدال کے ساتھ خُشک اور

---

[1] دبس جسے دوشاب کہتے ہیں اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آب انگور شیریں کو صاف کر کے جوش دیں جب ایک چوتھائی رہ جائے تو اس پر خاک دوشاب ڈالتے ہیں۔ (محیط اعظم)

قابض ہوتا ہے۔ (مسیح)
سبز پتوں کو کوٹ کر اس کے نچوڑے ہوئے پانی کو پینے سے طحال والوں کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے اسے جلاکر سرکہ کے ساتھ پینا بھی طحال میں مفید ہے طحال کے مریضوں کو اس کی تازہ جڑ مفید ہوتی ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

برطانیقی

یونانی نام:۔ برطانیقی
رومی نام:۔ قسطرق
اردو/ ہندی نام:۔ سروالی
نباتی نام:۔ Lythrum salicaria

یہ پودا ہر سال نئے سرے سے اگتا ہے اس کے پتے "حماض بری" کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں مگر اس سے زیادہ سیاہ ہوتے ہیں اس پر روئیں ہوتے ہیں زبان کو پکڑتا ہے ٹہنی بہت بڑی نہیں جڑ چھوٹی اور باریک ہوتی ہے اس کے عصارہ کو دھوپ یا آگ میں سکھایا جاتا ہے۔ (دسقوریدوس)
اس کے پتے قابض ہوتے اور زخموں کو مندمل کرتے ہیں اس کا عصارہ بھی پتوں ہی کی طرح قابض ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کے جوشاندے کو علاجاً استعمال کیا جاتا ہے اور منہ کے زخموں کی مفید دواؤں میں ملایا جاتا ہے نیز متعفن زخموں کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ (جالینوس)
اس میں قوت قابضہ ہوتی ہے منہ کے درد اور اس کے زہریلے زخموں، ورم لوزتین اور تمام ان مقامات پر جہاں منع عفونت کے لیے قوت قبض کی ضرورت پڑتی ہے یہ پودا مفید ثابت ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

برنج

فارسی نام:۔ برنج۔ برنگ کابلی
عربی نام:۔ ابرنج۔ برنق۔ برنک

اُردو/ ہندی نام:۔ بائے بڑنگ **انگریزی نام:۔** Embelia

نباتی نام:۔ Embelia ribes Burm F.

اسے برنق، برنگ اور ابرنج بھی کہتے ہیں۔ (مؤلف)

برنج فارسی نام ہے یہ چھوٹا دانہ ہے جس میں سیاہ و سفید نقطے پائے جاتے ہیں چکنا، گول اور جسامت میں مونگ کے دانے برابر ہوتا ہے اس میں کوئی بو نہیں ہوتی مزہ تلخ ہوتا ہے ملک چین سے لایا جاتا ہے اور دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ (اسحق بن عمران)

ہندوستانی یا سندھی دانہ ہے دو طرح کا ہوتا ہے:۔

۱۔ بڑا سیاہی مائل اور مٹیالا ہوتا ہے۔

۲۔ جبکہ چھوٹا سیاہی مائل اور مٹیالا نہیں ہوتا۔ اور چھوٹا بہتر ہوتا ہے۔ (شیخ الرئیس)

تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ (مسیح)

کدو دانوں کے نکالنے میں تمام دواؤں سے قوی اور زود اثر ہے چنانچہ کدو دانے کی تھیلی کو مکمل طور سے خارج کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوبارہ پھر کدو دانے نہیں پڑتے البتہ کھانے والے کے پیشاب کا رنگ "بقم"[1] کی طرح ہو جاتا ہے۔ کوٹ چھان کر دودھ کے ساتھ اس کی مقدار خوراک ۳۵ گرام ہے اسی وجہ سے بڑی بڑی مرکب دواؤں میں ملایا جاتا ہے۔ اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ جوڑوں سے بلغم کو ختم کرتا اور فاسد رطوبات کا تنقیہ کرتا ہے۔ (حُبیش)

پیٹ میں پیدا ہونے والے کیچوے، کدو دانے اور چنّے کو نکالتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

آنتوں سے بلغمی فضلات کو نکالتا ہے۔ بعض اطباء کا کہنا ہے کہ اس کا بدل ہموزن "ترمس" اور "کمیلہ" ہے۔ (ماسرجویہ)

بربلینہ

دیگر نام:۔ بربانہ

بربری نام:۔ ابو میوت

---

[1] ایک قسم کی لکڑی جو کپڑے رنگنے میں کام آتی ہے۔ (المنجد)

اسے "بربانہ" کہا جاتا ہے اور قبیلۂ بربر والے اس کو "ابومیوت" کہتے ہیں، ایک پودا ہے جس کے پتے کسی قدر اُوپر کو اُٹھے ہوئے، کھردرے، مٹیالے، انتہائی سبز اور سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ اِس کی ٹہنیاں پتلی پتلی، چوکور اور ایک ہاتھ لمبی ہوتی ہیں جن کے سروں پر دھنیاں کے پھولوں سے مشابہ پھول موجود ہوتے ہیں۔

اسی سے ملتی جلتی اس کی ایک اور قسم بھی ہوتی ہے مگر اس کی ٹہنیاں اور پتے نسبتاً بڑے اور زمین پر بچھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کا رنگ بنفشی ہوتا ہے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کے پتے کو کھانے سے لیسدار بلغم بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے استعمال کی جانے والی دواؤں میں سب سے عمدہ ہے۔ یہ پودا خواب آور ہے، ریاح کو تحلیل کرتا اور غشی میں مفید ہے اس کے جوشاندے کو پینے سے خون کی حدت جاتی رہتی ہے۔ خنازیری گلٹیوں کو تحلیل کرنے کے لیے اس کے عصارے کو لگایا جاتا ہے۔ (غافقی)

برقامصر

فارسی نام :- برقامصر

ایک سرسبز روئیدگی ہے جسے مصر سے لایا جاتا ہے، ماہ مارچ کے آخر میں اسے بویا جاتا ہے اور ابتدائے موسم گرما میں اُگتا ہے۔ اس کے پتے رائی کے پتوں کی طرح الگ الگ ہوتے ہیں اور کرفس کے پتوں کی طرح جڑ سے ہی نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ سونف کے مزے کی طرح اس کے مزے میں تیزی اور خوشبو پائی جاتی ہے۔ اس میں بھر بھراہٹ ہوتی ہے اور اس کے اندر کوئی لزوجت نہیں ہوتی۔ اس کے پھلوں سے سبز، خوش ذائقہ اور خوشبودار بیج نکلتے ہیں۔

یہ روئیدگی کاسر ریاح ہے اور معدے کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے، اس کے بیجوں کو برابر کھاتے رہنا ٹھنڈ کی وجہ سے عارض ہونے والے خرابی جگر میں مفید ہے اور یہ بالخاصہ خمار کو زائل کرتے ہیں اس کو ½ ۳ گرام چبا کر اُوپر سے سرکۂ ممزوج کا پینا معدے کو طاقت دیتا اور مزاج بدن واحشاء کی اصلاح کرتا ہے۔ مداومت کے ساتھ کھاتے رہنا چہرے اور پورے بدن کے صفراء کو زائل کرتا ہے اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ طحال وجگر کے سدوں کو کھولتی ہے طحال کے سدوں کو کھولنے

اور اس کی اصلاح کرنے میں اس کو خصوصیت حاصل ہے۔ مدر بول ہے، گردوں پر چربی لاتی ہے اور اُنھیں حرارت بخشتی۔ مثانہ اور پیشاب کے راستوں کا تنقیہ کرتی ہے، سعد راور گلاب کے پھولوں سے پتے میں ملاکر لگانے سے مقعد کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اس کو برابر سونگھتے رہنے سے سرد اور گاڑھے ریاح سے دماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے بواسیر کے عارضہ میں اندر داخل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اس کو لگانے یا کھاتے رہنے سے بواسیر کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ (غافقی)

برقا کطرا

فارسی میں اسے "کوبھان" کہتے ہیں۔ اور حرف کاف کے ذیل میں اس کا تذکرہ آئے گا۔

برسیانا

فارسی نام: برسیاں، برسیانا

کتاب "الفلاحۃ" کے مصنف کا کہنا ہے کہ یہ ایک سرسبز روئیدگی ہے جس میں کسی قدر تیزی اور خوشبو پائی جاتی ہے۔ بغیر پھول کے اس کے پھلوں سے بیج نکلتے ہیں۔ ابتدائے موسم گرما میں اُگتی ہے، طبیعت کو سرور بخشتی، معدہ وجگر میں اعتدال کے ساتھ حرارت پیدا کرتی، اُنھیں طاقت دیتی اور ریاح کو آسانی سے توڑتی ہے۔ اس میں نہایت لطیف خوشبو ہوتی ہے اور یہ سرزمین "بابل" میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ اسے باغات سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ بینائی تیز کرتی، روح نفسانی اور دماغ کو طاقت دیتی ہے، گلاب کی پنکھڑیوں کو پیس کر اور اس کا پانی ملاکر غسل خانے میں دو یا تین بار لگانے سے پھنسیوں وغیرہ کے باقی ماندہ سیاہ نشانات جاتے رہتے ہیں، اس روئیدگی کے نچوڑے ہوتے پانی میں حرنفل ملا لینے سے اس کے تاثیرات بادرنجبویہ سے مشابہ ہو جاتے ہیں چنانچہ قلب کو طاقت دینے، طبیعت کو سرور بخشنے اور دوسرے تمام افعال میں یہ بادرنجبویہ کا سا کام انجام دینے لگتی ہے۔ (غافقی)

برنوف

مصری نام :۔ برنوف
فارسی نام :۔ شابانک، شابانج

سرزمین مصر کا ایک پودا ہے اور وہاں کے لوگ اسے "برنوف" ہی کہتے ہیں۔ (مولف)
تمیمی نے اپنی کتاب "المرشد" میں لکھا ہے کہ اسے "شابانک" اور "سابانج" بھی کہا جاتا ہے اور یہ مصر میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ ایک بڑا درخت ہے جو لمبائی، ٹہنیوں اور پتوں کی کثرت میں انار کے درخت سے قریب قریب ہے۔ پتوں اور لکڑیوں میں "بلسان" سے کسی قدر مشابہت رکھتا ہے اس کے پتے "زعرور" کے پتوں سے بھی ملتے جلتے ہیں مگر اس کے پتے مٹیالے اور روئیں دار ہوتے ہیں جس کی بو نہایت تیز اور ناگوار "بخورمریم" نام کے درخت کی ٹہنیوں اور پتوں کی بو سے ملتی جلتی ہے۔ اشنان کے پودے کی طرح اس کے خوشوں میں کثرت سے پھول لگتے ہیں جن کے وسط میں زردی مائل روئیں پائے جاتے ہیں اور یہ "قیصوم" کے پھولوں سے ہم شکل ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ اس کے پتوں کا عصارہ بچوں کی مرگی اور ان کے دردوں میں بیحد مفید ہے جبکہ اس درخت کے نچوڑے ہوئے پانی میں "نیل" کو حل کرکے بچوں کی ناک اور ان کے جوڑوں کنپٹیوں، گھٹنوں، ہتھیلیوں میں لگایا جاتا ہے۔ اور اسی پانی کو بقدر ½ ۳ ملی لیٹر ماں کے دودھ کے ساتھ پلانے سے سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والی گاڑھی ریاح مکمل طور سے ختم ہو جاتی ہے اس کے پتوں کا سونگھنا زکام میں مفید ہے، نتھنوں کی ریاح کو تحلیل کرنا نیز نتھنوں اور دماغ کی جھلیوں میں پیدا ہونے والے سدوں کو کھولتا ہے۔ اندرونی اعضاء کے دردوں اور سردی کے باعث پیدا ہونے والی ریاح کی وجہ سے عارض ہونے والے مروڑ میں بچوں کو کھلانا مفید ہے۔ کاسر ریاح شکم اور مقوی معدہ ہے۔ اس کے کھلانے سے بچوں کی رال ٹپکنے کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے۔ بلغم کے جلنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردوں نیز بلغم کے مرۂ سوداء کے اندر تبدیل ہو جاتے ہیں مفید ہے تازہ پتوں کے پانی کو تھوڑے جاؤشیر کے ساتھ پینا مردوں اور عورتوں کے مروڑ اور درد قولنج میں مفید ہے دست آکر مروڑ جاتا رہتا ہے پتوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو "کہیانا"[1] کے پھلوں کے روغن یا "جند بیدستر" یا تازہ سداب کے

---

[1] کہیانا :۔ کو حرف کاف کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیں۔

عصارے اور روغن بادام تلخ کے ساتھ تین دن تک ناک میں ٹپکانے سے "ابی لیمپسیا" والوں میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ (تمیمی)

بردوسلام

اس کو "لسان الحمل" بھی کہتے ہیں اور اس کا تذکرہ حرف لام کے عنوان میں آئے گا۔

برہلیا

"برہلیا" سریانی نام۔ اور اسے "بزرالراز یانج" بھی کہتے ہیں حرف رار کے عنوان میں ہم اسے بیان کریں گے۔

برشیان دارو

اس کو "عصی الراعی" بھی کہتے ہیں جسے ہم حرف عین کے عنوان میں بیان کریں گے۔

بروانیا

"بروانیا" سریانی نام ہے اور اسے "گرمنتہ البیضار" اور "فاشر" بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف فار کے عنوان میں آئے گا۔

برنجشک

اس کا تلفظ حرف بار کے ساتھ ہے۔ ابن ماسویہ اور دوسرے اطبار اسے "برنجشک" اور

ؔ صرع یعنی مرگی کی بدترین قسم ہے جس میں شروع ہی سے تمام جسم میں تشنج واقع ہوتا ہے۔

"حبق قرنفلی" کہتے ہیں اور اہل لغت اس کا تلفظ فا کے ساتھ بیان کرتے ہیں چنانچہ حرف فا کے عنوان میں ہم اسے بیان کریں گے۔

برغشت

"برغشت" فارسی نام ہے جسے "غلول" اور "غملول" بھی کہتے ہیں اور اس کا نبطی نام "قنابری" ہے جس کو ہم حرف قاف کے عنوان میں بیان کریں گے۔

بربر

"اراک" کے پھل کا عربی نام "بربر" ہے جس کا تذکرہ ہم نے حرف الف کے عنوان میں کر دیا ہے۔

برغوثی

عربی نام :۔ برغوثی
دیگر نام :۔ بزرقطونا۔ اسپغول
نباتی نام :۔ Plantago ovata Forsk
اسے "بزرقطونا" بھی کہتے ہیں۔

بُر

اسے "حنطہ" بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف حا کے عنوان میں آئے گا۔

بَرنِیس

یہ "بلوط" کی ایک قسم ہے، اس کا عجمی نام "شونیز" ہے اور اسے "نہش" بھی کہا جاتا ہے۔ "بلوط" کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

بَرقوق

عربی نام :۔ بَرقوق، بَرفوق
دیگر نام :۔ مشمش، زردآلو، آلوچہ

مغربی شہروں اور اندلس میں "مشمش" کو "بَرقوق" کہا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ آلو بخارا کی چھوٹی قسم کا شامی نام ہے جب یہ پختہ ہوتا ہے تو چمکدار ہوجاتا ہے اور شام کے "غزہ" علاقے میں یہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔

بَرہفانج

ایک قول کے مطابق اس کا نام "مرو" ہے اور مجوسی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "برہفانج" کی دو قسمیں ہوتی ہیں جس میں سے ایک قسم خوشبودار ہوتی ہے اسی قسم کو "مرماخور" کہتے جس کا تذکرہ حرف میم کے عنوان میں آئے گا۔

بَرم

درخت "سیط" کی ایک قسم کے پھولوں کا نام "برم" ہے بغداد میں پیدا ہوتا ہے، انتہائی خوشبودار ہوتا ہے اور بغداد ہی کے باغات سے حاصل کیا جاتا ہے۔

برواق

عربی نام :۔ برواق

دیگر نام :۔ خنثیٰ

اہل مغرب اس کا نام " خنثیٰ " بتاتے ہیں جسے ہم حرف خار کے عنوان میں بیان کریں گے۔ لیکن جہاں تک سوال بغیر الف کے " بروق " کا ہے تو یہ " برواق " سے جداگانہ ہے تاہم دونوں میں کسی قدر مشابہت پائی جاتی ہے۔

بزر قطونا

عربی نام :۔ بزر قطونا
سریانی نام :۔ بشولیون ، قاطو
یونانی نام :۔ قسلیون ، برغوثی
فارسی نام :۔ اسپغول ، اسپغل ، اسپیوس ، اسفیوس ، اسفیدش ۔
ہندی نام :۔ ایسبگول ، کستیلا ۔
انگریزی نام :۔ Ispagol

اس کا فارسی نام " اسفیوس " ہے جبکہ یونانی نام " قسلیوس " اور " برغوثی " ہے۔ (مؤلف)

ایک پودا ہے جس کے پتے " قوریوش[1] " کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ پتوں پر روئیں ہوتے ہیں ٹہنیاں ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں۔ اس کے گچھے تنے کے وسط سے نمودار ہوتے ہیں۔ ان کے بالائی سروں پر دو یا تین گول پھلیاں پائی جاتی ہیں جن میں " براغیث " سے مشابہ سیاہی مائل اور سخت بیج پائے جاتے ہیں یہی بیج دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ مزروعہ زمینوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

---

[1] قوریوس :۔ رجل الغراب جس کو ہندی میں مسی کہتے ہیں۔

اس پودے میں سب سے زیادہ نفع بخش اس کے بیج ہی ہوتے ہیں ۔مزاج دوسرے درجہ میں سرد ہے اور خشکی و تری میں معتدل ہے ۔ (جالینوس)

اس کا مزاج سرد ہے اس کو روغنِ گُل، سرکہ اور پانی میں ملا کر لگانا جوڑوں کے درد، کانوں کی جڑوں کے ظاہری ورموں، پھوڑوں، بلغمی ورموں اور اعصاب کے اندر گرہ پڑ جانے میں مُفید ہے اس کو لگانے سے بچوں کے آنت اترنے اور ناف ٹلنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے نیز بچوں کے مذکورہ بالا امراض میں اس کی ترکیب استعمال یہ ہے ۔ اسپغول ۴۵ گرام ۴۲۵ ملی گرام پانی میں بھگو دیا جائے جب پانی جم جائے تو اسے لگایا جائے یہ بیحد سردی پیدا کرتا ہے ۔ (دیسقوریدوس)

بہتر وہ ہے جس کے بیج پُر مغز اور بڑے ہوتے ہیں نیز پانی میں تہہ نشین ہو جاتے ہیں ۔ (ابن ماسویہ)

حرارت کو کم کرتا، خشونت کو نرم کرتا اور پیاس کو بُجھاتا ہے ۔اس کو پانی میں بھگو کر لعاب نکال کر پینے سے دست کُھل کر آتے ہیں، آنتوں میں تری پیدا ہو جاتی ہے اور صفرا کی وجہ سے پیدا ہونے والی آنتوں کی خشکی جاتی رہتی ہے ۔

روغن بنفشہ میں ملا کر سر پر چند روز لگاتار رکھنا دماغ میں بالخاصہ ٹھنڈک پیدا کرنا، بالوں کو تر رکھنا، اُنھیں لمبا کرتا، اُنھیں ٹوٹنے اور جھڑنے سے روکتا ہے ۔ (اسحٰق بن عمران)

بزر قطونا کو تھوڑی مقدار میں کھانے سے مرّہ صفرا کی گرمی، گرمی کی وجہ سے خون کے جوش مارنے اور تیز قسم کے حاد بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے اور اس کے لعاب کا پینا برسام میں مُفید ہے، اُن کی پیاس بُجھ جاتی ہے ۔ دست آور ہے اسپغول کو پکائے بغیر کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ سات گرام گرم پانی میں بھگوئے جائیں جب اس کا لعاب نکل آئے تو اسے نبات سفید، جلاب[1] یا سکنجبین کے ساتھ کھایا جائے ۔ (جُبیش)

اس کے لیپ سے دردِ سر میں سکون ہوتا ہے اور اس کے لعاب کو روغنِ بادام کے ساتھ کھانے سے پیاس کی شدت جاتی رہتی ہے نیز صفراوی پیاس ختم ہو جاتی ہے ۔ روغن گل میں بھگایا یا تر کیا ہوا اسپغول قابض ہوتا ہے سات گرام کھانا حابس شکم ہے اور بچوں کی آنتوں کی خراش میں خاص طور سے مفید ہے ۔ (شیخ الرئیس)

---

[1] جلاب :۔ ایک قسم کا شربت ہے جو گلاب میں شکر یا شہد ملانے سے بنتا ہے ۔

غم کو دور کرتا ہے، مروڑ، پیچش اور دردِ سر میں سکون پیدا کرتا ہے۔ فرج اور آنتوں کی خشونت میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سدّوں کو کھولتا ہے سینے اور مُنہ کی خشونت کو نرم کرتا ہے اور معدہ کی سوزش کو سکون دیتا ہے۔ اس کو پیسا نہ جائے کیوں کہ پسا ہوا اسپغول یا زیادہ مقدار میں کھانے سے اکثر بیحد نقصان پہنچتا ہے۔ (ابرزالقس)

سمیات کے علاج میں اسپغول کو کھانے سے پورے بدن میں ٹھنڈ پیدا ہو جاتی ہے، بے حسی، استرخاء اور متلی کا عارضہ ہو جاتا ہے کشنیز سبز کے کھانے سے جو فائدہ ہوتا ہے وہی فائدہ اس کے کھانے سے بھی ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسپغول کو کوٹ کر زیادہ مقدار میں کھا لینے سے غم، پریشانی اور تنگیٔ تنفس کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے، قویٰ نڈھال ہو جاتے ہیں، نبض کی رفتار سُست ہو جاتی ہے اور غشی کے ساتھ اکثر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (رازی)

جس آدمی کو کُٹے ہوئے اسپغول سے کافی نقصان پہنچا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ اُسے شہد کو گرم پانی اور سوئے کے پانی کے ساتھ پلایا جائے اور قے کرائی جائے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ فلفل، مثلث[1] اور اسفیدباج[2] سے بھی اس کے مضر اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

بعض اطبا کا کہنا ہے کہ ملین ہونے میں اس کا بدل بہدانہ ہے جبکہ سردی و تری پہنچانے میں اس کا بدل تخم خرفہ ہے۔ (حبیش بن الحسن)

بزرالکتان

عربی نام:۔ بزرالکتان

---

[1] مثلث:۔ انگور کا پانی جس کو اس قدر جوش دیا جاتا ہے کہ تیسرا حصّہ باقی رہ جاتا ہے۔

[2] اسفیدباج:۔ ایک قسم کا شوربا ہے جو مُرغی کا چوزہ یا بچّہ بز کے گوشت یا دوسرے لطیف گوشتوں اور ترکاریوں میں مناسب گرم مصالحوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

فارسی نام :۔ تخم کتان ۔ بزرک
یونانی نام :۔ لیفرطس
اُردو/ہندی نام :۔ السی
انگریزی نام :۔ Linseed
نباتی نام :۔ Linum usitatissimum Linn.

ہر پودے کے بیج کو بزر کہتے ہیں اس کی جمع بزور آتی ہے لیکن جب اسے کتان کے بیج کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے تو یہ اس کے نام کا علم ہو جاتا ہے بعض لوگ اس میں کسرہ دیکر بِزر بھی کہتے ہیں ۔ (ابو حنیفہ)

بزر کتان (السی) کو تنہا کھانے سے نفخ پیدا ہوتا ہے خواہ بریاں ہو یا غیر بریاں کچّی السی میں رطوبت فضلیہ زیادہ ہوتی ہے اس اعتبار سے یہ حابس فضلات ہونے کے ساتھ ساتھ پہلے درجہ میں گرم اور رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے ۔

معدہ کے لیے مضر اور دیر ہضم ہے بدن کو غذائیت اس سے بہت کم ملتی ہے اسہال شکم میں نہ قابل تعریف نہ قابل مذمت اس میں قوت ادرار بھی ہے تلاش وجُستجُو کے بعد جو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس کو بریاں کرکے کھانا حابس شکم ہے دیہاتی زیادہ تر اسے پکاتے اور بھوننے کے بعد شہد ملاکر استعمال کرتے ہیں ۔ (جالینوس)

بزر کتان (السی) اپنی قوت میں میتھی سے مشابہ ہے تازہ السی میں پانی، روغن زیتون اور شہد ملاکر استعمال کرنے سے بلغمی ورم نرم ہوکر تحلیل ہو جاتے ہیں چاہے یہ اندرونی ہوں یا بیرونی انجیر اور بورۂ ارمنی میں ملاکر لگانے سے جھائیں اور مہاسے ختم ہو جاتے ہیں پانی میں گوندھ کر لیپ کرنے سے ورم صلب اور کانوں کی جڑ کے اورام تحلیل ہو جاتے ہیں شراب کے ساتھ پکاکر استعمال کرنے سے چہرے کے داغ دھبّوں اور شہدیہ[1] نامی زخموں کا خاتمہ ہو جاتا ہے ہموزن حرف یعنی ہالون ملاکر شہد کے ساتھ استعمال کرنا ناخنوں کے پھٹنے اور ان کے چھلکے اترنے میں مُفید ہے اور کھانسی کو سکون ہو جاتا ہے کالی مرچ اور شہد ملاکر ریوڑی کی مقدار میں یا اس سے زیادہ استعمال کرتے رہنے سے جماع کی خواہش میں تحریک پیدا ہوتی ہے رحم اور آنتوں کی سوزش

---

[1] شہدیہ رسولی کی ایک قسم ہے ۔ گنج ترکی ایک قسم ہے ۔

اور فضلات کو خارج کرنے کے لیے اس کے جوشاندے کو بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے میتھی کے جوشاندے کی طرح اسں کے جوشاندے میں بھی بیٹھنا ورم رحم میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ گردہ اور مثانہ کے زخموں میں مفید ہے اس کو بطور ضماد لگانے سے پھوڑوں میں نضج پیدا ہو جاتا ہے بھون کر کھانے سے سرد و تر کھانسی کے مادوں میں نضج آجاتا ہے اور کچا کھانے سے دست آجاتے ہیں۔ (ابوجریج)

السی کو ناخنوں پر رکھنے سے ان کے فساد اور تشنج کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ (الطبری)

اس کو موم اور شہد میں ملاکر لگانے سے ناخنوں کی سفیدی کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ منی کو بڑھاتا ہے اور آنتوں پینے کے دردوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کے جوشاندے میں روغن ملاکر بطور حقنہ استعمال کرنے سے آنتوں کے زخموں کو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ (ماسرجویہ)

یہ سوزش اور دردوں کو روکنے میں مفید ہے۔ (مرازی)

السی میں بورہ ارمنی اور راکھ ملاکر لگانے سے بواسیری مسے ختم ہو جاتے ہیں۔ (اسرائیلی)

اس کو باریک پیسنے کے بعد گرم پانی میں گوندھ کر تین رات تک متواتر بطور خضاب سر میں لگانے سے گرمی کے باعث پیدا ہونے والے دردِ سر اور ورموں میں فائدہ ہوتا ہے اس کا بدل ہموزن میتھی ہے۔ (شریف)

السی منضج اور مجلّی ہے ساڑھے دس گرام کھانے سے پھیپھڑے کے درد میں فائدہ ہوتا ہے دردوں کے سکون دیتے میں بابونہ سے قریب ہے آنکھوں کے لیے مضر ہے اسں کا لیپ ورموں میں نضج پیدا کرتا اور انھیں تحلیل کرتا ہے داد اور زخموں میں مفید ہے۔ (غافقی)

ابن وافد نے اپنے مفردات میں بزرکتاں کا تذکرہ کرتے ہوتے اسے پہلے درجہ میں گرم و خشک بتایا ہے اور اس سے متعلق حسب ذیل اطبار کے اقوال کو پیش کرتے ہوئے ماسرجویہ کے حوالہ سے کہا ہے کہ جنین کو بعجلت ساقط کرتا اور پانی کو قوت کے ساتھ خارج کرتا ہے۔

اور خوز کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ پانی کو بذریعہ دست خارج کرنے اور اسقاط جنین میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ (مولف)

السی میں وہ قوتیں بالکل نہیں ہوتیں جنھیں ابن وافد نے ماسرجویہ اور خوز کے حوالہ سے نقل کیا ہے دراصل ماسرجویہ اور خوز نے رازی کی کتاب الحاوی کی کتاں سے متعلق عبارت کو

نقل کرتے ہوتے رازی اور دوسرے اطباء کے کلام کو پیش کرکے پورے پورے باب کو بھر دیا ہے اور پھر غلطی سے ایک دوسری دوا کماشیر کے ساتھ اس کا تذکرہ کر دیا ہے ابن وافد نے ماسرجویہ اور خوز کے کلام مذکور کو پیش کیا ہے اور پھر یہ کہہ کر مطابقت پیدا کی ہے کہ انھوں نے بزر کتان کے بارے رازی کی کتاب مذکور کی لکھی ہوئی عبارت کو جوں کا توں نقل کر دیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ رازی کی کتاب الحاوی کے کسی ایسے نسخہ سے عبارت کو نقل کیا گیا ہے جس میں کماشیر کے تذکرے کو غلطی سے کتاب کے ساتھ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کلام خلط ملط ہوگیا ہے اور کماشیر اور کتان کی قوت ایک ہی بتادی گئی ہے شریف اور ادریسی نے بھی اپنی مفردات میں ابن وافد کے قول کی متابعت کرکے سخت غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ (عبداللہ بن احمد العشاب)

بسفائج

عربی نام :۔ اضراس الکلب، کثیر الارجل ثاقب الحجر
یونانی نام :۔ بوبوخودیون
مصری نام :۔ اشبتون
سریانی نام :۔ قوبوقندون
فارسی نام :۔ بست بایہ
ہندی نام :۔ کھنگالی
انگریزی نام :۔ Polypody
نباتی نام :۔ Polypodium vulgare Linn.

ایک پودا ہے جو ایسی کنکریلی زمینوں پر اگتا ہے جہاں پر سبزیاں پائی جاتی ہیں نیز درخت بلوط کہنہ کے تنوں سے نکلتا ہے اور اشنہ پر بھی پایا جاتا ہے لمبائی ایک بالشت ہوتی ہے بطارس یعنی پنکھراج نامی پودے سے مشابہ ہوتا ہے اس پر کسی قدر روئیں ہوتے ہیں یہ پودا بالکل سیدھا ہوتا ہے لیکن بطارس یعنی پنکھراج کی طرح پستلا نہیں ہوتا جڑ موٹی اور روئیں دار ہوتی ہے جس سے شاخیں پھوٹتی ہیں اور اپنی وضع میں اربعتہ اربعین یعنی کھنکھجورے نامی جیوان سے مشابہ ہوتا ہے موٹائی چھنگلیا کے برابر ہوتی ہے جب اسے حمول کیا جاتا ہے تو اس سے نمی ظاہر ہوتی ہے اور اس کا اندرونی حصہ مزہ میں کسیلا شیرینی مائل ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے مزے میں اکثر شیرینی اور قبضیت ساتھ ساتھ پائی جاتی ہے اسی وجہ سے سوزش پیدا کیے بغیر بے انتہا خشکی پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

قوت کے لحاظ سے اس کی جڑ مسہل ہوتی ہے بعض پرندوں مچھلی، چقندر اور جنگلی خبازی کے ساتھ پکا کر اس کو کھلایا جاتا ہے۔ اس کے سفوف کو ماء القراطن نامی شراب میں چھڑک کر پینے سے بلغم اور صفرا کا اسہال ہو جاتا ہے اس کو لگانے سے اعصاب میں گرہ پڑ جانے اور انگلیوں کے بیچ کے شگاف میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اس کو شکر کے ساتھ تنہا یا بعض معجونوں اور جوشاندوں میں ملا کر کھانے سے مرۃ سوداء کا خاص طور سے سہولت کے ساتھ اسہال ہوجاتا ہے۔

بعض اطباء ایسے مریضوں کا اس سے علاج کرتے ہیں جمکو دوا کے پینے میں سخت ناگواری ہوتی ہے چنانچہ ایسی صورت میں اسے کوٹ کر ان کی بعض غذاؤں میں ڈالتے ہیں جس سے مرۃ سوداء کے اسہال میں آسانی ہو جاتی ہے اس کی مقدار خوراک شکر کے ساتھ سات گرام اور جوشاندے میں دوسری دواؤں کے ساتھ ۱۴ گرام ہے۔ (حبیش بن الحسن)

موٹی لکڑی والی سرخی مائل تازہ بسفائج جس کے مزے میں لونگ کی طرح تیزی پائی جاتی ہے سب سے عمدہ ہوتی ہے۔ (ابو جریج)

مرۃ سوداء اور بلغم کو بغیر کسی تکلیف اور مروڑ کے دستوں کی راہ خارج کرنا اس کی خاصیت میں سے ہے۔ بخیج[1] کی طرح پکائی ہوئی دواؤں میں ملا لینے کے بعد بغرض اصلاح اس میں کسی اور دواء کو ملانے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اس کے جوشاندے یا خیساندے کی مقدار خوراک سات گرام سے ساڑھے سترہ گرام ہے اور بغیر جوشاندہ و خیساندہ کئے ہوئے اس کی مقدار خوراک ساڑھے تین گرام ہے سات گرام تک ہے۔ (ابن ماسویہ)

معدہ اور جوڑوں سے لیسدار بلغمی خلط کا اسہال کرتا ہے متلی پیدا کرتا ہے اس کی جڑ ۹ گرام پیس کر شہد اور جو کے پانی کے ہمراہ کھائی جاتی ہے۔ (ابن سرابیون)

قولنج کو تحلیل کرتا ہے اور افتیمون کے ساتھ جوشاندے میں ڈالا جاتا ہے۔ (رازی)

---

[1] وہ سیال جس کا تین حصہ جل کر ایک حصہ رہ گیا ہو۔

نفخ اور رطوبات کو تحلیل کرتا ہے قلب، دماغ اور تمام بدن سے سوداوی مادّے کا تنقیہ کرکے فرحت بخشتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کی موٹی جڑ مستعمل ہے توڑنے پر اس کا رنگ اندر سے پستئی ہوتا ہے اور خشک بھی ہوتی ہے جس میں یہ صفات نہیں ہوتیں وہ قابل استعمال نہیں ہوتی۔ معدہ اور آنتوں میں پائی جانے والی تمام فاسد خلطوں کا مسہل ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں کے معدے اور آنتوں میں موجود بلغمی اور صفراوی خلطوں کو براہ دست خارج کر دیتی ہے سوداء کو صرف ان ہی اعضاء سے نمایاں طور پر خارج کرتی ہے جن میں خلط سوداء کی افراط پائی جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ تمام سوداوی امراض میں مُفید ہے اس کا جوشاندہ یا خیسانده کم وبیش ایک اونس پینے سے سودا بڑی آسانی سے دستوں کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے حریرہ، جو کے پانی اور بوڑھے مرغ کے شوربے میں اسے پکایا جاتا ہے اس کے شوربے کو سونٹھ اور سبز شبّت سے خوشبودار بنایا جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کے لیے اس دوا کا استعمال آسان ہو جاتا ہے جو دوائے مسہل کے استعمال سے گریز کرتے ہیں۔ (تجربتین)

پونے نوگرام بسفائج کو آب مغز فلوس خیارشنبر ۱۲۵ ملی گرام کے ہمراہ سات دن کھاتے رہنے سے مالخولیا اور جذام والوں کو فائدہ ہوتا ہے ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا بدل مرّہ سوداء کے اسہال میں اس کا نصف وزن افتیمون اور چوتھائی حصہ نمک ہندی ہے۔ (احمد بن ابی خالد)

بسباسہ

عربی نام :۔ بسباسہ
شامی نام :۔ ورکیہ
یونانی نام :۔ ماقن ولدین
فارسی نام :۔ بزباز، چارکون
دیگر نام :۔ جاوتری
انگریزی نام :۔ Mace
نباتی نام :۔ Myristica fragrans Houtt

ماقر۔ اہلِ شام اس کو نخ باقر اور دارکیسہ کہتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بسباسہ ہے۔

ے بادیان، انیسون۔

ایک قسم کا چھلکا ہے جسے ان شہروں سے لایا جاتا ہے جن کو یونان کے شہروں میں شمار نہیں کیا جاتا۔ رنگ گہرا سرخ و زرد ہوتا ہے نیز یہ دبیز اور نہایت قابض ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بقول اسکندرانی بسباسہ مختلف جوہروں سے مرکب ہوتا ہے کیوں کہ اس کے اندر لطافت اور سردی وخشکی کثرت سے پائی جاتی ہے اور حرارت برائے نام ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ اعلیٰ درجہ کا مجفف ہے اور اسہال شکم کی مفید دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے دوسرے درجہ میں خشک ہے جبکہ سردی اور گرمی کے لحاظ سے مساوی ہے یعنی کوئی ایک دوسرے پر غالب نہیں ہے۔ (ابن سمجون)

اسہال شکم، آنتوں کے زخم اور ان پر فضلات کے گرنے اور نفث الدم میں اسے کھایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بسباسہ ان چھلکوں کو کہتے ہیں جو جوز بوا یعنی جائپھل کے موٹے چھلکوں کے اوپر ہوتے ہیں۔ موٹے چھلکے میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس کے پھل کو خوشبوئیات میں استعمال کیا جاتا ہے سب سے عمدہ بسباسہ وہی ہے جو سرخی مائل ہوتا ہے اس سے کم سیاہی مائل ہوتا ہے طحال والوں کے لیے مفید ہے کمزور معدہ کو طاقت دیتا اس کی رطوبت کو زائل کرتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

بسباسہ تہہ بہ تہہ پتوں سے مشابہ چھلکوں اور لکڑی کی طرح خشک مڑا ہوا سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے اس کے پتے کبابہ کی طرح زبان میں خراش پیدا کرتے ہیں بسباسہ کے دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ نفخ کو تحلیل کرتا ہے اس میں قوت قبض پائی جاتی ہے منہ کو خوشبودار کرتا ہے گاڑھے مادوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی صلابت کو تحلیل کرنے کے لیے اسے قیروطی میں شامل کیا جاتا ہے آنتوں کی خراش اور رحم کی بیماریوں میں مُفید ہے۔ (ابن سینا)

قوت میں جوز بوا یعنی جائپھل سے مشابہ ہے مگر اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے خوشبودار ہونے کی وجہ سے ضعف جگر اور معدہ کے لیے مُفید ہے روغن بنفشہ اور پانی میں ملاکر ناک میں ٹپکانے سے تری کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردسر اور شقیقہ یعنی آدھا سیسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ (مسیح)

پرانے دستوں اور آنتوں کے مزمن زخموں کی آخری حالت میں مُفید ہے نفث الدم کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے سلس البول میں اسے تنہا یا دوسری دوا میں ملاکر مداومت کے ساتھ کھاتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے اپنے فعل کے لحاظ سے سلس البول کے ضمادوں میں سب سے قوی ہے اسی طرح سلس البول کی تمام دواؤں میں یہ سب سے عمدہ ہے لیکن اس کا لگانا کھانے سے زیادہ عمدہ ہے چنانچہ ناف اور مہروں پر لگایا جاتا ہے۔ (تجربتین)

اس کا بدل دو تہائی جائفل ہے اور ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا بدل ہموزن جائپھل ہے۔ (تیاذوق)

بُسد

عربی نام :۔ بُسد
دیگر نام :۔ بیخ مرجان
انگریزی نام :۔ Coral

اس کا یونانی نام مزوالیون ہے بعض لوگوں کے مطابق یہ بُسد ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دریائی پودا ہے جوف دریا میں پیدا ہوتا ہے اسے دریا سے نکالا جاتا ہے تو بیرونی ہوا لگتے ہی اس میں سختی آجاتی ہے سوراقوما نامی شہر کے ماخونس پہاڑ پر کثرت سے پایا جاتا ہے۔ سب سے اچھا سرخی مائل اور سریفن نامی جوہر سے مشابہ ہوتا ہے بعض اصحاب کے خیال کے مطابق یہ اسرنج یعنی سیندور ہے جس کا رنگ صندفس نامی جوہر کی طرح شوخ ہوتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ زنجفر یعنی شنگرف ہے جس کے اجزاء بہت جلد علیحدہ ہو جاتے ہیں اس کے اجزاء میں مساوات پائی جاتی ہے جو دریائی کائی سے ملتی جلتی ہے۔ ٹہنیاں اس میں کثرت سے پائی جاتی ہیں اور اپنی شکل میں تج کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے جو پتھر کی مانند، سوراخ دار اور نرم ہوتا ہے وہ اچھا نہیں ہوتا۔

یہ دوا اپنی قوت میں اعتدال کے ساتھ قبض اور ٹھنڈک پیدا کرتی ہے نیز زخموں کے زائد گوشت کو ختم کرتی ہے آنکھوں میں پیدا ہونے والے زخموں کے نشانات ختم کرتی ہے گہرے زخموں میں گوشت بھرتی ہے اور نفث الدم میں اس سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ عسر البول والوں کے لیے مفید ہے اور پانی میں ملا کر پینے سے طحال کے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں اس کی ایک دوسری قسم سیاہی مائل اور اپنی وضع میں درخت سے مشابہ ہوتی ہے اور ٹہنیاں اس میں نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہیں بو اور قوت میں دونوں قسمیں ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بُسد اور مرجان دونوں ایک ہی پتھر ہیں فرق یہ ہے کہ مرجان جڑ اور بسد اسی کی شاخ ہے مرجان متخلخل اور سوراخدار ہوتا ہے بُسد اور مرجان دونوں کو سُرمہ میں ملایا جاتا ہے بسد درخت کی ٹہنیوں کی طرح پھیلا ہوا شاخ در شاخ ہوتا ہے دونوں ہی کو بطور سُرمہ لگانے سے آنکھوں کے درد میں فائدہ

ہوتا ہے اور آنکھوں کی زائد رطوبت ختم ہو جاتی ہے۔

دونوں قلب کے بستہ خون کو تحلیل کرنے والی دواؤں میں شامل کئے جاتے ہیں اور اس مرض میں ان سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ (ارسطوطالیس)

بُسد پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے آنکھوں کو جلاء بخشنے اور ان کی رطوبت کے تنقیہ میں معاون ہوتا ہے خصوصاً جب اسے جلایا اور غسل دیا جاتا ہے آنکھوں سے پانی جاری ہونے میں مُفید ہے نفث الدم میں اس سے فائدہ ہوتا ہے سیاہ رنگ کے بُسد محرق ومغسول سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے قلب کو طاقت دینے والی اور خفقان کی مفید دواؤں میں اسے شمار کیا جاتا ہے یہ بالخاصہ اور بالطبع مفرح ہے کیوں کہ یہ منشف مقوی اور قابض ہے۔ (ابن سینا)

حابس خون ہے رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ (مسیح دمشقی)

انتہائی خشکی پیدا کرتا اور کسی قدر قابض ہے ذوسنطاریا (خونی اسہال) میں مُفید ہے۔ (بوس)

اس میں قدرے لطافت پائی جاتی ہے آنکھوں کے جالے، دھند اور میل کچیل کی زیادتی میں اس کو سرمہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے دانتوں کو جلاء بخشتا ہے۔ (ابن ماسہ)

بقول اسکندر مرگی والے کی گردن اور نقرس والوں کے پیر میں اس کو لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی کتاب الخواص)

باریک پیس کر دانتوں پر ملنا مسوڑھوں کو مضبوط بناتا اور دانتوں کے گڈھوں کو ختم کرتا ہے (اسحٰق بن عمران)

جالینوس کا خیال ہے کہ بسد سوختہ دوگرام لے کر نصف گرام صمغ عربی اور سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ گوندھ کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھانے سے نفث الدم میں فائدہ ہوتا ہے مختصر یہ کہ بسد سوختہ کو ہر عضو کے جریان خون کی حابس دواؤں میں ملانے سے اس کی قوت حبس اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

بسد کو سوختہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۵ گرام لے کر مٹی کے کوزے میں رکھیں اس پر مٹی لگا کر رات کے ابتدائی حصے میں تنور میں رکھ دیں اور جلنے کے بعد اسے نکال کر استعمال کریں۔

کہربا کو بھی سوختہ کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ (احمد بن ابی خالا)

آنکھوں کی پھنسیوں کے لیے اس کی دواؤں میں اسے پیس کر ملایا جاتا ہے ناخنہ اور ناخنہ جیسی دوسری بیماریوں کو جلاء بخشتا ہے۔ (ابن صائغ)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے پیسنے کے بعد روغن بلساں میں ملا کر گرم کرکے کانوں میں ٹپکانے سے بہرے پن میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مجہول)

خون رُکنے کے لیے اس کا بدل بھوزن دم الاخوین ہے۔ (کتاب الابدال)

بُستانِ اَفروز

عربی نام :۔ حبق بُستانی۔ ورج الامیر

فارسی نام :۔ بُستانِ اَفروز۔ تاج خروس

اُردو/ ہندی نام :۔ کلغہ وہورا

ایک پودا ہے جو ایک ہاتھ سے زیادہ اونچا ہوتا ہے اس کی ٹہنیاں لمبی ہوتی ہیں جن پر لکڑی کے پتوں سے مشابہ پتے موجود ہوتے ہیں اور ان کے سروں پر بنفشئی رنگ کے خوبصورت پھول پائے جاتے ہیں ان میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اس دوا کو سب سے پہلے اندلس میں یونس حرانی نے دریافت کیا تھا اموبیطن جسے خانق النمر یعنی (سیاہ مازریون) کہتے ہیں جیسی مہلک دوا کو کھانے کے بعد اس کے نچوڑے ہوتے پانی کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ خانق النمر کو اندلس کے ماہرین نباتات بنال کہتے ہیں۔ (سلیم بن حسان)

اس کی کلی کا مزاج سرد و خشک ہے اس کے جوشاندے کو جلاب[1] یا سکنجبین کے ساتھ پینے سے معدہ و جگر کی گرمی کو سکون ہوتا ہے۔ (مجوسی)

بُسر

عربی نام :۔ بسر

اُردو/ ہندی نام :۔ خشک کیا ہوا چھوہارا

انگریزی نام :۔ Dry dates

---

[1] ایک قسم کا شربت ہے جو گلاب میں شکر یا شہد ملا کر بنایا جاتا ہے۔

جن شہروں میں گرمی کم پڑتی ہے وہاں پر بسر یعنی گدر چھوہارا صحیح طور سے پختہ ہوکر کامل کھجور نہیں بن پاتا وہاں کے لوگ اسے دھوپ میں سکھا کر جمع نہیں کر سکتے اس لیے مجبوراً درخت پر پڑا رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ گہرا سرخ ہو جاتا ہے اور اس حالت میں اسے کھاتے ہیں جس سے جسم میں نئے اور خام خلطوں کی زیادتی ہو جاتی ہے بجائے حرارت دینے کے پھریری اور لرزہ دے کر بخار آنے لگتا ہے اور جگر میں سدے بھی پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

نیم پختہ چھوہارا خشک چھوہارے سے زیادہ قابض ہوتا ہے نیز دردِ سر پیدا کرتا ہے اس کا زیادہ کھانا نشہ آور ہے البتہ مقام صعید والے نیم پختہ چھوہارے کے جوشاندے کو پانی اور شراب اور رومالی کہنہ میں ملا کر پینے سے جلن میں تسکین ہوتی اور حرارت عزیزی کو طاقت ملتی ہے اور اس کو کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اس سے نبیذ بنائی جاتی ہے جس کے افعال بھی یہی ہوتے ہیں اس کے جوشاندے کو تنہا پینے سے شدید قبض ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے حرارت کی دلیل اس کی شیرینی ہے۔ اور خشک ہونے کی دلیل اس کی عفوصت یعنی کسیلا پن ہے اسی لیے یہ معدہ اور مسوڑھوں کے لیے مفید ہے قابض ہے، نفخ وریاح اور قراقر پیدا کرتا ہے خاص طور سے جب اس کے کھانے کے بعد پانی پی لیا جائے بھر بھرا اور شیریں عمدہ ہوتا ہے کیوں کہ اس صورت میں یہ بسر جسوار اور بسر سکر اور اس جیسے نیم پختہ چھوہارے جو انتہائی پختگی کو پہنچ چکے ہوتے ہیں کی طرح معدہ میں دیر تک نہیں ٹھہرتا اس کے پانی کو چوس کر ثفل پھینک دیا جاتا ہے لیکن ثفل کے ساتھ کھانا بہتر ہے۔ (ابن ماسویہ)

بسباس

اہل مغرب اور اندلس والوں کے نزدیک یہ رازیانج یعنی سونف ہے۔

بشیرا

کتاب الحاوی کے مطابق یہ سرخس ہے حرف سین کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔

بسبیلہ

یہ جلبان یعنی کابلی مٹر کی ایک قسم ہے جسامت اس کی بڑی اور رنگ سبز ہوتا ہے۔ مصر والوں کے نزدیک جلبان سے بہتر ہوتا ہے۔

بستیناج

مصری نام: رحسکہ، اخلہ

مصر والے اس کو حسکہ اور اخلہ دونوں ہی کہتے ہیں اس کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اس کے بیجوں کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد کو سکون ہوتا ہے۔

بشام

ایک تناور درخت ہے جس کی ٹہنیاں سیدھی سیدھی بڑی اور ناہموار کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ پتے چھوٹے چھوٹے لیکن صعتر کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں اس میں پھل نہیں لگتے اور اس کی رطوبت مفید ہوتی ہے خوش مزہ اور خوشبودار درخت ہے ٹہنیاں مسواک کے کام میں لائی جاتی ہیں۔ سخت و بلند پہاڑی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے پتے بالوں کو سیاہ بناتے ہیں۔ (ابوحنیفہ)

قدید جو مکہ مکرمہ کے پہاڑی علاقوں میں سے ہے، کے آس پاس میں نے اسے بکثرت دیکھا ہے۔ پتے اور ٹہنیاں دونوں بلساں کے پتوں اور ٹہنیوں سے ملتے جلتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ بشام کے پتے گول ہوتے ہیں اسی لیے برگ سداب سے اس کی کوئی مشابہت نہیں ہوتی اور اس کا درخت سداب کے درخت سے کافی بڑا ہوتا ہے پھول چھوٹے چھوٹے سفیدی و زردی کے درمیان ہوتے ہیں پھل حب المحلب کی طرح خوشوں میں موجود ہوتے ہیں عرب کے دیہاتی اسے کھاتے ہیں کسی ایک پتے یا ٹہنی کو جب توڑا جاتا ہے تو ایک سفید رطوبت نکلتی ہے جو بعد میں سرخی مائل لیسدار اور خوشبودار ہو جاتی ہے ویسے بھی تمام درخت سے بھینی بھینی خوشبو نکلتی ہے پتوں کے مزے میں شیرینی اور کسی قدر لزوجت ہوتی ہے ہمارے اندلس کے شہروں اور اس

دور کے دوسرے ممالک کے دواسازوں کے نزدیک اس کے پھل حب بلسان کے نام سے مشہور ہیں جنھیں مکہ مکرمہ سے فروخت کیا جاتا ہے اور یہاں سے دوسرے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے اس کے پھل اور درخت دونوں ہی موجودہ صفات کے ساتھ لوگوں پر ظاہر ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں پھل نہیں آتے حالانکہ ایسا نہیں ہے ایک ملک کا بشام دوسرے ملک میں پائے جانے والے سے جداگانہ ہوتا ہے جیسا کہ عنبیرا یعنی سنجد اور حنار یا اس جیسے دوسرے درخت کا حال ہے، اور خود بشام کی ایک دوسری قسم ہوتی ہے جسے بکا کہتے ہیں لیکن میں اس سے واقف نہیں ہوں اس کے بارے میں جب میں نے دیہاتیوں سے دریافت کیا تو ان لوگوں نے اس کے صفات مجھے بتائے جن کو میں نے ایک دوسرے مقام پر لکھ دیا ہے ان دونوں کے فرق کو اہل علم جان سکتے ہیں۔
(ابوالعباس نباتی)

بَشنہ

ایک چھوٹا پودا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں اور کنکریلی زمینوں پر جو اس کے اُگنے کی جگہ ہے بچھی ہوتی ہیں ان کی لمبائی انگلی کے پورے کے برابر ہوتی ہے یہ سبز مائل بزردی و سفیدی ہوتا ہے پتے گول اور باریک جن پر باریک باریک روئیں موجود ہوتے ہیں اور ان میں چیپ کثرت سے پائی جاتی ہے دیکھنے میں ایسا لگتا ہے جیسے انہیں شہد میں ڈبو دیا گیا ہو پھول نہایت نازک اور سفید ہوتے ہیں جن کے درخت سے جھڑ جانے کے بعد ہی دھنیا کے پھلوں سے مشابہ چھوٹے چھوٹے غلافوں میں پھل لگتے ہیں جن میں تلخی اور کسی قدر کسیلا پن ہوتا ہے اس کے جوشاندے کو پینے سے نفخ اور ریاح والوں کو فائدہ ہوتا ہے سدے کھل جاتے ہیں عسرالنفس اور صلابت طحال میں مُفید ہے۔ (غافقی)

بشمہ[1]

عربی نام :۔ بشمہ، تشمیزج

---

[1] اس کا عربی مترادف حبۃ السوداء لکھا گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے حبۃ السوداء (شونیز) ایک علیحدہ دوا ہے جس کا تذکرہ تفصیل سے علیحدہ موجود ہے۔

فارسی نام :۔ چشمیزج ۔ چشخام
اردو/ہندی نام :۔ چاکسو
انگریزی نام :۔ Chaksu Seeds
نباتی نام :۔ Cassia absus Linn.

اس کے نام کا پہلا حرف بار ہے اس کے بعد شین معجمہ ساکنہ پھر حبۃ السودا ریعنی چاکسو مفتوحہ اور اس کے بعد بار ہے ۔

حبۃ السودار یعنی چاکسو کا حجازی نام ہے جسے آنکھوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ یمن سے لایا جاتا ہے طرابلس ، مغربی ایشیا اور حجاز میں کثرت سے پایا جاتا ہے سوڈان کے شہر کوار اور اس کے دوسرے شہروں سے لایا جاتا ہے جو حجازی سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے لیکن وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ حجازی سے بہت بڑا ہوتا امراض چشم میں زیادہ تر بطور لیپ استعمال کیا جاتا ہے یا سفوف بنا کر چھڑکا جاتا ہے اس کے علاوہ آنکھوں سے میل کچیل کی صفائی اور جلد کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے دھند میں مفید ہے آنکھوں کی اکثر بیماریوں میں اہل مصر اس کو شربت گلاب ، زعفران اور مامیران میں ملا کر آب گلاب کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں ۔ (ابوالعباس نباتی)

گرم وخشک ہے اس میں قوت قبض ہوتی ہے آشوب چشم اور آنکھ کے درد کو تسکین دیتی ہے ۔ (بصری اور دیگر)

بشنین

عربی نام :۔ بشنین
یونانی نام :۔ لوطس
اردو نام :۔ نیلوفر
انگریزی نام :۔ Nile Water Lily
نباتی نام :۔ Nymphea stellata Linn.

لوطوس یونانی نام ہے مصر میں پایا جاتا ہے دریائے نیل کا پانی جب سرزمین مصر پر جا لگتا ہے تو یہ پودا اس پانی میں پیدا ہوتا ہے اس کا تنا باقلا کے تنے سے مشابہ ہوتا ہے پھول سفید اور بانوں سے مشابہ ہوتے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب سورج نکلتا ہے تو یہ کھل جاتے ہیں اور

ڈوبتے ہی سکڑ کر بند ہو جاتے ہیں اور اس کا گچھا پانی میں ڈوب جاتا ہے اور سورج نکلتے ہی سطح آب پر نمودار ہو جاتا ہے اس کی پھلیاں خشخاش کی پھلیوں سے مشابہ مگر اس سے بڑی ہوتی ہیں ان کے اندر باجرہ سے مشابہ بیج ہوتے ہیں اہل مصر سوکھا کر اس کی روٹیاں پکاتے ہیں جڑ بہیدانہ کی جڑ کے مانند ہوتی ہے اس کو کچے ہی یا پکا کر کھاتے ہیں۔ پکائے ہوئے کا مزہ زردیٔ بیضہ مرغ کے مزے سے مشابہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ پودا مصر کے علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے اور بہت مشہور رہے دریائے نیل کا پانی جب زمین مصر کو ڈھانپ لیتا ہے تو یہ پودا نیلوفر کی طرح پانی میں اگتا ہے ان کے یہاں اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کو جزری دوسرے کو اعرابی کہتے ہیں اعرابی کو ان کے یہاں بہتر سمجھا جاتا ہے روغن سوسن اور نیلوفر کی طرح اس کے پھولوں سے روغن بنایا جاتا ہے۔

ان لوگوں کے نزدیک اس کے روغن کو برسام والوں کے ناک میں ٹپکانا مفید و مجرّب ہے اس کی جڑ بیارون سے مشہور ہے اعرابی کی جڑ جزیری کی جڑ سے عمدہ ہوتی ہے جس میں سے سعد یعنی موتھے کی جڑ کی سی خوشبو آتی ہے گوشت کے ساتھ پکانے سے سفیدی مائل زردیٔ بیضہ مرغ کی سی رنگت ہو جاتی ہے بسا اوقات کھمبی کا سا ذائقہ پایا جاتا ہے اور اس میں تھوڑی حرارت بھی پائی جاتی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قوت باہ کو بڑھاتا، معدہ میں گرمی پیدا کرنا اور پیچش کو ختم کرتا ہے۔

ابن رضوان اپنے مفردات میں لکھتا ہے کہ یہ مقوی معدہ ہے اور میں نے جب تجربہ کیا تو اس کے اندر مجھے کوئی فاسد اور خراب غذائیت نہیں ملی۔ (مؤلف)

بُشبُش

دو بائے مضمومہ اور شین معجمہ کے ساتھ یہ حنظل یعنی اندراین کا پتا ہے حرف حار کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔

بشکرانی

اندلس کے دیہاتیوں کے نزدیک بشکرانی ہے عربی میں اسے اشخیص کہتے ہیں اس کا بیان حرف

الف کے عنوان میں گذر چکا ہے۔

بشلشلہ

اہل اندلس اس کو بشلشلہ اور اہل روم جنطیانا یعنی پکھان بید کہتے ہیں حرف جیم کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔

بَصَل

عربی نام :۔ بصل
دیگر نام :۔ پیاز
انگریزی نام :۔ Onion
نباتی نام :۔ Allium cepa Linn.

اس کو چوتھے درجہ کی گرم او ویہ میں شمار کیا جاتا ہے اس کے جوہر میں غلظت پائی جاتی ہے اسی لیے مقعد میں رکھنے سے اس کی رگوں کا مُنہ کھل کر خون جاری ہو جاتا ہے روغن کنجد کے ہمراہ مقام بہق پر لگا کر دھوپ میں بیٹھنے سے بہق ختم ہو جاتا ہے اس کا بالخورے پر لگانا کف دریا کی بنسبت جلد بال اگاتا ہے اس کو نچوڑ کر گاڑھی چیز کو الگ کر دیا جاتا ہے گاڑھی چیزیں نہایت گرم وخشک جوہر موجود ہوتا ہے اب پیاز میں تیزی پائی جاتی ہے چنانچہ اخلاط غلیظہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے دھند اور نزول الماء میں اس کو آنکھوں میں بطور سرمہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اس کو نچوڑنے کے بعد بچے ہوئے ثفل میں چونکہ خشکی زیادہ ہوتی ہے اس لیے یہ ریاح اور نفخ کم پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

سرخ اور گول پیاز میں سفید سے زیادہ تیزی ہوتی ہے خشک پیاز ترو تازہ سے، تازہ پیاز بھنی ہوئی سے نیز سرکہ اور نمک ملی ہوئی سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی پیاز سوزش اور ریاح پیدا کرتی ہے بھوک بڑھاتی اور لطافت پیدا کرتی ہے، پیاس لگاتی، متلی اور قے پیدا کرتی ہے آنکھوں کے لیے مُفید ملین شکم ہے بواسیری مسّوں اور رگوں کے مُنہ کو کھولتی ہے بوقت ضرورت چھیل کر روغن زیتون میں ڈبو کر مقعد میں رکھا جاتا ہے اب پیاز میں شہد ملا کر آنکھوں میں بطور سرمہ لگانا ضعف بصر اور آنکھوں کے

ارغامانامی زخم کے لیے مفید ہے ارغاما ایک زخم ہے جو آنکھوں کو ہی عارض ہوتا ہے اگر یہ زخم آنکھوں کی سفیدی میں ہو تو دیکھنے میں سُرخ معلوم ہوتا ہے نیز آنکھوں کے ماغالیوں نامی زخموں اور اس میں پانی اترنے کی ابتدائی حالت میں مُفید ہے۔ حلق میں لگانے سے خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔ مدر حیض ہے ناک میں ٹپکانے سے دماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے نمک سداب اور شہد میں ملا کر کتّے کے کاٹے کے لیے لیپ تیار کیا جاتا ہے سرکہ میں ملا کر دھوپ میں بیٹھ کر لگانے سے بہق میں فائدہ ہوتا ہے ہموزن توتیا ملا کر لگانے سے آنکھوں کی خارش کو سکون ہو جاتا ہے نمک ملا کر لگانے سے لینو نامی بواسیری مسّے ختم ہو جاتے ہیں چربی مُرغ میں ملا کر لگانے سے موزوں کی وجہ سے عارض ہونے والی پیروں کی خراش ٹھیک ہو جاتی ہے صرف اس کے پانی کا ٹپکانا بہرے پن کانوں کی جھنجھناہٹ، اس میں سے پیپ بہنے اور پانی پڑ جانے میں مفید ہے بالخورے کے مقام پر آب پیاز کے لگانے سے جس قدر تیزی سے بال اگتے ہیں اتنی جلدی کف دریا سے نہیں اگتے۔ یہ درد سر بھی پیدا کرتا ہے امراض میں اس کی کثرت استعمال لینفرس نامی مرض پیدا کرتا ہے پکانے سے ادرار بول کی خاصیت اور بڑھ جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

پانی میں ابال کر کھانا قوت جماع میں ہیجان پیدا کرتا اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے کچے کو کوٹ کر سونگھنا بھوک لگاتا، مسامات بدن کو کھولنا اور بخارات کو تحلیل کرتا ہے کثرت استعمال سے معدے میں خلط فاسد پیدا کرتا ہے مناسب یہ ہے کہ کچّی پیاز کھانے سے پہلے اسے نمک، شراب اور سرکہ سے چند بار دھو لیا جائے پھر کھایا جائے اخروٹ کی بھنی ہوئی گری اور پنیر کو چربی یا روغن زیتون میں بھون کر دانتوں سے چبا کر کھانے کے بعد فضلات کو پھینک دینے سے پیاز کی بُو مُنہ سے جاتی رہتی ہے تبدیلی آب و ہوا کے وقت اور سفروں میں اسے کھانے سے آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات سے حفاظت رہتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

اس کی مناسب مقدار کو چند اوقات جب دواءً کھایا جاتا ہے تو یہ مسخن اور مفتح ثابت ہوتی، گاڑھے فضلات کو پتلا کرتی، خلطوں کی چپک کو ختم کرتی اور ترش ڈکاروں کو تسکین دیتی ہے عسقلانی[1] پیاز میں رطوبت زیادہ اور تیزی کم ہوتی ہے اس لیے یہ آنتوں میں کیڑے پیدا کرتی ہے۔ (اسرائیلی)

سینہ اور پھیپھڑے سے لیسدار خلطوں کا تنقیہ کرتی ہے خاص طور سے جب اس کو چکنی چیزوں میں پکا لیا جاتا ہے سفید پیاز کو بھون کر گھی، چربی اور زردی بیضہ مرغ میں اچھی طرح لیپ کرنے سے مقعد

---

[1] فلسطین کے جنوبی ساحل پر واقع ایک شہر ہے۔

کے دردوں میں فائدہ ہوتا ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے پیاز کو نمک میں اچھی طرح ملا کر لگانا گرشہدیہ[1] کے زخم کا تنقیہ کرتا ہے۔ (تجربتین)

پیاز چونکہ خون کو ظاہر بدن کی طرف مائل کرتی ہے اس لیے جلد کو سُرخ بناتی ہے۔ غیر مطبوخ پیاز میں معتد بہ غذائیت نہیں پائی جاتی پکائی ہوئی کی غذائیت بھی خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے کثرت استعمال خواب آور ہے۔ لعاب کثرت سے پیدا کرتی اور زہریلی ہواؤں کے مضر اثرات کو دور کرتی ہے۔

ایک خیال کے مطابق یہ معدہ میں خلط مرطوب کثرت سے پیدا کرتی ہے زہروں کو پھیلنے نہیں دیتی اور یرقان میں مُفید ہے۔ (ابن سینا)

پیاز میں سرکہ ملانے سے اس کی رطوبت اور تیزی کم ہو جاتی ہے یہ معدہ کو طاقت بھی دیتی ہے۔ صفراء اور بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والی متلی کو روکتی ہے مسہل دوا پینے کے بعد اس کو سونگھنے سے متلی جاتی رہتی ہے اور دوا ر غالب کی بو بھی جاتی رہتی ہے گرم مزاج والوں میں اسے سونگھتے ہی دردِ سر پیدا ہو جاتا ہے۔ (بصری)

پیاز میں سرکہ ملا کر کھانے سے خوب بھوک لگتی ہے سرکہ میں کچھ عرصہ تک رکھنے سے فاسد بخارات دماغ تک نہیں پہنچتے اور نہ ہی زیادہ پیاس لگتی ہے۔

پیاز گرمی اور سوزش پیدا کرتی ہے گرم مزاج والوں کو سرکہ کے بغیر نہیں کھانا چاہیئے ساتھ کی پکائی ہوئی چیزوں کو عمدہ بناتی ہے گوشت کی بو کو زائل کرتی ہے بغیر سرکہ کے استعمال کرنا سر اور آنکھوں کے لیے مضر ہے بھوننے یا پانی میں جوش دینے سے اس کی حدت کی پوری اصلاح ہو جاتی ہے بلغم پیدا کرتی ہے سینہ کی خشونت اور کھانسی میں مفید ہے۔

کچی پیاز کو کانجی کے ساتھ کھانے سے سر اور آنکھوں کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے اس صورت میں یہ صرف ان لوگوں کے لیے مُفید ثابت ہوتی ہے جن کی بھوک معدے میں بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے ایسی حالت میں بلغم کو جلا، دیگر بھوک کو واپس لاتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ آب پیاز کو بطور سرمہ لگانا آنکھوں کے مرض دمعہ میں آنسوؤں کو خشک

---

[1] گنج نرکی ایک قسم ہے کہ سر کی جلد میں بیماری کی جگہ باریک باریک سوراخ ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر فاسد مواد بھرا ہوتا ہے۔

کرتا ہے۔ (رازی)

بَصَل القی

عربی نام :۔ بصل القی

انگریزی نام :۔ Ornitha stachyoides

نباتی نام :۔ Bulbus Vomitorium

اس کے پتے بلبوس یعنی جنگلی پیاز کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں جڑ بلبوس کی جڑ سے مشابہ ہوتی ہے جن پر سیاہ چھلکے ہوتے ہیں اس جڑ کو تنہا کھانا یا اس کا جوشاندہ پینا مہیج قی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج بَصَل الفار یعنی جنگلی پیاز کے مزاج سے گرم تر ہوتا ہے اور اس کو بصل العنصل بھی کہتے ہیں جس کا بیان حرف عین میں آئے گا۔ (جالینوس)

بَصَل الذئب

کچھ لوگ اسے بصل البلبوس کہتے ہیں اسے کھایا جاتا ہے اور اس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

بُصاق

عربی نام :۔ بُصاق ۔ بزاق ۔ ریق ۔ لعاب ۔

فارسی نام :۔ آب دہن

انگریزی نام :۔ Saliva

شکم سیر انسان کے مُنہ کا تھوک تاثیر کے لحاظ سے کمزور اور بھوکے انسان کا نہایت قوی ہوتا ہے روزانہ مالش کرنے سے بچوں کی داد جاتی رہتی ہے بھوک یا روزے کی حالت میں گیہوں کو چبا کر لیپ کرنا پھوڑوں کو پکاتا اور تحلیل کرتا ہے خصوصاً مرطوب نرم اور ڈھیلے عضو کے پھوڑوں پر تھوک کو تنہا

یا روغن کے ساتھ لگانے سے پھوڑے بہت جلد پکتے اور تحلیل ہوتے ہیں آنکھوں میں خون کے ریزش میں مفید ہے چہرے اور تمام جسم سے نیلے نشانات کو صاف کرتا ہے لعاب دہن بحیثیت مجموعی انسان کو ڈسنے والے زہریلے کیڑوں اور بچھو کا قاتل ہے۔ (جالینوس)

بُصاق القمر

اس کا نام رغوۃ القمر اور زبد القمر ہے اور اسے حجر قمری بھی کہتے ہیں حرف حا کے ذیل میں اس کا ذکر آئے گا۔

بُطم

عربی نام:۔ بُطم، حبۃ الخضرا

فارسی نام:۔ درخت بن

سریانی نام:۔ طربیفس

ترکی نام:۔ درخت سقز

انگریزی نام:۔ Terebinth

نباتی نام:۔ Pistachia terebinthus

یہ درخت حبۃ الخضرا ہے۔ (مؤلف)

پہاڑی اور کنکریلی زمینوں پر اگتا ہے درخت اور لکڑیاں سبز سیاہی مائل ہوتی ہیں اور دانہ اس کا زیادہ سبز ہوتا ہے۔ (کتاب الفلاحۃ)

بطم ایک مشہور درخت ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس درخت کے پوست پھل اور پتوں میں کسی قدر قوت قبض پائی جاتی ہے اس کے باوجود یہ دوسرے درجہ میں گرم ہے جو اس کے خشک ہونے کی دلیل بھی ہے تر و تازہ پودے میں گرمی پائی جاتی ہے خشک ہونے کے بعد تیسرے درجہ کی خشک ادویہ میں اس کا شمار ہوتا ہے اور ایسی حالت میں اس کی حرارت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ چبانے والے کو فوراً احساس ہونے لگتا ہے اسی وجہ سے یہ مدر بول ہے اور طحال والوں کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کے اندر قوت قبض بھی موجود ہوتی ہے اسی لیے یہ ان امراض میں مُفید ہے جن میں مصطگی مُفید ہے اس کا گوند بھی درخت مصطگی کے گوند سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے گوندھ کو بھی مصطگی کی طرح استعمال کرتے ہیں اس کا پھل کھایا جاتا ہے لیکن معدے کے لیے نامناسب ہے گرمی پیدا کرتا اور مدر بول ہے قوت جماع میں تحریک پیدا کرتا ہے سرکہ کے ہمراہ اس کا کھانا رتیلا (مکڑے) کے کاٹے میں مُفید ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ سب سے عمدہ بطم وہ ہے جو تازہ اور پختہ ہو۔ (دیسقوریدوس)

بطم کا پھل دیر ہضم ہوتا ہے اس میں عمدہ غذائیت نہیں ہوتی گرم مزاج والوں کے لیے مضر ہے ٹھنڈ کی وجہ سے عارض ہونے والے درد طحال اور لیسدار بلغم میں مُفید ہے اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ بھوک کو ختم کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بطم کا پھل سینے کو حرارت بخشتا اور کھانسی میں مفید ہے۔ (مسیح)

اس کو کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں لقوہ اور فالج میں فائدہ ہوتا ہے۔ (طبری)

درد سر اور تمنہ میں دانے پیدا کرتا ہے اس کی تاثیر سکنجبین، نیم پختہ (ترش) میوے اور ان کے عصارے سے جاتی رہتی ہے بواسیری خون اور حیض کو جاری کرتا ہے گردوں کا تنقیہ کرتا اور ان پر چربی لاتا ہے قوت باہ بڑھاتا ہے نفخ کو تحلیل کرتا اور ریاح کو توڑتا ہے۔ (رازی)

درخت حبۃ الخضراء یعنی درخت بن کی راکھ بالخورے میں بال کو اگاتی ہے اس کے پتوں کو سکھانے کے بعد پیس چھان کر سر پر لگانے سے بال اُگتے، لمبے اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ (غافقی)

بطیخ

عربی نام:۔ بطیخ
یونانی نام:۔ خافس
سریانی نام:۔ وقرقیا
اردو / ہندی نام:۔ خربوزہ
فارسی نام:۔ خربزہ
انگریزی نام:۔ Sweet Melon
نباتی نام:۔ Cucumis melo

پختہ خربوزہ کے جوہر میں لطافت اور خام کے جوہر میں گاڑھا پن ہوتا ہے ان دونوں قسموں میں جلاء اور اخلاط غلیظہ کو ختم کرنے کی قوت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے یہ دونوں مدر بول ہیں اور بیرون بدن کو صاف ستھرا رکھتے ہیں خصوصاً جب اس کے بیجوں کو خشک کرکے باریک پیس کر ان چیزوں کی طرح استعمال کیا جائے جن سے بدن کو دھویا جاتا ہے خربوزہ کے مزاج میں رطوبت غالب ہوتی ہے مگر یہ قوی اور مضبوط نہیں ہوتی ان دونوں قسموں کو دوسرے درجہ میں سرد و تر بتایا گیا ہے سکھانے کی حالت میں ان دونوں کی جڑ اور بیجوں کے جوہر میں رطوبت باقی نہیں رہتی بلکہ دونوں کے جوہر دوسرے درجہ کی ابتداء اور پہلے درجہ میں خشک ہو جاتے ہیں جڑ اور بیجوں میں تاثیر جلاء خربوزہ اور ککڑی کے گودے سے زیادہ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

قاقس اس کا یونانی نام ہے اس کا گودا منضج ہوتا ہے کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور لگانے سے آنکھوں کے ورم نہیں بڑھتے اس کے پوست کو تالو پر رکھنے سے بچّوں کے ورم دماغ میں فائدہ ہوتا ہے آنکھوں سے فضلات کے نکلنے میں پیشانی پر رکھا جاتا ہے خربوزہ کے گودے کو بیجوں سمیت گیہوں کے آٹے میں گوندھ کر دھوپ میں سکھا کر چہرے پر ملنے سے میل کچیل صاف ہو جاتی ہے اس کی جڑ سکھا کر سات گرام شراب اور ومالی کے ہمراہ کھانے سے قے میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا بلا تکلف قے آور ہے دس گرام کی مقدار اس کام کے لیے کافی ہوتی ہے شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے شہد یہ نامی پھوڑے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

خربوزہ کے مزاج میں بحیثیت مجموعی رطوبت کی کثرت کے ساتھ سردی پائی جاتی ہے اس میں کسی قدر قوت جلاء بھی ہوتی ہے اسی لیے پیشاب کھل کے لاتا ہے اور بہ نسبت کدو اور ملیون کے معدہ سے بہت جلد نیچے اتر جاتا ہے چونکہ اس میں قوت جلاء پائی جاتی ہے اس لیے میلے بدن پر ملنے سے بدن صاف و شفاف ہو جاتا ہے نیز چہرے پر ملنے سے داغ دھبے اور ہلکا بہق جو گہرائی تک نہ پہنچا ہو ختم ہو جاتا ہے خربوزہ کے بیجوں میں گودے کی بنسبت منفعت زیادہ پائی جاتی ہے کیونکہ اس کا کھانا گردے کی پتھری میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ خربوزہ سے پیدا ہونے والی خلط بدن کے لیے نامناسب ہوتی ہے خاص طور پر ہضم نہ ہونے پر اکثر ہیضہ کا عارضہ ہو جاتا ہے فاسد ہونے سے پہلے قے کے لیے معاون ہوتا ہے اسی لیے جب اس کو کثرت سے کھایا جاتا ہے تو قے میں ہیجان لاتا ہے اور کھانے کے بعد جب دوسرا کھانا نہیں کھایا جاتا تو یہ عمدہ غذائیت پیدا کرتا ہے بطیخ صیفی یعنی خربوزہ گرمک ملیون کا ہضم و جذب ککڑی سے جلد ہوتا ہے کیوں کہ اس میں رطوبت بطیخ سے کم پائی جاتی ہے۔ اور

اس سے پیدا ہونے والی خلط اتنی خراب نہیں ہوتی جتنی بطیخ یعنی خربزہ سے پیدا ہونے والے خلط میں ہوتی ہے قوت اورار بول بھی اس میں نسبتاً کم پائی جاتی ہے اور یہ دیر ہضم بھی ہوتا ہے اس کے باوجود یہ خربزے کی طرح قے کو ہیجان میں نہیں لاتا معدہ میں جب یہ کسی فاسد خلط کو پاتا ہے یا فساد کا کوئی دوسرا سبب اس کو لاحق ہوتا ہے تو یہ خربوزے کی طرح معدہ میں جلدی سے فاسد نہیں ہو جاتا۔ اس کے باوجود معدہ کے لیے مفید عام میوہ جات کے بہ نسبت اس میں بہت بڑی کمی پائی جاتی ہے پھر بھی یہ معدہ کے لیے اتنا مضر نہیں ہے۔ جتنا کہ خربزہ کیوں کہ یہ خربزہ کی طرح قے کو ہیجان میں نہیں لاتا عام طور سے لوگ خربوزے کے جوف یعنی اس گودے کو نہیں کھاتے جس میں بیج ہوتے ہیں لیکن قسم ملیون کے اس گودے ہی کو کھایا جاتا ہے جس میں بیج ہوتے ہیں کیوں کہ یہ فضلات کو نکالنے میں معاون ہوتا ہے جب اس کے جرم کو تنہا کھالیا جاتا ہے اور اس گودے کو نہیں کھایا جاتا جس میں بیج ہوتے ہیں تو یہ جرم خربوزے کے بہ نسبت فضلات کو دیر میں خارج کرتا ہے۔ (جالینوس)

مرو میں پیدا ہوا ہوتے والا خربوزہ جو ماموئی کے نام سے مشہور ہے اس میں شیرینی زیادہ ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہوتا ہے انتہائی شیریں ہونے کی وجہ سے منہ میں دانے پیدا کرتا ہے اس لیے اس کا مزاج گرم کہا جا سکتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

معدہ میں جب یہ فاسد ہوتا ہے تو سمیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے گرانی پیدا کرتے ہی اس کا جلدی سے نکلنا ضروری ہوتا ہے یہ معدہ میں خلط غالب کی طرف خود کو تبدیل کر لیتا ہے۔ (ابن سینا)

خربوزے کے بیجوں کو نیم کوب کر کے پانی میں بھگو کر مل کر پینے سے گرم ورموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے سینے کے درد اور گرم کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے، بلغم آسانی سے نکل جاتا ہے حلق، حنجرہ اور منہ کی خشونت میں نرمی آجاتی ہے، پیاس بجھ جاتی ہے صفراء کی وجہ سے پیدا ہونے والے گرم بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے جگر کے گرم ورموں میں مفید ہے اس کے سدوں کو کھولتا ہے اور پیشاب کھل کے لاتا ہے مثانہ اور گردہ کے راستوں کا تنقیہ کرتا ہے نیز ان کی جلن اور سوزش میں مفید ہے جگر کے گرم ورموں کی وجہ سے اس کے باقی ماندہ امراض میں مصطگی، سنبل اور اس جیسی دوسری دواؤں نیز مفید مرکبات میں ملایا جاتا ہے چنانچہ جگر کی گرمی کو توڑتا اور اس کے باقی ماندہ گرم ورموں کے تحلیل میں معاون ہوتا ہے۔ کسی قدر ملین بھی ہے پتھریوں کی دواؤں میں اس کی حدت کو توڑنے اور نرم رکھنے کے لیے ملایا جاتا ہے۔ پتھریوں کی خشونت کی وجہ سے پیدا ہونے والی سوزش کو تسکین دیتا ہے۔ (تجربتین)

خربوزے کے چھلکے میں خشکی پائی جاتی ہے اسی وجہ سے برتن کو صاف کرتا ہے اشنان کی جگہ

استعمال کرنے سے میل کچیل صاف ہو جاتی ہے نیز گندہ ذہنی جاتی رہتی ہے حمام میں اس کے تازہ چھلکے کو جلد پر ملنے سے جلد صاف ہو جاتی ہے اور حصف[1] میں فائدہ ہوتا ہے سکباج[2] میں جب اسے متعدد بار ڈال کر پکایا جاتا ہے تو شوربے میں تاثیر جلاء بہت جلد آجاتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ خربوزے کا سونگھنا دماغ کو ٹھنڈا رکھتا ہے اس کے چھلکے کو گائے بیل کے گوشت کے ساتھ پکانے سے گوشت جلد معدہ سے نیچے اُتر جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ خربوزے کے چھلکے کو سکھا کر باریک پیس کر ہانڈی میں ڈالنے سے سخت اور دیر میں گلنے والے گوشت جلدی گل جاتے ہیں۔ (اسرائیلی)

خربوزہ صفراء میں مستحیل ہو جانے کی صلاحیت رکھتا ہے خاص طور سے میٹھا اور انتہائی پختہ اور جب پکے ہوئے گودے کو کھا کر چھلکوں کے کنارے کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو یہ بہت جلد صفراء میں مستحیل ہو جاتا ہے اور عروق میں بہت جلد نافذ ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں صفراوی بخار پیدا ہو جاتا ہے یحییٰ بن ماسویہ نے اس مقام پر خربوزہ کھانے والوں کو شراب پینے اور کندر و جوارشات کھانے کا مشورہ دے کر بہت غلطی کی ہے کیونکہ خربوزے کے اندر صفراء بننے اور عروق میں نافذ ہونے کی صلاحیت بذات خود موجود ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ پیشاب کا ادرار کرنا اور اکثر پتھریوں کو توڑ دیتا ہے اعلیٰ درجہ کا مجلی ہے جس کے لیے اس کا صفراء میں تبدیل ہونا اور عروق میں نافذ ہونا ہی کافی ہے چہ جائیکہ اس کی تاثیر تسخین، حدت اور جلدی سے نافذ ہونے میں زیادتی پیدا کرنے کی ضرورت کو سامنے رکھا جائے جنہیں شراب اور جوارشات انجام دیتے ہیں اس حالت میں جو صفراء اس سے پیدا ہوتا ہے وہ بہت تیز اور سریع النفوذ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ خربوزہ کھانے والوں کو اس کے اجزاء کے عروق میں سرایت کرنے سے پہلے معدہ میں ہضم و جذب ہونے کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے یعنی اس کو کھانے کے بعد سکنجبین ترش پیا جائے چہل قدمی کی جائے اور داہنے پہلو نہ سویا جائے کیونکہ اس صورت میں طبیعت سست اور مضمحل ہو جاتی ہے اور اگر معدہ میں بھاری پن پیدا کرے تو اس کے بعد سکباج، حصرمیہ[3] یا

---

[1] ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں سرخ نوکدار باجرہ کے برابر ہوتی ہیں اس میں خارش بہت ہوتی ہے۔

[2] سکباج: گوشت میں سبزی خشک میوہ جات اور سرکہ ڈال کر پکایا ہوا شوربا۔

[3] وہ آش جس میں کچے انگور یا چھوہارے شامل کیے جائیں۔

اس جیسی دوسری چیزیں کھائی جائیں اور انار ترش چوسا جائے کیوں کہ یہ چیزیں خربوزے کو صفرا میں تبدیل نہیں ہونے دیتیں خربوزہ کھانے کا سب سے خراب طریقہ یہ ہے کہ اس کو انتہائی بھوک کی حالت میں کھایا جائے پھر جلد کھانا کھا لیا جائے اور اس کے بعد مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی چیز نہ کھائی جائے اور دائیں کروٹ سویا بھی جائے اس صورت میں حمی عرقوب کے ہیجان میں آنے کے قوی امکانات ہو جاتے ہیں الا یہ کہ کھانے والے کے مزاج میں سردی بے انتہا پائی جاتی ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم یحییٰ بن ماسویہ کے قول کو خربوزے کے مزاج کے بارے میں اس کی ترش اقسام کی طرف منسوب کر لیں لیکن یہ مناسب نہیں ہے کہ اس مقام کو واضح کیے بغیر چھوڑ دیا جائے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی خربوزہ بلغم شیریں میں بسرعت تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اسی وجہ سے سوزش اور جلن پیدا کرنے والے بخار کے مریضوں کے لیے اس سے زیادہ نفع بخش کوئی اور چیز نہیں ہوتی اسی طرح زرد پکا ہوا میٹھا خربوزہ صفرا میں تبدیل ہو جاتا اور عروق میں جلدی سے سرایت کر جاتا ہے۔ خربوزہ گردے اور مثانہ کا منقیہ کرتا ہے اور جن اصحاب کے گردے پتھری پیدا کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں ان کے لیے مفید ہے۔ ایسے لوگوں کو خربوزہ کھانے کے بعد پنیر، دودھ اور گرم روٹی نہیں کھانا چاہیئے کیوں کہ ان چیزوں کے ساتھ یہ گردے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ خربوزہ کھانے والا اگر گرم مزاج ہے تو اسے اس کے بعد گلاب کھانا چاہیئے اور اگر زیادہ حرارت ہو تو میں اس کو گھونٹ گھونٹ سرکہ پینے کا مشورہ دیتا ہوں اور وہ خربوزہ جو ترش اور وضع کے لحاظ سے لمبا ہوتا ہے اگرچہ صفرا میں تبدیل نہیں ہوتا پھر بھی اس کو کھانے کے بعد شراب، جوارشات اور کندر کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ یہ خربوزہ محض ذائقہ کے طور پر نہیں کھایا جاتا بلکہ اس سے سوزش اور بخار والوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کی سردی سے فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں ترشی کے ساتھ ساتھ اس میں تاثیر جلا بھی موجود ہوتی ہے چنانچہ اس کو کھانے کے بعد اگر شراب، کندر اور جوارشات استعمال کیے جائیں تو فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔

(رازی)

بطیخ ہندی

عربی نام :۔ بطیخ ہندی۔ دلاع

فارسی نام :۔ خربزہ ہندی۔ ہندوانہ

اردو/ ہندی نام :۔ تربوز

انگریزی نام :۔ Water Melon

نباتی نام :۔ Citrullus vulgaris Schrad.

اس کو بطیخ سندی اور دلاع بھی کہتے ہیں۔ (مؤلف)

ہندوستانی تربوز مرطوب ہونے کے ساتھ گرمی کو ختم کرنے کی بہترین قوت رکھتا ہے اور اس میں بلغم شیریں میں تبدیل ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اسی وجہ سے تجاری اور محرقہ بخاروں میں مُفید ثابت ہوتا ہے نیز ان لوگوں کے لیے بھی مُفید ہے جن کے معدہ و جگر میں صفرار حار کے مقابلہ کے لیے بلغم رطب کی ضرورت پڑتی ہے اس کے ریشہ کی غذائیت کیفیت کے لحاظ سے خراب اور کمیت میں بہت کم ہوتی ہے چونکہ یہ خون اور گوشت میں نقص پیدا کرتا اور بدن کو کمزور بناتا ہے اور کمیت کے لحاظ سے بہت تھوڑا ہوتا ہے اس لیے دوا رمسہل کے ذریعہ اس کو خارج کرنا آسان نہیں ہوتا ایسی حالت میں ترش چیزوں کے ذریعہ اس کے مزاج میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور اس مقصد کے لیے پھیکی چیز کا استعمال زیادہ مناسب ہوتا ہے کیوں کہ ترش چیزوں میں تاثیر تقطیع و تلطیف موجود ہوتی ہے جنھیں بدن اپنی کمزوری کے باعث برداشت نہیں کرسکتا ایسی حالت میں خربوزے پر سکنجبین کو مداومت کے ساتھ استعمال کرنا لاغری کو بڑھاتا ہے اور معدہ کو کمزور کرتا ہے اکثر آنتوں میں خراش پیدا کر دیتا ہے بطیخ ہندی پر اگر ان ترش اشیاء کو برابر کھایا جائے جن میں قوت قابضہ موجود ہوتی ہے تو یہ چیزیں نفخ اور جگر و مسامات میں پائے جانے والے سدّوں میں زیادتی پیدا کریں گی نیز تری نہیں پیدا کریں گی کیوں کہ جن چیزوں میں ترشی کے ساتھ ساتھ قبضیت پائی جاتی ہے وہ خشکی پیدا کرتی ہیں تری نہیں پیدا کرتیں البتہ ایسی پھیکی چیز جس کے جرم میں غلظت اور بطیخ ہندی کی طرح کسی قدر شیرینی پائی جاتی ہے وہ تری پیدا کرتی، مزاج حار کو بدلتی اور جگر میں بلغمی خون پیدا کرتی ہے جس کی آمیزش سے رگوں کے صفراوی خون کے فساد کی اصلاح ہو جاتی ہے ککڑی بھی قریب قریب یہی فعل انجام دیتی ہے مگر یہ زیادہ مدر بول ہے اور اسی وجہ سے اس کی منفعت اس مقام پر نسبتاً کم ہوتی ہے۔ (رازی)

خربوزہ کی ایک قسم چھوٹی گول اور عنابیہ نامی کپڑے کی طرح سُرخ زردی مائل دھاری دار ہوتی ہے اس میں قوت قابضہ ہوتی ہے مُنہ کے درد اور اس کے زہریلے زخموں، ورم لوزتین اور تمام ان مقامات پر جہاں منع عفونت کے لیے قوت قبض کی ضرورت پڑتی ہے یہ پودا مفید ثابت ہوتا ہے۔ (تمیمی، کتاب مرشد)

بطرہ

عربی نام :۔ بطرہ
دیگر نام :۔ شلین ،عرق السوس بلدی

ایک پودے کا نام ہے جس کے پتے چنے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اندلس کے شہر اشبیلیہ کے علاقہ میں مشہور ہے اور اشبیلیہ ہی کے بعض اصحاب اس کو "شلین" اور بعض ماہرین نباتات اس کو "عرق السوس بلدی" کہتے ہیں تجربہ سے یہ پودا ہر جگہ کے نواصیر میں مُفید ثابت ہوا ہے۔ (ابوالعباس نباتی)

بط

عربی نام :۔ بط
فارسی نام :۔ اردک
اُردو/ ہندی نام :۔ بطخ ،چنیا بدک
انگریزی نام :۔ Duck

ابن ماسویہ کا قول ہے کہ رطوبت اس میں کثرت سے پائی جاتی ہے اس کا گوشت معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے، جالینوس نے اپنی کتاب "کیموسین" میں لکھا ہے کہ بطخ کے بازو کے علاوہ تمام اعضاء دیر ہضم ہوتے ہیں۔

میں ابن ماسویہ کے اس قول کی تائید کرتا ہوں کہ بطخ کا گوشت آواز کو صاف کرتا ہے، رنگت کو نکھارتا اور بدن کو فربہ کرتا ہے، قوت باہ کو بڑھاتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے اس میں حرارت لطافت اور دسومت پائی جاتی ہے دیر ہضم ہے جسم کو طاقت دیتا ہے۔ دُودھ میں آٹا گوندھ کر جس بطخ کو کھلا کر فربہ کیا گیا ہو اس کی کلیجی بے حد لذیذ ہوتی ہے اور غذائیت اس میں زیادہ پائی جاتی ہے عمدہ خلط اور خون صالح پیدا کرتی ہے، معدہ میں اس کا ہضم اچھی طرح ہوتا ہے اور اس سے اجابت بھی کھُل کر ہوتی ہے۔ (رازی)

اس کا گوشت بہ نسبت دوسرے پالتو پرندوں کے زیادہ گرم اور دیر ہضم ہوتا ہے۔ (علیمان)

اس کا گوشت بے انتہا گرم ہوتا ہے چنانچہ جب اس کے گوشت کو کھایا تو اس کے کھانے سے میرے جسم میں حرارت آگئی اور پھر جب میں نے گرم مزاج والوں کو کھلایا تو انھیں بخار آگیا۔

بطخ اور مرغابی کے گوشت میں پالتو مرغی کے گوشت سے زیادہ فضلات پائے جاتے ہیں ساتھ ہی اس کے گوشت میں بساند زیادہ ہوتی ہے اور وہ زیادہ خراب بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے رہنے کی جگہ اور اس کی زیادہ تر غذائیں بھی اسی طرح کی ہوتی ہیں اس سے پیدا ہونے والا خون بھی جلد فاسد اور متعفن ہو جاتا ہے سرکہ، افاویہ یعنی غذاؤں میں استعمال ہونے والے خوشبودار مصالحے اور ترکاریاں مثلاً سداب، کرفس اور پودینہ سے اس کے گوشت کی اصلاح کی جاتی ہے۔ شوربے دار پکانے سے پہلے بساند کو کم کرنے کے لیے اس کے جوش دیے ہوئے ایک یا دو پانی کو پھینک دینا چاہیئے اور اس کے ساتھ چنا، کراث اور دارچینی بھی شامل کر دینا چاہیئے۔ اگر بھوننا مقصود ہو تو اس کے جوف میں پیاز، لہسن بھر کر روغن زیتون میں بھون لیا جائے اس سے بساند ختم ہو جاتی ہے اور اگر شوربا دار پکانا مقصود ہو تو اس کے جوش دیئے ہوئے پانی کو پھینک کر اسے سرکہ کے ساتھ پکالیا جائے اور اس کے جوف میں دھنیا، کرفس، سداب، لہسن اور دارچینی کے چند ٹکڑے ڈال دیئے جائیں۔ بڑی بطخ کی اصلاح پر زیادہ توجہ کرنا چاہیئے کیوں کہ اس کے اندر بساند چھوٹی بطخ سے زیادہ ہوتی ہے۔ (رازی)

بطخ کے گوشت میں بساند موجود ہوتی ہے اس لیے معدہ کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔ دیر ہضم ہونے کے ساتھ معدہ میں چپکتا ہے۔ اگر کبھی کھانے کا ارادہ ہو تو اس میں گرم مصالحہ اور افاویہ یعنی غذاؤں میں استعمال ہونے والی خوشبودار دواؤں کی زیادتی کیے بغیر نہ کھایا جائے اور نہ ہی ان کو کثرت سے استعمال کیا جائے اور اسے بھر پیٹ بھی نہ کھایا جائے کیوں کہ ان ہدایات پر عمل نہ کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ جنگلی بطخ سے جہاں تک ممکن ہو سکے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ اس میں بساند زیادہ ہوتی ہے۔

(جالینوس کتاب ملکۂ روم میں)

بطخ کی چربی سے دردوں میں حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس میامر)

بطخ کی چربی تمام چربیوں سے عمدہ ہوتی ہے۔ (جالینوس فاطاجاس)

اس کی چربی بدن کے اندر پیدا ہونے والی سوزش کو تسکین دیتی ہے گرمی اور لطافت اس میں موجود ہوتی ہے۔ (سلمویہ)

اس کی چربی زیادہ لطافت اور نرمی پیدا کرتی ہے ورموں کو تحلیل کرنے میں میں نے کوئی اور چربی اس سے زیادہ مفید نہیں پائی۔ یہ تنہا نرمی پیدا کرتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ بطخ کا بھیجہ مقعد کے ورموں میں مفید ہوتا ہے اس کے سنگدانہ میں غذائیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ بطخ کا گوشت اگر اچھی طرح ہضم ہو جائے تو بدن کا تغذیہ اس سے بہ نسبت دوسرے پرندوں کے گوشتوں کے زیادہ ہوتا ہے۔ (رازی)

بطخ کی بیٹ میں گرمی چونکہ زیادہ پائی جاتی ہے اس لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ خنازیری گلٹیوں کو تحلیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

بطراسالیون

اس کو کرفس صخری کہتے ہیں کیوں کہ صخر کو یونانی میں بطرا اور کرفس کو سالیون کہتے ہیں۔ اس کا بیان کرفس کے ذیل میں حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

بطباط

یہ "عصی الراعی" ہے اور اس کا ذکر حرف عین کے عنوان میں آئے گا۔

بطارس

بطارس "سرخس" کا یونانی نام ہے۔

بطراخیون

یہ "ضفدعی" کا یونانی نام ہے اور اسے "کبیکج" بھی کہتے ہیں۔ جس کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

بطولاؤن

بطولاؤن "دہن الحجر" کا یونانی نام ہے اور اس کو "نفط" بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف نون کے ذیل میں آئے گا۔

بعر

بعر کو "زُبل" بھی کہتے ہیں اور زبل کو حرف زاء کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

بقلۃ الحمقاء

عربی نام:- بقلۃ الحمقاء ۔ بقلۃ اللینہ ۔ بقلۃ المبارکہ ۔ بقلۃ الزہرہ ۔ بقلۃ المطلقہ ۔ بقلۃ الفاطمہ ۔ عرفج ۔ عرفجین ۔ رجلہ ۔

فارسی نام:- خرفہ ۔ تورک ۔

یونانی نام:- بوندخی ۔ فافیس ۔

اُردو / ہندی نام:- قلفہ ۔ خلفہ ۔

انگریزی نام:- Purslain

نباتی نام:- Portulaca oleracea Linn.

اس کو بقلۂ مبارکہ، بقلۂ لینہ، عرفج، عرفجین اور رجلہ بھی کہتے ہیں۔ (مؤلف)

اس کا مزاج سرد و تر ہے اور اس میں کچھ قوت قبض بھی ہے اسی وجہ سے نزلات اور دوسرے بہنے والے مادوں کو روکتا ہے خاص طور سے وہ خرفہ جو تلخی اور حرارت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ مادے کے مزاج کو بدل کر انتہائی سرد بنا دیتا ہے اس کا مزاج تیسرے درجہ میں سرد اور دوسرے میں تر ہے اسی وجہ سے اندرونی سوزش کے لیے یہ تمام چیزوں سے زیادہ نفع بخش ہے اس مقصد کے لیے اسے فم معدہ کے مقام اور شراسیف[1] پر رکھا جاتا ہے۔ دانتوں کے کند ہو جانے

---

[1] شکم کا وہ بالائی حصّہ جو دونوں جانب پسلیوں کے کناروں پر واقع ہے۔

میں مُفید ہے کیوں کہ یہ اپنی لیسدار رطوبت کے باعث سخت غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والے دانتوں کے نشیب کو بھر دیتا ہے نیز انھیں چکنا کر دیتا ہے۔ خرفے کا عصارہ انہیں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے جنھیں بیان کیا جا چکا ہے یہی وجہ ہے کہ صرف خارجی استعمال سے ہی نہیں بلکہ اس کو کھانے سے بھی ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ قابض ہونے کے سبب اُنتوں کے زخم میں بھی مُفید ہے نیز اُن عورتوں اور مردوں کے لیے بھی مُفید ہے جن کو جریان خون کا عارضہ ہوتا ہے ان حالات میں اس کا عصارہ نہایت ہی قوی تاثیر رکھتا ہے۔ (جالینوس)

اس میں قوت قبض ہے۔ ستو میں ملا کر لیپ کرنے سے دردِ سر، آنکھوں کے گرم ورم نیز دوسرے تمام گرم ورموں، معدہ کی جلن، بخار اور درد مثانہ کو فائدہ ہوتا ہے اس کے کھانے سے دانتوں کی ٹیس، معدہ کی سوزش اور اس پر فضلات کا گرنا رک جاتا ہے۔ گردہ و مثانہ کی سوزش میں مُفید ہے۔ جماع کی خواہش کو کم کرتا ہے۔ اس کے پانی کو پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے پیٹ کے کیڑوں، بخار سینے اور پھیپھڑے کے نفث الدم، آنتوں کے زخم، خونی بواسیر اور سقس نامی حیوان کے کاٹے میں مُفید ہے۔ سرموں کے اجزا میں ملا کر اس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے خصیتین اور رحم کی سوزش، نیز فساد معدہ اور آنتوں پر فضلات کے گرنے سے خصیتین میں پیدا ہونے والے درد میں اس کا ضماد اور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔ دھوپ کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر میں روغنِ گل میں ملا کر دھارا جاتا ہے اس میں شراب ملا کر سر میں پیدا ہونے والی صفا قا نامی پھنسیوں کو دھوتے ہیں نیز سر میں پیدا ہونے والے سفا قالسؔ نامی پھوڑوں پر اس کو ستو میں ملا کر لیپ کرتے ہیں۔

(دیسقوریدوس)

خرفہ آنکھ میں دھند پیدا کرتا اور قے کو روکتا ہے۔ (بقراط)

اس کے بیج قلاع (مُنہ آنا) اور بچّوں کے مُنہ کی سوزش میں مفید ہیں۔ (ماسرجویہ)

یہ اپنی خاصیت کی وجہ سے بھوک کو ختم کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کی مالش سے بواسیری مسّے ختم ہو جاتے ہیں۔ (مسیح)

اس کے پانی کو جوش دیے بغیر بطور حقنہ استعمال کر نا مرۂ صفرا کو آنتوں پر گرنے نہیں دیتا اور صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے۔ اس کے بیجوں کا مزاج سرد ہے ان میں کسی قدر قبض و لزوجت بھی پائی جاتی ہے۔ پتھری کے عارضہ میں مُفید ہے اور مدر بول ہیں۔ ان کو بھون کر کھانے سے قبض پیدا ہو جاتا ہے اور آنتوں کو طاقت بھی ملتی ہے جبکہ انھیں بھونے بغیر کھانے سے قبض ختم ہو جاتا ہے۔ (حبیش)

لہ گنج ایک قسم کے قروح ہیں جو بالعموم سر میں پیدا ہوتے ہیں۔

خرفہ سرد ہے، پیاس کو بجھاتا، بدن کو ٹھنڈا رکھتا اور تراوٹ پہنچاتا ہے۔ حصرمیہ[1] اور مضیرہ[2] جیسے ٹھنڈک پہنچانے والے کھانوں میں ڈال کر کھلانے سے بخار اور گرم مزاج والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔ مختصر یہ کہ یہ گرم شہروں اور گرم موسم میں گرم مزاج والوں کے لیے نفع بخش ہے۔ (رازی دفع مضار الاغذیہ)

بلیناس کا قول ہے کہ خرفہ کو بستر پر رکھنے سے خواب نظر نہیں آتے۔ (رازی خواص الادویہ)

خرفہ کا عصارہ شکم سے کدو دانے کو خارج کر دیتا ہے۔ اس کے کھانے سے دست رُک جاتے ہیں۔ یہ گرم بخاروں میں مفید ہے۔ اس میں غذائیت برائے نام ہوتی ہے۔ درد گردہ و مثانہ اور اُن کے زخموں میں مفید ہے رحم کی جلن میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ ماسرجویہ کا خیال ہے کہ یہ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔

یہ گرم و خشک مزاج والوں ہی میں اس کام کو انجام دیتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سخت جلد اور گرم مزاج والے بدن میں منی کو بڑھاتا ہے۔ (ابن سینا)

پتلے خون کو گاڑھا کرتا ہے، معدہ جگر، قلب اور گردے کی حرارت کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذیابیطس کی پیاس کو بجھاتا ہے آگ سے جلنے میں اس کو پکا کر کھانا اور کچے کا لیپ کرنا مفید ہے۔ (تجربتین)

بُقم

عربی نام:۔ بقم

ہندی نام:۔ پتنگ

انگریزی نام:۔ Sappan

نباتی نام:۔ Caesalpinia sappan

یہ اس بڑے درخت کی لکڑی ہے جس کے پتے بادام کے سبز پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ تنہ اور ٹہنیاں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ ہندوستان اور "زنج"[3] میں پیدا ہوتا ہے اس کا جوشاندہ رنگنے کے کام میں آتا ہے۔ (ابو حنیفہ)

---

[1] وہ سالن جس میں کچا انگور پڑا ہو۔

[2] ایک قسم کی غذا ہے جو دہی سے بنائی جاتی ہے۔

[3] بحر ہند کا وہ حصہ جو تنزانیہ کے ساحل کے مقابل میں واقع ہے اسے عرب زنج کہتے ہیں۔ (المنجد)

زخموں کو بھرتا ہے۔ اعضاء کے جریان خون کو روکتا ہے اور زخموں کو خشک کرتا ہے۔ (ابن رضوان)
مشہور ہے کہ اس کی جڑ کے سفوف کی تھوڑی مقدار بھی مہلک ہوتی ہے۔ (ابن حسان)

بقس

عربی نام :۔ بقس
یونانی نام :۔ بقسین۔ بقسیون
فارسی نام :۔ شمشار
ہندی نام :۔ پاپری

اہل شام اسے شمشار اور اہل یونان اسے بقسیس کہتے ہیں۔ (مؤلف)

ایک درخت ہے جس کے پتے آس کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی زرد اور سخت ہوتی ہے۔ بیج حب الآس کی طرح سیاہ ہوتے ہیں۔ اس میں قوت قبض پائی جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال حابس شکم ہے نیز یہ آنتوں کی رطوبت کو جذب کرتا ہے۔ (ابن حسان)

بقس یعنی شمشار کی لکڑی کے بُرادے کو منہدی میں گوندھ کر سر پر لیپ کرنے سے بالوں میں طاقت آجاتی ہے اور دردِ سر میں فائدہ ہوتا ہے سر کی ہڈیوں کے تفرق اتصال میں مُفید ہے سفیدیٔ بیضہ مرغ اور چکی کی گرد میں گوندھ کر لگانے سے موچ میں فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

بُقّم

اس کا تلفظ یائے مضمومہ قاف مضمومہ مشددہ اور میم ساکنہ کے ساتھ ہے۔ بُقّم درخت جوز ماثل (دھتورہ) کا یمنی نام ہے جس کا تذکرہ حرف جیم کے عنوان میں آئے گا۔

بعثوفوثن

یونانی نام :۔ بعثوفوثن۔ بقثوفرتن　　نباتی نام :۔ Leonurus marsubiastrum

ایک پودا ہے جس کے پتے جرجیر کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں ان کے مزے میں تیزی پائی جاتی ہے اور یہ کسی قدر و بیز ہوتے ہیں تنہ چوکور ہوتا ہے پھول جنگلی تلسی سے مشابہ اور پھل گندنے کے بیج کی طرح ہوتے ہیں۔ جڑ سیاہ زردی مائل چھوٹے سیب کی طرح گول ہوتی ہے۔ بوسدّاب یا شراب کی بو سے ملتی جلتی۔ یہ پودا پتھریلی زمینوں میں اُگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ، پھل اور پتوں میں قوت محللہ اور جاذبہ ہوتی ہے۔ مزے میں تیزی ہوتی ہے اس کے پتے ریاح پھوڑوں اور بواسیری مسّوں کو تحلیل کرتے ہیں۔ اس کے پھلوں میں اس کے پتوں سے زیادہ قوت پائی جاتی ہے تحلیل کرنے والے ضمادوں میں ملاکر وہی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے جو 'جو' کے آٹے سے بنائے گئے ضمادوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ کھجور کے درخت اور اس جیسی دوسری چیزوں کے کانٹوں کو ظاہر جلد کی طرف نکالتا ہے اس کی جڑ میں بھی مذکورہ خصوصیات ہوتی ہیں لیکن جڑ نسبتاً کم مؤثر ہوتی ہے البتہ یہ مرۂ صفرار کو دستوں کے ذریعہ خارج کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس کا پھل سات گرام کی مقدار میں کھانے سے تشویشناک خواب کثرت سے دکھائی دیتے ہیں اور جو کے ستو کے ساتھ لیپ کرنے سے بلغمی ورم تحلیل ہو جاتے ہیں نیز کھجور کے درخت کا کانٹا خارج ہو جاتا ہے اور نیزے کا پھل گوشت سے نکل آتا ہے، بواسیری مسّے ختم ہو جاتے ہیں، اس کے پتوں کے لیپ سے پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ ملین ہوتی ہے اور اس کی مقدار خوراک سات گرام ہے مناسب ہے کہ اسے ماء القراطن نامی شراب یعنی ماء العسل کے ساتھ دیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

بقلتہ یمانیہ

عربی نام :۔ بقلتہ یمانیہ۔ بقلۂ عربیہ۔ بقلۂ مائیہ۔

دیگر نام :۔ بربوز۔ جربوز۔ بلیطس۔

یونانی نام :۔ بلطاون

اُردو / ہندی نام :۔ چولائی

انگریزی نام :۔ Amaranth

نباتی نام :۔ Amaranthus candaties Linn.

اسے جربوز، بربوز اور بقلۂ عربیہ بھی کہتے ہیں۔ جبکہ اہل اندلس اس کو "بلیطس" کہتے ہیں۔

اسے غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے، ملین شکم ہے اور اس میں کوئی دوائی تاثیر نہیں ہوتی۔ (دیسقوریدوس)

اس کو غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے۔ دوسرے درجے میں سرد و تر ہے۔ (جالینوس)

اس میں قطف یعنی بتھوے کی طرح مائیت ہوتی ہے اور اس کا کوئی مزہ نہیں ہوتا اس میں مائیت تمام سبزیوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، یہ کدو اور کاہو سے بھی زیادہ تری پہنچاتا ہے۔ اس کے اندر کسی قدر غذائیت بھی پائی جاتی ہے شوریت اس میں بالکل نہیں ہوتی اس لیے جلد نفوذ نہیں کرتا گرم وَرموں اور شہدیہ نامی ترنج پر اس کی جڑ کا لیپ کیا جاتا ہے، تمازتِ آفتاب کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر میں اس کے پانی کو روغن گل میں ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

خلط صالح پیدا کرتا ہے۔ دواءً اس کا استعمال متروک ہے غذاءً استعمال کیا جاتا ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے مُفید ہے۔ مرۂ صفراء کی وجہ سے عارض ہونے والی پیاس اور گرمی کو تسکین دیتا ہے خاص طور سے ابالنے کے بعد اسے پیس کر جب اس میں روغن بادام شیریں، خشک اور تر و تازہ دھنیا اور میٹھے انار کا پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں سردی اور لزوجت بتھوے سے کم ہوتی ہے اس کا مزاج اعتدال سے قریب ہے مگر مخصوص حالات میں سردی و تری پیدا کرتا ہے عام ساگوں سے زیادہ معتدل ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے اس کی اصلاح کی ضرورت نہیں پڑتی۔ البتہ ٹھنڈے مزاج والوں کو چاہیئے کہ جب اسے مسلسل کھائیں تو اس کے اوپر جوارشات کھا لیا کریں۔ (رازی)

بقلۃ الرمل

عربی نام :۔ بقلۃ الرمل۔ بقلۂ براری۔

اہل عرب اسے بقلۂ براری کہتے ہیں۔ ابن وحشیہ نے اس کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ چونکہ یہ ریتیلی اور بے آب وگیاہ زمینوں میں پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو بقلۃ الرمل کہتے ہیں۔ ایک پو ہے جو "قنابری" سے مشابہ مگر اس سے کسی قدر زیادہ نازک ہوتا ہے۔ مزہ قنابری سے کچھ مختلف ہوتا ہے پھول زردی مائل ہوتے ہیں جن کی جگہ پر حب القطن یعنی پنبہ دانہ سے مشابہ اس کے بیج نمودار ہوتے ہیں جڑ زمین کے اندر دھنسی ہوتی نہیں بلکہ زمین پر پھیلی ہوتی ہے موسم سرما کے آخر میں بارش ہو جانے کے بعد یہ پودا از خود اُگتا ہے۔ ذائقہ میں کھاری پن اور تلخی موجود ہوتی ہے۔ اسے کچا یا پکا کر ریار (ر

مہینہ کا نام) یعنی ماہ مئی اور آخر نیسان یعنی ماہ اپریل میں کھایا جاتا ہے۔ اسے مزاجوں کی اصلاح کرنے والی اشیاء میں شمار کیا جاتا ہے۔ معدہ، جگر اور آنتوں کو طاقت دیتا ہے۔ خفقان میں مفید ہے۔ منہ کی بو کو زائل کرتا اور فم معدہ کو مضبوط کرتا ہے۔ حمیٰ ربع (چوتھیا بخار) اور بلغمی بخاروں میں اس کی جڑ کی دھونی سے فائدہ ہوتا ہے۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سونے سے اچھے خواب نظر آتے ہیں۔ (شریف)

بقلتہ ذہبیہ

یہ قطف یعنی بتھوا ہے اور اسے "بقل الروم" بھی کہتے ہیں۔ میں اسے حرف قاف کے عنوان میں بیان کروں گا۔

بقلتہ الامصار

یہ کرنب ہے اور اس کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

بقلتہ باردۃ

یہ لبلاب یعنی عشق پیچہ ہے اور حرف لام کے عنوان میں اس کا تذکرہ آئے گا۔

بقلتہ یہودیہ

تفاف یعنی جنگلی کاہو کو بقلۂ یہودیہ کہا جاتا ہے حالانکہ یہ جنگلی کاسنی کی ایک قسم ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "قرصعنہ" نامی مشہور دوا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زیادہ صحیح ہے جس کا ذکر حرف قاف کے عنوان میں آئے گا۔

بقلۃ الضب

ایک قول کے مطابق یہ جنگلی ریحان ہے۔

بقلۃ الخطاطیف

اس کو "عروق الصفر" کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف عین کے عنوان میں آئے گا۔

بقلۃ اترجیہ

فارسی زبان کی گروان نامی دوا کو بقلۂ اترجیہ کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔ اور بادرنجبویہ کو بھی بقلۂ اترجیہ کہا جاتا ہے جس کا تذکرہ حرف بار کے عنوان میں گذر چکا ہے۔

بقلۃ حامضۃ

ایک سبزی ہے اور خراسانی کرم کلہ سے مشابہ ہوتی ہے دوسرے درجے کے وسط میں سرد و خشک ہے۔ صفراوی حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ حابس شکم ہے۔ حرارت کی وجہ سے جن لوگوں کی بھوک ختم ہو جاتی ہے ان میں دوبارہ بھوک لگاتی ہے۔ بلغمی مزاجوں میں مضر اور گرم مزاج والوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بقلۃ مبارکہ

اس کو "ہند بار" کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف ہار کے عنوان میں آئے گا۔
کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ رجلہ یعنی خرفہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے جس کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔

بقلۃ لینہ

یہ بھی رجلہ یعنی خرفہ ہے۔

بقل دشتی

تمام جنگلی سبزیوں مثلاً شاہترہ، طرخشقون یعنی جنگلی کاسنی، یعضید اور تفاف یعنی جنگلی کاہو کو اگرچہ بقلۂ دشتی کہتے ہیں لیکن ان تمام سبزیوں کے علاوہ صرف تفاف ہی کے ساتھ اس نام کو مخصوص کیا گیا ہے۔ تفاف کو حرف تار کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔ بعض اصحاب نے "دشتی" کو غلطی سے "ریشی" اور "دمشقی" پڑھ لیا ہے لیکن صحیح "دشتی" ہی ہے۔

بقلۃ الملک

یہ شاہترہ ہے۔

بقلۂ حمقابریہ

یونانی زبان کی "طباموں" نامی دوا کو "بقلۂ حمقابریہ" کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف طار کے عنوان میں کیا جائے گا۔ ایک دوسری قسم جس کا شمار یتوعات[1] میں ہوتا ہے یعنی حلبیت کو بھی بقلۂ حمقابریہ کہتے ہیں جس کا تذکرہ حرف حار کے عنوان میں آئے گا۔

بقلۃ الرماۃ

عربی نام:۔ بقلۃ الرماۃ

لہ یتوعات جن سے تیز گرم اور زہریلے دودھ نکلتے ہیں۔

یہ سبزی شہر اندلس کی پہاڑی وادیوں میں پیدا ہوتی ہے اور اسی نام سے مشہور بھی ہے ۔ حرف الف کے عنوان میں افیون کے تحت اس کا تذکرہ گذر چکا ہے اور یہاں اس دوا کی ماہیت ذکر کی جائے گی جو غافقی کے کلام کا خلاصہ ہے ہر سال نئے سرے سے اُگنے والے پودوں میں اسے شمار کیا جاتا ہے پتے لسان الحمل (بارتنگ) اور لسان الذئب کے پتوں سے مشابہ مگر خاکستری ہوتے ہیں جڑیں باریک ہوتی ہیں جن میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ان کا رنگ اوپر سے سیاہ اور اندر سے سفید ہوتا ہے حزیران یعنی ماہ جون میں انھیں کھود کر جمع کر لیا جاتا ہے اور مقشر کرنے کے بعد اس کی چھال کو کوٹ کر نچوڑ لیا جاتا ہے اس نچوڑے ہوئے پانی کو " زفت " کی طرح گاڑھا بنا لیا جاتا ہے اس دوا کو تیر میں لگا کر شکار کو مارتے ہیں چنانچہ جب یہ خون میں لگ جاتا ہے تو شکار فوراً ہی مر جاتا ہے ۔ اس کی جڑ کو چھیل کر عطار کندش کی جگہ فروخت کرتے ہیں ۔ انتہائی گرم اور بہت ہی قے آور ہے اس کا کھانا خطرے سے خالی نہیں چھینک میں تحریک پیدا کرتی ہے اندلس کے دیہاتی اسے " برابلہ " کہتے ہیں ۔ (مؤلف)

بقلتہ الاوجاع

یونانی نام :۔ فافالیا

اندلسی نام :۔ اذن الجدی

دیگر نام :۔ توجرہ ۔ فوجدہ ۔ توجدہ

" عربان " کے پاس افریقہ کے بعض دیہاتوں میں ایک پودے کا نام میں نے سنا تھا جسے مغربی ایشیا والے " فوجدہ " کہتے ہیں ۔ چنانچہ اسے ایسا ہی پایا گیا ۔ پیٹ کے تمام دردوں کے زائل کرنے میں مشہور و معروف ہے اس دوا کو اہل اندلس بھی جانتے اور پہچانتے ہیں تجربہ سے میں نے اس کو درست پایا ہے اسے عینی مشاہدات کی دواؤں میں شمار کیا جاتا ہے ۔ گذشتہ زمانے میں ہمارے یہاں اندلس کے ماہرین نباتات نے اس کا نام " اُذن الجدی " رکھا تھا اور دیسقوریدوس نے اس کا نام " فافالیا " بتایا ہے ٹہنیاں سونیوں یعنی کرفس سے مشابہ ہوتی ہیں اور ذائقہ انیسون کا سا کسی قدر تلخی کے ساتھ ہوتا ہے ۔ (ابوالعباس الحافظ)

بقر

عربی نام :۔ بقر

فارسی نام :۔ مادہ گاو

اُردو/ ہندی نام :۔ گائے، گئو   انگریزی نام :۔ Cow

گائے کا گوشت دیر ہضم ہے لیکن اس میں غذائیت زیادہ پائی جاتی ہے اس سے پیدا ہونے والا خون بہت گاڑھا ہوتا ہے۔ کھانے والے کے مزاج میں جب مرۂ سودا غالب ہوتا ہے تو اکثر و بیشتر یہ مرۂ سودا سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً سرطان، جذام، بدن سے بھوسی چھوٹنے، چوتھیا بخار اور توحّش کے عارض ہونے میں معاون ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے کچھ لوگوں کے طحال میں گاڑھے مادے جمع ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں اُن کے جسم کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور مرض استسقاء لاحق ہو جاتا ہے۔ گائے کے گوشت میں غلظت خنزیر کے گوشت سے زیادہ پائی جاتی ہے اور لزوجت و متانت خنزیر کے گوشت میں گائے کے گوشت سے زیادہ پائی جاتی ہے اسی لیے استمراء (یعنی غذائیں جب معدہ میں نہیں ٹھہرتیں) میں گائے کا گوشت مفید ثابت ہوتا ہے۔ (جالینوس کتاب الاغذیہ)

بقراط نے اپنی کتاب ماء الشعیر میں لکھا ہے کہ گائے کے گوشت سے زیادہ بہتر اور مقوی کوئی دوسرا گوشت نہیں ہوتا البتہ ضعف ہضم کے مریضوں کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اچھی طرح ہضم ہو جانے کی حالت میں اس سے گاڑھی اور مقوی غذا وافر مقدار میں حاصل ہوتی ہے سب سے عمدہ اچھی طرح اور دیر تک پکایا ہوا ہوتا ہے۔ خوب پکنے پر زود ہضم ہو جاتا ہے۔ (رازی حاوی)

گائے کے گوشت سے بہت زیادہ گاڑھا خون پیدا ہوتا ہے جس میں لزوجت یعنی لیس بالکل نہیں ہوتی۔ محنت کش لوگوں کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے اصحاب کا مداومت کے ساتھ کھانا نقصان سے خالی نہیں ہوتا۔ گائے کا گوشت جن لوگوں کے مزاج کے موافق نہیں ہوتا اور جب وہ اسے مداومت کے ساتھ کھاتے ہیں تو اُن کی تلی بڑھ جاتی ہے نیز اُنھیں دوالی، سرطان اور سوداوی خون سے پیدا ہونے والے دوسرے امراض لاحق ہو جاتے ہیں اس لیے مناسب یہ ہے کہ جو اصحاب اسے برابر کھاتے رہتے ہیں وہ مسہل سودا کے ذریعہ اس کی مضرت کو دور کر لیا کریں اور مدرات کا استعمال نہ کریں سیاہ اور گاڑھی شراب کو خاص طور سے چھوڑ کر پتلی شراب بحالت سوزش و ہیجان استعمال میں لائیں اور زرد رنگ

کی پتلی شراب سکون کی حالت میں استعمال کریں۔ سرکہ کہنہ گائے کے گوشت کی غلظت کے مضر اثرات کو اگرچہ دُور کر دیتا ہے تاہم اس سے پیدا ہونے والا خون سوداوی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے برابر کھانے والوں کو حفظ ماتقدم کے طور پر سودا کا مسہل لینا بہتر ہوتا ہے۔ حرارت جگر کے مریضوں اور گرم مزاج والوں کو گائے کے گوشت کے شوربے سے فائدہ ہوتا ہے خاص طور سے ہلام نامی ٹھنڈا شوربا جو چکنائی سے پاک و صاف ہوتا ہے اس شوربے کو ککڑی کے ساتھ کھانے سے مرض یرقان ختم ہو جاتا ہے اور نمایاں فائدہ محسوس ہوتا ہے سرد مزاج والوں کو چاہئے کہ گائے کے گوشت کو سرکہ، شہد، کاشم یعنی انجدان رومی، لہسن، سداب اور جرجیر یعنی ترامرا میں بھون کر اس کی اصلاح کر لیا کریں اور اُوپر سے خردل یعنی رائی پھانک لیا کریں جب تک شکم ہلکا نہ ہو جائے پانی کم ہی استعمال کریں اور پھر اس کے بعد شراب مقوی استعمال میں لائیں۔ (رازی دفع مضار الاغذیہ)

گائے کے گوشت کا شوربا مواد کو معدے اور آنتوں پر گرنے نہیں دیتا اور اسہال صفراوی کو روکتا ہے نیز صفرا کی قاطع خصوصیت کو ختم کرتا ہے پارچہ گوشت میں سبز اور خشک دھنیا، کسی قدر زعفران، سرکہ اور اس جیسی دوسری ترشیوں کو ملاکر استعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ گائے کے گوشت میں جب خربزہ ڈال کر پکایا جاتا ہے تو یہ معدہ میں دیر تک نہیں ٹھہرتا۔ کمزور و لاغر گائے کے گوشت کو بھون کر اس کے پانی کو ٹپکانے سے کان کے کیڑے مر جاتے ہیں اور آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے آبلے نہیں پڑتے۔ (ابن سینا)

بیل کے سینگ کے برادہ کو پانی کے ساتھ کھانے سے نکسیر کا خون رُک جاتا ہے۔ اس کی ران کی ہڈیوں سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ ہڈیاں حابس اسہال بھی ثابت ہوتی ہیں۔ (رازی حاوی)

اس کے سینگ کو جلاکر پانی کے ساتھ کھانے سے مُنہ سے خون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

اس کے ٹخنوں کی راکھ کو شراب میں پیس کر لگانے سے دانتوں کے درد میں فائدہ ہوتا ہے اور شہد کے ساتھ کھانے سے کدو دانے خارج ہو جاتے ہیں۔ سکنجبین کے ساتھ اس کا کھانا محلل ورم طحال ہے اور قوت باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ بھینس کے کھُر کی راکھ کو کھانے سے مرگی میں فائدہ ہوتا ہے اور روغن زیتون میں ملاکر لگانے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں اور بالخورے میں فائدہ ہوتا ہے۔ (بولس)

گائے کے ٹخنوں کی راکھ کو پیس کر شہد کے ساتھ کھانا مفرح قلب، مسمن بدن اور مقوی جگر ہے اسے سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگانے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۱۴ گرام ہے۔ (غافقی)

گائے کا پتہ شہد کے ساتھ حلق میں لگانا خناق میں مفید ہے۔ پرکو اس میں ڈبو کر حلق میں لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اس کے استعمال سے مقعد کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ شیرزن یا بکری کے دودھ میں ملاکر ٹپکانے سے کان کی پیپ اور اس کے شگاف اور پھوڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ کانوں کی جھنجھناہٹ کے لیے آب گندنا میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اور زخموں کی سرخی کو ختم کرنے والے مرہموں کے اجزا میں شامل کیا جاتا ہے۔

کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں استعمال ہونے والے نفع بخش ضمادوں میں شامل کیا جاتا ہے شہد میں ملاکر لگانے سے زہریلے پھوڑوں، فرج، ذکر اور جلد انثیین کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔ بورہ ارمنی اور تھوتیا نامی مٹی میں ملاکر لگانا خارش مرطوب زخموں، برص اور سر کی بھوسی میں مجرب ہے چراگاہوں میں پائی جانے والی گائے کے تازہ گوبر کو زخموں کی وجہ سے عارض ہونے والے گرم ورموں پر رکھنے سے سکون ہوتا ہے گوبر کو پتوں میں لپیٹ کر بھوبھل میں گرم کرکے پتوں کو پھینک کر اسے ورموں پر رکھا جاتا ہے اسے عرق النسا کے مقام پر رکھنے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے سرکہ میں ملاکر لیپ کرنے سے خنازیری گلٹیوں سخت ورموں نیز فوجثلا نامی ورموں کو فائدہ ہوتا ہے بیل کے گوبر کی دھونی خروج رحم میں خاص طور سے مفید ہے اور اس کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

گائے کے گوبر کا مزاج خشک ہے نیز یہ محلل ہوتا ہے۔ اور اس میں قوت جاذبہ پائی جاتی ہے اسی لیے شہد کی مکھیوں اور بھڑ کے کاٹے میں مفید ہوتا ہے، ممکن ہے کہ اس کا یہ فعل اس کے مزاج کی وجہ سے ہو۔ مقام اثینا کا ایک طبیب استسقاوالوں کے پورے جسم پر اس کے گوبر کو لگواتا تھا جس سے انہیں بڑا فائدہ ہوتا تھا۔ یہ طبیب گائے کے گوبر کو اعضاء کے ورموں خصوصاً جفاکشوں کے اعضاء کے ورموں پر استعمال کرتا تھا اور اسے تر حالت میں موسم ربیع میں اکٹھا کرلیا کرتا تھا اس موسم میں اکٹھا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ گائے ان دنوں تروتازہ چارہ کھاتی ہے جس سے پیدا ہونے والا گوبر انتہائی ملین ہوتا ہے اور خشک گھاس کھانے والی گائے کا گوبر تاثیراً خشک ہوتا ہے موسم ربیع میں پیدا ہونے والا گوبر، مٹر اور بھوسہ سے پیدا ہونے والے گوبر کے بین بین ہوتا ہے مٹر کھانے والی گائے کا گوبر استسقاوالوں کے لیے مفید ہے ایسی [illegible] ڈھونے والوں، محنت کشوں اور مزدوروں ہی کو استعمال کرانا چاہیے جن کے جسم محنت کی

[illegible] تین قسم کی ہوتی ہے سفید خوشبودار، نیلی چکنی، سیاہ۔

[illegible] کی دارالسلطنت ہے۔ (المنجد)

وجہ سے سڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ طبیب مذکور گائے کے گوبر کو سرکہ میں گوندھ کر ہر طرح کے سخت ورموں میں استعمال کراتا تھا۔ (جالینوس)

گائے کے گوبر کی راکھ استسقا والوں کو کھلانے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس، رسائل تریاق الی قیصر)

گائے کا گرم گوبر تازہ موچ میں مفید ہے۔ (سفیان اندلسی)

گائے کا گوبر سل وغیرہ امراض صدر میں بطور دھونی استعمال کیا جاتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کی راکھ اور روغن زیتون کو باہم ملا کر لگانے سے عرق النسا والوں کو فائدہ ہوتا ہے اور اس کی راکھ کو سرکہ میں ملا کر نتھنوں میں رکھنے سے نکسیر کا خون رُک جاتا ہے اس کا کھانا اور لگانا ہر طرح کی سمیت اور زہریلے جانوروں کے کاٹے میں مفید ہے۔ اس کی دھونی سے ہر طرح کے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ گائے کے گوبر کو روغن زیتون میں پکا کر گرم گرم بدن پر لگا کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ سوکھ جائے اور پھر اسے علیحدہ کر کے دوسرا لگا دیا جائے اسی طرح چند بار لگانے سے بدن میں چُبھا ہوا نیزہ اور بانس کی کھپاچی باہر کو نکل آتی ہے اس کی دھونی سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے مردہ جنین باہر آجاتا ہے اور سانپ مر جاتے ہیں۔

گائے کے گوبر کو تانبے کی ہانڈی میں ڈال کر حسب ضرورت روغن زیتون ملا کر پکایا جائے اور پھر ناف کے نیچے، پیڑو پر گرم گرم لیپ کیا جائے، چند روز یہی عمل کرنے سے قولنج اور ریاح کے مریضوں کو نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ (طبری)

گائے کے گوبر کو سرکہ میں پیس کر ٹخنوں اور درد کے دوسرے مقامات پر لگانے سے بیحد فائدہ ہوتا ہے اور بھڑ کے کاٹے میں اس کے پیشاب کا لگانا مُفید ہے۔ (ماسر جویہ)

مرکو بیل کے پیشاب میں پیس کر کان میں ٹپکانے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے پیشاب میں بیٹھنے سے مقعد کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

بیل کے خون کو ستو کے ساتھ گرم ضماد اورام صلبہ کا محلل ہے۔

گائے کے تازہ خون کو پینے سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ حنجرہ اور لوزتین بند ہو جاتے ہیں اعصاب میں تشنج پیدا ہو جانے سے زبان اور دانت سرخ ہو جاتے ہیں، بستہ خون کے دانے دانت کے اوپر آجاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے کیوں کہ خون معدہ میں جامد ہو کر اُوپر تیرتا رہتا ہے اور مری کے راستے کو بند کر دیتا ہے چنانچہ ایسے شخص کو ہم بستہ خون کو پگھلانے والی دوائیں کھلاتے ہیں اور دودھ بھرے ہوئے کچے انجیر کھلا کر اسہال کراتے ہیں بعد میں پنیر مایہ میں سرکہ، کرم کلّہ کے بیج اور سرو کی راکھ ملا کر استعمال

کرتے ہیں اور "قوتورا"[1] نامی یونانی پودہ (جسے عربی میں طباق کہتے ہیں) کے پتوں کو فلفل اور عصارۂ عوسج کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔ اگر اس شخص نے موت سے نجات پائی تو علامت کے طور پر اس کی مقعد سے زعفران جیسی چیز بہتی ہوئی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر لازم ہے کہ اس کے معدہ وشکم پر مارالعسل اور جو کے آٹے کا لیپ کیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

بکّا

عربی نام :۔ بکّا

عرب کے شہر مکّہ کا یہ مشہور درخت ہے اور بشام سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے پتّے بشام کے پتوں سے مشابہ مگر صعتر سفید کے پتوں کی طرح اور نسبتاً لمبے ہوتے ہیں اور پھل بھی بشام کے پھلوں کی طرح مگر اس سے بڑے اور زیادہ گول ہوتے ہیں۔ پتّوں کو توڑنے پر سفید رطوبت نکلتی ہے اس کی ٹہنیاں مسواک کے کام میں آتی ہیں۔ (ابوالعباس نباتی)

بلسان

یونانی نام :۔ لوسیرمیون، بلسامن، بلسان من۔

عربی نام :۔ بلسان

انگریزی نام :۔ Balsam

نباتی نام :۔ Commiphora opobalsamum (Linn.) Engl.

ایک درخت ہے جو مصر کے "عین الشمس" نامی مقام کے علاوہ کسی دوسری جگہ آج تک نہیں پایا جاتا۔ (مؤلف)

درخت بلسان کی لمبائی درخت "حبۃ الخضراء" یا درخت "بوراقینی"[2] کے برابر ہوتی ہے، پتّے

---

[1] خرنوب (لغات الادویہ)۔

[2] توت کے مانند ایک پھل ہے اس کو فارسی میں علیق کہتے ہیں۔ (لغات کبیر)

سداب کے پتّوں سے مشابہ مگر گول اور زیادہ سفید ہوتے ہیں۔ صرف بلادیہود یعنی فلسطین کی نشیبی زمینوں میں پایا جاتا ہے۔ لمبے پتّے اور کھردرے پن کے لحاظ سے اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ بلساں کے درخت میں پائے جانے والے بالوں کے مانند ریشوں کو "ارسطون" کہتے ہیں۔ شاید اس کا یہ نام پتلے اور سبز رنگ کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس کا دوسرا نام "افو بلاسیمون" بھی ہے۔ طلوعِ "قلب"[1] کے بعد اس کے درخت میں لوہے کی مشراط سے شگاف دے کر روغن نکالا جاتا ہے۔ یہ روغن شگاف کے مقام سے تھوڑا تھوڑا ٹپکتا رہتا ہے اور پورے سال میں پچیس سے تیس لٹر تک جمع ہو جاتا ہے اور چاندی کے دوگنا وزن سے فروخت کیا جاتا ہے۔ عمدہ وہ ہے جو تازہ اور خالص ہو، اور بو تیز ہو، اُس میں ترش بو نہ پائی جائے، رقیق ہو، پانی میں جلد گھل جائے، نیز وہ کسیلا اور کسی قدر زبان کو پکڑتا ہو۔ مختلف طریقوں سے اسے نقلی بنایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس میں روغن "حبتہ الخضراء"، روغن حنا، روغن مصطگی، روغن سوسن، روغن بان اور ماطونیون یعنی روغن عثّہ[2] کی آمیزش کرتے ہیں۔ بعض اصحاب موم اور شہد ملاتے ہیں کبھی اس میں روغن آس اور روغن حنا اس قدر ملایا جاتا ہے کہ یہ انتہائی پتلا ہو جاتا ہے اس کے اصلی و نقلی کی پہچان کا طریقہ بہت آسان ہے کپڑے کے ایک ٹکڑے پر چند قطرے ٹپکائیں اور پھر اسے دھو ڈالیں اگر روغن بلساں کے نشانات کپڑے پر باقی رہیں تو نقلی ہے ورنہ اصلی نیز اصلی روغن بلساں کے چند قطرے ڈالنے سے دودھ جم جاتا ہے اور نقلی سے نہیں جمتا اور اصلی کو جب پانی میں ٹپکایا جاتا ہے تو گھل کر دودھ کا قوام جلد اختیار کر لیتا ہے اور نقلی کے قطرے ستاروں کی طرح اکٹھا یا الگ الگ روغن زیتون کی مانند سطحِ آب پر تیرتے رہتے ہیں اصلی کچھ دنوں بعد بہت گاڑھا ہو جاتا ہے وہ اصحاب غلطی پر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اصلی کو جب پانی میں ٹپکایا جاتا ہے تو یہ پہلے تہ نشین ہو جاتا ہے پھر بتدریج اوپر آ کر تیرنے لگتا ہے اور پانی میں نہیں گھُلتا۔ بہتر عود بلساں وہ ہوتا ہے جس کی لکڑی پتلی، تازہ، کھردری سُرخ اور خوشبودار ہوتی ہے، اور اس میں سے روغن بلساں کی خوشبو آتی ہے۔

حب بلساں کام میں زیادہ آتا ہے عمدہ وہ ہوتا ہے جو اشقر یعنی سرخ زردی و سیاہی مائل، رطوبت سے بھرا ہوا، بڑا اور وزنی ہوتا ہے، زبان میں سوزش پیدا کرتا اور اُسے کسی قدر چھیل بھی دیتا ہے نیز اس سے روغن بلساں کی بو آتی ہے۔ ایک اور دانہ جو "اوفاریقون" یعنی چیڑ کے گوند سے مشابہ ہوتا ہے اور

---

[1] قلب: چاند کی اٹھارہویں منزل کا نام ہے۔ (غیاث اللغات)

[2] ایک کیڑا ہے جو پشم یا پشمینہ کے کپڑوں میں لگ جاتا ہے (مخزن الجواہر)

"طرابیون" نامی شہروں سے حاصل کیا جاتا ہے اور دھوکے سے حب بلساں کی جگہ فروخت کیا جاتا ہے اس کا مزہ فلفل کے مزے سے مشابہ ہوتا ہے اور یہ قوت کے لحاظ سے حب بلساں سے کمزور بھی ہوتا ہے.

(دیسقوریدوس)

بلساں دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور یہ لطیف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے خوشبودار ہوتا ہے اس کے روغن میں پودے سے زیادہ لطافت ہی کے باعث کچھ لوگوں کا غلط خیال ہے کہ اس میں گرمی اس قدر نہیں پائی جاتی جس قدر لوگ سمجھتے ہیں۔ اس کے پھل یعنی حب بلساں میں بھی بعینہٖ اسی طرح کی تاثیر موجود ہوتی ہے تاہم روغن کی بہ نسبت لطافت اس میں کم پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

روغن بلساں بہت قوی ہوتا ہے اور اس میں حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ آنکھوں کی دھند کو صاف کرتا ہے روغن گل اور چربی میں ملا کر حمول کرنے سے رحم کی ٹھنڈک ختم ہو جاتی ہے۔ جنین اور مشیمہ بآسانی خارج ہو جاتے ہیں اس کے لگانے سے جھرجھری ختم ہو جاتی ہے اور گندے پھوڑوں کی گندگی جاتی رہتی ہے چونکہ یہ منضج فضلات ہے اس لیے اس کا پینا مدر بول ہے اور عسرالبول والوں کے لیے مفید ہے۔ المویطن یعنی خانق النمر نامی زہر کے کھا لینے اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں اس کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے اعضاء شکنی اور تکان زائل کرنے والے بعض روغنوں مرہموں اور معجونوں کے اجزاء میں شامل کیا جاتا ہے۔ بلساں کے اجزاء میں سب سے زیادہ قوی اس کا روغن ہوتا ہے اور اس سے کم اس کے بیج ہوتے ہیں عود بلساں بیجوں سے بھی زیادہ کمزور ہوتی ہے حب بلساں کے استعمال سے ذات الجنب، پھیپھڑوں کے گرم ورم، کھانسی، عرق النسا، مرگی اور وہ مریض جن کے کہیں سدہ واقع ہوا ہو اور تنفس انتصابی، آنتوں کے مروڑ اور عسرالبول والوں کو فائدہ ہوتا ہے نیز اس کا کھانا کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے درد رحم میں صوف (کپڑا) کے اندر ڈالی جانے والی دواؤں کے اجزاء میں شامل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ فم رحم کو کھولتا اور اس کی رطوبت کو جذب کرتا ہے۔ اس لیے اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے فم رحم کھل جاتا ہے. عود بلساں قوت میں حب بلساں سے کمزور ہوتی ہے۔ اس کے جوشاندے کو پینے سے سوء ہضم، کیڑے مکوڑے کے کاٹے، اعصابی تشنج اور عسرالبول والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایرسا نامی سوسن کی ایک قسم کو سکھا کر اس کے ساتھ لگانے سے سر کے پھوڑوں میں فائدہ ہوتا ہے جبکہ ایرسا کا پوست علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اسے خوشبویات میں بھی شامل کرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

روغن بلساں پتھریوں کو توڑتا ہے حمول کرنے سے استقرار حمل میں معاون ہوتا ہے اور اس کی مالش سے ذکر کی استرخائی حالت جاتی رہتی ہے امور مذکورہ میں اس کے اثرات حیرت انگیز ہوتے ہیں اس کی

ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ جب اسے لوہے میں لگایا جاتا ہے تو اس سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔ (رازی)

اس میں لطافت پائی جاتی ہے، بچھو کے کاٹے میں مفید ہے کان میں ٹپکانے سے اس کے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ (طبری)

ساڑھے چار گرام روغن بلسان کو ۶۰ ملی لٹر زوفا کے جوش دیئے ہوئے پانی میں ڈال کر اگر نہار منہ پیا جائے اور سینے پر اس کی نیم گرم مالش کی جائے تو اس سے ٹھنڈ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کھانسی میں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن عمران)

یہ آنکھوں کی پھلی اور اس کے جالے وغیرہ کو صاف کرتا ہے۔ (اسرائیلی)

روغن بلسان تریاق فاروق کا ایک جز ہے جب دماغ میں انتہائی سردی کی وجہ سے سکتہ کا عارضہ ہو جاتا ہے تو اس کو روغن زنبق[1] میں ملا کر فتیلہ تیار کر کے حمول کرنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے آنکھوں میں اس کا لگانا ابتدائے موتیابند میں مفید ہے۔ اختلاج، رعشہ، لقوہ، پورے جسم کے ٹھنڈے ہو جانے، نبض کے صغیر ہونے اور حرکت کرنے میں سستی و بھاری پن محسوس ہونے میں روغن بلسان نصف گرام سے ڈیڑھ گرام تک ۳۵ گرام روغن بادام تلخ وغیرہ یا شہد میں ملا کر کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ابی الاشعث)

عود بلسان اور حب بلسان دونوں ہی بچھو کے کاٹے میں مفید ہیں۔ (رازی)

برگ بلسان کے عصارے کو ایک ایک گھونٹ پینے سے حلق کی جونک خارج ہو جاتی ہے گاڑھی رطوبتوں کی وجہ سے عارض ہونے والے درد سر میں مفید ہے۔ پوست عود بلسان کی راکھ کو مرکہ میں گوندھ کر لگانے سے بواسیر کے مسے ختم ہو جاتے ہیں۔ (اسرائیلی)

تازہ عود بلسان کا مربا جب شہد کے ساتھ بنایا جاتا ہے تو یہ معدے کو حرارت اور طاقت دینے والی ایک مفید دوا بن جاتی ہے جو معدے کی فاسد رطوبتوں کا تنقیہ کرتی ہے۔ (تمیمی / کتاب مرشد)

روغن بلسان کا بدل روغن کیوڑہ، اور نصف وزن عمدہ روغن بان اور چار گنا روغن زیتون کہنہ ہے۔ (بدیغورس)

روغن بلسان کا بدل روغن ترب ہے اور بقول تیاذوق اس کا بدل ہم وزن آب کافور ہے۔ حب بلسان خاص طور سے گاڑھے فضلات میں مفید ہوتا ہے۔ اس کا بدل نصف وزن پوست تج اور دس گنا بسباسہ ہے۔ (رازی)

---

[1] سوسن سفید یا سفید نیلی (لغت کبیر)

حب بلساں کا بدل ڈیڑھ گنا عود بلساں ہے۔ (ابن الجزار)

بلبوس

یونانی نام:۔ بلبوس۔ فیلطون۔ فالیوس۔

سریانی نام:۔ بلابس

عربی نام:۔ بصل الذئب۔ بصل الزیر

فارسی نام:۔ زہرا۔ تلخ پیاز

لاطینی/نباتی نام:۔ Hyacinthis comosus

اس کا نام بصل الزیر بھی ہے۔ (مؤلف)

یہ پیاز کی ایک قسم ہے جس میں کوئی چھلکا نہیں ہوتا۔ اپنی شکل اور پتوں کے لحاظ سے جنگلی پیاز جیسی ہوتی ہے اس میں اور پیاز میں ذائقہ اور چھلکوں کے لحاظ سے امتیاز کیا جاتا ہے۔ اس کی جڑ زیادہ بارش میں کافی بڑھ جاتی ہے اس کے ذائقہ میں تلخی اور قبض یعنی گرفتگی پائی جاتی ہے۔ یہ کھردری ہوتی ہے حلق و زبان کو پکڑتی ہے۔ (کتاب الفلاحۃ)

اس کو کھانے سے گاڑھی، لیسدار اور خراب خلط پیدا ہوتی ہے اسی لیے یہ دیر ہضم اور نفاخ ہے۔ اور جماع کی خواہش میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ چونکہ تلخی اور قبض دونوں کیفیتیں اس میں ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں اس لیے اس کا ضماد زخموں کو مندمل کرنے اور انھیں جلا بخشنے میں ایک خاص تاثیر رکھتا ہے۔ ان خصوصیات کی بنا پر یہ منفعت بھی ہے مذکورہ بالا بیان کے مطابق ظاہر ہے کہ تلخی اس کے جوہر میں موجود ہوتی ہے جو جلاء پیدا کرتی ہے قبض یعنی سکوڑنے کی قوت بھی اس کے جوہر میں موجود ہوتی ہے جو اندمال کرتی ہے اس لیے خشکی اس کے دونوں جوہروں میں پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

ایک خیال کے مطابق "بلبوس" کو "جزیرہ" کے کچھ لوگ "بلسا" کہتے ہیں۔ ایک پودا ہے جسے کھایا جاتا ہے شہر "لیبوی" میں پائی جانے والی سُرخ قسم معدہ کے لیے مفید ہوتی ہے۔ اس کی تلخ قسم جو اسی سے مشابہ ہوتی ہے معدہ کے لیے اس کی شیریں قسم سے زیادہ مُفید ہوتی ہے اور ہاضم بھی ہوتی ہے۔ بلبوس کی سبھی قسموں میں گرمی اور تیزی پائی جاتی ہے۔ یہ سبھی جماع میں تحریک پیدا کرتی ہیں، زبان اور تالو کے دونوں کناروں میں خشونت پیدا کرتی ہیں، ان میں غذائیت کثرت سے پائی جاتی ہے، گوشت کو بڑھاتی اور نفخ پیدا کرتی ہیں۔ اسے

تنہا یا شہد میں ملاکر لگانا اعصاب کے گرہ پڑ جانے اور سر کی ایسی چوٹ جس میں گوشت کھل گیا ہو اور ہڈی ٹوٹی نہ ہو بلکہ صرف کمزور ہوگئی ہو میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اسے یونانی میں بھی "بلسا" کہتے ہیں کیونکہ یہ مشیمہ اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے نکالنے، وجع المفاصل اور نقرس میں مفید ہے، سگ دیوانہ کے کاٹے اور استسقاء کی وجہ سے گوشت کے ڈھیلے ہوکر لٹک جانے میں اس کو شہد میں ملاکر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے، پسینہ کو جذب کرتا ہے۔ فلفل کے ساتھ پیس کر لگانے سے درد معدہ میں سکون ہوتا ہے۔ بھنے ہوئے بورۂ ارمنی میں ملاکر لگانے سے سر کی بھوسی اور اس میں پیدا ہونے والی تر پھنسیوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ بیضۂ مرغ میں ملاکر تنہا لگانے سے طبقۂ قرنیہ کا جما ہوا خون تحلیل ہو جاتا ہے اور "امسو" نامی مسّے ختم ہو جاتے ہیں اور سکنجبین میں ملاکر لگانے سے مُہاسے ختم ہو جاتے ستو میں ملاکر کان اور ناخن کے شگاف پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسے گرم راکھ میں بھون کر "صیر" نامی چھوٹی مچھلیوں کے سر کی راکھ میں ملاکر لگانے سے ٹھنڈی کے "سوقا" نامی کے پھوڑے جاتے رہتے ہیں۔ قونیون یعنی کف دریا میں ملاکر دھوپ میں بیٹھ کر لگانے سے چہرے کی چھائیں ٹھیک ہو جاتی ہے اور زخموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے سیاہ نشانات جاتے رہتے ہیں۔ اس کو پکاکر سرکہ کے ساتھ کھانا عضلات کی کمزوری میں مفید ہے۔ اس کی زیادتی اعصاب کو کمزور کرتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کو کوٹنے کے بعد سرکہ میں ملاکر حمول کرنا ماق اعظم (آنکھوں کے بڑے کویہ) کے ورموں میں تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ (اربیاسیس)

بلیلج

عربی نام :۔ بلیلج
فارسی نام :۔ بلیلہ
ہندی نام :۔ بہیڑہ۔ کرک پھل
انگریزی نام :۔ Belleric Myrobalan
نباتی نام :۔ Terminalia bellerica Roxb.

ایک سبز پھل ہے جو کوٹ کر سکھانے پر زرد ہو جاتا ہے، مزہ تلخ اور کسیلا ہوتا ہے اس کا پوست دواءً استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستان کے شہروں سے حاصل کیا جاتا ہے اس کا مزاج سرد ہے یہ قبض پیدا

ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

یہ بلیلہ سے مشابہ ہے رنگ زرد ہوتا ہے اس کا پوست چکنا اور نرم ہوتا ہے۔ مزے میں کسیلا پن کسی قدر لذت کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور اس میں تلخی بھی پائی جاتی ہے اور یہ سودا کا لطیف مسہل بھی ہے۔ (مجہول)

پہلے درجے میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے اس کے اندر قبض اور لطافت پیدا کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے اس لیے معدہ میں قبض (سکوڑ) اور نرمی پیدا کرکے اُسے طاقت دیتا ہے۔ نیز معدہ کے استرخاء اور اس کے مرطوب ہونے میں مُفید ہے۔ معدہ میں اس سے زیادہ نرمی پیدا کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی۔ یہ اکثر اسہال کو روکتا ہے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ یہ صرف ملین ہوتا ہے۔ معائے مستقیم اور مقعد کے لیے مفید ہے۔ (ابن سینا)

یہ اپنے افعال وخواص میں آملہ سے ملتا جُلتا ہے اور آملہ اپنی تاثیرات کے لحاظ سے ہلیلۂ کابلی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (بصری)

شہد میں بلیلہ کو جب پرورده کیا جاتا ہے تو شہد اگرچہ بلیلہ کو لطیف بنا دیتا ہے اور اس کی کثافت کو ختم کر دیتا ہے پھر بھی یہ دیر ہضم ہوتا ہے اور معدہ میں کافی دیر تک ٹھہرا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ افاویہ یعنی غذاؤں میں پڑنے والے خوشبودار مصالحہ جات جیسے سنبل، دارچینی، بڑی الائچی، عود، مصطگی وغیرہ شامل کرنے سے زود ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ مربّی اس صورت میں کھانے کو ہضم کرتا اور معدہ میں حرارت پیدا کرکے اس کی رطوبات کو صاف کرتا ہے۔ (حُبیش)

گرم پانی اور شکر کے ساتھ نہار مُنہ کھانا رال بہنے میں مفید ہے، بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اس کا بدل فاغیہ یعنی گل حنا خشک اور اس کا تین گُنا آس اور چھ گُنا ہلیلہ سیاہ ہے۔ (شریف)

اس کا بدل ہموزن آملہ ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

بلوط

عربی نام :۔ بلوط، ثمرۃ الغواد
فارسی نام :۔ بلوط
یونانی نام :۔ برنیس

اُردو/ ہندی نام :۔ بیتا سپاری
دیگر نام :۔ نہش ، شوبر
انگریزی نام :۔ Oak
نباتی نام :۔ Quercus incana Roxb.

اس درخت کے تمام اجزار قابض ہوتے ہیں (اس کی لکڑی اور چھال کی درمیانی جھلی نسبتاً زیادہ قابض ہوتی ہے) اسی طرح اس کے پھل کے مغز اور چھلکے کی درمیانی جھلی جسے جفت بلوط کہتے ہیں ۔ نسوانی نزف الدم نفث الدم آنتوں کے زخم اور اسہال شکم میں مفید ہے عموماً اس کا جوشاندہ استعمال ہوتا ہے اس سے زیادہ قابض دو اور پودے ہیں جن میں سے ایک کو قیبس اور دوسرے کو بریلس کہتے ہیں یہ دو قسمیں ہیں۔ خواہ یہ بلوط کی قسموں میں سے ہوں یا نہ ہوں ان دونوں پودوں کے تازہ پتوں کو ضماد میں شامل کیا جاتا ہے تو یہ نمایاں طور پر خشکی پیدا کرتے ہیں اس کے برخلاف بلوط کے پتوں میں قوت قابضہ ان سے بہت کم پائی جاتی ہے اس لیے یہ ان دونوں درختوں کے پتوں سے کم خشکی بھی پیدا کرتے ہیں ۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب ایک شخص کا پیر کھرپے سے زخمی ہوگیا اور مجھے کوئی دوسری دوا نہ ملی تو میں نے صرف برگ بلوط کا استعمال کیا اس طرح کہ اسے چکنے پتھر پر کوٹ پیس کر زخم اور اطراف زخم پر رکھا تو زخم مندمل ہوگیا۔

بلوط کے پھل کی قوت بھی اس کے پتوں کی قوت کے مانند ہے کچھ اطبار شکل سے ٹھیک ہونے والے گرم ورموں میں بلوط کے پھل کو مسلسل کھاتے رہتے ہیں اور اس کے لیے کسی دوسری قابض دوا کی ضرورت نہیں پڑتی ۔

اس مفہوم کو کتاب حیلۃ البرء میں زیادہ بہتر بیان کیا گیا ہے اس مقام پر اس کی قوت قابضہ کے بارے میں ہمارے لیے اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ یہ خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے اور اس میں کسی قدر سردی پہنچانے کی قوت بھی پائی جاتی ہے ہوسکتا ہے کہ یہ تاثیر اس کی مماثل دواؤں سے کم ہو ۔ (جالینوس ادویہ مفردہ)

بلوط میں غذائیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور جن غلوں سے روٹیاں پکائی جاتی ہیں ان سب سے سے افضل بھی ہے پہلے زمانہ میں لوگ صرف اسی سے زیادہ غذائیت حاصل کرتے تھے یہ ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے اس کے اجزار میں سب سے بہتر شاد بلوط ہے ۔ (جالینوس کتاب الاغذیہ)

اس درخت کے سبھی اجزار قابض ہوتے ہیں اس کی چھال اور تنے کی درمیانی باریک جھلی سب سے زیادہ قابض ہوتی ہے اسی طرح اس کے پھل کا اندرونی چھلکا بھی قابض ہے اس کا جوشاندہ پرانے دستوں آنتوں کے زخم اور نفث الدم میں مستعمل ہے نیز مزمن سیلان الرحم میں اس کا حمول کیا جاتا ہے اور بلوط کے

بھی یہی فائدے ہیں پیشاب زیادہ لاتا ہے درد سر اور نفخ شکم پیدا کرتا ہے، زہریلے کیڑوں کے کاٹے میں مفید ہے اس کے پھل اور چھلکے کے جوشاندے کو گائے کے دودھ میں ملا کر طعشیقون (شوکران) نامی مہلک دوا کے کھا لینے میں مفید ہے بلوط کا ضماد گرم ورموں میں سکون دیتا ہے سور کی چربی میں نمک ملا کر اس کے ساتھ ضماد کرنے سے حالبین کے ورم صلب اور زہریلے پھوڑوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

بلوط اور بلوط کی وہ قسم جسے برنیس کہتے ہیں اور جس کا نام سوقر بھی ہے افعال و خواص میں بلوط کی بقیہ قسموں سے زیادہ قوی ہوتی ہے اور ان دونوں کو درخت فیغورس کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے درخت برنیس بلوط کی ایک قسم ہے اگر پوست بیخ برنیس کو پکا کر نرم کر لیا جائے اور بالوں کو کھریا مٹی سے دھو کر اسے بالوں پر لگایا جائے اور رات بھر لگا رہنے دیں تو صبح دھونے پر بال سیاہ ہو جائیں گے۔

اس کی سبھی قسموں کے پتوں کو بخوبی باریک کر کے بطور ضماد لگانے سے بلغمی ورموں کو فائدہ ہوتا ہے اور کمزور اعضاء قوی ہو جاتے ہیں۔ شاہ بلوط کو سرد بالا، اونقی، قرطا قطانیاثوا دنوسالا کھو کہتے ہیں۔

شاہ بلوط بھی قابض ہوتا ہے اور اس کے افعال و خواص بلوط سے ملتے جلتے ہیں خاص طور سے شاہ بلوط کا وہ باریک اندرونی پردہ جو موٹے چھلکے اور گودے کے درمیان ہوتا ہے اس کا گودا اقیتمارون یعنی سورنجان تلخ نامی مہلک دوا کے کھا لینے میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

بلوط قابض اور شاہ بلوط نسبتاً کم قابض ہوتا ہے بلوط کا مزاج پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور شاہ بلوط چونکہ شیریں ہوتا ہے اس لیے کسی قدر اس میں حرارت پائی جاتی ہے اور یہ جالی ہوتا ہے بلوط کے سبھی اجزاء شکم کے زیریں حصہ میں قبض و نفخ پیدا کرتے ہیں شاہ بلوط دیر ہضم ہے اور تغذیہ کے لحاظ سے بہتر ہے شکر میں ملانے سے اس کی غذائیت عمدہ ہو جاتی ہے مگر اس کے سبھی اجزاء کی غذائیت عام لوگوں کے لیے بہتر نہیں ہوتی بلوط فاسد بخارات کو روک لینے کی وجہ سے درد سر پیدا کرتا ہے حابس ہے معدہ کے مرطوب ہو جانے میں مفید ہے اس کی راکھ کا استعمال، قروح ساعیہ اور قلاع کو بڑھنے نہیں دیتا۔ (ابن سینا)

اس کا مزاج سرد و خشک ہے اور یہ پیشاب کو روکتا ہے اس کا بدل ہموزن خرنوب نبطی ہے۔ (رازی، کتاب الابدال)

جفت بلوط کا بدل ہموزن آس اور نصف ـــــ وزن پوست بلوط اور نصف وزن، گلاب مع قیف کے ہے۔ (بدیغورس)

بلوط الارض

عربی نام :۔ بلوط الارض
دیگر نام :۔ کماذریوس

بلوط کی جڑ سے مشابہ ایک جڑ ہے جو بلوط ہی کی طرح زمین میں پائی جاتی ہے اس کے سبز اور چوڑے پتے شریس یعنی ہندبا (کاسنی) کے پتوں سے مشابہ زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں یہ پودا ریگستانوں میں اُگتا ہے اور اکثر پودۂ سمار یعنی اسل کے نیچے پایا جاتا ہے اس کا ذائقہ بلوط کے ذائقہ کی طرح تلخ لیکن کسی قدر شیریں ہوتا ہے اس میں گرمی بھی پائی جاتی ہے یہ فضلات کو ختم کرتا ہے خارجی طور پر لگانے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے اندرونی اعضاء کے سدّوں کو کھولتا ہے اور مدر بول وحیض ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اس کی جڑ کو شہد میں ملا کر لگانے سے پرانے خراب، متعفن، بدبودار زخم اور گوشت کی صفائی ہو جاتی ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ سنگ مثانہ میں مفید ہے اور اسے اکثر بڑی بڑی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (شریف)

بلوطی

یونانی نام :۔ مالیفراسیون
اردو/ ہندی نام :۔ پکی کھجور
دیگر نام :۔ مرویہ بلبوسہ
انگریزی نام :۔ Ballota نباتی نام :۔ Ballota nigra

اندلس کے عوام اسے مرویہ بلبوسہ کہتے ہیں یہ لاطینی نام ہے وہ لوگ غلطی پر ہیں جو اسے لاغیبہ یعنی یتوعات کی اقسام میں شمار کرتے ہیں۔ (مؤلف)

کچھ لوگ اسے مالیفراسیون کہتے ہیں ایک پودا ہے جس کی چوکور، سیاہ اور روئیں دار ٹہنیاں ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں ان کے پتے فراسیون کے پتوں سے مشابہ مگر ان سے کافی بڑے، گول اور سیاہ ہوتے ہیں جن پر روئیں موجود ہوتے ہیں یہ مالسلوفن کے پتوں کی طرح الگ الگ شاخوں پر لگے ہوتے ہوتے ہیں ان میں بدبو بھی پائی جاتی ہے اسی لیے کچھ لوگ اسے سوفلن سے مشابہ قرار دیتے ہیں اس کی ٹہنیوں پر

گول گول پھول پائے جاتے ہیں نمک کے ساتھ اس کے پتوں کا لیپ پاگل کتے کے کاٹے میں مفید ہے۔ پتوں کو گرم راکھ میں بھل بھلا کر استعمال کرنے سے بواسیر زائل ہو جاتی ہے اور شہد میں ملا کر استعمال کرانے سے زخم صاف ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کی قوت فراسیون کی قوت کے برابر یا اس سے کم ہے۔ (جالینوس)

بلح

عربی نام :۔ بلح

فارسی نام :۔ غورۂ خرما

نباتی نام :۔ Phoenix dactylifera Linn.

درخت کھجور کے شگوفوں میں پائے جانے والے گول غنچہ ناشگفتہ کو بلح کہتے ہیں کھجور کے درخت میں بلح کا مقام دراصل وہی ہے جو انگور خام کا اس کی بیل میں ہوتا ہے ایک خیال کے مطابق اس کی نبیذ سے زیادہ خوشبودار کوئی اور نبیذ نہیں ہوتی خوشبودار ہونے کی وجہ سے عورتیں اس سے تسبیح کے دانے بناتی ہیں اسی وجہ سے دوسری تمام خوشبودار مصنوعات میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔ اور مصنوعات کو اس کی طرف منسوب کر کے بلحیات کہا جاتا ہے۔ (ابوحنیفہ)

اس کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے مزمن سیلان الرحم اور اسہال میں اسے کسیلی شراب کے ساتھ پلایا جاتا ہے بواسیر کی وجہ سے بہنے والا خون اس کے استعمال سے بند ہو جاتا ہے اور اسے لگانے سے زخموں کے شگاف جُڑ جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

دوسرے درجہ کے وسط میں سرد و خشک ہے معدے اور مسوڑھے کی اصلاح کرتا ہے اور اپنی خشونت کی بنا پر صدر و ریہ کے لیے مضر ہے معدہ میں کافی دیر تک ٹھہرا رہتا ہے اس میں کسی قدر غذائیت بھی پائی جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جگر میں سدّے پیدا کرتا ہے اور کثرت استعمال سے شکم میں گاڑھے اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں۔ مدر بول ہے۔ (ابن سینا)

اس کا مسلسل استعمال جذامیوں کے لیے مفید ہے اور ان کے پسینہ کو ختم کرتا ہے دودھ کو بڑھاتا اور پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ (شریف)

بلخنتہ

عربی نام :۔ بلخنتہ

اس کے نام کے پہلے حرف ب اور ل پر زیر خ ساکن ت پر زیر اور اس کے بعد ہ ہے۔ (مؤلف)

ایک روئیدگی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے اور ذرا بھی اوپر نہیں اٹھتی اس کی شاخیں نہایت باریک ہوتی ہیں اور پتے باریک نہیں ہوتے شاخوں سے ان کی کوئی مطابقت نہیں ہوتی یہ شاخیں آپس میں اوپر تلے ایک دوسرے سے کیڑوں کی طرح لپٹی ہوئی زمین پر گول دائرہ بناتی ہیں چھوٹے چھوٹے سفید پھول سرخی مائل ہوتے ہیں اس روئیدگی کے پانی سے غرغرہ کرنے سے حلق کی جونک گر جاتی ہے۔ (غافقی)

بلخیہ

عربی نام :۔ خلاف بلخی

فارسی نام :۔ بلخیہ ، مشک بید ، گربہ بید

شامی نام :۔ شاہ بید

رومی نام :۔ بھرابج

دیگر نام :۔ رنف

انگریزی نام :۔ Musk Willow

نباتی نام :۔ Salix caprea Linn.

اس کے پہلے حرف ب پر زیر ل ساکن خ پر زیر ی پر زیر اور تشدید اور آخر میں ہ ہے۔ (مؤلف)

ایک درخت ہے جس کی لمبائی درخت انار کے برابر ہوتی ہے اور ٹہنیاں موٹی ہوتی ہیں باغات اور مکانوں میں اس کا پودا لگایا جاتا ہے تو خوبصورت گلابی کلیاں نکلتی ہیں جن کا رنگ کبھی برگ زعفران اور برگ بادام تلخ سے مشابہ اور کبھی خارس میں پائے جانے والے پرندوں کے رنگ برنگے پروں سے مشابہ ہوتا ہے اس کے پھول ملائم ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو خوخ اقرع یعنی شفتالو کی طرح بہت تیز ہوتی ہے جسے اہل مصر زہری کہتے ہیں اس کی کلی کا مزاج پہلے درجہ میں گرم و خشک ہے اور ان کی ہوائیں نہایت لطیف و پرکشش ہوتی ہیں یہ محلل ریاح ہے اور دماغ کے سدّوں کو کھولتا ہے۔ (تمیمی)

معتدل ہے اس کے استعمال سے طبیعت میں ہلکی سی لطافت محسوس ہوتی ہے اور اس کا سونگھنا سر کی طرف چڑھنے والے گاڑھے ریاح میں مُفید ہے اس کے پتوں کے جوشاندہ کا نطول ان اعضاء پر مفید ہے جن میں ریاح اٹک گئے ہوں۔ (ماسر جویہ)

بلیخنیاء

اس کے نام کے پہلے حرف ب پر زبر پھر ل پر زیر پھر ی ساکن پھر خ پر زیر اور اس کے بعد الف پر مد ہے وادیٔ اسکندریہ میں اُس پودے کا نام ہے جسے مغربی ایشیا کے لوگ برول کہتے ہیں یہ رنگائی کے کام میں آتا ہے اور وہ لوگ اسے حشیشہ بھی کہتے ہیں اہل عرب اسے اسلیخ کہتے ہیں اس کا بیان حرف الف کے عنوان میں گذر چکا ہے۔

بل[1]

خوز کے نزدیک یہ قنا ہندی ہے اور قنا کبر سے مشابہ ہوتا ہے مزہ تلخ اور مزاج دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔ قابض ہے احشار کو طاقت دیتا ہے اعصاب کی سختی، اس کی رطوبت اور فالج ولقوہ جیسے سرد اعصابی امراض میں مفید ہے حرارت معدی کو بڑھاتا ہے قے میں مفید ہے جوارشات کے اجزاء میں شامل کیا جاتا ہے حابس شکم ہے اور ریاح خارج کرتا ہے۔ (رازی)

ایک کالا دانہ ہے، جوار سے مشابہ مگر اس سے بڑا ہوتا ہے اس کا بالائی سرا مجرد ہوتا ہے اور اس کے اندرونی حصہ میں روغنی مغز پایا جاتا ہے۔ بہی عموماً استعمال ہوتا ہے ہندوستان سے اس کو حاصل کیا جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

یہ تیسرے درجہ میں گرم وخشک اور اس میں لطافت بھی پائی جاتی ہے عصبی استرخاء اور نقرس میں مُفید ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ (بصری)

---

[1] اس کے مختلف مترادفات کتابوں میں ملتے ہیں زبردست تضاد کے باعث اسے علیحدہ لکھا جا رہا ہے۔
قنا ہندی بعض کے نزدیک خاما اقطی، بعض شل کی طرح کی ایک ہندوستانی بوٹی کو کہتے ہیں۔

شل کی طرح ایک ہندوستانی بوٹی ہے اور ریحی بواسیر میں مفید ہے۔ (مسیح)

بلاذر

عربی نام:۔ حب القلب، حب الفہم
فارسی نام:۔ بلاذر
اُردو/ ہندی نام:۔ بھلانواں
رومی نام:۔ انقردیا
انگریزی نام:۔ Marking Nut
نباتی نام:۔ Semecarpus aracardium Linn.

اسے اہل ہند (بھلانواں) اور اہل روم انقردیا کہتے ہیں جس کے معنی قلب سے مشابہت رکھنے والے کے ہیں۔ (ابن جزار)

ایک درخت کا پھل ہے جو پرندوں کے قلب سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اس کا رنگ دل کی طرح سُرخ وسیاہی مائل ہوتا ہے اس کے اندر خون سے مشابہ ایک چیز ہوتی ہے جسے دواءً استعمال کرتے ہیں اسے کھانے سے زبان کے اندر گرمی اور سنسناہٹ محسوس ہوتی ہے ملک چین سے حاصل کیا جاتا ہے اور جزیرۂ صقلیہ کے "جبل النار" میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

چوتھے درجہ میں گرم وخشک ہے فساد ذہن میں نہایت مفید ہے اور سردی وتری کی وجہ سے دماغ میں پیدا ہونے والے سبھی امراض میں فائدہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصبی برودت، استرخار، نسیان اور حافظہ کی کمزوری میں مفید ہے۔ (مسیح)

خون کو جلاتا ہے۔ (رازی)

قوت حافظہ کو بہتر بنانے میں اسے دوگرام روزآنہ کھانے سے حافظہ تیز ہو جاتا ہے زیادہ مقدار میں کھانے سے دماغ کی خشکی، بے خوابی، برسام اور شدید پیاس کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ (عیسٰی ابن علی)

اس کا استعمال گرم مزاج والوں اور نوجوانوں کے لیے نامناسب ہے اور فالج کی استعداد رکھنے والوں کے لیے مفید ہے۔ (ابو جریج)

عسلؔ بلادر کے لگانے سے گودنے نشانات ختم ہوجاتے ہیں مسّے زائل ہو جاتے ہیں اور جلد پر آبلے پڑجاتے ہیں۔ (کتاب السموم)

اس کا مغز بادام کے مغز کی طرح شیریں اور بے ضرر ہوتا ہے عسل بلادر میں لزوجت اور بو بھی پائی جاتی ہے جس کے لگانے سے داء الثعلب بلغمی میں فائدہ ہوتا ہے اس کی دھونی بواسیری مسّوں کو خشک کرتی ہے اور برص کا عارضہ اس سے ختم ہوجاتا ہے۔ سمیات میں اس کا شمار ہوتا ہے اس کا تریاق روغن اخروٹ اور گائے کا مٹھا (چھاچھ) ہے جو اس کی قوت کو ختم کر دیتا ہے۔ کچھ لوگ اخروٹ اور شکر میں ملاکر چباتے ہیں اور کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ (ابن سینا)

ایک نہایت مضر سمّی اور گرم دوا ہے تنہا کھانے سے درد اور مختلف قسم کے جسمانی امراض لاحق ہو جاتے ہیں جو کبھی وسوسوں، ہیجان، برص اور جذام کی شکل میں اور کبھی اندرونی اعضاء کے ورم وخراش اور عورتوں کے بانجھ پن کی شکل میں ظاہر ہوتے رہیں۔ کبھی یہ بلا تاخیر مہلک ثابت ہوتی ہے، تاہم کچھ اطبار اسے جوارشات میں شامل کرکے بوڑھوں اور مزمن امراض سے شفا کے لیے کمزور لوگوں کو کھلاتے ہیں نیز جن لوگوں کا مزاج سردی کی وجہ سے کافی بگڑ جاتا ہے انہیں بندق اور نبقہ یعنی بیر کی طرح جوارشات میں ملاکر کھلاتے ہیں اس طرح یہ بلغمی مزاج اور فالج ولقوہ کی استعداد رکھنے والے لوگوں کی بھی اصلاح کرتا ہے اس کا استعمال گرم مزاج اور بالخصوص نوجوانوں کے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ میں نے کسی ایک نوجوان اور گرم مزاج والے کو اسے استعمال کرکے اس کے عوارضات سے نجات پاتے نہیں دیکھا اسی لیے استعمال سے پہلے اس کی اصلاح کرلینا چاہیئے۔

اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اسے گائے کے خالص گھی میں خوب جوش دیا جائے اس کے شہد حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پھل کے بالائی قیف نما حصّے کو الگ کرنے کے بعد لوہے کے چمٹے کو اتنا گرم کرلیں کہ وہ اچھی طرح سرخ ہو جائے پھر چمٹے سے پھل کو دبائیں تاکہ شہد نکل آئے اس کے بعد گائے کے جوش دیے ہوئے گھی میں ملاکر استعمال کریں۔ (حبیش بن الحسن)

بلادر کا بدل اس کا پانچ گنا مغز بندق اور چار گنا روغن بلساں اور چھ گنا نفط ابیض ہے۔ (بدیغورس)

لہ بلادر کے پھلوں میں ایک رطوبت ہوتی ہے جو خام حالت میں سفید اور پختہ ہونے پر شہد کی طرح گاڑھی ہوجاتی ہے اسے روغن بلادر بھی کہتے ہیں۔

بلّان

دیگر نام: مسیرق

اس کے نام کے پہلے حرف ب پر زیر اس کے بعد ل پر زبر اور تشدید اور ن ساکن ہے ایک پودا ہے جو رنگ میں چنے سے مشابہ ہوتا ہے جس کے پتے کٹے ہوئے اوپر کی طرف اٹھے ہوتے ہیں اس کی بہت سی ٹہنیاں ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں زمین کے اندر جڑ میں بہت زیادہ شاخیں پائی جاتی ہیں مزہ میں قبوضیت یعنی گرفتگی ہوتی ہے اس کے پتے سرو کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ان کے درمیان خیری کے پھول سے مشابہ ببول کی گھنڈیوں کی طرح بنفشئی پھول نکلتے ہیں ان کے گر جانے پر ان میں بہت سے پھل لگتے ہیں جن کی رنگت سرخ و زرد ہوتی ہے اور جن کا مزہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے پھلوں کے اندر چھوٹے چھوٹے بیج موجود ہوتے ہیں جو تاثیر میں قابض ہوتے ہیں ان بیجوں کی دھونی بواسیر میں مجرب ہے اس کی ٹہنیوں سے بلاد قدس یعنی یروشلم اور اس کے قریبی شہروں کے راستوں کو صاف کرنے کے لیے جاروب — (جھاڑو) بناتے ہیں یروشلم میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ بلان کے کچھ پودے میں نے برقہ کی سرزمین میں دیکھے ہیں وہاں کے بعض دیہاتیوں نے اس کا نام مجھے سیرق بتایا ہے جسے اہل حجاز کسی دوسرے نام سے جانتے ہیں۔
(ابو العباس نباتی)

بُلسکی

عربی نام:- حشیشۃ الافعی
یونانی نام:- افارفتی **اندلسی نام:-** مصفی الرعاۃ، وددو، حب الصبیان، فوۃ البرانیہ
نباتی نام:- Galium verrucosum

اندلس کے عام ماہرین نباتات اسے مصفی الرعاۃ، وددو، حب الصبیان اور فوۃ البرانیہ کے نام سے جانتے ہیں۔ (مؤلف)

افارفتی ایک کثیر شاخ پودا ہے جس کی بہت سی لمبی لمبی، چوکور اور کھردری شاخیں ہوتی ہیں اور ان میں مجیٹھ کی پتیوں کی طرح الگ الگ گول پتیاں نکلتی ہیں پھول سفید ہوتے ہیں بیج سخت، گول جن کے درمیان میں ناف کی طرح کسی قدر گہرائی ہوتی ہے یہ پودا کپڑوں میں چپک جاتا ہے دودھ میں بال گر جانے پر چرواہے چھلنی کی جگہ اس کو استعمال کر کے دودھ کو صاف کرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

یہ بوٹی کسی قدر مجلی و مجفف ہے اور اس میں لطافت بھی پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)
اس کے پھل پتوں یا ٹہنیوں کے عصارے کو شراب میں ملاکر پینا افعی اور رتیلا کے کاٹے میں مُفید ہے اور کان میں ٹپکانے سے اس کا درد جاتا رہتا ہے اس پودے کو پرانی چربی میں ملاکر لیپ کرنے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بلیجاسف

یہ برنجاسف ہے اسی حرف کے عنوان میں اسے بیان کیا جاچکا ہے۔

بَلَسَن

یہ عدس یعنی مسور ہے اسے حرف عین کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

بلس

یہ تین ہے اس کا ذکر حرف تار کے عنوان میں آئے گا۔

بنفسج

عربی نام :۔ بنفسج، فرفیر
رومی نام :۔ اثروھو
یونانی نام :۔ ایرو
سریانی نام :۔ یکیناس
فارسی نام :۔ کوکاش
اُردو/ہندی نام :۔ بنفشہ

انگریزی نام :۔ Violet

نباتی نام :۔ Viola odorata Linn.

یہ مشہور پودا ہے ۔ (مؤلف)

ایک پودا ہے جس کے پتے قنوس کے پتوں سے زیادہ چھوٹے باریک اور زیادہ سیاہ ہوتے ہیں ج
سے تنہ نکلتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے روئیں ہوتے ہیں اور جن کے سروں پر نہایت خوشبودار بنفشئی پھول
نکلتے ہیں یہ پودا سایہ دار مقام پر پیدا ہوتا ہے ۔ (دیسقوریدوس)

برگ بنفشہ کے مزاج میں کسی قدر رطوبت و برودت یعنی سردی پائی جاتی ہے اسی لیے اس کا ضما
تنہا یا جو کے آٹے کے ساتھ گرم ورموں کو سکون دیتا ہے، معدہ کی جلن میں فم معدہ کے مقام پر رکھا جاتا ہے
اور آنکھوں کے گرم ورموں میں بھی اس کا ضماد مُفید ہوتا ہے ۔ (جالینوس)

برگ بنفشہ کا ضماد تنہا یا ستو کے ساتھ معدے کی سوزش، آنکھوں کے گرم ورم اور دیگر اعضاء کے
گرم ورم نیز خروج المقعد میں سردی پیدا کرکے نفع دیتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خناق، اورام الصبیان
میں گل بنفشہ کو تازہ پانی کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے ۔ (دیسقوریدوس)

تازہ بنفشہ پہلے درجہ کے آخر میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر ہے اس میں کسی قدر لطافت بھی پائی جاتی
ہے اسی لیے ورموں کو تحلیل کرتا ہے گرمی کی وجہ سے عارض ہونے والی کھانسی میں مُفید ہے اعتدال کے ساتھ
خواب آور ہے خون میں حدت و تیزی اور مرہ صفرا کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر میں اس کے کھانے
اور سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے، خشک بنفشہ معدہ اور آنتوں کے رکے ہوئے مرہ صفرا کو دستوں کو ذریعہ
خارج کرتا ہے ۔ (مسیح)

تر و تازہ بنفشہ کو سر اور پیشانی پر لگانے سے گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر کو فائدہ ہوتا ہے
بنفشہ جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی رطوبت کم ہو جاتی ہے یہ شکر کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مسہل ثابت ہوتا ہے
اس کے علاوہ اس کا جوشاندہ معدے سے بہت جلد نیچے اتر جاتا ہے خصوصاً جب اسے آلو بخارے، املوج،
عناب، املی، ہلیلہ اور شاہترہ جیسی دواؤں کے جوشاندے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے ۔ (حبیش)

اس کے سفوف کی مقدار خوراک ـــــــ دس گرام سے ۲۵ گرام ہموزن شکر کے ساتھ ہے
اور نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے ۔ (ابن سرافیون)

گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر میں گل بنفشہ اور بابونہ کے جوشاندے کو سر پر دھارنے سے
فائدہ ہوتا ہے یہ تمام جسمانی اعضاء اور سر کی گرمی و خشکی میں مُفید ہے ۔ (اسحٰق بن عمران)

گل بنفشہ صفراوی اخلاط سے معدہ اور اس کے اطراف کا تنقیہ کرتا ہے صفراوی اسہال جب سوزش اور چبھن کے ساتھ آتے رہتے ہیں تو گل بنفشہ کا سفوف ۵ اگرام دو تین روز کھانے سے یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور چبھن پیدا کرنے والی باقی ماندہ خلط خارج ہو جاتی ہے اور اسہال بھی رُک جاتے ہیں اس طرح کے دستوں کی علامت یہ ہے کہ قابض دوائیں اس کے مریضوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، نچلے اعضاء کے دردوں، ان کے شگاف اور ورموں میں اس کا لیپ تنہا یا اس کے مانند دوسری دواؤں کے ساتھ بے انتہا مفید ہے مثانہ کی سوزش میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

شربت گلاب کی طرح شکر کے ساتھ اس کا شربت تیار کیا جاتا ہے جو کھانسی، ذات الریہ، ذات الجنب اور شوصہ میں مفید ثابت ہوتا ہے ذات الجنب کے لیے شربت گلاب سے زیادہ مفید ہے کیوں کہ شربت گلاب میں آب گلاب کی وجہ سے عفوصت یعنی کسیلا پن موجود ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شربت بنفشہ درد گردہ میں مفید اور مدرّ بول ہے۔ (ابن سینا)

مربّی بنفشہ حرارت سے پیدا ہونے والی کھانسی میں مفید ہے۔ (مسیح)

اس کا مربّی ملین حلق وشکم ہونے کے علاوہ معدے میں استرخائی کیفیت پیدا کرتا اور بھوک کو کم کر دیتا ہے۔ (رازی)

عموماً بنفشہ خشک کو کھانے سے قلب میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے رفتار تنفس میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے یہ کسی قدر بدمزہ ہوتا ہے اسی لیے بہت سے لوگوں کو اس کے کھانے میں تامل ہوتا ہے معدہ میں گرانی پیدا کرتا ہے نیز معدہ و آنتوں میں اکٹھا ہوتا رہتا اور بے چینی پیدا کرتا ہے آسانی سے تحلیل نہیں ہوتا خاص طور پر حمیّ حادہ کے مریضوں میں۔ (تمیمی)

برگ بنفشہ خونی اور صفراوی کھجلی میں مُفید ہے گل بنفشہ زکام اور سینے پر گرنے والے نزلات میں مُفید ہوتا ہے روغن بنفشہ کو مصطگی میں ملا کر لگانے سے انگلیوں کے بیچ میں پیدا ہونے والے ورموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

تروتازہ برگ بنفشہ کے نچوڑے ہوئے پانی میں شکر ملا کر بچوں کو پلانا خروج المقعد میں مجرب ہے۔

(عبداللہ بن العشاب)

گل بنفشہ کا بدل ہموزن اصل السوس ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا بدل گاؤ زبان ہے بقول مسیح نیلوفر کے افعال وخواص گل بنفشہ ہی جیسے یا اس سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ (رازی)

بنجنکشت

عربی نام :۔ فنجنکشت ، اثلق
فارسی نام :۔ پنجنکشت
یونانی نام :۔ اغنوس ، اغنیس
اردو/ہندی نام :۔ سنبھالو
انگریزی نام :۔ Agnus
نباتی نام :۔ Vitex agnus castus Linn.

فارسی لفظ ہے جس کے معنی پانچ انگلیوں والے کے ہیں اس شخص نے غلطی کی ہے جس نے اسے بنظا
سمجھا ہے ۔ (مولف)

یونانی میں اسے اغنیس اور کبھی غنیس کہا جاتا ہے ایک پودا ہے جس کی لمبائی تقریباً درخت کے برابر ہو
ہے پانی سے قریب سخت مقامات اور تودہ ریگ پر پیدا ہوتا ہے اس کی ٹہنیوں کو آسانی سے توڑا نہیں جا
پتیاں زیتون کے پتوں سے مشابہ مگر زیادہ نرم ہوتی ہیں اس کی قسم کے پھولوں کی رنگت فرفیری قرمزی یا کبودی ہوتی
اور بیج فلفل سے مشابہ ہوتے ہیں ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کے پتے ٹہنیوں سے نکل کر ٹہنیوں ہی پر پھیلے ہو
ہوتے ہیں اور ہر شاخ کے سرے پر پانچ پانچ کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں جن کے زیریں حصے باہم ملے ہو
اور بالائی حصے انگشت انسان کی طرح ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں ۔ پانچ پانچ پتوں سے کم یا زیاد
پایا جانا شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے ۔ پتوں کو ملنے سے بسباسہ جیسی بو نکلتی ہے شاخوں کی لمبائی آدمی کے قد
کے برابر یا کچھ زیادہ ہوتی ہے سفید پھول نسبتاً لمبے اور شاخوں کے سروں پر موجود ہوتے ہیں ۔ بیج اکثر سفید
اور سیاہ ہوتے ہیں ، مقامات کے لحاظ سے کسی مقام پر اس میں بیج لگتے ہیں اور کہیں نہیں لگتے ۔ (دیسقوریدو

اس پودے کی لمبائی درخت اور گھاس کے بین بین ہوتی ہے اس کی لکڑی علاج و معالجہ کے کام میں
نہیں آتی ۔ بیج اور پتوں کا مزاج گرم وخشک ہے ان کے جوہر میں لطافت موجود ہوتی ہے اسی بنا پر ہمار
یہاں بھی دونوں مستعمل ہیں چنانچہ اس کے پھول پھل اور پتوں کو چکھنے سے تیزی اور کسی قدر کسیلا پن محسوس
ہوتا ہے پھلوں کو کھانے سے نمایاں طور پر حرارت کا احساس ہوتا ہے جس کے نتیجے میں دردِ سر پیدا ہو جایا کر
ہے اس کے بیجوں کو بھون کر کھانے سے دردِ سر پیدا تو ہوتا لیکن اتنا شدید نہیں ہوتا اس

استعمال سے نفخ شکم بھی نہیں ہوتا خاص طور سے جب اسے بریاں کر لیا جائے۔ بریاں یا بریاں کیے بغیر دونوں صورتوں میں اس کو کھانے سے خواہش جماع ختم ہو جاتی ہے اس کے پھول اور پتّوں سے بھی بعینہٖ یہی فعل انجام پاتا ہے اس لیے لوگوں کا یقین ہے کہ ان دونوں کے نہ صرف کھانے بلکہ بستر پر بچھا کر سونے سے بھی قوت جماع ختم ہو جاتی ہے اسی لیے اتھینیہ کی عورتیں بڑے بڑے مذہبی تہواروں میں اس کے پھول اور پتّوں کو بستروں پر بچھا کر سوتی ہیں اسی لیے اس کا یونانی اغنیس ہے جس کے معنی یونانی میں ظاہر کیے ہیں۔

مذکورۂ بالا تفصیلات سے واضح ہے کہ یہ مجفف اور مسخن ہے لیکن قطعی ریاح نہیں پیدا کرتا۔ اور اس کی یہ صفت اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں انتہائی لطافت موجود ہے اور اس کا صداع پیدا کرنا بھی تولید ریاح کی وجہ سے نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو یہ لازمی طور پر نفخ شکم بھی پیدا کرتا اور شہوت جماع کو بھی ہیجان میں لاتا جیسا کہ جرجیر سے ہوا کرتا ہے صرف یہی نہیں کہ یہ قوت جماع میں ہیجان نہیں پیدا کرتا بلکہ اسے روکتا اور ختم کرتا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے اندر سداب کی طرح گرمی وخشکی پیدا کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے لیکن اس کے مساوی نہیں ہوتی بلکہ اس سے کم درجہ کی ہوتی ہے قوت اور مزے کے لحاظ سے بھی یہ سداب سے مختلف ہوتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ بنجنکشت کے پتّوں اور بیجوں میں کسی قدر قبضیت موجود ہوتی ہے اور سداب جب سوکھ جاتا ہے تو اس میں تلخی اور تیزی غالب رہتی ہے تر و تازہ ہونے کی حالت میں بھی کسی قدر تلخی اس کے اندر موجود ہوتی ہے البتّہ قبضیت بالکل نہیں ہوتی اگر کسی کو معمولی قبضیت معلوم ہو تو یہ بنجنکشت کی قبضیت سے مساوی نہیں ہوتی اسی بنا پر تخم بنجنکشت جگر وطحال کے سدّوں میں تخم سداب سے زیادہ مفید ہیں اس مقام پر اس قدر تفصیل سے ہمارا مقصد اس بات کو بتانا ہے کہ بنجنکشت میں حرارت و یبوست یعنی گرمی وخشکی نہ صرف اعتدال بلکہ افراط کے ساتھ پائی جاتی ہے اور یہ کہ بنجنکشت اعلیٰ درجہ کا ملطف بھی ہوتا ہے اب ان معلومات کے بعد ادرار حیض، سخت ورموں کو تحلیل کرنے اور اعضاء شکنی کے ازالہ میں بنجنکشت کی نوعیت عمل از خود واضح ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ ملیّن، مسخّن اور قابض ہے اس کے پھلوں کا کھانا کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے، طحال کے مریضوں اور استسقاء طبلی والوں کے لیے مفید ہے۔ سات ملی لٹر شراب کے ساتھ اسے کھانا مدر حیض ہے اور دودھ کو بڑھاتا اور منی کی طاقت کو کم کر دیتا ہے اس کو سر میں لگانے سے گہری نیند آ جاتی ہے پھلوں سمیت اس کے جوشاندے کے آبزن سے درد رحم اور اس کے گرم ورم جاتے رہتے ہیں، جنگلی پودینے کے ساتھ اس کے پھلوں کا کھانا۔ دھونی دینا یا حمول کرنا مدرّ حیض ہے اور اس کے ضماد سے درد سر جاتا رہتا ہے کبھی سرکہ اور روغن زیتون میں ملا کر لیثرغس یعنی سرسام بلغمی اور قرانیطس کے مریضوں کے سر پر لگایا جاتا ہے مکان

ہیں اس کے پتوں کی دھونی دینے یا بچھانے سے کیڑے، مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں اس کا ضماد مُفید ہے مسکہ اور برگ کرم کلّہ میں ملاکر لگانے سے خصیوں کی صلابت جاتی رہتی ہے مقعد کے شگاف کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد کو سکون دیتا ہے۔ تازہ پانی کے ساتھ اس کے پھلوں یا پھلوں کو اس کے پتوں میں ملاکر لگانے سے اعصابی گرہ میں زخم اور پھوڑے زائل ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسافر جب اس کی چھڑی کے سہارے چلتا ہے تو قافلہ سے پیچھے نہیں رہتا اس کا نام اغنیس بھی ہے جس کے معنی طاہر یعنی پاک کرنے والے کے ہیں اسی لیے راہبہ عورتیں اپنی شہوت کو ختم کرنے کے واسطے اسے گرجا گھروں میں بستروں پر بچھاکے سوتی ہیں اس کی ٹہنیاں سخت ہوتی ہیں اسی لیے ایک قول کے مطابق اسے بعنیس بھی کہتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بنطافلن

یونانی نام :۔ بنطافلن، طیلافیون، بنطایاطیس، بنطاوقطران

عربی نام :۔ ذوخمستہ اقسام، ذوخمستہ اجنحہ **انگریزی نام :۔** Cinquefoil

نباتی نام :۔ Potentilla reptans Linn.

اس کے معنی پانچ پتوں والے کے ہیں اور بعض اصحاب اس کو بنطایاطیس کہتے ہیں جس کے معنی پانچ بازوں والے کے ہیں بعض لوگ بنطاطوس کہتے ہیں جس کے معنی پانچ حصّوں میں تقسیم ہونے والے کے ہیں اور بعض لوگ بنطاوقطران کہتے ہیں جس کے معنی پانچ انگلیوں والے کے ہیں۔ (مؤلّف)

ایک پودا ہے جس کی شاخیں باریک اور تقریباً ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں پتے پودینے کے پتّوں سے مشابہ اور ہر شاخ میں پانچ پانچ موجود ہوتے ہیں شاذ و نادر پانچ پتوں سے زیادہ بھی پائے جاتے ہیں پتّوں کے کنارے ہر طرف آری کے دندانوں کی طرح اوپر کو اُٹھے ہوتے ہیں پھول زردی وسفیدی مائل ہوتے ہیں۔ یہ پودا نہروں کے پاس اور نمناک مقامات پر اُگتا ہے اس کی جڑ سرخ لمبی اور خربق سیاہ کی جڑ سے زیادہ موٹی ہوتی ہے اور اپنے اندر بہت سے فائدے رکھتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کی جڑ انتہائی خشکی پیدا کرتی ہے حرارت اور تیزی اس میں بالکل نہیں ہوتی اس لیے یہ ان تمام دواؤں کی طرح نفع بخش ثابت ہوتی ہے جن کے جوہر میں لطافت موجود ہوتی ہے اور کوئی تکلیف پہنچائے بغیر خشکی پیدا کرتی ہے اس کا مزاج تیسرے درجہ میں خشک ہے اور اس میں حرارت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کو پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ پانی کا ایک تہائی حصّہ جل جائے اور اس جوشاندے کو مُنہ میں کچھ دیر کے لیے روکا جائے تو دانتوں کے درد میں تسکین ہوتی ہے اور اس کے پانی کی کلّی سے مُنہ کی زہریلی پھنسیوں کا بڑھنا رُک جاتا ہے غرغرہ کرنے سے حلق کی خشونت جاتی رہتی ہے اس کو پینے سے اسہال شکم، آنتوں کے زخم وجع المفاصل اور عرق النسار کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے جڑ کو باریک پیسنے کے بعد سرکہ میں پکاکر لیپ کرنے سے نملہ یعنی چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کا پھیلنا رُک جاتا ہے نیز یہ خنازیری گلٹیوں بلغمی ورموں مقام فصد کے قریب شریانی آماس، اوندھے پھوڑوں، سرخباده، داخس یعنی بسہری اور مقعد کے بیرونی مسّوں کو تحلیل کرتا ہے اور تر خارش کو ختم کرتا ہے تازہ جڑ کا عصارہ مہلک دواؤں کی سمیت کا تریاق اور درد ریہ اور درد جگر میں مُفید ہے۔

حمی ربع یعنی چوتھیا بخار اور حمی غب خالص میں بنطافلن کے پتّوں کو شراب اور ومالی (مار العسل) شراب ممزوج (پانی ملی ہوئی شراب) اور فلفل کے ساتھ کھایا جاتا ہے چوتھیا بخار کے لیے چار ٹہنیوں کے پتّوں کو حمی غب صفراوی کے لیے، تین ٹہنیوں کے پتّوں کو روز آنے والے بخار کے لیے، ایک ٹہنی کے پتّے کو کھایا جاتا ہے۔ اس کے پتّوں کو تیس روز متواتر کھانے سے مرگی میں فائدہ ہوتا ہے پتّوں کے عصارے کو تین سو گرام متعدد روز کھانے سے یرقان ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے پتّوں کو نمک اور شہد میں ملاکر لگانے سے داخس (بسہری) نواصیر اور زخم زائل ہو جاتے ہیں اور آنتوں کے اندر بل پڑ جانے میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو کھانے اور لگانے سے جریان خون رُک جاتا ہے گر جاگھروں وغیرہ میں شہوت کو کم کرنے کے لیے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

دم الاخوین کی طرح تازہ زخموں کے شگاف کو بھرتا ہے اس کے پتّوں کو بستر بچھاکر سونے سے بدخوابی نہیں ہوتی اور اس کے پانی کو نچوڑ کر ناک میں ٹپکانے سے گھوڑے کی جدری کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے، بشرطیکہ ٹپکانے کے بعد گھوڑے کو اس قدر دوڑایا جائے کہ پسینہ آجائے۔ (غافقی)

بنج

عربی نام :۔ بزرالبنج، سیکران، خداع الرجال

فارسی نام :۔ بنگ

یونانی نام :۔ افیقون، ایثغراسس

سریانی نام :۔ ازماموس
ترکی نام :۔ باطباط
بربری نام :۔ اقطفیت، اسقیراس
اُردو نام :۔ اجوائن خراسانی
ہندی نام :۔ کھراسانی اجوان
سنسکرت نام :۔ پارسیک یوانی
انگریزی نام :۔ Henbane
نباتی نام :۔ Hyoscyamus niger Linn.

یہ سیکران کا عربی نام ہے۔ (مؤلف)

لیثنغراِمش بنج کا یونانی نام ہے ایک پودا ہے جس کی ٹہنیاں موٹی ، پتے چوڑے خاصے لمبے جن کے کنارے دندانے دار ہوتے ہیں ان کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے ان پر روئیں موجود ہوتے ہیں پھل اپنی شکل میں گلنار سے مشابہ ٹہنیوں کی لمبائی میں یکے بعد دیگرے الگ الگ لگے ہوتے ہیں ہر پھل ترس یعنی ڈھال سے کسی قدر ملتا جلتا اور تخم خشخاش سے مشابہ بیجوں سے بھرا ہوتا ہے اس کی تین قسمیں پائی جاتی ہیں ایک قسم وہ ہے جس کے پھول نیلگوں اور پتے عین اللوبیا کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں یہ سیاہ بھی ہوتے ہیں پھول گلنار سے مشابہ مگر سیاہ ہوتے ہیں دوسری قسم کے پھولوں کا رنگ سیب کے پھولوں سے ملتا جلتا ہوتا ہے اس کے پھول اور پتے قسم اول سے زیادہ نرم ہوتے ہیں اس کے بیج تودری کے بیجوں کی طرح سرخی مائل ہوتے ہیں مذکورہ بالا دونوں قسمیں خراب، مخدر اور منوم ہوتی ہیں علاج و معالجہ میں ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا تیسری قسم علاج کے کام میں آتی ہے جس میں نرمی نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے یہ چھونے سے بھی نرم معلوم ہوتی ہے اس کے اندر ہاتھوں میں چپکنے والی رطوبت پائی جاتی ہے اس کے اوپر غبار اور روئیں کے درمیان ایک چیز موجود ہوتی ہے اس کے پھول اور بیج دونوں سفید ہوتے ہیں دریا کے کناروں اور ویرانوں میں یہ پودا اگتا ہے اس کا بدل سرخ بیجوں والی قسم ہے سیاہ بیجوں والا بنج چونکہ سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے اس لیے اسے استعمال نہیں کرنا چاہیئے مستعمل قسم کے تازہ پھلوں، پتوں اور ٹہنیوں کا عصارہ کوٹ کر نکالا جاتا اور دھوپ میں سکھالیا جاتا ہے عفونت اس میں بہت جلد آتی ہے

لہ گریک ہربل ص۴۷۸ میں اس کا انگریزی مترادف سمائیلیکس لکھا گیا ہے۔

لیے سال بھر سے زیادہ کا رکھا ہوا استعمال نہیں کرنا چاہئے کبھی صرف خشک بیجوں کو علیحدہ کرکے گرم پانی میں کوٹا جاتا ہے اور پھر عصارہ نکالا جاتا ہے اس پودے کا عصارہ گوند سے عمدہ ہوتا اور دردوں کو زیادہ سکون دیتا ہے اس کے سفوف میں گیہوں کا آٹا ملاکر گولیاں بنائی جاتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

سیاہ کلیوں والا بیج محرک جنون و سبات (گہری نیند) ہے جس بیج کے بیج اعتدال کے ساتھ سرخ ہوتے ہیں وہ بھی اپنے افعال و خواص میں سیاہ کلیوں والے بیج سے ملتا جلتا ہے اسی لیے ان دونوں سے پرہیز کرنا چاہیے جس بیج کے پھول اور بیج دونوں سفید ہوتے ہیں علاج و معالجہ میں وہ سب سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے اور تیسرے درجہ میں سرد ہے۔ (جالینوس)

کچھ لوگ بیجوں، ٹہنیوں اور پتیوں کے عصارہ کو یا صرف بیجوں کے عصارہ کو تسکین دینے والے شیافات میں ملاکر آنکھ کے درد میں فائدہ اُٹھاتے ہیں، آنکھ سے بہنے والی گرم رطوبات اور کان اور رحم کے دردوں میں مفید ہے، ستو یا آٹے میں ملاکر استعمال کرنے سے پیر آنکھ اور تمام اعضاء کے گرم ورموں میں فائدہ کرتا ہے اس کے بیجوں سے بھی یہی فعل انجام پاتا ہے یہ کھانسی، نزلہ، آنکھ سے رطوبت جاری ہونے اور اس کی ٹیس میں مفید ہے اسے ۱۵ گرام تخم خشخاش میں ملاکر ماء العسل کے ساتھ کھانا رحم اور تمام اعضاء کے جریان خون کو روکتا ہے شراب کے ساتھ اس کے سفوف کا لیپ نقرس، ورم خصیتین اور نفاس کے دوران پستانوں کے ورم میں مفید ہے مسکّن ضمادوں میں اسے شامل کرنے سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں برگ بنج سے تیار کی ہوئی گولیاں دردوں کو سکون دیتی ہیں خواہ انھیں ستو میں ملاکر لگایا جائے یا تنہا، تازہ پتوں کے لیپ سے بھی درد میں تسکین ہوتی ہے۔ تین یا چار پتّوں کو شراب کے ساتھ کھانے سے انقیالوس (بخار کی ایک قسم ہے جس میں حرارت و برودت دونوں بیک وقت موجود ہوتی ہیں) نامی بخار جاتا رہتا ہے، پتوں کو عام سبزیوں کی طرح پکاکر ایک طریبنیون[1] کی مقدار میں کھاتے ہی عقل فاسد ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ معاء، قولون کے قراقر میں اس کا حقنہ مفید ہے بیخ بنج سفید کے جوشاندے سے کلّی کرنا دانتوں کے دردوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

تخم بنج سفید چونکہ خون میں انجمادی کیفیت پیدا کرتا ہے اس لیے اسے جسم کو فربہ بنانے والی دواؤں میں شامل کرتے ہیں اس کی تین یا چار پتیوں کا طلا (شراب کی ایک قسم) کے ساتھ کھانا ہڈیوں کے گلنے میں

---

[1] طریبنیون کا ترجمہ گریک ہربل کے صـ۶۶۴ پر کیا گیا ہے اور حاشیہ پر اس کو ایک پلیٹ بھر مساوی لکھا گیا ہے۔

مفید ہے ۱۵ گرام کھانے سے خون کے بہت زیادہ خارج ہونے میں فائدہ ہوتا ہے کھانسی کو سکون دینے والی ادویہ میں اکثر اسے ملایا جاتا ہے اس کی دھونی سے داڑھ کے درد میں سکون ہوتا ہے یہ دوا خناق اور جنون پیدا کرتی ہے۔
(ابن سینا)

تخم بنج اور افیون ہر ایک ہموزن شراب طلاء یا شہد میں ملاکر باقلائی طرح کھانا خواب آور ہے سینے پر نزلہ کے گرنے، داڑھ اور دانتوں کے درد میں مفید ہے تخم بنج کے سفوف کو چاولوں کی پیچ میں ملاکر سڑے ہوئے دانتوں اور داڑھوں کے سوراخ میں بھرنے سے درد کو سکون ہوتا ہے۔ (ابن عمران)

بنج کی تمام قسموں کے بیج اور پتوں کے لیپ کو جب اعضاء کے گرم ورموں کے ابتداء میں لگاتے ہیں تو ان پر مادّے کا انصباب نہیں ہوتا۔ یہ خیال رہے کہ کافی دیر تک اسے لگا نہ رہنے دیں کیوں کہ ایسی صورت بھی مادّہ جم جاتا ہے جو کے آٹے، کندر اور آب برگ بنج کے ساتھ بنا ہوا ضماد کھلے ہوتے اور بند چوٹ کے درد کو سکون دیتا ہے اس کے بھنے ہوئے پتّوں کو چربی اور زردیٔ بیضۂ مرغ میں ملاکر لگانے سے زیریں اعضاء کے درد موقوف ہو جاتے ہیں۔ (مجربین)

انکاعانس نے اپنی کتاب الادواء المزمنہ میں لکھا ہے کہ کچھ لوگوں کے مطابق بیخ بنج کو مریض قولنج کے گلے میں لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی)

شراب طلاء کے ساتھ بنج کا کھانا شوکران کی طرح قوت فکر یہ کو باطل کر دیتا ہے اور گہری نیند لاتا ہے۔ ماء العسل اور دودھ کے کثرت استعمال خصوصاً بکری، بھیڑ، گدھی اور گائے کے دودھ اور جوشاندہ انجیر خشک پینے سے مضر اثرات بآسانی زائل ہو جاتے ہیں۔ مطبوخ تخم مایشا خنزیر کی پرانی چربی اور سہاگہ پوست جائپھل کے ساتھ، شلجم، بابونہ، پیاز، لہسن اور انجیر کے کھلانے سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ مذکورہ بالا سبھی چیزیں گرم ہوتی ہیں اور شراب طلاء بھی بذات خود گرم ہے۔ (دیسقوریدوس)

بنج انتہائی نشہ آور ہے اس کو کھانے سے اعضاء میں استرخاء پیدا ہوتا ہے، مُنہ سے جھاگ نکلتے ہیں اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ ماء العسل جوشاندہ انجیر اور بورق یعنی پاپڑی سے قے کرانے کے بعد متعدد بار تازہ دودھ پلائیں مکمّل تنقیہ نہ ہونے کی صورت میں افیونی کا سا علاج کریں۔ (رازی)

تخم بنج سیاہ ۲ گرام مہلک ہے اس کے کھانے سے عقل جاتی رہتی ہے پورا بدن ٹھنڈا ہو جاتا اور رنگ زرد پڑ جاتا ہے زبان سوکھ جاتی ہے، بینائی زائل ہو جاتی ہے، جنون کی سی کیفیت ہو جاتی ہے، دم گھٹنے لگتا ہے اور طاقت گویائی ختم ہو جاتی ہے۔ (عیسیٰ بن علی)

علاج کے ذریعہ اگر اس کی سمیّت کا ازالہ نہ کیا جائے تو مریض دو روز میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ موت

سے پہلے سستی اور گہری نیند طاری ہو جاتی ہے۔ جسم پیلا پڑ جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ (ابن الجزار)

بیج کا بدل ہموزن افیون ہے۔ (رازی)

بندق

عربی نام :۔ جلوز، فندق

فارسی نام :۔ بندق، بادام کوہی، بادام کشمیری، بادام گوشہ

نباتی نام :۔ Corylus avellana Linn. انگریزی نام :۔ Hazel Nut

فارسی میں اسے بندق اور عربی میں جلوز کہتے ہیں۔ (ابو حنیفہ)

بندق کے اندر سرد خشک جوہر جوز کبار یعنی اخروٹ سے زیادہ پایا جاتا ہے اسی لیے درخت بندق اس کی چھال اور پھل کو چکھنے پر کسیلا پن اخروٹ سے زیادہ محسوس ہوتا ہے اس کے علاوہ دیگر افعال و خواص اخروٹ سے ملتے جلتے ہیں۔ (جالینوس)

بندق معدے کے لیے مضر اور نامناسب ہوتا ہے اس کے سفوف کو ماء العسل کے ساتھ کھانے سے مزمن کھانسی جاتی رہتی ہے۔ بندق بریاں میں قدرے فلفل سیاہ ملا کر کھانا منضج نزلہ ہے اس کو پوست سمیت جلا کر خنزیر اور ریچھ کی پرانی چربی میں ملا کر بالخورہ پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں ایک خیال کے مطابق روغن زیتون میں پیس کر کرنجی آنکھوں والے بچوں کے سروں پر لگانے سے حدقۂ چشم اور بال دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بندق کے کھانے سے قوت باہ بڑھ جاتی ہے۔ (بقراط)

بندق میں غلظت اخروٹ سے زیادہ اور رطوبت نسبتاً کم ہوتی ہے، سخت ہونے کی وجہ سے اچھی طرح ہضم ہو جاتے پر اس سے غذائیت زیادہ ملتی ہے اور اس میں دہنیت اخروٹ سے بہت کم ہوتی ہے لیکن یہ اخروٹ سے زیادہ خفیف ہوتا ہے اس میں کسی قدر کسیلا پن موجود ہوتا ہے معدہ کے لیے مضر اور دیر ہضم ہے، صفرا کو بڑھاتا ہے۔ اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ صائم نامی آنتوں کی تکلیف

---

[1] سیاہ و سفید سے مرکب رنگ۔

کوزائل کر کے اسے قوت دیتا ہے۔ غذا سے پہلے اس کو کھانے سے سمیات زائل ہو جاتے ہیں اور غذا کے بعد انجیر و سداب کے ساتھ کھانے سے بھی بہی فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

یہ درد سر پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسہ)

لیسدار اخلاط کو ختم کرتا ہے۔ سینے و پھیپھڑے کے نفث الدم میں مفید ہے۔ (مسیح)

انجیر اور سداب کے ساتھ اس کا کھانا بچھوؤں کے کاٹے میں مفید ہے سرزمین موصل میں کچھ لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے بازوؤں سے اسے لٹکائے ہوئے تھے کہ بچھوؤں کے کاٹے میں مفید ہے۔ (طبری)

مزاج کسی قدر گرم و خشک ہے اور قے کو ہیجان میں لاتا ہے۔ (ابن سینا)

یہ اخروٹ سے زیادہ نفخ و قراقر پیدا کرتا ہے اس سے نفخ زیادہ تر زیریں حصہ شکم میں ہوتا ہے اس کا اندرونی چھلکا خاص طور سے انتہائی قابض ہوتا ہے اسی وجہ سے حبس شکم پیدا کرتا ہے چنانچہ اسے علیحدہ کر دینے پر کافی ہاضم ہو جاتا ہے۔ (اسرائیلی)

بندق معدہ سے بسرعت نیچے نہیں اترتا اور غذائیت اس میں زیادہ پائی جاتی ہے اس کا مصلح فانیذ یعنی مصری بتاشا ہے کثرت استعمال سے معدے میں کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے اس کے بعد گرم مزاج والوں کو آب گلاب اور سرد مزاج والوں کو ماء العسل پینا چاہئے۔ اگر یہ ترکیب کارآمد ہو جائے اور بندق معدے سے نیچے اتر جائے تو بہتر ہے ورنہ اس کے بعد بعض مسہل جوارشات کا استعمال لازمی ہے کھانے سے پہلے اس کے چھلکے کو الگ کر لینا چاہئے۔ (رازی)

بندق ہندی

عربی نام:- فندق ہندی، بندق ہندی، امرہنہ

فارسی نام:- بندق فارسی

اردو / ہندی نام:- ریٹھا

انگریزی نام:- Soap Nut

نباتی نام:- Sapindus trifoliatus Linn.

یہ ریٹھا ہے اور وہ اصحاب سخت غلطی پر ہیں جو اسے فوفل کہتے ہیں۔ (مولف)

اس کی گرمی بندق کی گرمی سے ملتی جلتی ہے اس کے اوپر پوست ہوتا ہے جس کے اندر گودا بندق کے

گودے سے مشابہ ہوتا ہے اہل ہند اس پر فخر کرتے ہیں کیوں کہ اس سے عجیب و غریب فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ (سعودی)

بندق ہندی بندق کے برابر ایک ناہموار پھل ہے جو ناریل کی طرح پھٹ کر اپنے دانے سے الگ ہو جاتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کا حجم تقریباً بندق کے برابر ہوتا ہے چھلکے کا رنگ خاکی، چکنا، فضار چینی کی طرح سیاہی مائل ہوتا ہے، اندرونی رنگ زرد ہوتا ہے مزاج گرم وخشک ہے سرد مزاج معدہ کے لیے مُفید اور ہضم غذا میں معاون ہوتا ہے ڈھیلے اعضاء پر لگانے سے ان میں طاقت اور مضبوطی آجاتی ہے اس کام کے لیے اس سے نمایاں فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اس کی مقدار خوراک جوشاندہ گلاب کے ساتھ دو گرام ہے اور ضمادوں میں استعمال ہونے والی ادویہ کے ساتھ ساڑھے تین گرام سے سات گرام تک ہے۔ (بالسی)

ابن بطریق نے بندق ہندی کا شمار اپنی کتاب میں سمیات کے اندر کیا ہے اس کے بالائی چھلکے کو پیس کر مسور کے برابر کھلاتے اور ڈنک لگے ہوئے جانب کے نتھنے میں ٹپکاتے ہیں۔ اس کو ۴،۵ گرام آب حشیش یعنی جواسا کے ساتھ کھلایا جاتا ہے رتیلا اور عقرب جرارہ کے کاٹے اور ڈنک لگاتے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے سمیات کو زائل کرتا ہے، موتیا بند، چوتھیا بخار، اسہال شکم، ہیضہ، خارش، آدھا سیسی اور عام درد سر میں مُفید ہے فلفل سیاہ کے ہموزن ناک میں ٹپکایا جاتا ہے لقوہ کے مریض کو اندھیرے گھر میں رکھ کر اس کی ناک میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سر چکرانے، ناک کی ریاح اور مرگی جیسے امراض کے لیے ناک میں ٹپکاتے ہیں۔ مغز، تخم بندق ہندی میں چونکہ خشونت موجود ہوتی ہے اس لیے جنون، ریح الصبیان یعنی جھوگہ کی ابتدا میں اس کی دھونی سے فائدہ ہوتا ہے سرکہ میں ملا کر لگانے سے خنازیری گلٹیاں ختم ہو جاتی ہیں پشت اور کوکھ کی ریاح میں چنے کے برابر چند روز کھلایا جاتا ہے قولنج میں مفید ہے اسہال شکم میں بقدر نخود آب تازہ کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ آنکھوں کے جالے اور دھند میں آب مرزنجوش کے ساتھ ناک میں ٹپکایا جاتا ہے۔ بھینگا پن کے لیے اثمد میں ملا کر بطور سرمہ آنکھوں میں لگایا جاتا ہے بقول علیھمان یہ اعصابی استرخاء میں بہت زیادہ مفید ہے مریض لقوہ کے ماؤف سمت کے نتھنے میں اس کے دو قطرے اور صحت مند جانب کے نتھنے میں ایک قطرہ ڈالنے سے اس کی ناک سے بہت سا بلغم خارج ہوا اور یہی عمل جب تین روز تک ہر روز ایک قطرے کے اضافہ کے ساتھ جاری رکھا گیا تو مریض صحت یاب ہو گیا۔ بقول خوز یہ فالج میں مفید ہے۔ (رازی)

اس کی جڑ چونکہ قابض ہوتی ہے اس لیے اس کو ۷ گرام شراب کے ساتھ ذات الجنب بارد، دمہ،

مزمن کھانسی اور سینے کے نفث الدم میں کھلاتے ہیں اور درد رحم میں ۷ گرام اس کا مغز کھلایا جاتا ہے اس کا فرزجہ خون حیض کو جاری کرتا اور جنین کو خارج کرتا ہے اس کا عصارہ صفرا، مرّہ سودا، بلغم اور دیگر مائیت کو تمام جسم سے دستوں کے ذریعہ بغیر کسی رکاوٹ کے نکال باہر کرتا ہے۔ چھائیں، یرقان، قولنج اور برص جیسے امراض میں مُفید ہے مقدار خوراک ــــــــ ½ ۱ ہے۔ شراب ــــــــ شیریں و سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال قطر اسالیون، دوقو اور سقمونیا کے ساتھ مسہل ثابت ہوتا ہے اس مقصد کے لیے سقمونیا کی مقدار خوراک ۲ گرام ۲۵ ملی گرام باقی دواؤں کی ۷ گرام ہے۔ اسے ۷ گرام کوٹ کر شراب شیریں یا سکنجبین میں ڈال کر ایک طویل مدت تک چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر اسی شراب یا سکنجبین میں مسور یا جو ملا کر مُرغ کے گوشت کے ساتھ پکایا جاتا اور پتلے شوربے میں سقمونیا ملا کر ۷ گرام پلایا جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ ذکر کی ایستادگی کے لیے ریٹھا سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور مداومت کے ساتھ کھاتے رہنے سے ضعف باہ کے مایوس مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

جڑی بوٹیوں کو تلاش کرنے والے اندراس نامی شخص کا خیال ہے کہ اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی البتہ چھلکوں پر سیاہ رنگ کے صلیبی نشانات پائے جاتے ہیں جب کوئی انسان ان پھلوں کو درخت سے توڑتا ہے تو اسے فوراً مرگی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور جب تک کہ یہ پھل ہاتھوں سے گر نہیں جاتے بدستور عارضہ باقی رہتا ہے ہاتھوں سے چھوٹ جانے کے بعد مریض از خود صحت یاب ہو جاتا ہے اور اکثر توڑنے والوں کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو مرگی کا عارضہ نہ ہو وہ اس سے پرہیز کریں جہاں پر یہ پودا اُگتا ہے وہاں کے لوگ اس پھل کو کھاتے بھی ہیں۔ (مجہول)

بُنک

یونانی نام :۔ سعفتن

سعفتن، اسے ہندوستان سے لایا جاتا ہے چھلکوں سے مشابہ ایک دوا ہے۔ درخت توت کے چھلکوں مشابہ ہوتی ہے خوشبودار ہونے کی وجہ سے اس کی دھونی دی جاتی ہے اور اسے دھونی کی مرکب دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ رحم کے مُنہ کے بند ہو جانے کی وجہ سے عارض ہونے والی خشکی میں اس کی دھونی مفید ہے
(دیسقوریدوس)

بنک زیادہ تر یمن کے وادی عوسجہ میں پیدا ہوتا ہے یہ وادی زبید اور عشر میں بطور حد فاصل

مزمن کھانسی اور سینے کے نفث الدم میں کھلاتے ہیں اور درد رحم میں ۷ گرام اس کا مغز کھلایا جاتا ہے اس کا فرزجہ خون حیض کو جاری کرتا اور جنین کو خارج کرتا ہے اس کا عصارہ صفرا، مرّہ سودا، بلغم اور دیگر مائیت کو تمام جسم سے دستوں کے ذریعہ بغیر کسی رکاوٹ کے نکال باہر کرتا ہے۔ جھائیں، یرقان، قولنج اور برص جیسے امراض میں مفید ہے مقدار خوراک $\frac{1}{2}$ ۱ ہے۔ شراب شیریں و سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال قطرا سالیون، دوقو اور سقمونیا کے ساتھ مسہل ثابت ہوتا ہے اس مقصد کے لیے سقمونیا کی مقدار خوراک ۲ گرام ۴۲۵ ملی گرام باقی دواؤں کی ۷ گرام ہے۔ اسے ۷ گرام کوٹ کر شراب شیریں یا سکنجبین میں ڈال کر ایک طویل مدت تک چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر اسی شراب یا سکنجبین میں مسور یا جو ملا کر مرغ کے گوشت کے ساتھ پکایا جاتا اور پتلے شوربے میں سقمونیا ملا کر ۷ گرام پلایا جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ ذکر کی ایستادگی کے لیے ریٹھا سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور مداومت کے ساتھ کھاتے رہنے سے ضعف باہ کے مایوس مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

جڑی بوٹیوں کو تلاش کرنے والے اندراس نامی شخص کا خیال ہے کہ اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی البتہ چھلکوں پر سیاہ رنگ کے صلیبی نشانات پائے جاتے ہیں جب کوئی انسان ان پھلوں کو درخت سے توڑتا ہے تو اسے فوراً مرگی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور جب تک کہ یہ پھل ہاتھوں سے گر نہیں جاتے بدستور عارضہ باقی رہتا ہے ہاتھوں سے چھوٹ جانے کے بعد مریض ازخود صحت یاب ہو جاتا ہے اور اکثر توڑنے والوں کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو مرگی کا عارضہ نہ ہو وہ اس سے پرہیز کریں جہاں پر یہ پودا اُگتا ہے وہاں کے لوگ اس پھل کو کھاتے بھی ہیں۔ (مجہول)

بُنک

یونانی نام: سعفتن

سعفتن، اسے ہندوستان سے لایا جاتا ہے چھلکوں سے مشابہ ایک دوا ہے۔ درخت توت کے چھلکوں سے مشابہ ہوتی ہے خوشبودار ہونے کی وجہ سے اس کی دھونی دی جاتی ہے اور اسے دھونی کی مرکب دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ رحم کے منہ کے بند ہو جانے کی وجہ سے عارض ہونے والی خشکی میں اس کی دھونی مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

بنک زیادہ تر یمن کے وادی عوسجہ میں پیدا ہوتا ہے یہ وادی زبید اور عشر میں بطور حد فاصل

واقع ہے۔ (ابو حنیفہ)

خوشبودار دوا ہے ایک قول کے مطابق یمن کے اندر درخت ام غیلان کی جڑ سے چھوٹتی ہے قابض ہے مزاج سرد و خشک ہے اس کا لیپ اعضار کو طاقت دیتا، پسینہ کو روکتا ہے اور جسم کو خوشبودار بناتا ہے۔ (ابن رضوان)

سب سے عمدہ زرد رنگ کا، میٹھا اور ہلکی خوشبو والا ہوتا ہے سفید وزنی قسم کا مزاج پہلے درجہ میں گرم وخشک ہے جلد کو صاف رطوبت کو جذب اور چونے کی بو کو زائل کرتا ہے۔ (ابن سینا)

ملطف ہے اس کا کھانا یا لگانا بارد مزاج معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے۔ (مجوسی)

بنتومہ

اندلسی نام:۔ بنتومہ

عربی نام:۔ ذرق الطیر، خرقطان، رقعہ فارسیہ

شامی نام:۔ عتم

ہمارے یہاں اندلس کے ماہرین نباتات اس پودے کو اسی نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اسے رقعہ فارسیہ، ذرق الطیر بھی کہا جاتا ہے ملک شام اور خاص طور سے ہمارے شہر بلس میں بھی اسی نام سے متعارف ہے ملک شام میں شوبک کے باشندے اسے عتم کے نام سے پہچانتے ہیں۔ اس کے پھل کو جب روغن زیتون کے ساتھ پیسا جاتا ہے تو رنگ گہرا سرخ ہوجاتا ہے اور زیت عتم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ زیتون بادام اور ناشپاتی کے درختوں پر پایا جاتا ہے جس درخت پر یہ پیدا ہوتا ہے کشوث یعنی آکاس بیل کی طرح اسے نقصان پہنچاتا ہے۔ (مؤلف)

درخت زیتون پر از خود پیدا ہوتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پرندہ جب درخت زیتون پر اس کے بیجوں کی بیٹ کر دیتا ہے تو یہ پیدا ہوتا ہے اس کے پتے زیتون کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ سبز زیادہ گول، اور زیادہ سخت ہوتے ہیں، ٹہنیاں لمبی، سبز اور گرہ دار ہوتی ہیں بیج سرخ ہوتے ہیں اس کا مزاج سرد ہے قبض اور خشکی پیدا کرتا ہے اس کی تلخی اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اجزار ایک دوسرے سے مشابہ نہیں ہوتے تاہم سردی وخشکی غالب ہوتی ہے اس کا پانی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے جوڑنے میں مفید

ہے نفث الدم اور عضلات کے موچ میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن حسان)

ہموزن گل ارمنی کے ساتھ کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے انجیر کے ساتھ جوش دے کر پینے سے کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے۔ (غافقی)

قرطہ[1] کے مریض کا سر مونڈانے کے بعد اس پر چونا، نمک، اور پیشاب اچھی طرح مل کر لگا کر اس کے سوکھے ہوتے پتّوں کا سفوف اوپر سے چھڑکنا مفید اور مجرّب ہے۔ (شریف)

بنات وردان

یونانی نام:۔ سلفی

عربی نام:۔ بنات وردان، صرصور کبیر

سلی، اس کے جرم کو روغن زیتون میں پیس کر یا پکا کر کان میں ٹپکانے سے کان کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

روغن زیتون، موم اور زردئی بیضہ مرغ میں اچھی طرح ملا کر لگانے سے پیشاب اور خون حیض جاری ہوجاتا اور جنین خارج ہوجاتا ہے درد گردہ و رحم میں تسکین ہوتی ہے، اور گردہ و مثانہ کی سختی تحلیل ہوجاتی ہے قروحِ مانہ کے ساتھ بواسیر میں مفید ہے نافض یعنی لرزہ اور کیڑوں مکوڑوں کی سمیات میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اسے کوٹ کر لگانے سے مالنکونیا یعنی پنڈلیوں کے زخموں کو خاصا فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

بنات الرعد

عربی میں اسے "کماۃ" کہتے ہیں حرف کاف کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔ جب بجلی چمکتی ہے تو یہ پودا اگتا ہے اسی لیے اس کا نام "بنات الرعد" ہے۔

---

[1] پورے سر کے بال گر جانا۔

بنات النار

بقول بصری یہ" انجرہ "ہے اسے قریص اور خربق بھی کہا جاتا ہے۔ انجرہ کا ذکر میں نے الف کے عنوان میں کر دیا ہے۔

بنجنکسروان

لسان العصافیر کا یہ فارسی نام ہے جسے ہم حرف لام کے عنوان میں بیان کریں گے۔

بہار

فارسی نام:۔ بہار، گل گاؤ چشم
عربی نام:۔ خبز الغراب۔ احداق المرضیٰ
بربری نام:۔ املال
دیگر نام:۔ مقارجہ، اقحوان زرد، بابونہ گاؤ
یونانی نام:۔ اورلون العلمن
سریانی نام:۔ عین اعلی
نباتی نام:۔ Anthemis valentina

بعض اصحاب کے نزدیک یہ" اقحوان زرد" ہے جسے ہمارے یہاں اندلس کے ماہرین نباتات" مقارجہ" کے نام سے جانتے ہیں اور بربری میں اسے" املال" کہا جاتا ہے۔ ہمارے اندلس کے عوام اسے"خبز الغراب" بھی کہتے ہیں۔ (مؤلف)

اس کا یونانی نام" اورلون العلمن" ہے جس کے معنی گاؤ چشم کے ہیں اس کی ٹہنیاں نازک اور پتے برگ رازیانج (سونف) سے مشابہ ہوتے ہیں، پھول زرد گل بابونہ سے بڑے اور آنکھوں سے ملتے جلتے ہیں چنانچہ یہی اس کی وجہ تسمیہ بھی ہے جس جگہ کوڑا وغیرہ موجود ہوتا ہے، وہاں یہ پودا اگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا پھول گل بابونہ سے کافی بڑا ہوتا ہے حدت اور تیزی بھی اس ہیں گل بابونہ سے زیادہ ہوتی ہے اسی لیے یہ نسبتاً زیادہ محلل ہوتا ہے پگھلی ہوئی موم اور روغن کے ساتھ اس کا لیپ سخت ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

اس کے پھولوں کو قیروطی میں پیس کر لگانے سے اعضاء کی سختی اور بلغمی ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یرقان کے مریض جب اسے حمام میں نہانے کے بعد کھاتے ہیں تو صفراوی مادہ بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے اور رنگ نکھر جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک پودا ہے جسے فارسی میں گاؤچشم کہا جاتا ہے۔ اس کے پھول زرد اور وسط میں سرخ گل بابونہ سے دبیز ہوتے ہیں مزاج دوسرے درجہ میں گرم اور اول میں خشک ہے سر کی فاسد ریاح میں ان کے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کی چھوٹی وضع والی قسم کو ملک شام میں "عین الجمل" کہا جاتا ہے اس کی خشک کلیوں کے سفوف کو سرمہ میں ملا کر لگانے سے آنکھوں کی دھند صاف ہو جاتی ہے، طبقات چشم کو توانائی ملتی ہے بینائی کو فاسد کرنے والا آنکھوں کا پانی زائل ہو جاتا ہے اور بینائی تیز ہو جاتی ہے زخموں کے نشانات کی وجہ سے پیدا ہونے والا جالا صاف ہو جاتا ہے۔ (تمیمی)

بہج

اس کو "مستعجلہ" بھی کہتے ہیں مشہور و معروف دوا ہے اس کا تذکرہ حرف میم کے عنوان میں آئے گا
(غافقی)

بہمن

عربی نام :۔ بہمن

اردو/ ہندی نام :۔ اسگندولایتی **انگریزی نام :۔** haematodes M.

نباتی نام :۔ Centaurea behen Linn. & Salvia

سرخ و سفید اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اور دونوں کا شمار جڑوں میں ہوتا ہے چھوٹی گاجر کے برابر

بٹی ہوئی اور ٹیڑھی ہوتی ہیں سرخ قسم کا پوست زیادہ سُرخ سیاہی مائل اور اندرونی حصہ بیرونی سے کم سُرخ ہوتا ہے سفید قسم کے بیرونی اور اندرونی دونوں حصّے سفید ہوتے ہیں اس کی دونوں قسمیں خوش ذائقہ اور لیسدار ہوتی ہیں دونوں قسموں میں کسی قدر خوشبو پائی جاتی ہے سرزمین "آرمینیہ" و "خراسان" سے لائی جاتی ہیں دونوں کا شمار نقرس کی دواؤں میں ہوتا ہے۔ (اسحق بن عمران)

خشبی ٹکڑا یا بٹی ہوئی، سوکھی اور شکن دار جڑیں ہیں سُرخ وسفید اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں مزاج دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے بدن کو فربہ بناتی اور قلب کو طاقت دیتی ہیں، خفقان میں مفید ہیں اور منی کو نمایاں طور پر بڑھاتی ہیں۔ (ابن سینا)

سرخ و سفید اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں سُرخ قسم میں حرارت زیادہ پائی جاتی ہے دونوں قسمیں سدّوں کو کھولتی اور لطافت پیدا کرتی ہیں اور ان کی قبض و لطافت پیدا کرنے والی قوتیں قلب کو طاقت دینے میں بالخاصہ معاون ہیں۔ (ابن سینا ادویہ قلبیہ)

بہمن کی دونوں قسمیں دوسرے درجہ میں گرم ہیں ان میں رطوبت پائی جاتی ہے یہ منی کو بڑھا کر باہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ (مسیح)

بہمن سرخ کا مزاج گرم ہے یہ قوت باہ میں ہیجان پیدا کرتا ہے۔ (رازی)

اس کا بدل ہموزن تودری اور نصف وزن لسان العصافیر (اندرجو) ہے۔ (رازی کتاب الابدال)

بہمی

ہندی نام: بر بھمی

ایک پودا ہے جس کے پتے جو کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چھوٹے اور پتلے ہوتے ہیں اس کے خوشے شیلم کے خوشوں سے ملتے جلتے ہیں ٹہنیوں کی لمبائی چھ انگشت ہوتی ہے جو جڑ کے ارد گرد نکلتی ہیں سات خوشے یا پھل ان میں لٹکے ہوتے ہیں آباد مقامات اور تازہ مٹی کی سطحوں پر یہ پودا اُگتا ہے اس پودے کو شراب قابض کے ساتھ کھانے سے "نزف الدم"، اسہال شکم اور کثرت سے پیشاب آنے کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ گہرے سُرخ رنگ میں کپڑے کے ایک ٹکڑے کو رنگنے کے بعد اس میں باندھ کر گلے میں لٹکانے سے تمام اعضاء سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بہراتج

اسے "رنف" اور "خلاف بلخی" بھی کہا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس کا درخت کسی قدر بڑا اور بیج سُرخ ہوتے ہیں اس کی دوسری قسم سرخ ہوتی ہے جس میں صرف ایک ہی بیج ہوتا ہے۔ دونوں قسمیں خوشبو دار ہوتی ہیں۔ (ابوحنیفہ)

یہ درخت بلخیہ کا پھول ہے۔ (تمیمی)

بلخیہ کو حرف بار کے عنوان میں بیان کر چکا ہوں۔ (مؤلف)

بہرم و بہرمان

ابوحنیفہ کا کہنا ہے کہ یہ عصفر (کسم) ہے اور عصفر کو حرف عین کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

بہش

اندلسی نام :۔ حرکہ، شوبر

دیگر نام :۔ بہش

بلوط کی ایک قسم ہے اور عفص (مازو) سے مشابہ ہوتی ہے۔ درحقیقت نہ یہ مازو ہے اور نہ بلوط اندلس کے عوام اسے "شوبر" اور "حرکہ" بھی کہتے ہیں اس کے پھل موٹے سیاہ، چھوٹے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں جسے "راتینج" کہتے ہیں اور اس کا یونانی نام برنیس ہے۔ گائے اور دوسرے چوپائے اسے چرتے ہیں۔ ابوحنیفہ کا کہنا ہے کہ یہ "تہش" ہے اور اسے "رطب المقل" بھی کہا جاتا ہے اور زبیر بن بکار کا کہنا ہے کہ مقل جب تروتازہ اور خام حالت میں ہوتا ہے تو اسے "نہش" کہتے ہیں۔

بہق الحجر

عربی نام :۔ بہق الحجر، حزاز الصخر، جوز جندم

اسرائیلی وغیرہ اسے "جوز جندم" کہتے ہیں اور اسے "حزازالصخر" بھی کہا جاتا ہے جو زیادہ صحیح ہے۔

بوزیدان

عربی نام :۔ بوزیدان
یونانی نام :۔ بولوزیون
فارسی نام :۔ بوزدان
ہندی نام :۔ ستاوری نباتی نام :۔ Orchis morio Linn.

سفید بہمن کی طرح سفید رنگ کی سخت جڑیں ہیں جن سے نقرس اور وجع المفاصل میں فائدہ ہوتا ہے اور جنھیں ہندوستان سے ہمارے یہاں لایا جاتا ہے یہ بہت کم استعمال کی جاتی ہیں اور انھیں بارہا میں نے اپنے یہاں بھی دیکھا ہے۔ (سلیم بن حسان[1])

یہ دوا "مستعجلہ" کی ایک قسم ہے مزاج تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے سرد امراض میں اس سے فائدہ ہوتا ہے گاڑھے اخلاط کی مصلح ہے۔ (ابن رضوان)

موٹی، سفید اور بہت زیادہ لکیروں والی ستاوری سب سے عمدہ ہوتی ہے۔ پتلی، انتہائی چکنی اور برائے نام سفید خراب ہوتی ہے۔ اس کی افادیت بہت کم ہے۔ (ابن ماسویہ)

نقرس اور وجع المفاصل میں سورنجان کی طرح مفید ہے۔ اس کا مزاج گرم ہے اور یہ دوا قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ (حبیش)

اس کا مزاج گرم ہے اور یہ دوا منی کو بڑھاتی ہے، صفرا کو دستوں کی راہ خارج کرتا اور خصیوں کو نقصان پہنچانا اس کی خاصیت میں داخل ہے خردل (رائی) اس کی مصلح ہے بمقدار خوراک سات گرام ہے۔ نئی ستاوری سب سے عمدہ ہوتی ہے۔ (ماسرجویہ)

بلغمی خلطوں سے پیدا ہونے والے مرضوں میں مفید ہے اور اعصاب کو بلغم سے صاف کرتی ہے۔ (مجوسی)

---

[1] ایک دوسرے نسخے میں اسحٰق بن سلیمان ہے۔

زہروں میں مفید ہے۔ (ابن سینا)

بوش دربندی

فارسی نام :۔ بوش دربندی

پورے پودے کو کوٹنے کے بعد شیاف بنایا جاتا ہے۔ اس پودے کو گرم ورموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ملین ہے سردی پیدا کرتا ہے گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مرض نقرس میں اس کا لگانا مفید ہے۔ مزاج پہلے درجہ کے آخر میں سرد و خشک ہے۔ (ابن ہزاردار)

برگ حنا سے مشابہ ایک چھوٹے درخت کے پتوں کا عصارہ ہے اس درخت کے تازہ پتوں کو کوٹنے کے بعد سکھا کر حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے۔ (ابن رضوان)

شہر آرمینیہ کے شیاف جزری کو آب مکو میں ملا کر حمول کرنے سے نقرس میں حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی کتاب النقرس)

شہر آرمینیہ سے اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ (ابن سینا)

بوصیر

عربی نام :۔ بوصیر

دیگر نام :۔ حوران، بربیہ، شوکران الحوت

بربری نام :۔ اقمعن

یونانی نام :۔ فلومس

نباتی نام :۔ Phlomis fruticosa

اسے "حوران" کہا جاتا ہے اور ہمارے یہاں اندلس کے عوام اسے عام طور سے "بربیہ" کہتے ہیں جو غالباً لاطینی نام ہے اور وہاں کے لوگ اسے "شوکران الحوت" بھی کہتے ہیں بربری زبان میں اسے "اقمعن" کہا جاتا ہے اس کی جڑ کے پوست کو اطبائے شام ماہی زہرج کے ساتھ مفاصل کی دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ (موتف)

قلومس اس کا یونانی نام ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم کے پتے سفید اور دوسری قسم کے سیاہ ہوتے ہیں سفید پتوں والے بوصیر کی ایک قسم نر اور ایک مادہ ہوتی ہے قسم مادہ کے پتے کرم کلہ کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چوڑے سفید اور روئیں دار ہوتے ہیں ٹہنیاں بھی روئیں دار اور ایک ہاتھ سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ پھول سفید زردی مائل اور بیج سیاہ ہوتے ہیں جڑ لمبی اور ایک انگشت موٹی ہے آب و گیاہ میدانوں میں پتھریلے مقامات پر پیدا ہوتی ہے۔ مزہ کسیلا ہوتا ہے۔

نر کے پتے بھی سفید لمبے اور مادہ کے پتوں سے زیادہ باریک ہوتے ہیں ٹہنیاں بھی نسبتاً پتلی ہوتی ہیں سیاہ پتوں والا بوصیر سفید سے جداگانہ ہے اس میں سیاہی کافی پائی جاتی ہے اور اس کے پتے بھی نسبتاً چوڑے ہوتے ہیں۔ باقی سبھی حالات میں دونوں یکساں ہیں۔ اسی سے ملتا جلتا ایک اور پودا جسے "قلومس بری" کہا جاتا ہے جس کی ٹہنیوں کی لمبائی تقریباً عام درخت کی ٹہنیوں کے برابر پتے پودہ "اسفافس" کے پتوں سے مشابہ اور ٹہنیوں پر فراسیون کی طرح ایک گول چیز پائی جاتی ہے اس کے پھول زرد سفیدی مائل ہوتے ہیں۔ بوصیر ہی کی قسم کا قوتوس نامی ایک دوسرا پودا جس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ دو قسمیں روئیں دار اور زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ان دونوں کے پتے گول ہوتے ہیں تیسری قسم کو "لحسطس" کہا جاتا ہے اور کچھ لوگ اسے "بروالس" بھی کہتے ہیں۔ اس میں دبیز اور روئیں دار پتے کم و بیش تین یا چار موجود ہوتے ہیں اور ہاتھوں میں چپکنے والی رطوبت بھی اس میں پائی جاتی ہے اسے چراغ کی بتیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بوصیر کی پہلی دونوں قسموں کے مزے میں قبوضیت ہوتی ہے اسی لیے سیلان والے امراض میں مفید ہیں۔ کچھ لوگ دانتوں کے درد میں اس کے جوشاندے سے کلی کرتے ہیں اس کی سبھی قسموں کے پتے عام طور سے اور سنہرے پھولوں والی قسم کے پتے جن سے بالوں کو سرخ بنایا جاتا ہے خاص طور سے محلل ہوتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اس کی پودے کی تمام قسمیں اعتدال کے ساتھ جلا اور خشکی پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

پہلی دونوں قسموں کی جڑیں چونکہ قابض ہوتی ہیں اس لیے جب انھیں ایک کعب کی مقدار شراب کے ساتھ کھلایا جاتا ہے تو اسہال میں فائدہ ہوتا ہے۔ مزمن کھانسی اور عضلات کے ٹوٹ جانے میں اس کا جوشاندہ مفید ہے۔ اس کو دانتوں پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے۔

قلومس بری نامی سنہرے پھولوں والا پودا جس سے بالوں کو رنگا جاتا ہے اس کو جس مقام پر رکھ دیا جاتا ہے اس مقام پر جھینگر اکٹھا ہو جاتے ہیں۔

اس کے پھولوں کو پانی میں پکا کر بلغمی ورموں اور آنکھوں کے گرم ورموں اور شراب وشہد میں ملا کر "سقاقلس" نامی پھوڑوں میں لگایا جاتا ہے۔ سرکہ میں ملا کر لگانے سے خراج کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بچھو کے کاٹے میں مفید ہے قلومس کی قسم نر سے بنایا گیا ضماد آگ سے جلے ہوتے کے لیے نفع بخش ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مادہ قلومس کے پتوں کو ہمراہ انجیر پوٹلی باندھ کر رکھنے سے دیمک نہیں لگتی۔ (دیسقوریدوس)

بونیون

یونانی نام :۔ بونیون، انیطون، انطیون

نباتی نام :۔ Pimpinella dissecta

کچھ لوگ اسے "انیطون" کہتے ہیں ایک پودا ہے جس کا تنہ چوکور کسی قدر لمبا اور بقدر انگشت موٹا ہوتا ہے۔ پتے برگ کرفس سے مشابہ مگر دھنیا کے پتوں کی طرح اس سے بہت زیادہ نازک ہوتے ہیں پھول سویا کے پھولوں سے مشابہ اور بیج "بزرالبنج" سے زیادہ زرد اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کا مزاج گرم ہے انتہائی حرارت کی وجہ سے پیشاب لاتا ہے۔ (جالینوس)

اس کے بیج حرارت پیدا کرتے، پیشاب لاتے اور مشیمہ کو خارج کرتے ہیں، درد طحال، درد گردہ ومثانہ میں مفید ثابت ہوتے ہیں انہیں تازہ یا سکھانے کے بعد جڑوں اور ٹہنیوں سمیت عصارہ نکال کر ماءالعسل کے ساتھ کھلایا جاتا ہے۔ بونیون ہی سے ملتی جلتی ایک اور روئیدگی ہے جسے "سطرنیون" کہا جاتا ہے اس کی لمبائی تین بالشت ہوتی ہے یہ جزیرۂ مسافریطی میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے بونیون سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

"سطرنیوں" اور بونیون میں حرارت یکساں پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

چار مٹھی بونیون کو پانی کے ساتھ کھانے سے آنتوں کا مروڑ، قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا اور درد پہلو جاتا رہتا ہے۔ شراب اور نمک میں ملا کر نیم گرم لگانے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بولوغالین

یونانی نام :۔ بولوغالین

نباتی نام :۔ Astragalus (Spp)

بوبوغالبین یونانی نام ہے جس کے معنی دودھ بڑھانے والے کے ہیں۔ (مولف)

ایک پودا ہے جس کا تنہ ایک بالشت کے برابر پتے مسور کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ کسیلا ہوتا ہے۔ ایک خیال کے مطابق اس پودے کو کھانے سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک پودا ہے جس کے پتے اعتدال کے ساتھ قابض ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسے کھانے سے دودھ پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا مزاج گرم وتر ہے۔ (جالینوس)

بولامونیون

یونانی نام :۔ بولامونیون، قیبلاطاریون، حلیدوباس

نباتی نام :۔ Polemonium coeruleum

کچھ لوگ اسے "قیبلاطاریون" اور "حلیدوس" کہتے ہیں ایک پودا ہے جس کی ٹہنیاں چھوٹی اور باریک شاخ درشاخ ہوتی ہیں پتے سداب کے پتوں سے کسی قدر بڑے اور لمبے "برسیان دارو" یعنی عصی الراعی یا پودینۂ نہری (جس کا یونانی نام فلاسی ہے) کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں کے سروں پر گول گھنڈیوں سے مشابہ ایک چیز پائی جاتی ہے جس میں سیاہ بیج موجود ہوتے ہیں۔ جڑیں ایک ہاتھ لمبی "سطرونیوں" نامی پودے کی جڑوں کی طرح سفیدی مائل ہوتی ہیں۔ یہ پودا پہاڑوں اور ناہموار مقامات پر پیدا ہوتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

اس کے اندر لطافت اور خشکی پیدا کرنے کی قوت پائی جاتی ہے اسی لیے کچھ لوگ اس کی جڑ کو کولھے کے درد، صلابت طحال اور آنتوں کے زخموں کے مریضوں کو شراب کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ (جالینوس)

آنتوں کے زخموں اور کیڑوں مکوڑوں کی سمیت میں اس کی جڑ کو شراب کے ساتھ اور عرق النسا و عسرالبول میں پانی کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ طحال کے زخموں میں سرکہ کے ساتھ اس کی مقدار خوراک ۵ پر ۳ گرام ہے۔ بچھو کے کاٹے میں اس کی جڑ کو گلے میں باندھتے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس انسان کے گلے میں یہ لٹکی ہوتی ہے بچھو اس کے قریب نہیں جاتا اور اگر کاٹ لے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا نیز اس کی جڑ کو چبانے سے دانتوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بوئوغاناطن

یونانی نام :۔ بوئوغاناطن

نباتی نام :۔ Convallaria polygonation

بوئوغاناطن اس کا یونانی نام ہے اور اس کے معنی بہت سی گرہوں والے کے ہیں۔ (مؤلف)

پہاڑوں میں پیدا ہونے والی ایک روئیدگی ہے ایک ہاتھ سے زیادہ لمبی ہوتی ہے پتے غار (باہستان) کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چوڑے اور زیادہ چکنے ہوتے ہیں، مزہ کسی قدر قبضیت کے ساتھ انار اور بہی کے مزہ سے ملتا جلتا ہے۔ جن جگہوں سے اس کی پتیاں نکلتی ہیں انھیں مقامات پر انتہائی سفید پھول بھی بکثرت نکلتے ہیں اس کی جڑ سفید لمبی اور ایک انگشت موٹی ہوتی ہے جس میں بہت سی گرہیں اور روئیں موجود ہوتے ہیں بو ناگوار ہوتی ہے زخموں میں اس کا لگانا مفید ہے چہرے کے چھائیں جیسے داغ دھبوں کو ختم کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس دوا کے مزے اور قوت میں کسی قدر قبض، حرافت یعنی تیزی، حدت و ناگواری اور بدمزگی موجود ہوتی ہے۔ اس لیے اس کی صفات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور اسی لیے بہت سے امراض میں یہ دوا مفید نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود کچھ لوگ چوٹ کے مقامات پر بطور ضماد اس کی جڑ کو اور کچھ لوگ چہرے کی چھائیں صاف کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بولوقیتمن

یونانی نام :۔ بولوقیتمن

بولوقیتمن یونانی نام ہے جس کے معنی بڑے سروں والے کے ہیں۔ (مؤلف)

ایک چھوٹا پودا ہے جسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے اس کے پتے "اوریغانس" (لوف صغیر) کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں علک (گوند) کی طرح اس کے پھل کثرت کے ساتھ موجود ہوتے ہیں جن کی شکل "علیجن[1]" کے پھلوں جیسی ہوتی ہے پھلوں کا کوئی خوشہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں چھوٹی چھوٹی گھنڈیاں ہوتی ہیں

---

[1] علیجن پودینہ صحرائی۔

ان کی خوشبو کافی تیز ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اسی لیے چوٹ کے مقامات پر اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ زخموں کو سکھاتا ہے اس لیے تازہ یا سکھا کر اس کا لگانا مفید ہوتا ہے پانچ روز تک اس کے ضماد کو نہیں چھڑانا چاہیئے قطرہ قطرہ پیشاب کے آنے اور عضلات کی چوٹ میں شراب کے ساتھ اسے کھایا جاتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

بورق

عربی نام:۔ بورق

فارسی نام:۔ بورہ

دیگر نام:۔ پا بڑی لون **انگریزی نام:۔** Borax

اس کی مختلف قسمیں ہیں اور نمک کی طرح اس کے بہت سے معدن پائے جاتے ہیں ان میں سے ایک قسم کا معدن آب جاری ہے پانی سے نکالنے کے بعد اس میں سختی آجاتی ہے۔

دوسری قسم کا معدن پتھر ہے۔ یہ سرخ و سفید گرد خوردہ اور بہت سے رنگ کا ہوتا ہے۔ نطرون کا شمار اگرچہ بورق ہی کی جنس میں ہوتا ہے لیکن افعال و خواص میں یہ بورق سے جداگانہ ہوتا ہے۔

(ارسطاطالیس)

بورق کی بہت سی قسمیں ہیں ایک قسم کے بورق کو بورق ارمنی کہا جاتا ہے جسے شہر ارمینیہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور دوسری قسم نطرون ہے جسے مضافات ارمینیہ سے لایا جاتا ہے جس کی سرخ و سفید دو قسمیں ہوتی ہیں معدنی نمک سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کا مزہ ترشی و شوریت کے بین بین ہوتا ہے۔

(اسحق بن عمران)

بعض اطبار کا کہنا ہے کہ بورق کی مصنوعی اور غیر مصنوعی دو قسمیں ہیں غیر مصنوعی معدنی ہوتا ہے ارمنی اور مصری۔ ان کی دو قسمیں ہیں قسم ارمنی نسبتاً زیادہ عمدہ ہے لیکن یہ ہمارے یہاں دستیاب نہیں ہوتی اور بورق مصری کو ہمارے یہاں کثرت سے لایا جاتا ہے اس کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کو نطرون کہا جاتا ہے یہ سرخی مائل حجری نمک ہے جس کے مزے میں کسی قدر تلخی کے ساتھ شوریت ملی ہوتی ہے جو اس کے انتہائی

گرم ہونے کی دلیل ہے اور دوسری قسم بورق خبنر کے نام سے متعارف ہے کیوں کہ مصر کے نان پز پانی میں گھول کر پکانے سے پہلے روٹیوں پر لگاتے ہیں جس کی وجہ سے روٹیاں پُر رونق اور نمکین ہو جاتی ہیں مصنوعی بورق جسے ہمارے یہاں نطرون کہا جاتا ہے ایک سخت قسم کا نمک ہے جو قاطع اور مجلی ہوتا ہے۔ زجاج (شیشہ) اور رصاص (سیسہ) کو باہم ملانے کے بعد آگ میں بھون کر بنایا جاتا ہے۔

رازی اپنی کتاب "المدخل التعلیمی" میں لکھا ہے کہ بورق کی قسموں میں ایک قسم "بورق صاغہ" بھی ہے جس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور مزے میں شوریت پائی جاتی ہے۔ ایک دوسری قسم بورق زبدی کے نام سے متعارف ہے جو سب سے عمدہ اور تیز ہوتی ہے جس کی رنگت میں سرخی اور چمک پائی جاتی ہے۔ بورق کی ایک اور قسم جسے "بورق غرب" کہا جاتا ہے یہ قسم اجزائے درخت بورق سے بنائی جاتی ہے اس کی ایک قسم "تنکار" بھی ہے جس کے افعال و خواص معلوم نہیں۔ (ابن وافد)

بورق کی عمدہ قسم وہ ہے جو ہلکی سُرخ سفیدی مائل اور اسفنج کی طرح سوراخ دار ہوتی ہے "لیبرو یا" کے شہروں میں "فوفور" نامی مقام کا بورق ان مذکورہ صفات کا حامل ہوتا ہے۔ بورق کی وہ قسم جسے "افرونطون" کہا جاتا ہے جس کے معنی "زبدالنطرون" کے ہیں بعض اصحاب کے خیال میں یہی بورق ارمنی ہے سب سے عمدہ بورق وہ ہوتا ہے جو انتہائی ہلکا آسانی سے ٹوٹ جانے والا بنفشئی شکل میں زبد یعنی مسکہ سے مشابہ اور شہر "قیلادیقیا" کے بورق کی طرح چبھن پیدا کرتا ہے۔ ملک مصر اور "قادنا" شہروں کے "تقسیا" مقام کا بورق اس سے کم اچھا ہوتا ہے (دیسقوریدوس)

بورق افریقی جو بورق زبدی کے نام سے مشہور ہے۔ اور "زبدالبورق" کا امتیازی فرق یہ ہے کہ "زبدالبورق" ایک مجفف دوا ہے جس کا رنگ اسیوس سے حاصل شدہ "زہرۃ الحجر" (حزاز الصخر) کی طرح گرد خورہ نہیں ہوتا بلکہ دیکھنے میں گیہوں کے آٹے کی طرح سفید معلوم ہوتا ہے اور "بورق زبدی" گیہوں کے آٹے کی طرح متخلخل نہیں بلکہ ٹھوس ہوتا ہے لوگ روزانہ حمام میں اپنے جسموں کو دُھلنے کے لیے استعمال کرتے ہیں کیوں کہ یہ مجلی ہوتا ہے اسی لیے میل اور پھنسیوں کی رطوبت صدید یہ کو صاف کر دیتا ہے اسی لیے اطبا اسے بہت سی محلل ادویہ میں شامل کرتے ہیں بورق اور زبدالبورق قوت اور مزاج کے اعتبار سے یکساں ہیں مگر بورق کے مزاج میں لطافت پائی جاتی ہے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ بورق کی قوت نمک اور بورق افریقی کی قوت کے بین بین ہے بایں صورت کہ بورق افریقی میں صرف قوت جلار اور نمک میں قوت قبض پائی جاتی ہے۔ جبکہ بورق میں مذکورہ بالا دونوں قوتیں بیک وقت موجود ہوتی ہیں۔ لیکن سکوڑنے والی قوت اس میں برائے نام اور جلار پیدا کرنے والی قوت

کثرت سے پائی جاتی ہے۔ سوختہ کرنے کے بعد بورق افریقی کی طرح لطافت پیدا کرتا ہے اور بر بنائے لطافت نفس و مجفف بھی ہوتا ہے بدن انسانی پر اس کا استعمال گاڑھے اور لیسدار خلطوں کو لطیف بناتا اور اس کی غلظت کو ختم کر دیتا ہے اپنی اس مخصوص صفت میں یہ نمک سے بھی زیادہ موثر ہے جب تک انتہائی ضرورت پیش نہ آجائے بورق افریقی کسی انسان کو نہیں کھلانا چاہئے کیوں کہ یہ متلی اور قے لاتا ہے اگر اس میں یہ خرابی موجود نہ ہوتی تو خلطوں کی غلظت کو ختم کرنے میں بورق کی تمام قسموں سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتا۔ ایک شخص نے بورق افریقی کو فطر یعنی کھمبی کھاتے ہوتے مریض کے علاج میں استعمال کیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا جبکہ ایسے مریضوں کو بورق افریقی سے ہمیشہ شفا ہو جایا کرتی تھی۔ بورق سوختہ غیر سوختہ اور خاص طور سے زبدالبورق کو ہم لوگ خناق کے علاج میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

"نطرون" اور دوائے "قریطون" کی قوت نمک سے ملتی جلتی مگر نطرون میں قوت نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے کیونکہ جب اسے زیرہ کے ساتھ پیس کر شراب "اذرومالی" یا شراب "انشاما" یا بعض محلل ریاح ادویہ میں ملا کر شربت زوفا یا سداب یا سویا کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو آنتوں کے مروڑ کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے۔ نوبتی بخاروں میں باری کی ابتدا سے پہلے بعض روغنوں میں ملا کر لگایا جاتا ہے اور پھر گرمی حاصل کرنے کے لیے مریض کو آگ سے قریب کر دیا جاتا ہے۔ جاذب، محلل، برص اور خشک و تر خارش کے بعض مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ پانی اور شراب میں ملا کر ٹپکانا کان کے دردوں اور اس کی ریاح نیز کان بجنے اور بہنے میں مفید ہے سرکہ میں ملا کر ٹپکانے سے کان کا میل صاف ہو جاتا ہے۔ گدھے کی چربی میں ملا کر سرکہ یا خنزیر کی چربی کے ساتھ لگانے سے سگ دیوانہ کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے بطم یعنی درخت حبۃ الخضرا کے گوند میں ملا کر لگانے سے دمامیل یعنی پھوڑے پھنسیوں کا منہ کھل جاتا ہے۔ انجیر کے ساتھ اس کا لیپ استسقا کے مریضوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ شراب کے ساتھ بطور سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے سرکہ میں ملا کر پانی کے ساتھ کھانا فطر یعنی کھمبی کی سمیت میں مفید ہے۔ ذراریح (جسے یونانی زبان میں "قوقرسطس" کہا جاتا ہے) کی سمیت میں صرف پانی کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے اور انجدان کے ساتھ اس کا کھانا بیل کے خون کے مضر اثرات میں مفید ہے۔

ضعف و لاغری کے لیے اس سے نفع بخش ضماد بنائے جاتے ہیں اعصاب کے اندر گرہ پڑ جانے اور فالج کے زمانۂ انحطاط میں جب گردن پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے تو اسے قیروطی میں ملا کر لگایا جاتا ہے آٹے میں گوندھ کر اس کی روٹی اس شخص کو کھلائی جاتی ہے جس کی زبان میں استرخا پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ دوسری دواؤں کی طرح اسے بھی سوختہ کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ مٹی کے پختہ برتن میں ڈال کر دہکتے ہوئے

کوئلہ پر کچھ دیر کے لیے رکھ چھوڑا جائے اور گرم ہو جانے کے بعد آگ سے ہٹا دیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

نطرون رحمی رطوبات کو جذب کرتا اور اعضاء کے استرخاء کو ختم کرکے مضبوط بناتا ہے۔ (ارسطاطالیس)

بورق کو اچھی طرح پیس کر چھڑکنے سے بال ملائم ہو جاتے ہیں۔ (مسیح)

بورق کا مزاج چوتھے درجے میں گرم و خشک ہے اس کی سبھی قسمیں بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ (محمد بن الحسن)

بورق کو بعض مسہل حبوب، معجونوں اور حقنوں کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اسہال کے لیے حقنوں کی دواؤں میں اس کی مقدار سات گرام ہے۔ (حبیش بن الحسن)

ارمنی بورق کی مالش پورے جسم پر روغن بابونہ کے ساتھ پسینہ آور ہے۔ سرکہ یا شراب میں پیس کر غرغرہ کرنے سے حلق کی جونک گر جاتی ہے۔ (اسحق بن عمران)

جب اسے لگایا جاتا ہے تو خون بیرون بدن کی طرف مائل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رنگ میں نکھار آ جاتا ہے لیکن کثرت کے ساتھ کھاتے رہنے سے اکثر جسم کا رنگ سیاہ بھی ہو جاتا ہے اس سے سر کو دھونے سے سر کی خشکی جاتی رہتی ہے۔

قاتل کرم دواؤں کے ساتھ اس کا کھانا کیڑوں کو نکال باہر کرتا ہے اسی طرح شکم اور ناف پر لگانے کے بعد آگ کے پاس بیٹھنے سے آنتوں کے کیڑے مر جاتے ہیں اسی وجہ سے نمک پر اس کو فضیلت حاصل ہے معدہ کے لیے نامناسب ہے اور اس میں فساد پیدا کر دیتا ہے اس کے جھاگ کا شہد کے ساتھ کان میں ٹپکانا اس کے میل کا تنقیہ کر دیتا ہے، اس کے سدّوں کو کھولتا اور بہرے پن میں مفید ہے (ابن سینا)

سات گرام بورق کو جب ۵ر۱۰ گرام روغن سوسن میں ملا کر ذکر اور دیگر اعضائے تناسل پر لگایا جاتا ہے تو نعوظ کی قوت کو ہیجان میں لانے والی تمام دواؤں سے زیادہ مقوی اور حرارت بخش ثابت ہوتا ہے۔ (رازی۔ حاوی)

خوب باریک پیس کر شہد میں اچھی طرح حل کر کے پیڑو اور قضیب پر لگانے سے اس قدر نعوظ یعنی استادگی ہوتی ہے کہ آدمی بےچین ہو جاتا ہے۔ (مجہول)

۱۷ گرام بورق میں ۲۰۴ ملی لٹر پانی ملا کر نرم آنچ پر جوش دینے کے بعد ۱۳۶ گرام روغن زیتون شیریں ملا کر چاندی کے معدن میں کام کرنے والے قولنج کے مریضوں کو پلانا مجرب ہے۔ (شریف)

بورق ارمنی کا بدل ڈیڑھ گنا نطرون ہے اور بقول بدیغورس اس کا بدل ڈیڑھ گنا نمک ہے اسحق بن عمران کا قول بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ (تیاذوق)

بوریطس

"بوریطس" سنگ مرقشیشا کا یونانی نام ہے اور مرقشیشا کا تذکرہ حرف میم کے عنوان میں کیا جائے گا۔

بوقیصا

یہ درخت دردار یعنی ببولا ہے جو شام اور عراق میں شجرۃ البق کے نام سے مشہور ہے اور جو شخص اسے اس کے علاوہ سمجھتا ہے وہ غلطی پر ہے اس کو دال کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

بوشیاد

دویس بن تمیم کے خیال میں شلجم ہے جس کا تذکرہ حرف شین کے عنوان میں آئے گا۔

بوطانیہ

اندلس کے دیہاتیوں کے نزدیک یہ کرمتہ السوداء ہے۔ (مؤلف)

یہ خیال غلط ہے کہ یہ "کرمتہ البیضاء" ہے بلکہ یہ ایسی دوا ہے جسے سریانی زبان میں "فاسرسنین" کہا جاتا ہے حرف فاء کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔ (ابن وافد)

بوغلصن

یونانی نام ہے اور عربی میں اسے "لسان الثور" کہتے ہیں حرف لام کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

بولودنون

یہ بسفائج کا یونانی نام ہے جس کے معنی بہت زیادہ پیر والے کے ہیں اسی حرف کے عنوان میں اسے بیان کر چکا ہوں۔

بولوطوبخون

بولوطوبخون پرسیاوشاں کا یونانی نام ہے جس کے معنی بہت زیادہ بالوں والے کے ہیں اس کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔

بولُ الابل

عربی نام :۔ بولُ الابل ۔صن الوبر

ٹکیوں کی شکل میں ایک دوا ہے جسے مُلک یمن سے لاکر موسم حج میں مکہ معظمہ کے اندر فروخت کیا جاتا ہے مرطوب زخموں کا اس سے علاج کیا جاتا ہے جب کسی ایک ٹکیہ کو باریک پیس کر مرطوب زخم پر چھڑک دیا جاتا ہے تو یہ دوا اس طرح چپک جاتی ہے کہ جب تک زخم مندمل نہیں ہو جاتا علیحدہ نہیں ہوتی۔ اس مقصد کے لیے یہ دوا یمن میں مشہور و معروف ہے اور اہل یمن کے مطابق ان کے یہاں ہر سال ایک مخصوص موسم میں اُگنے والی ایک گھاس کو اُن کے اُونٹ چراگاہ میں جا کر چرتے ہیں اور جب پیشاب کرتے ہیں تو وہ لوگ اسی وقت اسے جمع کر لیتے ہیں اور سُکھا کر ٹکیاں بنا لیتے ہیں یاد رہے کہ یہ کام صرف یمن میں ہوتا ہے۔ (زہراوی وغیرہ)

اس دوا کی ماہئیت وہ نہیں ہے جسے زہراوی وغیرہ نے بیان کیا ہے بلکہ یہ ایک دوسری چیز ہے جو مکہ معظمہ وغیرہ کے پہاڑی غاروں میں پائی جاتی ہے یہ ٹھوس اور سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جو "صن الوبر" کے نام سے مشہور ہیں اہل عرب اسے لاکر تاجروں کو دے دیتے ہیں اور تاجر جب اس کی ٹکیاں بنا لیتے ہیں تو اس کا نام "بولُ الابل" رکھتے ہیں جو لوگ اسے برآمد کرتے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ یہ چمگادڑ کی بیٹ ہے جس کی ڈھیر تہہ بر تہہ غاروں میں لگی رہتی ہے۔

حن الوبر کا ذکر حرف صاد کے عنوان میں آئے گا۔

بُوقشرم

بربری نام:۔ بُوقشرم
اندلسی نام:۔ بوموت

اہل "بجایہ" اور مضافات افریقہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ "بوقشرم" بربری نام ہے اور اندلس میں یہی پودا "بوموت" کے نام سے مشہور ہے بعض اہل اندلس اس کے عصارے کو آنکھوں کی پھلی کے لیے مجرب بتاتے ہیں اس کے نام کا پہلا حرف باء کے پیش کے ساتھ ہے پھر واؤ ساکن ہے اس کے بعد قاف پر زیر ہے اور پھر شین ساکن ہے پھر راء اور اس کے بعد میم ہے۔

بول

عربی نام:۔ بول
سریانی نام:۔ وقاش
فارسی نام:۔ کمیز۔شاش
دیگر نام:۔ پیشاب
انگریزی نام:۔ Urine

پیشاب میں حدت اور صفت جلاء کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے اس لیے دھوبی میلے کپڑوں کے دھونے میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ گرم مزاج جانوروں کے پیشاب میں گرمی نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے اور سرد مزاج جانوروں کا پیشاب نسبتاً سرد ہوتا ہے۔ انسان کا پیشاب خصیہ نکالے ہوئے خنزیر کے علاوہ سبھی حیوانات کے پیشاب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے خصیہ نکالے ہوئے خنزیر کا پیشاب انسان کے پیشاب کی طرح کمزور ہوتا ہے۔ جن خنزیروں کے خصیئے نہیں نکالے جاتے ان کا پیشاب انسان کے پیشاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے چونکہ صفت جلاء اس میں موجود ہوتی ہے

اس لیے اطبار گہرے زخموں، پھنسیوں اور اُن پھوڑوں کا علاج اس سے کرتے ہیں جن کے اندر میل اور رطوبت کثرت سے موجود ہوتی ہے کان کے علاج میں استعمال کرتے اور سر کو اس سے دھوتے ہیں تو سر کا نمش (سیاہ سُرخی مائل گول چِتّے) اور اس میں پیدا ہونے والے تنزاز (بھوسی یا رُوسی) کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور گنجا پن بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پیشاب کا استعمال دوسری دواؤں کے نہ ملنے پر بدرجہ مجبوری کیا جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ محنت کش اور کسان کے زخموں میں پیشاب سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ ایک پٹی اس زخم پر مضبوطی کے ساتھ باندھ دی جائے جو پیر کی انگلی میں گر پڑنے کی وجہ سے ہو گیا ہے اور جب تک زخم بالکل ٹھیک نہ ہو جائے مریض کو پٹی ڈھیلی نہ کرنے اور اس پر پیشاب کرتے رہنے کی ہدایت کر دی جائے۔ بچوں کے پیشاب سے تیار کی جانے والی لزاق الذہب نامی دوا جسے زرگر سونے کو جوڑنے اور دُرست کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں دیر میں اچھے ہونے والے زہریلے پھوڑوں کے لیے انتہائی نفع بخش ثابت ہوئی ہے۔ جس کا طریقہ تیاری یہ ہے کہ تانبے کی کھرل میں چھوٹے بچوں کے پیشاب کو لے کر دُھوپ یا گرم گھر میں تانبے کے دستے سے زیادہ دنوں تک پیسا جائے تاکہ آفتاب کی حرارت سے تانبے کی زیادہ مقدار پیشاب میں حل کر انتہائی نفع بخش ہو جائے۔ چنانچہ مذکورہ بالا زخموں میں اس دوا سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ قارورہ کے جوف میں پایا جانے والا گاڑھا اور سفید رسوب ایک قول کے مطابق سرخ باده میں مفید ہے۔ بچوں اور جوانوں کے پیشاب کو وبائی امراض کے کچھ مریضوں نے اس خیال سے پی لیا کہ انھیں اس مرض سے نجات مل جائے گی۔ چوپائے کے پیشاب کو وجع المفاصل کی دواؤں میں ملا کر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ (جامع ابن بیطار)

افعی کے کاٹے، مہلک دواؤں کی سمیت اور حبن یعنی استسقائے طبلی کی ابتدا میں انسان کے لیے خود اپنے پیشاب کا پینا مُفید ہے۔ دریائی افعی اور دریائی اژدہے کے کاٹے میں پیشاب کا نطول مفید ہے۔ انسان کے پیشاب کو سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے مقام پر دھارنے اور خشک وتر خارش میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے پیشاب کہنہ سر کی مرطوب پھنسیوں اور اس کے تنزاز یعنی بھوسی چھوٹے اور ابریا یعنی جدری نامی پھنسیوں کے لیے بہ نسبت تازہ پیشاب کے زیادہ مجلی ثابت ہوتا ہے اور زہریلی پھنسیوں کو پھیلنے نہیں دیتا۔ زخموں میں پیشاب کا بھر دینا اُنھیں بڑھنے سے روک دیتا ہے۔ پوست انار میں باریک پیس کر ٹپکانے سے سیلان الاذن (کان بہنے کا عارضہ) جاتا رہتا ہے اور اس میں پیدا شدہ کیڑے خارج ہو جاتے ہیں تنفس انتصابی میں نابالغ بچوں کے پیشاب کا پینا مُفید ہے اور جب اسے شہد کے ساتھ تانبے کے برتن میں پکا لیا جاتا ہے تو آنکھوں کے "ارغامن"

انجیلوس اور اس کے دوسرے زخموں کے بھرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے جالے کے لیے مجلی ثابت ہوتا ہے۔ آشوب چشم میں مُفید ہے اور دُھند کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب اور قبرسی تانبے سے لزاق یعنی چپکنے والی دوا تیار کی جاتی ہے جو سونے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے جوڑ دیتی ہے۔ تہہ نشین ہونے والے رسوب کہنہ کے لگنے سے سرخبارہ پھیلنے نہیں پاتا اور جب اسے روغن حنا میں پیس کر حمول کیا جاتا ہے تو درد رحم میں سکون ہو جاتا ہے اور اختناق الرّحم کے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ زخموں کے مندمل ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے آنکھوں کے جالے اور پلکوں کو صاف کر دیتا ہے۔ بَیل کے پیشاب میں مُر کو پیس کر کان میں ٹپکانے سے اس کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ جنگلی خنزیر کا پیشاب اپنی قوت میں بَیل کے پیشاب سے ملتا جُلتا ہے لیکن خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ کے توڑنے میں بالخاصہ مُفید ہے خنزیر، بَیل اور گدھے کے پیشاب کو سنبل الطیب (بالچھڑ) کے ساتھ روزانہ ایک "فرایوسین" کی مقدار میں کھانے سے استسقائے طبلی کا فاسد مادہ پیشاب و پاخانہ کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے اور جب اسے کان میں ٹپکایا جاتا ہے تو اس کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ "لیکس" نامی جانور ایک قول کے مطابق جب پیشاب کرتا ہے (اس کے پیشاب کو لیعوریون کہا جاتا ہے) تو اس میں سختی فوراً آجاتی ہے لیکن یہ قول دُرست نہیں ہے کیونکہ "لیعوریون" کو بعض اصحاب "بطاروغرفورون" کہتے ہیں۔ پانی کے ساتھ اس کا پینا فم معدہ اور شکم سے فضلات خارج ہونے میں مُفید ہے۔ اور ایک قول کے مطابق گدھے کے پیشاب کو پینے سے درد گردہ جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

صبح و شام پیشاب سے آنکھوں کو دھونے سے بینائی کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔ دن و رات میں تین بار گدھے کے پیشاب سے مقعد کو دھوتے رہنا اس کے ورموں میں بیحد مُفید ہے۔ گرم پیشاب کے حقنے سے آنتوں کے مروڑ میں فائدہ ہوتا ہے انسان کے پیشاب میں نطرون ملا کر داء الثعلب یعنی بالخورہ پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

پیشاب کا مزاج گرم و خشک ہے۔ انسان کے پیشاب کو کرم کلہ کی راکھ میں ملا کر عضو ماؤف پر رکھنے سے جریان خون رُک جاتا ہے۔ پیشاب خارش، برص اور جلد سے بھوسی چھوٹنے میں مفید ہے خاص طور سے جب اسے بورق اور حماض اترج یعنی بجورا کے پانی میں ملایا جاتا ہے۔ گھر کی پلی ہوئی اور پہاڑی بکری کا پیشاب اعصابی دردوں اور خاص طور سے تشنج و اکڑن میں مُفید ہے اسی طرح اس کا ناک سے سُڑکنا اعصابی تناؤ میں مُفید ہے۔ انسان کا پیشاب تانبے کے برتن میں بستہ ہو کر آنکھوں کی پھنسیوں اور جالے میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اس کو گندنا میں پکا کر

اخیلوس اور اس کے دوسرے زخموں کے بھرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے جالے کے لیے مجلّی ثابت ہوتا ہے۔ آشوبِ چشم میں مُفید ہے اور دُھند کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب اور قبرسی تانبے سے لزاق یعنی چپکنے والی دوا تیار کی جاتی ہے جو سونے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے جوڑ دیتی ہے۔ تہہ نشین ہونے والے رسوب کہنہ کے لگنے سے سرخبارہ پھیلنے نہیں پاتا اور جب اسے روغن حنا میں پیس کر حمول کیا جاتا ہے تو درد رحم میں سکون ہوجاتا ہے اور اختناق الرّحم کے درد میں کمی ہوجاتی ہے۔ زخموں کے مندمل ہوجانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے آنکھوں کے جالے اور پلکوں کو صاف کر دیتا ہے۔ بَیل کے پیشاب میں مُر کو پیس کر کان میں ٹپکانے سے اس کا درد ختم ہوجاتا ہے۔ جنگلی خنزیر کا پیشاب اپنی قوت میں بَیل کے پیشاب سے ملتا جُلتا ہے لیکن خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ کے توڑنے میں بالخاصہ مُفید ہے خنزیر، بیل اور گدھے کے پیشاب کو سنبل الطیب (بالچھڑ) کے ساتھ روزانہ ایک ”فرایوسین“ کی مقدار میں کھانے سے استسقائے طبلی کا فاسد مادہ پیشاب و پاخانہ کے ذریعہ خارج ہوجاتا ہے اور جب اسے کان میں ٹپکایا جاتا ہے تو اس کا درد ختم ہوجاتا ہے۔ ”لیکس“ نامی جانور ایک قول کے مطابق جب پیشاب کرتا ہے (اس کے پیشاب کو لیعوریون کہا جاتا ہے) تو اس میں سختی فوراً آجاتی ہے لیکن یہ قول دُرست نہیں ہے کیونکہ ”لیعوریون“ کو بعض اصحاب ”بطاروغرفورون“ کہتے ہیں۔ پانی کے ساتھ اس کا پینا فم معدہ اور شکم سے فضلات خارج ہونے میں مُفید ہے۔ اور ایک قول کے مطابق گدھے کے پیشاب کو پینے سے درد گردہ جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

صبح و شام پیشاب سے آنکھوں کو دھونے سے بینائی کا ضعف ختم ہوجاتا ہے۔ دن و رات میں تین بار گدھے کے پیشاب سے مقعد کو دھوتے رہنا اس کے ورموں میں بیحد مُفید ہے۔ گرم پیشاب کے حقنے سے آنتوں کے مروڑ میں فائدہ ہوتا ہے انسان کے پیشاب میں نطرون ملا کر داء الثعلب یعنی بالخورہ پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

پیشاب کا مزاج گرم و خشک ہے۔ انسان کے پیشاب کو کرم کلّہ کی راکھ میں ملا کر عضو ماؤف پر رکھنے سے جریان خون رُک جاتا ہے۔ پیشاب خارش، برص اور جلد سے بھوسی چھوٹنے میں مفید ہے خاص طور سے جب اسے بورق اور حماض اترج یعنی بجورا کے پانی میں ملایا جاتا ہے۔ گھر کی پلی ہوئی اور پہاڑی بکری کا پیشاب اعصابی دردوں اور خاص طور سے تشنج و اکڑن میں مُفید ہے اسی طرح اس کا ناک سے سُڑکنا اعصابی تناؤ میں مُفید ہے۔ انسان کا پیشاب تانبے کے برتن میں بستہ ہو کر آنکھوں کی پھنسیوں اور جالے میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اس کو گندنا میں پکا کر

ستعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ طحال کے ایک مریض نے خواب میں دیکھا کہ اسے روزانہ تین چُلّو اپنے ہی پیشاب کو پینے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے خواب پر عملی تجربہ کیا اور بیحد دُرست پایا۔ گندنا اور انسان کے پیشاب سے تیار کئے ہوئے جوشاندے میں پانچ روز تک ایک ایک مرتبہ ہر روز بیٹھنا درد رحم میں مُفید ہے کُتّے کے بستہ پیشاب سے بالوں کا دھونا خضاب سے زیادہ انھیں سیاہ کرتا ہے۔ (ابن سینا)

سبھی جانوروں کے پیشاب کو پکا کر جب گاڑھا کر لیا جاتا ہے اور پھر اس سے پھوڑوں اور ہر طرح کی زہریلی نواصیر کا علاج مستقل طور سے کیا جاتا ہے تو یہ نواصیر اور پھوڑے سوکھ کر مندمل ہو جاتے ہیں۔ مرض جس قدر موذی ہوتا ہے اسی قدر گرم اور تیز پیشاب کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح گائے کے پیشاب سے بچّوں کے زہریلے پھوڑوں اور نواصیر کا علاج کرنا سبھی چیزوں سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ (مجربتین)

بیض

عربی نام :۔ بیض۔ بیض الدجاج
فارسی نام :۔ تخم مُرغ۔ خایۂ ماکیان۔ بیضۂ مُرغ
دیگر نام :۔ انڈا
انگریزی نام :۔ Egg

مُرغی کا انڈا آسانی سے مل جاتا ہے اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی دوسرے جانور کے انڈے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ بیضۂ مُرغ اور دیگر انڈوں کا مزاج یکساں ہوتا ہے۔ انڈے کا مزاج جسم معتدل سے کسی قدر زیادہ ٹھنڈا ہے جو اعتدال کے ساتھ سردی اور بغیر کسی سوزش وجلن کے خشکی پیدا کرتا ہے تازے انڈے کا استعمال بہتر ہوتا ہے کیونکہ پُرانا اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ تمام فاسد اور زہریلے پھوڑوں، آنکھوں کے دردوں، عانہ و مقعد کے زخموں جیسے سبھی دردوں میں چُبھن پیدا کیے بغیر کارآمد دواؤں کی جگہ انڈے کا استعمال مُفید ثابت ہوتا ہے۔ دماغی جھلیوں سے چلے ہوئے خون کو ختم کرنے والی دواؤں میں اس کا ملانا کارآمد اور مُفید ثابت ہوتا ہے اور یہ دوائیں چُبھن پیدا کیے بغیر حابس وقابض ہوتی ہیں۔ توتیائے مغسول کی طرح چُبھن پیدا کیے بغیر زخموں کو

معدہ مل کرنے والی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ زردئ بیضۂ مُرغ کا جوہر توتیا کے جوہر سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لیے بریاں کرنے یا جوش دینے کے بعد ایسی قیروطی میں شامل کیا جاتا ہے جس کے استعمال سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ توتیائے مغسول اور زردئ بیضۂ مُرغ میں جو کچھ اختلاف پایا جاتا ہے وہ ظاہر ہے اسی طرح زردئ بیضۂ مُرغ بریاں میں خشکی پیدا کرنے کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے اور جس قدر اسے بریاں کیا جائے گا اتنا ہی اعتدال سے ہٹتا جائے گا۔ مقعد کے لیے اکلیل الملک سے تیار کیے گئے مفید ضمادوں کی جگہ ورموں کو ختم کرنے والی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے بقیہ سبھی انڈوں کو کانوں، پلکوں اور پستانوں کے ورموں میں روغن گل کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جبکہ مذکورہ اعضاء میں ورم چوٹ یا دیگر وجوہات سے پیدا ہوجاتے ہیں۔ کہنی، انگلیوں کی نسوں اور ہاتھ پیر کے جوڑوں جیسے اعصابی اعضاء کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے معدے اور آنتوں پر مواد گرنے میں انڈے کو سرکہ میں پکا کر کھانا مُفید ہے۔ اسہال اور درد شکم کی مُفید دواؤں میں جب اسے ملاکر نرم آنچ پر پکانے یا بریاں کرنے کے بعد مریض کو کھلایا جاتا ہے تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بہترین دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

عصارۂ انگور خام، سُماق (تنتریک) اور عصارہ سُماق مازو، پوست انار، گھونگھے کی راکھ مع آلائش، تخم کشمکش اور حب الآس۔

اگر اس سے زیادہ مقوی دوائیں درکار ہوں تو حسب ذیل نسخہ شامل کیا جائے۔

گلنار اور انار کی کلی گرم پانی سے جلے ہوئے مقام پر تازہ انڈے کا رکھنا بیحد مفید ہے۔ انڈے کی زردی مع سفیدی یا صرف سفیدی کو پہلے کپڑے کے ٹکڑے پر رکھ لیا جاتا ہے اور پھر عضو ماؤف پر رکھا جاتا ہے چنانچہ یہی سب سے بہتر ہے کیونکہ انڈا اعتدال کے ساتھ سردی اور اتنی خشکی پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ انھیں تاثیرات کی بناء پر ہم انڈے کو پیشانی کے ضمادوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ آنکھوں میں چُبھنے والے بالوں کو موڑنے کے لیے کُندر جیسی انڈے کی مصلح دواؤں میں ملاکر اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور سے جب کُندر تر و تازہ اور چکنا ہوتا ہے تو اس کے فائدے اور بھی بڑھ جاتے ہیں اور اس مقصد کے لیے سفیدئ بیضۂ مُرغ کی لزوجت زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ چیک پیدا کر دیتی ہے اس مقام پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آنکھوں کے علاج میں استعمال ہونے والی دواؤں اور انڈے کے مزاج میں کوئی تضاد نہیں ہوتا بلکہ انڈا بذات خود آنکھوں کے لیے مُفید ہے جس طرح دبوق جیسی

گرم و تیز اور چمک پیدا کرنے والی بہت سی چیزیں آنکھوں کے لیے مُفید ہوتی ہیں خاص طور سے جب انھیں بریاں کرلیا جاتا ہے یا پکالیا جاتا ہے تو اس کے فائدے اور بھی بڑھ جاتے ہیں چنانچہ انھیں وجوہات کے پیشِ نظر انڈا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ اسے سینہ و پھیپھڑہ کے بلغم کو ختم کرنے والی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ انڈے کو نیمبرشٹ کیا جاتا ہے کہ اس کی سیالیت باقی رہے جس کی ترکیب یہ ہوتی ہے۔ کہ اسے پانی میں ڈال کر اتنا پکایا جائے کہ صرف گرم ہوجائے۔ پھیپھڑے کی ہوائی نالی اور حنجرہ پر گرم خلطوں کے گرنے یا زیادہ چیخنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی حنجرہ کی خشونت میں اس کے جوہر اور مزاج کو بنیاد بنا کر کھایا جاتا ہے کیونکہ انڈا ضماد کی طرح عضو ماؤف پر چپکا ہوا پڑا رہتا ہے نیز اس کے جوہر میں چُبھن پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں پائی جاتی بلکہ یہ عضو ماؤف کے دردوں کے لیے مُفید اور مسکن ثابت ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح مری، معدہ، مثانہ اور آنتوں میں پیدا ہونے والی خشونت میں مُفید ہے۔ (جالینوس)

نیمبرشت انڈے میں غذائیت کچّے سے نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے پکانے کے بعد جب اس میں سختی آجاتی ہے تو نیمبرشٹ سے بھی زیادہ غذائیت کا حامل بن جاتا ہے۔ اُبلے ہوئے انڈے کی زردی کو زعفران اور روغن گل میں ملا کر استعمال کرنا آنکھوں کی پھڑکن میں مُفید ہے جب اس میں ناخونہ شامل کرلیا جاتا ہے تو یہ بواسیری ورموں اور ورم مقعد کے لیے نفع بخش ثابت ہوتا ہے اسے تنہا یا سماق یا مازو میں ملا کر بریاں کرنے کے بعد کھانا حابس شکم ہے سفیدیٔ بیضۂ مرغ کو کانوں میں ٹپکانے سے گرم ورم تحلیل ہوجاتے ہیں اور درد میں سکون ہوجاتا ہے آگ سے جلے ہوئے پر فوراً لگا لینے سے آبلے نہیں پڑتے۔ آفتاب کی گرمی سے جب چہرہ جُھلس جاتا ہے تو اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے نزلے میں اسے کُندر کے ساتھ پیشانی پر لگانا مُفید ہے روغن گل اور شراب اُتومالی میں کپڑے کے ایک ٹکڑے کو تر کر کے رکھنے سے آنکھوں کے گرم ورم بڑھنے نہیں پاتے امروانس نامی سانپ کے کاٹے میں بیضۂ مرغ کی تازہ سفیدی کا کھانا مُفید ہے۔ ہلکے گنگنے انڈے کا کھانا مثانے کی سوزش، گُردوں کے زخم، سینے کی خشونت، نفث الدم، نزلہ اور سینے پر مواد گرنے میں مُفید ہے۔ (دیسقوریدوس) کھانسی، شوصہ، سل، حرارت کی وجہ سے گلا بیٹھ جانے، تنگیٔ تنفس اور خون جاری ہونے میں نیمبرشٹ انڈا مُفید ہے۔ آنتوں کے زخموں اور اس کی عفونت میں سفیدیٔ بیضۂ مرغ میں ناخونہ ملا کر بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔ پیڑو اور مقعد کے زخموں میں اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ ورم مقعد اور اس کی ٹیس میں روغن گل اور سفیدیٔ بیضۂ مرغ میں بتیلے کو ڈبو کر رکھوں کیا جاتا ہے بطخ جیسے پرندوں کا انڈا خراب اخلاط پیدا کرتا ہے شتر مرغ اور

مرغابی کا انڈا سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے۔ بریاں کی ہوئی زردیٔ بیضۂ مرغ کو جب شہد میں اچھی طرح پیس لیا جاتا ہے تو یہ چہرہ کی جھائیں اور سیاہ دھبوں کی ایک مفید دوا بن جاتی ہے۔ حباری یعنی سرخاب کے انڈے سے ایک قول کے مطابق نہایت عمدہ خضاب تیار کیا جاتا ہے۔ تیاری کے وقت ایک ڈورے کو اس میں ڈال کر تجربہ کیا جاتا ہے کہ ڈورا سیاہ ہوا یا نہیں۔ ایک دوسرے قول کے مطابق سارس کے انڈے سے بھی خضاب بنایا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خشکی میں رہنے والے کچھوے کا انڈا مرگی میں مُفید اور بچوں کی کھانسی میں مجرب ہے۔ بحیثیت مجموعی انڈے اور خاص طور سے کنجشک کا انڈا قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مرغابی کے انڈے کو روغن زیتون میں ملا کر ہلکا گنگنا کر کے رحم میں ٹپکانے سے چار دن بعد ادرار حیض ہو جاتا ہے۔ گرگٹ کا انڈا ایک قول کے مطابق سمِ قاتل ہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ چیونٹی کے انڈے کو پانی میں پیس کر جسم پر لگانے سے بال نہیں اُگتے۔ (ابن سینا)

سفیدیٔ بیضۂ مرغ کو آٹے میں ملا کر کھانے سے خونی قے رُک جاتی ہے۔ (طبری)

سفیدیٔ بیضۂ مرغ کو آنکھوں کے طبقۂ ملتحمہ اور پلکوں کے امراض کے علاوہ کسی دوسرے مرض میں نہیں استعمال کیا جاتا۔ چُبھن پیدا کرنے والے تیز مادوں کی وجہ سے اندرونی طبقات چشم کے مرضوں میں سفیدیٔ بیضۂ مرغ کو نہیں استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہ اپنی لزوجت کی وجہ سے آنکھوں کے ظاہری مسامات کو بند کر دیتی ہے جس کی وجہ سے بخارات اندر جمع ہو جاتے ہیں اور تحلیل نہیں ہو پاتے جب بخارات خارج نہیں ہو پاتے اور آنکھوں میں رطوبات جمع ہو جاتی ہیں تو اندرونی جگہ بھی اس کے لیے ناکافی ہوتی ہے چنانچہ یہ آنکھوں کے طبقات کو پھاڑ کر خارج ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں آنکھوں کے اندر شگاف اور زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ (اسرائیلی)

سفیدیٔ بیضۂ مرغ کو جب مادے کے انصباب کو روکنے والی دواؤں میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اعضاء کو مضبوط بنا دیتی اور پیشانی، کنپٹی، ٹوٹے اور کُچلے ہوئے مقامات کی پٹیوں کی طرح مادوں کو عضو ماؤف پر گرنے نہیں دیتی۔ (دجرجانی)

زردیٔ بیضۂ مرغ چونکہ گرم اور ملین ہوتی ہے اس لیے قوتِ تحلیل اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ روغن بنفشہ میں تیار کیا ہوا اس کا ضماد گرم ورموں میں نرمی پیدا کرتا ہے اور انہیں بہت جلد پکا دیتا ہے اور اگر ورم میں فاسد مادّے یکجا نہیں ہوئے ہیں تو انہیں جلدی تحلیل کر دیتا ہے۔ جب ورموں کو پکانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اکثر زردیٔ بیضۂ مرغ کو بریاں کرنے کے بعد

استعمال کیا جاتا ہے اور جب مادے کو تحلیل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو اکثر اسے کچا استعمال کیا جاتا ہے۔
زردیٔ بیضۂ مرغ، روغن گل، زعفران اور مُر سے تیار کیا ہوا ضماد گاڑھے خون سے پیدا ہونے والے ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (اسرائیلی)

زردیٔ بیضۂ مرغ کو کچا یا پکانے کے بعد جب گرم ورموں پر رکھا جاتا ہے تو وہ پک جاتے ہیں اور ان کے دردوں کو سکون ہوجاتا ہے حساس اعضاء مثلاً آشوب چشم، زیرین اعضاء کے گرم ورم اور ان کی ریاحی سوجن، سوزش اور شگاف کے دردوں کو خاص طور سے سکون ہوتا ہے۔ (تجربین)

انڈے کے چھلکے کا مزاج دوسرے درجے میں سرد ہے۔ نیز یہ خشکی پیدا کرتا ہے اس کی راکھ کو اچھی طرح پیس کر بطور سرمہ لگانا آنکھوں کی خشک و تر خارش میں مُفید ہے۔ (مسیح)

جلے ہوئے انڈے کا چھلکا زخموں کو خشک کرتا ہے۔ بطور سرمہ آنکھوں میں لگانا جالے میں مُفید ہے۔ آب کشنیز تازہ میں اچھی طرح حل کر کے ناک میں ٹپکانے سے نکسیر جاتی رہتی ہے۔ بیضۂ شتر مرغ کے چھلکے کو جلائے بغیر پیس کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے درد پہلو میں فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربین)

بیضۂ مرغ کے جلے ہوئے چھلکے سے بارہا نکسیر کا خاتمہ ہوگیا ہے چھلکے کو جلا کر سیاہ کر کے اچھی طرح پیسنے کے بعد نتھنوں میں رکھ کر چاندی کی نلکی کے ذریعہ پوری طاقت کے ساتھ پھونک مارنے سے ایسی شدید نکسیر کا خاتمہ ہوگیا ہے جس میں مریض اکثر ہلاکت سے قریب ہوجاتے ہیں۔ میں نے ایسے وقت میں اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں دیکھی شرط یہ ہے کہ چھلکے کو اچھی طرح جلا لیا جائے۔ (کناس ابن علی)

انڈوں میں سب سے زیادہ عُمدہ مرغی اور تیتر کے انڈے ہوتے ہیں بطخ کا انڈا ملین ہونے کے ساتھ ساتھ ذائقے، منافع اور خون صالح پیدا کرنے میں مرغی اور تیتر کے انڈوں سے کمتر درجہ رکھتا ہے
شترمرغ اور مرغابی کا انڈا دیر ہضم اور مضر صحت ہوتا ہے قبض کے مریض اسے غذاءً استعمال نہیں کرتے۔
بقیہ تمام چھوٹے پرندوں کے انڈوں کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ کنجشک کا انڈا قوت باہ میں بالخاصہ ہیجان پیدا کرتا ہے جبکہ گھی اور پیاز شامل کر کے اس کا خاگینہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے کنجشک کے انڈے کو بطور غذا مستقل طور سے نہیں استعمال کرنا چاہیے البتہ علاجاً استعمال کر سکتے ہیں انڈے کی سفیدی لیسدار خون پیدا کرتی ہے اور اس کی زردی معتدل خون کثرت سے پیدا کرتی ہے اور غذائیت بھی اس میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اسی طرح خوب پکائے ہوئے انڈے میں غذائیت زیادہ پائی جاتی ہے لیکن یہ دیر ہضم ہوتا ہے اور نیمبرشت انڈا زود ہضم ہوتا ہے مگر غذائیت اس میں نسبتاً کم ہوتی ہے۔ ہلکی آنچ دیا ہوا کچا انڈا اپنی زود ہضمی اور کثرت غذائیت کے اعتبار سے اچھی طرح

پکائے ہوئے اور نیمبرشٹ انڈے کے بین بین ہوتا ہے۔ روغن میں تلا ہوا انڈا دیر ہضم ہوتا ہے انڈے
کی زردی سے پیدا ہونے والا خون عُمدہ ہوتا ہے یہ سینہ اور پھیپھڑے کی خشونت میں مُفید ہے نیمبرشٹ
انڈا قوت باہ کو بڑھاتا ہے جبکہ اسے تخم جرجیر اور سقنقور یعنی سمہور کے نمک میں ملاکر کھایا جاتا ہے
اور یہ ملین ہونے کے ساتھ ساتھ بدن کی کھال کو بہت جلد تغذیہ بخشتا ہے۔ فصد و حجامت کے
مریضوں اور اُن تمام کمزور لوگوں کے لیے مُفید ہے جنھیں زود اثر اور غذائیت سے بھرپور چیزوں
کی ضرورت پڑتی ہے اور سب سے زیادہ زود اثر یہ اس وقت ہو جاتا ہے جبکہ اس میں تھوڑی
سی شراب ملالی جاتی ہے۔ یا وہ چیز بنالی جاتی ہے جسے فاضل جالینوس نے بیان کیا ہے اور جس کی
ترکیب یہ ہے کہ انڈے کی زردی اور نصف پیالہ گیہوں کا آٹا ایک برتن میں رکھ کر اتنا ملایا جائے کہ
زردی اور آٹے میں رقت آجائے اور پھر ہر زردی کے مقابل پسی ہوئی سیاہ مرچ ایک دانق یعنی
چھ رتی اور سب کے مجموعی وزن کا دسواں حصّہ کانجی اور کانجی کے ہموزن شراب ریحانی ملاکر برتن کو
کڑاہی یا ایسی ہانڈی میں رکھا جائے جس میں کھولتا ہوا پانی موجود ہو اور پھر برتن کو ترکت دیتے
جائیں تاکہ اس کے اندر کی چیز کسی قدر گاڑھی ہو جائے اس کے بعد دوبارہ کانجی و فلفل سیاہ کا
اضافہ بقدر ذائقہ کر سکتے ہیں اور پھر بطور غذا استعمال میں لائیں۔ یہ ایک زود اثر غذا ہے جس سے
بدن کو معتدل اور عمدہ غذائیت ملتی ہے اُبالا ہوا انڈا ضعف معدہ کے مریضوں کے لیے خاص طور
سے نامناسب ہوتا ہے اور اگر بدرجۂ مجبوری مستقل طور سے اس کو کھانے کی حاجت پیش آجائے تو
نمک، سیاہ مرچ اور کانجی ملالینا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں انڈے کو لطیف بنا دیتی ہیں۔ اس کی
سفیدی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ گاڑھا اور لیسدار بلغم پیدا کرتی ہے۔ سفیدی کو سرکہ کے ساتھ
نہیں کھایا جاتا کیونکہ سرکہ سفیدی کو سخت بنا دیتا ہے اور زردی کو تحلیل کر دیتا ہے اگر مجبوراً سفیدی
کھانی ہی پڑ جائے تو نمک کانجی اور روغن زیتون کے ساتھ کھانا چاہیے۔ کیونکہ یہ چیزیں زود ہضم اور
قاطع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے مزاج میں تعدیل پیدا کرتی ہیں اور جب اسے سرکہ میں اُبالا جاتا ہے
تو آنتوں کے زخموں اور اسہال معدی کی ایک مفید دوا بن جاتی ہے۔ خاگینہ دیر ہضم اور مضر صحت
ہوتا ہے خاص طور سے جب گھی کے ساتھ اسے تیار کیا جاتا ہے اور روغن زیتون میں بنا ہوا خاگینہ
نسبتاً کم دیر ہضم اور تلخ ہوتا ہے خاگینہ جتنا زیادہ مرطوب ہوتا ہے اتنا ہی زود ہضم ہوتا ہے بہتر
یہ ہے کہ خاگینہ میں انڈے کی صرف زردی ملائی جائے اور سفیدی کو پھینک دیا جائے مریض قولنج
کے لیے اُبالے ہوئے انڈے کا کثرت استعمال خاص طور سے کباب، سبزی، دودھ، شیراز یہ، میٹھے

اور پنیر مایہ کے ساتھ نامناسب ہوتا ہے۔ (رازی)

انڈے کا شمار اگرچہ دواؤں میں نہیں ہوتا تاہم تقویت قلب میں اسے کافی اہمیت حاصل ہے اور انڈے سے میری مُراد مرغی، لوا[1] اور چکور جیسے عُمدہ گوشت والے جانوروں کے انڈے کی زردی ہے جو اپنے مزاج کے اعتبار سے معتدل ہونے کے ساتھ ساتھ تین خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔

۱۔ بہت جلد یہ خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲۔ جو اجزاء خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں ان میں فضلات بہت کم بنتے ہیں۔

۳۔ اس سے پیدا ہونے والا خون قلب کو غذائیت دینے والے خون کو کسی قدر روک کر بعجلت دفع کر دیتا ہے۔

اسی لیے ان امراض کو بڑھنے نہیں دیتا جو جوہر رُوح یعنی قلب کے خون کو تحلیل کرکے گھٹا دیتے ہیں۔ (ابن سینا)

بیقیہ

عربی نام:۔ بنقیہ۔ بنقہ
یونانی نام:۔ انافی

"اُنافی" اس کا یونانی نام ہے۔ کھیتوں میں یہ پودا اُگتا ہے۔ مسور کے پودے سے بڑا ہوتا ہے اور مسور ہی کی طرح کھایا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

مسور کی طرح قبض پیدا کرنے والی قوت اس دانے میں موجود ہوتی ہے اور مسور کی طرح کھایا بھی جاتا ہے لیکن مسور سے زیادہ دیر ہضم ہوتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے اس کی حرارت معتدل ہوتی ہے اور یہ دیر ہضم اور حابس شکم ہے مسور کی طرح خلط سوداوی کے مریضوں کے لیے مضر ہے لیکن مسور میں جو خوبیاں موجود ہوتی ہیں وہ اس میں نہیں پائی جاتیں۔ (جالینوس)

---

[1] ایک لمبی دُم والا خوبصورت سفید اور سیاہ نقطوں والا پرندہ عربی میں اسے سلویٰ اور فارسی میں وریتج اور سمانی کہتے ہیں (المعجم الاعظم۔ فرہنگ آصفیہ)

اس کے دانے میں قبض پیدا کرنے والی قوت ہوتی ہے۔ اسی لیے جب بریاں کرنے کے بعد پیس کر مسور کی طرح پکایا جاتا ہے تو معدہ، آنتوں اور آنتوں کے زخموں پر مادّوں کو گرنے نہیں دیتا۔ (دیسقوریدوس)

جوڑوں کے لیے مفید ہے بچّوں کی آنت اُترنے میں اس کا لیپ کیا جاتا ہے۔ یہ حابس شکم بھی ہے۔ (ابن سینا)

بیش

عربی نام:۔ بیش
یونانی نام:۔ بربلیس
دیگر نام:۔ بس۔ بچھناگ۔ میٹھا
نباتی نام:۔ Aconitum napellus Linn.

بعض اطبار کا کہنا ہے کہ بیش چین کے شہروں میں مقام ''سند'' کے قریب اُگتا ہے۔ اس کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے جو شہر ''ہلاہل'' کے علاوہ کسی دوسری سرزمین میں نہیں پائی جاتی۔ اس کا تنا زمین سے ایک ہاتھ اُوپر کو اُٹھا ہوا ہوتا ہے اور تنے کی چوٹی پر پتّے موجود ہوتے ہیں۔ اس کے پتّے کاسنی اور خس کے پتّوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اسے کھایا بھی جاتا ہے۔ سند سے قریب شہر ''ہلاہل'' کا سرسبز بیش جب سُوکھ جاتا ہے تو وہاں کے لوگ بطور غذا استعمال کرتے ہیں اور انھیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور اگر سند سے دوالے جا کر کھائے چاہے یہ دُوری سو ہاتھ ہی کی کیوں نہ ہو تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ (ابن سمجون)

سرزمین ہند میں یہ پودا ہوتا ہے اس کی مقدار خوراک تھوڑی ہو یا زیادہ انسان کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے انسان کے علاوہ کسی بھی حیوان پر اس کی سمیت اثر انداز نہیں ہوتی۔ بلکہ ''سلوٰی''[1] نامی پرندہ اسے چرتا ہے اور چوہے اس کو کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں۔ (حبیش)

---

[1] بٹیر کی قسم کا ایک پرندہ

بیش تین رنگ کا ہوتا ہے۔ ایک جو بالچھڑ کے کانٹوں سے مشابہ ہے جس میں سفوف ابرک اور کافور کی طرح سفیدی و چمک موجود ہوتی ہے نیز یہ نصف انگشت کے برابر ایک لکڑی ہے۔ دوسری قسم کا رنگ گرد خورہ زردی مائل ہوتا ہے اور اس پر بیخ مامیران کی طرح سیاہ نقطے ہوتے ہیں۔ تیسری قسم ایک لکڑی ہے جو قصب فارسی کی طرح گرہ دار ایک انگشت کے برابر لمبی ہوتی ہے رنگ زردی مائل ہوتا ہے یہ سب سے زیادہ خراب اور بے انتہا گرم ہوتی ہے چنانچہ جب اسے بدن پر لگایا جاتا ہے تو گوشت کو کھا جاتی ہے اس کے ڈھائی گرام کھانے سے جسم خراب ہو جاتا ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ افعی اور دیگر سانپوں کی سمیت کے بہ نسبت بیش کی سمیت بدن میں بہت جلد نافذ ہو جاتی ہے۔ (عیسٰی بن علی)

بیش تمام قاتل زہروں سے زیادہ زود اثر ہوتا ہے۔ صرف سونگھنے سے مرگی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اس کے عصارے کو تیر پر لگا کر مارنے سے انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور کھانے سے علامت کے طور پر مرگی کا عارضہ فوراً لاحق ہو جاتا ہے لب اور زبان میں آماس آجاتا ہے۔ بیش کو کھانے سے غشی اور نکسیر عارض ہو جاتی ہے یا پھر اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ (ابن النفس)

بیش کو کھانے سے مرگی اور چکر آنے لگتا ہے آنکھیں باہر کو آجاتی ہیں۔ ایسی حالت میں بہتر یہ ہے کہ چند قے کرائی جائیں ترکیب یہ ہے کہ روزانہ تخم شلجم کے جوشاندے کو گائے کے پرانے گھی کے ساتھ پلائیں۔ چند مرتبہ قے کرانے کے بعد بلوط کو شراب میں پکاکر ۱۳۶ گرام کو پونے دو گرام دواء المسک کے ساتھ کھلائیں اور کبھی اس کے اندر ۴۲ ملی گرام عمدہ مشک کو پیس کر ملایا جاتا ہے بیش کی سمیت میں گائے کا گھی، سنگ فادزہر سرخ و سفید، تریاق افعی اور تریاق "مثر ودیطوس" کافی مفید اور مجرب ہے۔ کچھ اطبائے قدیم کا کہنا ہے کہ بیش کی سمیت کو زائل کرنے میں بیخ کبر فادزہر کا سا عمل کرتی ہے۔ (رازی)

اس کا مزاج انتہائی گرم و خشک ہے اور اس کے لگانے سے مرض برص جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح اس کی "بزرجلی" نامی معجون کا کھانا مرض برص میں مفید ہے اور جذام میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا تریاق فارۃ البیش یعنی موش بیشا ہے۔ جو بیش کی جڑ سے غذا حاصل کرتا ہے۔ (ابن سینا)

بیش موش بیشا

فارسی نام:۔ بیش موش بیشا، بیش موس موکا، بیش موس بوجا
عربی نام:۔ فارۃ البیش

ایک روئیدگی ہے جو بیش کے ساتھ ساتھ اُگتی ہے اور بیش کا جو درخت اس کے پاس موجود ہوتا ہے اس میں پھل نہیں آتا۔ یہ بیش کا سب سے بڑا تریاق بھی ہے۔ جذام اور برص میں مجموعی طور پر بیش ہی کی طرح نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ بیش موش ایک جانور ہے جو بیش کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے اور اپنی شکل میں یہ چوہے سے ملتا جلتا ہے۔ یہ برص اور جذام میں مفید افعی اور تمام دوسرے زہروں کا تریاق بھی ہے۔ (ابن سینا)

بیارون

اہل مصر کے نزدیک یہ بشنین کی جڑ ہے جس کا تذکرہ اسی حرف کے عنوان میں بشنین کے ساتھ کر چکا ہوں۔

تانبول

عربی نام :۔ تنبول، تانبول
فارسی نام :۔ برگ تنبول، برگ سبز

عام طور پر لوگ اسے تنبول کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں۔ (مؤلف)
اس کا شمار بیلدار بوٹیوں میں ہوتا ہے لوبیا کی طرح اُگتا اور پاس کے درخت پر پھیلتا ہے۔ مغربی ایشیا یعنی عمان کے اطراف میں اس کی کاشت کی جاتی ہے اس کے پتوں کا مزہ لونگ کے مزے سے ملتا جلتا ہے اور خوشبودار ہوتا ہے مُنہ کے امراض میں لوگ اس کے پتوں کو چبا کر فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ (ابوحنیفہ)
اس کے پتے ترنج کے چھوٹے پتوں سے مشابہ اور خوشبودار ہوتے ہیں جن کے چبانے سے تکلیف دینے والی مُنہ کی رطوبت اور گندہ دہنی کا خاتمہ ہو جاتا ہے نیز ان کا چبانا بھوک لگاتا قوت باہ میں برانگیختگی پیدا کرتا، دانتوں کو سُرخ بناتا اور فرحت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ بدن کو طاقت بخشتا ہے۔ (مسعودی)
قبض اور خشکی پیدا کرنے والی قوت اس میں موجود ہوتی ہے اس لیے جریان خون کو روکتا اور لہاۃ (کوا) کے ورم کو تحلیل کرتا ہے، زخموں کو چپکاتا اور ان سے خون بہنے نہیں دیتا۔ (غافقی)
مُنہ کو خاص طور سے قوت بخشتا ہے۔ (بدیغورس)
اس میں حدت اور تیزی پائی جاتی ہے اہل ہند اسے چباتے ہیں جس کی وجہ سے معدہ، دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ (ماسرجویہ)
پان کا مزاج پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے معدے کی رطوبت کو سکھاتا ہے جگر اور

اس کی رگوں کو طاقت دیتا ہے اس کے پتوں کو کھانے کے بعد پانی پینے سے طبیعت میں سرور آجاتا ہے۔ وحشت جاتی رہتی ہے۔ اہل ہند اسے شراب کی جگہ غذا کے بعد بطور تفریح کھاتے ہیں جس سے ان کا غم زائل ہو جاتا ہے اس کے کھانے کی ترکیب اہل ہند کے نزدیک یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص اسے کھانا چاہتا ہے تو اس کے پتے کو لیکر چوتھائی ۵ ، ۸ ملی گرام کلس یعنی صدفی چونا اور ایک ٹکڑا لونگ کا ملا لیتا ہے چونا ملائے بغیر کھانے سے اس کا ذائقہ اچھا نہیں لگتا اور نشہ بھی نہیں پیدا ہوتا کھانے والا اس کو کھا کر فرحت و سرور محسوس کرتا ہے خوشبودار ہونے کی وجہ سے قوت باہ میں برانگیختگی ، فرحت اور کسی قدر مستی آجاتی ہے اہل ہند کے نزدیک یہ نشہ آور ہونے کے ساتھ ساتھ کافی مشہور ہے۔ (شریف)

اس کا بدل ہموزن خشک لونگ ہے۔ (رازی)

پان دیگر ممالک سے ہمارے یہاں بہت کم لایا جاتا ہے کیوں کہ اس کے پتے سوکھ کر بیکار ہو جاتے ہیں یمن کے شہروں سے لایا جانے والا پان درخت سے توڑنے کے بعد شہد میں ڈبو کر نرم بنایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ پان سے مراد یہی پتے ہیں جو آج کل ہمارے یہاں پان کے نام سے پائے جاتے ہیں اور جو اپنی شکل و بو میں اغار یعنی باہشتان کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں نیز یہی حال ان پتوں کا ہے جو اہل بصرہ کے عطاروں کے نزدیک برگ قماری کے نام سے مشہور و معروف ہیں جیساکہ مجھے اس کے متعلق بتایا گیا ہے قماری قمر نامی شہر سے منسوب ہے ہمارے دور کے بعض اطباء کا یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ برگ مذکور ساذج ہندی (یعنی تیز پات) کا پتہ ہے۔ (موٴلف)

تانقیت

اہل افریقہ کے نزدیک ایک خار دار پودے کا یہ بربری نام ہے جو زمین سے زیادہ بلند نہیں ہوتا۔ پتے سفید سیاہی مائل اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی جڑ زمین میں گہرائی کے اندر ہوتی ہے۔ (موٴلف)

اس کا مزاج سرد و خشک ہے اور اس کی تازہ یا سوکھی ہوئی جڑ کو پیسنے کے بعد حواری یعنی بھوسی نکالے ہوئے سفید گیہوں کے آٹے میں ملا کر بنایا ہوا ضماد موچ اور عضلات کے تفرق اتصال میں کافی مفید ہے۔ (شریف)

تاکوت

فربیون کا بربری نام تاکوت ہے جس کا تذکرہ فربیون کے ساتھ حرف فا میں آئے گا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نام حب الاثل ہے جسے فارسی میں گز مازج کہتے ہیں جسے اثل کے ساتھ حرف الف کے عنوان میں بیان کیا جاچکا ہے۔

تاغندست

عاقرقرحا کا بربری نام تاغندست ہے جس کا تذکرہ حرف عین کے عنوان میں آئے گا۔

تامساورت[1]

مضافات افریقہ اور بجایہ والوں کے نزدیک یہ مونامی پودے کا بربری نام ہے اور مُوا شبیلیہ کے بعض ماہرین نباتات کے نزدیک بسباسہ (جاوتری) ہے جو ان کے یہاں پہاڑوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے اس کے دانے موٹے ہوتے ہیں جسے وہاں کے لوگ مصالحے میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ بعض اہل بربر اسے کمون الجبل کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں مو کا بیان حرف م کے عنوان میں آئے گا۔

(ابوالعباس نباتی)

تاسمت[2]

حماض کا بربری نام تاسمت ہے حماض کو ہم حرف حا کے عنوان میں بیان کریں گے۔

---

[1] ماہیت میں اختلاف کے باعث اس دوا کے مترادفات اور نباتی نام تحریر نہیں کئے گئے۔
[2] دوسری کتابوں میں تاسمغت کے نام سے بھی مذکور ہے۔

تبن

عربی نام :۔ تبن
ہندی نام :۔ بھوسی

یہ کافی مشہور ہے عام طور سے لوگ جانتے پہچانتے ہیں اس کی شہرت محتاج تعارف نہیں تبن گیہوں، جو، باقلا، چنا اور کابلی مٹر وغیرہ میں پایا جاتا ہے اس کا مزاج سرد وخشک ہے۔ کابلی مٹر کے تبن پر سونے سے فالج کا عارضہ لاحق ہو جاتا اور اعضاء طبعیہ (منہ، معدہ، جگر اور آنتوں) میں فساد واقع ہو جاتا ہے اسی لیے ہم نے اس بات کی تنبیہ کر دی ہے کہ اس پر نہ سویا جائے کیوں کہ اس پر ایک ہی رات سونے سے مذکورہ اعضاء میں فساد واقع ہوتا ہوا پایا گیا ہے۔ (شریف)

ایک خیال یہ بھی ہے کہ تبن اعصاب کے لیے بالخاصہ انتہائی مضر ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو تبن پر سونے کے بعد چلنے پھرنے کی طاقت کھو بیٹھا تھا اور پھر دوبارہ اس کی صحت بحال نہ ہو سکی تھی۔ (دیگر)

تبن گندم کی راکھ نصف گنا نمک کے ساتھ سرکہ میں گوندھ کر لگانے سے مالنکولیا یعنی پنڈلیوں کے پھوڑے جاتے رہتے ہیں بشرطیکہ مسلسل لگایا جائے نیز تبن گندم کو پانی میں پکانے کے بعد پیروں میں لگا کر برف پر چلنے اور برفیلے مقامات میں داخل ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور یہی فائدہ اس کے جوشاندے میں ہاتھ پاؤں کو ڈبونے سے بھی حاصل ہوتا ہے تبن جو پر سونے سے بدن میں تازگی آتی ہے۔ زیادہ تر فائدہ اس سے گرم مزاج والوں کو ہوتا ہے تبن باقلا کی راکھ سے جب کھجلی کے نشانات کو دھویا جاتا ہے تو جلد سے اس کے داغ دھبے زائل ہو جاتے ہیں اس کے خضاب سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

بحوالہ کتاب الفلاحہ درخت انجیر کو پھل لگنے کی ابتداء میں جب تبن باقلا سے دھونی دی جاتی ہے تو اس کے پھل نہیں گرتے۔ (شریف)

تبن مکہ

یہ اذخر ہے جسے حرف الف کے عنوان میں بیان کر چکا ہوں۔

تدرج

فارسی نام :۔ تدرو
عربی نام :۔ تدرج
ہندی نام :۔ توا

ایک خوبصورت پرندہ ہے جو سرزمین خراسان اور فارس و دیگر شہروں میں پایا جاتا ہے توحش و دیوانگی میں اس کے پتے کا ناک سے سڑکنا مفید ہے اس کے گوشت کو بھون کر تین روز گرم گرم کھانے سے دیوانگی اور وسواس جاتا رہتا ہے ۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ لوا تیتر سے مشابہ ہے لیکن اس کا گوشت سبھی پرندوں کے گوشت سے عمدہ ہوتا ہے مزاج گرم ہے ذہن و دماغ کو بڑھاتا ہے ۔ (خواص بن زہر)

ترمس

فارسی نام :۔ باقلا مصری
ہندی نام :۔ جھالر
عربی نام :۔ ترمس
یونانی نام :۔ امارس، غالالوطی، فول، طیفوا، قیطانول
انگریزی نام :۔ Lupin
نباتی نام :۔ Lupinus albus Linn.

ترمس کو پکانے کے بعد کھایا جاتا ہے ۔ پانی میں کافی دنوں تک بھگوئے رکھنے سے جب اس کی تلخی جاتی رہتی ہے تو ایسی صورت میں اس سے حاصل شدہ غذائیت گاڑھا خلط پیدا کرتی ہے دواءً استعمال کرنے سے جلاء و تحلیل کا فعل انجام پاتا ہے اور کیڑے مر جاتے ہیں خارجی طور پر لگانے اور شہد میں ملاکر چاٹنے یا سرکہ کے ساتھ کھانے سے کرم شکم مر جاتے ہیں اس کا جوشاندہ بھی قاتل کرم شکم ہے ۔ بہق اور سعفہ (سر کی چھوٹی چھوٹی مرطوب پھنسیاں) میں اس کے جوشاندے سے سر اور مقام برص پر دھارنا مفید ہے ۔

خارش، پھنسیوں، آکلہ اور زہریلے پھوڑوں میں نافع ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں اس کی نوعیت عمل کبھی جلاء کبھی تحلیل کے ذریعہ انجام پاتی ہے چبھن پیدا کیے بغیر یہ خشکی پیدا کرتا اور فاسد مادّوں کا تنقیہ کرتا ہے سداب اور فلفل میں ملاکر کھانے سے جگر و طحال کے سدّے کھل جاتے ہیں اور ادرار حیض بھی ہو جاتا ہے شہد اور مر کے ساتھ حمول کرنے سے جنین خارج ہو جاتے ہیں۔ زائد ساخت کی وجہ سے عورتوں کے اندام نہانی کی تنگی کو ترمس کا آٹا چبھن پیدا کئے بغیر تحلیل کر دیتا ہے۔ جب اسے سرکہ و شہد یا سرکہ و پانی میں مادّے کی غلظت اور مریض کے مزاج کا لحاظ کرتے ہوئے پکاکر استعمال کرایا جاتا ہے تو اندام نہانی کی تنگی کے علاوہ کنٹھ مالا اور بلغمی ورم تحلیل ہو جاتے ہیں، ترمس کے جوشاندے کی جو خصوصیات ہیں وہ اس کے سفوف سے بھی متوقع ہیں کچھ لوگ اس کے آٹے کا ضماد بناکر عرق النسار میں کولھے کے مقام درد پر رکھتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کے آٹے کو شہد کے ساتھ چاٹنے یا سرکہ کے ساتھ کھانے سے کرم شکم مر جاتے ہیں۔ اس کے جوشاندے یا خیساندے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور فلفل و سدّاب کے ساتھ کھانے سے طحال والوں کو فائدہ ہوتا ہے، غانغرایا نامی ورم زہریلے پھوڑے، خارش کی ابتداء، بہق فاسد کیموس کی وجہ سے پیدا ہونے والے جلدی نشانات، پھنسیوں اور سر کے مرطوب پھوڑوں میں اس کا دھارنا مفید ہے، مر مکی اور شہد کے ساتھ اس کو حمول کرنے سے حیض کھل کے آتا ہے اور جنین خارج ہو جاتا ہے ترمس کا آٹا چہرے کو نکھارتا اور چوٹ کے نشانات کو زائل کرتا ہے۔ پانی اور ستو میں ملاکر استعمال کرنے سے گرم ورموں کو سکون ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے عرق النسار اور پھوڑوں کے درد ختم ہو جاتے ہیں سرکہ میں پکاکر لگانے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں اور نار فارسی کا خاتمہ ہو جاتا ہے بارش کے پانی میں اچھی طرح پکاکر دھونے سے چہرے میں نکھار آجاتا ہے خامالاون اسود یعنی مازریون سیاہ نامی پودے کی جڑ کے ساتھ پکاکر گرم گرم دھونے سے ہونٹھوں کا شگاف جاتا رہتا ہے بیخ ترمس پانی میں پکاکر کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے مناسب تدابیر سے ترمس کی تلخی کو ختم کرنے کے بعد اچھی طرح کوٹ کر سرکہ کے ساتھ کھانے سے متلی کو سکون ہوتا ہے اور بھوک بحال ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے۔ (مسیح)

اس کی تلخی پوری طرح زائل نہ ہونے کی حالت میں کھانے سے آنتوں کا مکمل تنقیہ ہو جاتا ہے اس کا جوشاندہ برص اور جسم کے ڈھیلے پڑ جاتے میں مفید ہے اس کے خیساندے سے صحن کی دیواروں کو دھونے سے اس میں پیدا ہونے والے مچھر مر جاتے ہیں۔ (اسحٰق بن عمران)

ترمس دیر ہضم ہے جب اس کا ہضم عروقی اچھی طرح نہیں ہوتا تو رگوں میں خلط خام پیدا کرتا ہے اس کے جوشاندے کو ۸.۴ گرام استعمال کرنے سے برص میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کا خیسانده نمایاں طور پر نہ مسہل ہوتا ہے اور نہ قابض سرکہ اور کانجی کے ساتھ کھا کر شراب کہنہ پینے سے یہ اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر کسی کو مجبوراً اسے مستقل طور سے کھانے کی ضرورت پیش آئے تو مناسب یہ ہے کہ اس کے اندر میٹھی اور چکنی چیزیں کافی مقدار میں شامل کرے تاکہ طبیعت غذائی طور پر اسے قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے اور خون میں فساد بھی کم واقع ہو۔ (رازی)

کہا جاتا ہے کہ نمک ملے ہوئے ترمس کا روزآنہ نہار منہ کھانا دماغ سے آنکھوں کی طرف آنے والے نور باصرہ کو طاقت دیتا ہے اگر یہ قول درست ہے تو پھر اس کی نوعیت عمل یہ ہوگی کہ کسی قدر باقی ماندہ تلخی اس کی معدہ میں پہنچ کر معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرکے نور باصرہ میں فساد پیدا کرنے والے سوداوی اور رطوبی بخارات کا خاتمہ کردیتی اور دماغ کی طرف جانے سے روک دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ (تمیمی)

جن جانوروں میں کلنی کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے جب انہیں ترمس کے تلخ جوشاندے سے دھویا جاتا ہے تو کلنیاں گر جاتی ہیں اور جلا کی خارش بھی جاتی رہتی ہے۔ (ابن زہر)

سرکہ میں پکایا ہوا اس کا ضماد سردی سے پیدا ہونے والے سبھی گٹھیاوی دردوں کو سکون دیتا ہے خاص طور پر جب مفاصل میں ریاحی سوجن رونما ہونے لگتی ہے تو اس کے فائدے اور بھی بڑھ جاتے ہیں دریا کے پانی میں گوندھ کر لگانے سے بلغمی تہبج، بچوں کی خنازیری گلٹیاں اور بلغمی ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ (تجربتین)

ہتھیلی بھر ترمس کو کوٹ چھان کر تانبے کی ہانڈی میں رکھنے کے بعد اس میں تازہ دودھ اتنا ڈالا جائے کہ ترمس چھپ جائے اور پھر اتنا پکایا جائے کہ ترمس دودھ کو جذب کرے اس کے بعد گائے کا گھی ہم وزن ملا کر اتنا پکایا جائے کہ بستہ ہو جائے اور پھر اس کا ضماد مرّہ صفراء، مرّہ سوداء اور لیسدار کچے خلطوں کا مسہل ہے۔ اسہال صفراء کے لیے اس ضماد کو گرم کرکے کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لگا کر ناک کی نوک پر رکھ دیا جاتا ہے، تو صفراء دستوں کی راہ خارج ہو جاتا ہے نیز اسہال سوداء کے لیے قلب کے مقام پر اور اسہال خلط خام کے لیے دونوں کولہوں کے درمیان لگایا جاتا ہے جب اسہال کا فعل پورا ہو جاتا ہے تو پھر اکر عضو ماؤف کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر خشک کر دیا جاتا ہے اس ضماد کو طب کے اسرار مکنونہ میں

شمار کیا جاتا ہے کیوں کہ اس سے ان بچوں اور بوڑھوں کا علاج کیا جاتا ہے جن کے اندر دوائے مسہل کو برداشت کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ ترمس کو سرکہ میں پیس کر مختلف روغنوں اور فلفونیا یعنی عصارۂ صنوبر میں گوندھ کر کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لگا کر مقعد کی بواسیر میں مسّوں پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

ترمس بری اپنے افعال وخواص میں ترمس بستانی سے مشابہ ہونے کے ساتھ ساتھ نسبتاً زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ترمس بری میں قوت اور تلخی کافی موجود ہوتی ہے افعال وخواص کے لحاظ سے ترمس بری اور بستانی یکساں ہوتے ہیں تاہم ترمس بری میں قوت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تربد

یونانی نام :۔ فوطرو

سریانی نام :۔ طوربد

ہندی نام :۔ نسوت، ناگ پتر

انگریزی نام :۔ Turpeth

نباتی نام :۔ Ipomoea turpethum (L)

تربد کو جس شکل وصورت میں عراق سے ہمارے یہاں لایا جاتا ہے اہل عراق خود اس کو اسی ہئیت میں خراسان سے لاتے ہیں اور یہ عراق میں نہیں پیدا ہوتا معتبر اور بیخ شناس ابوعلی بلغاری نے مجھ سے بغداد میں بتایا کہ اس کی شکل وصورت کو مسخ کئے بغیر خراسان کے شہروں سے لایا جاتا ہے اور لانے والوں نے بتایا کہ اس کے پتے لبلاب کبیر (چاندنی بیل) کے پتوں سے مشابہ مگر نوکیلے ہوتے ہیں اور اس کا تنا اوپر کو اٹھا ہوا ہوتا ہے اس کی صحیح شکل کا پتہ میں نہیں لگا سکا لائی جانے والی اس کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں جب یہ تر وتازہ ہوتی ہے تو لوگ ٹکڑے ٹکڑے کرکے موجودہ بیخ تربد کے برابر بنا دیتے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دریا سے لایا جانے والا تربد بہت جلد سڑنے لگتا ہے اس کے برخلاف جسے خشکی سے حاصل کیا جاتا ہے وہ دیر تک قائم رہتا ہے عام طور سے متاخرین اطبار نے اس کی خاصیت کا کوئی تفصیلی بیان اپنی کتابوں میں نہیں کیا ہے اور جو کچھ ہے بھی اس سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ کساد بازاروں نے اس بات کا لحاظ کئے بغیر کہ یہ از قسم یتوعی ہے اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اسی لئے اس کا شمار ان چیزوں میں ہے جنھیں

خریدتے وقت احتیاط لازم ہے۔ (ابوالعباس حمص)

تربد بلغم کا بالخاصہ مسہل ہے لیکن بدمزہ ہونے کی وجہ سے مزاج میں بدمزگی پیدا کر دیتا ہے اسی لیے کھانے سے قبل جب روغن بادام شیریں چرب کر لیا جاتا ہے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور نقصانات کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ عمدہ وہ ہے جو تازہ ہو جس کا اندرونی حصہ انتہائی سفید، بیرونی چکنا ہو اور جس کی لکڑیاں پتلی پتلی، کرم خوردہ اور ٹیڑھے سروں والی نہ ہوں مقدار ساڑھے تین گرام سے سات گرام تک ہے۔ (ابن ماسویہ)

تربد کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم وخشک ہے بلغم اور دوسری رطوبات کا مسہل ہے اور بدن کا تنقیہ کرتا ہے اور رازی نے اپنی جامع کبیر میں بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ (دمشقی)

عمدہ وہ ہوتا ہے جس کی رنگت میں سفیدی پائی جاتی ہے اور جو اپنی شکل میں بانس کے خول سے مشابہ پتلا آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے موٹا اور وزنی نہیں ہوتا، جس کا سفوف آسانی سے تیار ہوتا ہے۔ اور سفوف کا رنگ بھی سفید ہوتا ہے۔ جو تربد ان صفات کا حامل نہیں ہوتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہوتی تربد جب پرانا ہو جاتا ہے اور عام لکڑیوں کی طرح اس میں گھن لگ جاتا ہے تو اس کے افعال وخواص میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس میں سوئی کی طرح باریک باریک سوراخ موجود ہوتے ہیں اور کاٹنے پر انتہائی ہلکا معلوم ہوتا ہے مذکورہ خصوصیات کے حامل تربد کو استعمال نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ اس کی قوت ختم ہو چکی ہوتی ہے تربد اعتدال کے ساتھ بلغم کو براہ دست خارج کرتا ہے اس کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے اس کی اصلاح کی ترکیب یہ ہے کہ بالائی پتلے چھلکے کو اتنا گھسا جائے کہ سفیدی نظر آنے لگے اور پھر کوٹ چھان کر حفاظت سے رکھ لیا جائے مشہور اور اہم معاجین میں شامل کرنے کے لیے ریشم کے کپڑے میں چھاننا چاہئے مسہل حبوب اور مسہل جوشاندے میں جب تربد کو شامل کرنا مقصود ہوتا ہے تو نسبتاً موٹا چھانا جاتا ہے تاکہ اس کی حرارت کسی قدر باقی رہے اور معدہ کی چنٹوں میں چپک نہ جائے کوٹنے چھاننے کے بعد زیادہ تر اس کی اصلاح روغن بادام شیریں میں چرب کرنے سے ہوتی ہے جن لوگوں کے معدے میں لیسدار بلغم ہوتا ہے ان کے لیے مناسب یہ ہے کہ تربد کو اچھی طرح کوٹ چھان کر استعمال کریں تاکہ یہ بلغم سے چپک کر اس کا خاتمہ کر دے۔ اس کی مقدار خوراک ساڑھے تین گرام سے سات گرام اور دوسری دواؤں کے جوشاندے کے ساتھ ۱۴ گرام ہے۔ (حبیش)

اس کا استعمال سیال رطوبات کو نکال کر جسم کو خشک کر دیتا ہے اسی لیے روغن بادام کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اعصابی امراض میں مفید ہے بلغم کو کثرت سے نکالتا ہے اس کے سفوف کا استعمال جلی ہوئی خلط کو نسبتاً کم خارج کرتا ہے اس کے برخلاف جوشاندے کا استعمال جلے ہوتے اخلاط کا

بکثرت مسہل ہے ماسرجویہ کا کہنا ہے کہ تربد گاڑھے اور لیسدار اخلاط کا مسہل ہے بعض دوسرے اصحاب کا کہنا ہے کہ یہ کولھوں کے کچے بلغم کا مسہل ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ رقیق بلغم کا مسہل ہے۔ زنجبیل شامل کر لینے سے اس کی قوت اور بھی بڑھ جاتی ہے ایسی حالت میں گاڑھے اور کچے بلغم کا مسہل بن جاتا ہے تربد تنہا معدہ اور آنتوں کے غلیظ بلغم کا اسہال نہیں کرتا جب تک اس میں کوئی دوسری چیز شامل نہ کر لی جائے۔

(ابن سینا)

تربد سفید جس کے دونوں کناروں پر گوند موجود ہوتی ہے جس میں گھن نہیں لگا ہوتا اور جو نہ بہت پتلا ہوتا ہے اور نہ بہت موٹا مذکورہ صفات کے حامل تربد کا استعمال ضروری ہے کیوں کہ جس تربد میں یہ صفات موجود نہیں ہوتیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بدترین تربد دریائی ہے کیوں کہ یہ فم معدہ میں درد اور بے چینی پیدا کرتا ہے پیاس لگاتا اور مسہل نہیں ہوتا۔ سب سے عمدہ تربد وہ ہے جو معدہ اور طبقات معدہ سے لیسدار بلغم کو خارج کرتا، بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والے عضلات اور جوڑوں کے درد میں مفید ہوتا ہے اور بلغمی اخلاط پیدا نہیں ہونے دیتا اس کو کھانے اور بطور حقنہ استعمال کرنے سے رحموں کا پورا پورا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ رحموں کے سدّوں کو کھولتا اور حیض آنے سے قبل پیدا ہونے والے درد رحم میں مُفید ہوتا ہے۔ درد معدہ و پشت کو تسکین دیتا ہے دماغ سے لیسدار بلغم کو نکالتا ہے فالج اور مرگی میں مفید ہے اسی لیے انصباب خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والی کھانسی اور نزلات میں اس سے فائدہ ہوتا ہے رطوبات فم معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی کھانسی کو کم کرتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریضوں کو لیسدار خلط یا غذا کی قے کئے بغیر سکون نہیں ملتا اور جب اس میں ہلیلہ کابلی شامل کر لیا جاتا ہے تو یہ مرگی کی انتہائی مفید دوا بن جاتی ہے بعض اطبار کا کہنا ہے کہ تربد کا بدل ہموزن بیخ توت ہے۔ (تجربتین)

ترنجبین

فارسی نام :- ترنگبین

عربی نام :- عسل الحاج، عسل الندی، عاقول

ہندی نام :- شکر جواسا **انگریزی نام :-** Manna of the Desert

نباتی نام :- Alhagi pseudalhagi (Bicb)

آسمان سے گرنے والی ایک رطوبت ہے جو شہد سے مشابہ جامد اور بستہ شکل میں پائی جاتی ہے اسے

عسل الندی بھی کہتے ہیں اکثر یہ رطوبت درخت حاج پر گرتی ہے اسے حاقول بھی کہتے ہیں شام اور خراسان میں یہ پودا اگتا ہے اس کا پتہ سبز اور کلی سُرخ ہوتی ہے اس میں پھل نہیں آتے۔ خراسان میں پیدا ہونے والی سفید ترنجبین سب سے عمدہ نیز گرمی اور سردی میں معتدل اور ملیّن ہوتی ہے۔ حمی حادہ میں مفید ہے سینے میں تراوٹ پیدا کرتی ہے آلو بخارا اور عناب کے پانی میں بھگو کر استعمال کرنے سے گرم مزاج والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

یہ رطوبت مضافات افریقہ کے قسطیلہ نامی مقام میں درخت خرما کی شاخوں پر گرتی ہے۔ (ابن الجزار)

ترنجبین میں قوت جلا شکر سے زیادہ پائی جاتی ہے یہ حمی حادہ کی جلن کو سکون دیتی اور پیاس کو کم کرتی ہے ہلکی مسہل ہے اور کھانسی میں مُفید ہے (حبیش)

اس کا مزاج پہلے درجہ میں گرم و تر ہے قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ (شریف)

اس کی مقدار خوراک ۶۰ گرام تا ۱۲۰ گرام ہے۔ (ابن ماسویہ)

ترنجبین صفرا کا بالخاصہ مسہل ہے۔ (ابن سینا)

تراب صیدا

فارسی نام :۔ خاک مغارہ جبل صیدا

پہاڑی مٹی ہے جسے کوہکن ملک شام کے صیدا نامی پہاڑ کے غاروں سے کھود کر نکالتے ہیں یہ مٹی اہل شام کے نزدیک ہڈیوں کے ٹوٹنے میں مجرّب ہے جب اس مٹی کے ۵ رہم گرام کو پیس کر نیمبرشت انڈے کی سفیدی کے ساتھ کھلاتے ہیں تو یہ دوسری تمام دواؤں سے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جلد جوڑ دیتی ہے وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ تفرق اتصال کا مریض جب اسے کھاتا ہے تو یہ مٹی اپنے خالق کے حکم سے طبیعت مدبرہ بدن کو مقام تفرق اتصال کی طرف دفع کرکے ٹوٹے ہوئے مقام کو جلدی سے جوڑتی اور اس کا اندمال کر دیتی ہے یہ وہاں کے لوگوں سے حاصل کی ہوئی ایک چیز ہے جسے بارہا تجربہ کی کسوٹی پر صحیح پایا گیا ہے۔ (مؤلف)

تراب الشاردہ

شاردہ بحر روم کا ایک جزیرہ ہے جو اندلس میں بحر مشرق کے کنارے یابسہ نامی جزیرہ کے مدمقابل

واقع ہے اس جزیرہ کی مٹی میں حلق کے اندر لٹکی ہوئی جونک کو ہلاک کرنے کی عجیب وغریب خاصیت پائی جاتی ہے چنانچہ اس جزیرے کی تھوڑی سی مٹی کو پانی میں حل کرکے ناک میں ٹپکانے سے حلق کی جونک فوراً گر جاتی ہے نیز اس جزیرہ میں پیدا ہونے والے گیہوں اور جو کو جب جانور کے سر پر رکھتے ہیں تو اس کے حلق میں لٹکی ہوئی جونک فخلاۃ[1] میں گر جاتی ہے مذکورہ بالا دونوں جزیروں میں جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے نہیں پائے جاتے۔

تراب القی

فارسی میں اسے کرکرزد کہتے ہیں یہ صمغ حرشف ہے جس کا تذکرہ حرف صاد کے عنوان میں آئے گا۔

ترفاتش

بربری زبان میں اسے کماۃ کہتے ہیں کماۃ کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

ترنجان

یہ بادرنجویہ ہے اس کا تذکرہ حرف بار میں گذر چکا۔

ترہلان

اس کا ایک تلفظ ترہلا بھی ہے یونانی زبان کی فوتیرا نامی روئیدگی کا بربری نام ہے جسے عربی میں طباق کہتے ہیں اور طباق کا بیان حرف طار کے عنوان میں آئے گا۔

---

[1] وہ برتن جس میں چارہ رکھ کر جانور کے گردن میں لٹکاتے ہیں۔

تشمیرج

اسے جشنک اور حبتہ السودا بھی کہتے ہیں اہل حجاز کے نزدیک یہ بشمہ یعنی چاکسو ہے اور بشمہ کو حرف بار کے عنوان میں بیان کر چکا ہوں۔

تشبتوار

یہ بسفائج کا بربری نام ہے جسے میں نے حرف بار کے عنوان میں بیان کر دیا ہے۔

تفاح

عربی نام :۔ تفاح
فارسی نام :۔ کتل، سیب
انگریزی نام :۔ Apple
نباتی نام :۔ Malus sylvestris Mill.

شیریں، کسیلے، ترش اور پھیکے ہونے کے لحاظ سے سیب کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ پھیکے سیب میں مائیت غالب ہوتی ہے اور مزاج نسبتاً زیادہ سرد و تر ہوتا ہے کسیلے سیب میں سردی وخشکی غالب ہوتی ہے جس سیب کے مزے میں قبضیت یعنی گرفتگی یا سکوڑنے کی صفت پائی جاتی ہے اس کا مزاج سرد و تر ہوتا ہے اور شیریں سیب میں تری اعتدال کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ شیریں، قابض، کسیلے، ترش اور پھیکے ہونے کے اعتبار سے سیب کے پتے، عصارے اور جڑ کا مزاج بھی مختلف ہوتا ہے۔ اسی لیے سیب کی انتہائی قابض اور ترش قسم کا استعمال اندمالِ زخم، گرم ورموں کی ابتدا میں مقام ورم پر مادے کے انصباب، تقویت فم معدہ اور استرخائے معدہ میں مفید ہوتا ہے۔ ورم جب اپنے زمانۂ ابتدا اور نمو میں ہوتے ہیں تو اس کی پھیکی قسم سے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ سیب کی سبھی قسموں میں سردی وتری کثرت سے پائی جاتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا عصارہ دیر تک قائم نہیں رہتا بلکہ بہت جلد اس میں ترشی آجاتی ہے اور فاسد ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف سفرجل یعنی بہی کا عصارہ دیر تک قائم رہتا ہے اور اہل یونان اس کو "نیطروما" نامی سیب

کے قبیل سے شمار کرتے ہیں۔ ان دونوں کے مزے میں انتہائی قبوضیت یعنی گرفتگی موجود ہوتی ہے اس لیے ان میں رطوبت بہت کم پائی جاتی ہے باقی سیب کی سبھی قسموں کے عصارے کو جب شہد میں پکایا جاتا ہے تو یہ رُب کی شکل میں بستہ ہو جاتے ہیں اور دیر تک قائم بھی رہتے ہیں اور اگر شہد میں پکائے بغیر انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے تو دیر تک قائم نہیں رہتے۔ (جالینوس)

سیب اور بہی کے پتے، پھول اور ٹہنیاں قابض ہوتی ہیں۔ خاص طور سے بہی کے پھل کو جب کچا کھایا جاتا ہے تو یہ قبض پیدا کرتا ہے البتہ پختہ ہونے کے بعد یہ تاثیر جاتی رہتی ہے۔ موسم ربیع میں پختہ ہونے والا سیب مرۂ صفرا اور ریاحی سوجن پیدا کرتا، اعصاب اور اس جیسے دوسرے اعضاء کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

میٹھے سیب کا مزاج پہلے درجہ میں گرم وتر ہے اور تُرش کا سرد وخشک ہوتا ہے کھٹ مٹھا سیب سردی اور تری کے لحاظ سے معتدل ہوتا ہے صفراء کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس کو بجھاتا، قے کو سکون دیتا اور قبض پیدا کرتا ہے۔ شربت سیب مرۂ صفراء کی وجہ سے پیدا ہونے والی متلی اور قے میں مفید ہے قابض ہونے کے ساتھ ساتھ گرمی کا خاتمہ کرتا ہے۔ شربت سیب کہنہ کے مرطوب اور فاسد بخارات چونکہ ختم ہو چکے ہوتے ہیں اس لیے یہ نئے سے نسبتاً زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ (بصری)

سیب فم معدہ کو طاقت دیتا، گرم مزاج والوں کے لیے مفید مگر دیر ہضم ہوتا اور ریاح پیدا کرتا ہے خاص طور سے ترش سیب زیادہ ریاح پیدا کرتا اور دیر ہضم ہوتا ہے اسی لیے جن اصحاب کے معدے میں گرانی ہوتی ہے انھیں اس کے بعد ٹھنڈا پانی اور ترش غذائیں نہیں کھانا چاہئے بلکہ شراب، بُھنے ہوئے شوربے اور اسفیذ باج[1] کا کھانا مفید ہوتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو یہ بہت کم نقصان دیتا ہے خاص طور سے جب وہ اسے کثرت کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔ بعض اطباء کے مطابق ترش سیب بالخاصہ نسیان پیدا کرتا ہے۔ (رازی)

سیب سستی اور کند ذہنی پیدا کرتا ہے بطور غذا ترش سیب کا استعمال اس فعل کے انجام دینے میں کافی موثر ہے اس کی تھوڑی مقدار وسواس سوداوی میں مفید ہے۔ ترش سیب گرم مزاج والوں کے لیے وسواس سوداوی کو دفع کرنے میں نسبتاً زیادہ مؤثر ہے۔ بریاں کئے ہوئے میٹھے سیب کے لیپ سے آشوب چشم میں فائدہ ہوتا ہے۔ (سفیان اندلسی)

---

[1] جوزۂ مرغ وبچۂ بُز کے گوشت یا دوسرے لطیف گوشتوں اور ترکاریوں سے بنا ہوا شوربہ۔

میٹھے، کھٹمٹھے، ترش، کسیلے اور پھیکے ہونے کے لحاظ سے سیب کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ کسیلا سیب بارد اور غلیظ خلط پیدا کرتا ہے۔ ترش سیب سرد و لطیف خلط پیدا کرتا ہے اور کھٹمٹھا معتدل خلط پیدا کرتا ہے جبکہ میٹھا سیب اپنی شیرینی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ گرم ہوتا ہے۔ پھیکے سیب میں رطوبت غالب ہوتی ہے جو اس کے مزے کو ختم کر دیتی ہے نیز جس کی بنیاد پر یہ بلغم پیدا کرتا ہے اس لیے سیب کی تمام قسموں کو ان کے مزاج اور حالات کا لحاظ رکھ کر ہی کھانا چاہیئے۔ جن لوگوں کے مزاج میں حرارت غالب ہوتی یا اُن کے معدہ میں لیسدار بلغم چپکا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں کسیلا سیب کھانے کے بعد نبیذ خالص پینا چاہیئے۔ قبض اور رطوبت کی وجہ سے کمزور ہو جانے والے معدے کی اصلاح کے لیے بھی کسیلا ہی سیب کھایا جاتا ہے اور سرد مزاج معدہ والوں کے لیے سیب شیریں مفید ہوتا ہے۔ پھیکا سیب کسیلے اور میٹھے دونوں سے خراب ہوتا ہے اسی طرح وہ سیب بھی خراب ہوتا ہے جو اپنے درخت پر پختہ نہیں ہو پاتا اور توڑ لیا جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پرہیز بہتر ہے یہی حال ان تمام میوہ جات کا ہے جو اپنے درختوں پر پختہ نہیں ہوتے اور جنھیں کچا ہی توڑ لیا جاتا ہے ایسے میوے دیر ہضم ہوتے ہیں اور اُن کا ہضم عروقی صحیح طور پر انجام نہیں پاتا نیز ان سے پیدا ہونے والے اخلاط میں غلظت بکثرت موجود ہوتی ہے جو لوگ سیب کثرت کے ساتھ کھاتے ہیں انھیں لمبی مدّت کا بخار لاحق ہو جاتا ہے گرم امراض کے مریضوں کو ترش سیب آٹا لگا کر پکانے اور بریاں کرنے کے بعد کھلایا جاتا ہے اور پھر تقویت معدہ و بھوک بڑھانے کے لیے آٹے کو بھی کھلا دیا جاتا ہے اور اگر ان مریضوں کے معدے میں غذائیں نہ رکتی ہوں تو بھی اسے کھلایا جاتا ہے تاکہ معدے میں پہنچ کر دوسری غذاؤں کو روکے رکھے۔ مرہ صفرا کی وجہ سے پیدا ہونے والی قے میں کسیلا اور کھٹمٹھا سیب خاص طور سے نفع بخش ثابت ہوتا ہے اس کے آٹے کو بھی آب انار اور آب انگور میں اچھی طرح پکا کر کھانے سے قے کو سکون اور معدے کو طاقت ملتی ہے نیز اسہال مرۂ صفرار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

میٹھا اور ترش سیب معدے میں پہنچ کر معدے کے گاڑھے خلط کے ساتھ ساتھ براہ راست خارج ہو جاتا ہے اور خلوّ معدہ کی حالت میں اکثر قبض پیدا کر دیتا ہے آٹے میں بریاں کیا ہوا سیب ذوسنطاریا (خونی اسہال) میں مفید ہے چنانچہ سب سے زیادہ مفید اس مرض میں کسیلا سیب اور اس کا آٹا ہوتا ہے اور جب اس میں شکری اجزار موجود ہوتے ہیں تو یہ خونی اسہال میں مفید نہیں ہوتا۔ سیب، اس کا عصارہ اور پتے سمیات کو زائل کرتے ہیں اس کی سب سے بڑی خاصیت قلب کو فرحت اور طاقت دینا ہے میٹھے سیب میں کسی قدر حرارت موجود ہوتی ہے جو اس کے شیریں اور خوشبودار ہونے کی دلیل ہے چونکہ اس میں دوائیت اور غذائیت دونوں موجود ہوتی ہیں اس لیے یہ روح کی معتدل غذا بھی ہے۔ (ابن سینا)

سیب کے تازہ پتوں کا ۳۴۳ گرام کھانا گرم زہروں اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے۔
(شریف)

کمزوروں اور وسوسہ کے مریضوں کو سیب کا سونگھنا تمام چیزوں سے زیادہ نفع بخش ہوتا ہے چنانچہ یہ مقوی قلب و دماغ بھی ہے۔ اس کو کھانے سے عضلات میں درد اور عروق میں ریاح پیدا ہو جاتے ہیں اور سیب اکثر سل کا سبب بھی بن جایا کرتا ہے کیوں کہ جب یہ ہضم ہوتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا خون عروق کے اندر ریاح لطیف میں تبدیل نہیں ہو پاتا تو لازمی طور پر رگیں پھیل جاتی ہیں اور ان کے پھٹنے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے اگر پھٹنے والی رگ پھیپھڑے کی ہے تو اکثر سل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ (ابن زہر)

تفاح الارض

یہ بابونہ ہے جسے حرفِ بار کے عنوان میں بیان کر چکا ہوں۔

تفاح الجن

یہ تفاح یعنی یبروج کا پھل ہے جسے یبروج کے ساتھ بیان کروں گا۔

تفاح ارمنی

ایک قول کے مطابق یہ مشمش (زرد آلو) ہے جسے حرف میم کے عنوان میں بیان کروں گا۔

تفاح فارسی

ایک قول کے مطابق یہ خوخ ہے اور خوخ کا تذکرہ حرف خار کے عنوان میں آئے گا۔

تفاح مائی

یہ شہر "ما" سے منسوب ہے نہ کہ "ماء" یعنی پانی سے۔ یہ "اترج" ہے جس کا تذکرہ حرف الف کے عنوان میں کر چکا ہوں۔

تفاف

بربری نام :۔ تفاف
یونانی نام :۔ بقلۂ یہودیہ، خس الحمار
دیگر نام :۔ صفیینین

یہ بربری نام ہے اس روئیدگی کا جو بعض اصحاب کے نزدیک "بقلۂ یہودیہ" کے نام سے مشہور و معروف ہے کچھ لوگوں نے اس کا نام "خس الحمار" رکھا ہے۔ یونانی میں اسے "صفیینین" کہتے ہیں۔ (مؤلف)

یہ جنگلی سبزی کی جنس سے ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے جس کے پتّے کے سرے نوکیلے ہوتے ہیں دوسری قسم بستانی ہے جس میں نرمی پائی جاتی ہے اور جسے کھایا بھی جاتا ہے چنانچہ اپنے مزے اور دیگر خصوصیات میں نسبتاً بہتر ہے اس پودے کا تنا سکڑا ہوا سرخی مائل اور خولدار ہوتا ہے پتّے علیحدہ علیحدہ اُوپر کو اٹھے ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

پختہ ہو جانے کے بعد یہ سبزی کانٹوں جیسی ہو جاتی ہے اور جب تر و تازہ ہوتی ہے تو تمام جنگلی سبزیوں کی طرح کھائی جاتی ہے مزاج خشک ہے کیوں کہ یہ مرکب ہے جوہر ارضی اور جوہر مائی سے مذکورہ بالا دونوں جوہروں میں سردی کسی قدر موجود ہوتی ہے اور سرد ہونے کی دلیل اس کا قابض ہونا بھی ہے۔ معتمل طور پر سردی پیدا کرتی ہے چنانچہ یہ فعل نہ صرف خارجی طور پر لگانے بلکہ کھانے سے بھی انجام پاتا ہے اچھی طرح سکھا لینے کے بعد اس کا مزاج خشک اور کسی قدر گرم ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ پودا سکوڑتا اور سردی پیدا کرتا ہے اس لیے گرم ورم اور معدے کی سوزش میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے کھانے سے معدے کی چبھن جاتی رہتی ہے۔ دودھ کو بڑھاتا ہے رحم اور مقعد کے گرم ورموں میں کپڑے کے ایک ٹکڑے میں رکھ کر حمول کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچھو کے کاٹے میں اس پودے کا جڑ سمیت پیس کر لگانا مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

تفقدہ

یہ "کزبرہ" ہے جس کا تذکرہ حرف کاف کے عنوان میں آئے گا۔

تمر

عربی نام:۔ رطب، تمر، تمر رطب
فارسی نام:۔ خرمائے تر
اُردو/دیگر نام:۔ کھجور
نباتی نام:۔ Phoemix dectylifera Linn.
انگریزی نام:۔ Edibledates

اس کی سبھی قسمیں دیر ہضم ہوتی ہیں زیادہ مقدار میں کھالینے سے درد سر پیدا ہو جاتا ہے اور بعض قسمیں جو فم معدہ میں چبھن پیدا کرتی ہیں وہ درد سر بھی نسبتاً زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ کھجور سے بدن کو حاصل ہونے والی غذائیت میں غلظت دلزوجت موجود ہوتی ہے۔ شیریں اور گودے والے کھجور سے جگر میں سدے بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں جگر میں جب ورم اور صلابت پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے تو ایسی حالت میں اس سے انتہائی نقصان ہوتا ہے اور اس میں سدّوں کے بننے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ طحال کے بڑھ جانے میں یہ انتہائی مضر ہے۔ (جالینوس)

قسب یعنی سوکھا ہوا نیم پختہ چھوہارا معدے کی اصلاح کرتا اور قابض بھی ہوتا ہے۔ تروتازہ میں یہ تاثیر اور بھی نمایاں طور پر ہوتی ہے۔ سبھی کھجوریں دانت اور مسوڑھوں کے لیے مضر ہیں۔ (ابن ماسویہ)

کھجور جسم کو حرارت، خشکی اور اسے فربہ بناتی ہے جگر وطحال میں غلظت پیدا کرتی ہے اسی لیے اس سے پیدا ہونے والا خون گاڑھا، خراب اور بدبودار ہوتا ہے۔ سینہ، پھیپھڑہ اور آنتوں کے لیے مفید ہے۔ آشوب چشم اور درد سر میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ جوڑوں میں نرمی پیدا کرتی اور اعضا شکنی کا خاتمہ کرتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس کو مستقل طور سے نہ کھایا جائے۔ کثرت استعمال درد سر، آشوب چشم، قلاع خوانیق (ورم عضلات حنجرہ) دانت اور مسوڑھوں کے دردوں، غلظت طحال وجگر میں مضر ثابت ہوتی ہے اس لیے اس کے بعد سکنجبین سادہ پینا، انار ترش چوسنا، سرکہ یا سکنجبین سے غرغرہ کرنا اور چھلکا سمیت

نچوڑے ہوئے انار سے قبض کو توڑ لینا چاہئے۔ سرد مزاج اصحاب اور جنھیں مذکورہ بالا درد لاحق نہیں ہوتے انہیں فربہ کرتی ہے پشت اور کولھوں کے پُرانے دردوں میں مفید ہے کھجور کی قسمیں بہت زیادہ ہیں لیکن مذکورہ بالا کام کو انجام دینے میں سب سے زیادہ مؤثر وہ قسم ہے جو سب سے زیادہ شیریں اور جسامت میں سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے دانت اور مسوڑھے کمزور ہوتے ہیں انھیں اس کو کھانے کے بعد سماق بھگوئے ہوئے پانی سے مُنہ دھونا، طرخون کو مُنہ میں رکھ کر دیر تک چبانا اور آب گلاب وسماق سے غرغرہ کرنا چاہیئے تاکہ قلاع اور خناق کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ رکھیں، پنیر یا تازہ دودھ میں بھگو کر کھانے کے بعد مسوڑھوں کو گرم پانی سے دھونا کلّی کرنا اور آب گلاب سے غرغرہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد کوئی نشہ آور مشروب نہیں پینا چاہیئے۔ دردسر، آشوب چشم اور سرد مزاج والوں کو کھجور کھانے کے بعد فوراً مسہل جوارشات استعمال کرنا چاہیئے۔ کھجور کو تازہ دودھ میں بھگو کر کھانے سے قوی درجہ کا نعوظ پیدا ہوتا ہے جب اسے دودھ میں بھگو کر مستقل طور سے کھایا جاتا ہے اور پھر اسی دودھ میں کسی قدر دار چینی ملاکر اُوپر سے پی لیا جاتا ہے تو نعوظ میں اور بھی قوت آجاتی ہے اس کو استعمال کرنے کا بہترین وقت موسم سرما ہے کیوں کہ اس موسم میں یہ بدن کو فربہ کرتا، قوت باہ کو بڑھاتا اور رنگ کو نکھارتا ہے ٹھنڈکی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض اور دردوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ (رازی)

تمر ہندی

عربی نام:۔ حوم، صبارا، حمار، تمر، تمر ہندی

رومی نام:۔ قسار فور نیفن

فارسی نام:۔ خرمائے ہندی

اُردو/ ہندی نام:۔ املی

انگریزی نام:۔ Tamarind

نباتی نام:۔ Tamarindus indica Linn.

اس کا عربی نام "حوم" اور "تمر ہندی" ہے اس میں ترشی پائی جاتی ہے اس کو علاجاً استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس کا درخت اخروٹ کے درخت کی طرح بڑا اور پتے خلاف یعنی بید سادہ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (ابو حنیفہ)

اس کے پھل گندنا کے پھل کی طرح چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں عام طور سے لوگ اسے کھانے میں ڈال کر پکاتے ہیں۔ سَراۃ اور عمان کے شہروں میں یہ درخت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ (بلخی)

املی یمن، ہندوستان، سوڈان کے شہروں اور بصرہ میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے لوبیا کے پتوں کی طرح سخت اور پھل سیاہ رنگ کے باریک باریک غلافوں میں موجود ہوتے ہیں جس کے اندر ہاتھ میں چپکنے والا شیرہ پایا جاتا ہے غلافوں کے اندرونی حصوں میں سخت اور گہرے سُرخ بیج موجود ہوتے ہیں جنھیں دواءً استعمال نہیں کیا جاتا۔ تمر ہندی مرۂ صفرا کو خارج کرتی اور خون کی حدت کو توڑتی ہے، کافی ترش ہونے کے ساتھ ساتھ شیریں بھی ہوتی ہے پانی میں حل کر کے پینے سے پیاس جاتی رہتی ہے مقدار خوراک ۳۶ گرام ہے اپنی ترشی کی وجہ سے آنتوں میں خراش پیدا کر دیتی ہے۔ (ابن حسان)

املی کافی ترش ہونے کے ساتھ ساتھ تر و تازہ اور وہ جس میں سکڑن نہیں آتی سب سے عمدہ ہوتی ہے مزاج تیسرے درجہ میں سرد و خشک ہے مسہل ہے اس میں لطافت آلو بخارا سے زیادہ اور رطوبت نسبتاً کم پائی جاتی ہے۔ اثنائے بخار عارض ہونے والی قے اور پیاس میں مفید ہے کثرت قے کی وجہ سے جب معدے میں استرخار پیدا ہو جاتا ہے تو یہ اسے منقبض کر دیتی ہے۔ مسہل صفرا ہے، غشی اور بے چینی پیدا کرنے والے ان بخاروں میں مفید ہے جن میں ملینات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے جوشاندے کی مقدار خوراک تقریباً ۲۰۴ ملی لٹر ہے۔ ایک خیال کے مطابق یہ مقوی قلب بھی ہے شاید ایسا اس لیے ہے کہ سوءِ مزاج صفراوی کے مریض جب استعمال کرتے ہیں تو اپنی سردی سے صفرا میں تعدیل پیدا کرتی اور قوت مسہلہ سے اس کا تنقیہ کر دیتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اخلاط محترقہ کی مسہل ہے اور کھانے سے خارش جاتی رہتی ہے۔ اس سے کلّی کرنا قلاع میں مفید ہے حرارت کی وجہ سے پیدا ہونے والے خفقان میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ بیج ہڈیوں کو جوڑنے والی دواؤں کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔ (ابن سینا)

له جزیرہ عرب میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو یمن کے شہروں کی طرف شمال سے جنوب میں جاتا ہے جہاں کی بلندی ۳۱۵۰ میٹر ہے (المنجد الکبیر صفحہ ۲۵۰)۔

تمساح

عربی نام :۔ تمساح
فارسی نام :۔ نہنگ
اردو/ہندی نام :۔ مگر، مگرمچھ، ناکا، گھڑیال
انگریزی نام :۔ Corocodile

بڑے بڑے دریاؤں میں رہنے والامشہور جانور ہے دریائے نیل میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ سوڈان کے شہروں اور نہر مہران یعنی "بحراوقیانوس" میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسے "ورل نیلی" بھی کہتے ہیں۔ (شریف)

گھڑیال تمام جانوروں کی طرح اپنے زیریں جبڑے کو حرکت نہیں دے سکتا بلکہ صرف بالائی جبڑا مُنہ کھولنے میں حرکت کرتا ہے۔ اس کی چربی کو ملنے کے بعد گھی میں اچھی طرح ملاکر بتی کو تر کرکے دریا اور کنویں کے کناروں پر جلاکر جب رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے جلتے رہنے تک کنویں اور دریا میں رہنے والے مینڈک ٹرٹر نہیں کرتے اس کی کھال کو جب کسی بستی کے چاروں طرف گھمانے کے بعد کسی ایک سرحد پر رکھ دیا جاتا ہے تو اس بستی میں برد یعنی جاڑا یا اولہ نہیں پڑتا۔ گھڑیال کے کاٹے ہوئے مقام پر خود اس کی چربی لگادینے سے فوراً فائدہ ہو جاتا ہے۔ سینگھ مارنے والے مینڈھے کی پیشانی پر جب اس کی چربی لگادی جاتی ہے تو دوسرے سبھی مینڈھے اس سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے پتّے کے پانی کو بطور سرمہ آنکھوں میں لگانے سے جالے کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس کے جگر کی دھونی سے مرض جنون جاتا رہتا ہے گھڑیال کی لید آنکھوں کے نئے اور پرانے جالے کو زائل کرتی ہے زندہ گھڑیال کی آنکھ کو نکال کر گردن میں لٹکانے سے جذام کا بڑھنا رُک جاتا ہے اور دائیں جانب کے دانت کو گردن میں لٹکانے سے قوت جماع بڑھ جاتی ہے اس کی دائیں آنکھ کو گردن میں لٹکانے سے دائیں آنکھ کے درد اور بائیں آنکھ کو لٹکانے سے بائیں آنکھ کے درد کو سکون ہوتا ہے۔ (ابن زہر)

اس کی چربی کو روغن گل میں تر کرکے استعمال کرنے سے قلب اور گردوں کے دردوں میں فائدہ ہوتا ہے اور قوت باہ بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے خون کو آملہ اور ہلیلہ میں ملاکر مقام بہق پر لگانے سے جلد کی رنگت بدل جاتی ہے پیشانی اور کنپٹی پر اس کا لگانا آدھا سیسی کے درد میں مفید ہے اس کے گوشت کے شوربے کو کھانے سے ضعیفوں کا بدن فربہ ہو جاتا ہے۔ گھڑیال کے کاٹے ہوئے مقام پر خود اس کی

چربی کو لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے گوشت میں غلظت پائی جاتی ہے اور اس سے پیدا ہونے والا کیموس خراب ہوتا ہے اس کی چربی کو پگھلا کر ٹپکانے سے کان کا درد جاتا رہتا ہے اور برابر ٹپکاتے رہنے سے بہرا پن ختم ہو جاتا ہے۔ (شریف)

بدن پر اس کی چربی کی مالش سے چوتھیا بخار کا آنا رُک جاتا ہے۔ (ابن زہر)

تمتم

یہ سماق ہے جسے حرف سین کے عنوان میں بیان کروں گا۔

تملول

یہ قنابری ہے جس کا ذکر حرف قاف کے عنوان میں آئے گا۔

تنّین البحر

عربی نام :۔ تنّین البحر

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بچھوکے کاٹے ہیں اس کا لگانا مفید ہے۔ (جالینوس)

اس جانور کو زندہ چاک کر کے بچھو کے ڈنک مارے ہوئے مقام پر لگانے سے زخم مندمل ہوتا اور درد جاتا رہتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تنبول

انگریزی نام :۔ Betel Leaf

نباتی نام :۔ Piper betel Linn.

ایک بڑے درخت کا پتا ہے جسے اہل ہند اکثر روزانہ صبح کے وقت کھاتے ہیں۔ ہونٹھوں کو سُرخ کرتا اور گندہ دہنی کو زائل کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے اور اس کا مزاج معتدل ہوتا ہے۔ (ابن جلجل)

تنکار

فارسی نام :۔ تنکار
عربی نام :۔ بورق الصاغیہ ، سباک ، لحام الذہب والفضہ
یونانی نام :۔ قسادا
ہندوستانی نام :۔ سہاگہ

سہاگہ کو نمک کی جنس میں شمار کیا جاتا ہے اس کے اندر بورق کا سامزہ پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کسی قدر تلخی بھی اس میں پائی جاتی ہے مزاج گرم وخشک ہے اس میں لطافت بھی ہوتی ہے ۔ داڑھ اور دانتوں کے سڑنے میں مفید ہے اور اس کے کیڑوں کو مارتا ہے ۔ اپنی قوت جلا کے باعث دانتوں کے درد کو سکون دیتا اور جلا بخشتا ہے ۔ زرگر اسے نسبتاً زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔ کیوں کہ سونے کو تپانے میں معاون ہوتا ہے اسے نرم کرتا اور آسانی سے پگھلا دیتا ہے جب سہاگہ سونے کے ساتھ ہوتا ہے تو آگ کو اس کے پگھلانے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ۔ (اسحٰق بن عمران)

تنوم

اہل عرب وحجاز اسے جانتے پہچانتے ہیں ۔ ہمارے یہاں اندلس میں پائے جانے والے پودہٗ "طرنسولی" کی ایک چھوٹی قسم ہے مگر سفیدی اس میں نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے پھل زیادہ سخت ، ٹہنیاں کافی موٹی اور رنگ لاجوردی ہوتا ہے ۔ (ابوالعباس الحافظ)

یہ سریانی زبان کے "صامریوما" نام کے پودے کی ایک چھوٹی قسم ہے جس کا تذکرہ حرف صاد کے عنوان میں آئے گا ۔ (مولف)

تنوب

یہ چھوٹا صنوبر ہے جس کے پھل کو "صنمِ قریش" کہتے ہیں حرف صاد کے عنوان میں اسے بیان

کروں گا۔

تُن

عربی نام :۔ تن
یونانی نام :۔ اومل طارنجس
شامی نام :۔ تنہ

اس کے نام کا پہلا حرف تا مضمومہ اور پھر نون ہے۔ (مولف)

ایک مچھلی ہے جس کی نشونما "بحر منظلم[1]" میں ہوتی ہے اور ماہ "مایہ" (ایار[2]) کی ابتدا میں یہ مچھلی بحر شام میں چلی جاتی ہے جال سے اس کا شکار کیا جاتا ہے کافی بڑی اور موٹی ہوتی ہے اس میں نمک لگا کر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر کھایا جاتا ہے دیسقوریدوس نے تیسرے باب میں اس کا یونانی نام "اومل طارنجس" بتایا ہے۔

جالینوس کا کہنا ہے کہ اہل شام اسے "تنہ" کہتے ہیں۔ نمک لگے ہوئے تن مچھلی کے گوشت کا کھانا فرطس یعنی سینگھ والے افعی کے کاٹے میں مُفید ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے لوگوں کو اس کی زیادہ مقدار کھلا کر شراب پلانا چاہئے اور پھر چند بار قے کرانا چاہئے لیکن قے بلغمی اور مرطوب مزاج والوں کے لیے مُفید ہوتی ہے حریف اشیا کی جگہ اسے کھایا جاتا ہے نمک لگی ہوئی تن مچھلی کے ضماد سے سگ دیوانہ کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ بلغم کو خارج کرنے کے لیے تمام حریف اشیاء کی طرح اسے بھی استعمال کرنا چاہئے۔ (شریف)

تُوت

عربی نام :۔ توت، فرصاد

---

[1] بحر اٹلانٹک جو یورپ افریقہ اور امریکہ کے درمیان ہے۔ (مصباح اللغات)

[2] ایار ماہ مئی کا رومی نام ہے۔

یونانی نام :۔ سوماٸعن
انگریزی نام :۔ Mal Berry
نباتی نام :۔ Morus acedosa Griff

پکا ہوا توت انتہائی دست آور ہوتا ہے اور خام توت سوکھ جانے کے بعد انتہائی حابس شکم دوا بن جاتا ہے۔ اسہال آنتوں کے زخموں اور ان تمام امراض میں مفید ہے جس کے اندر مادّے کی ریزش ہوا کرتی ہے۔ سماق کی طرح پیس کر غذاؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ پانی یا شراب کے ساتھ اسے کھانا چاہئے پکے ہوئے توت کا عصارہ مُنہ کے امراض میں انتہائی نفع بخش ثابت ہوتا ہے جیسے عام طور سے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسی طرح لوگ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ توت کا عصارہ ایسے بہت سے امراض میں مفید ہے جس میں کسی قدر قبض (سکوڑنے) کی ضرورت پڑتی ہے۔ کچے توت میں ترشی کے ساتھ ساتھ قوت قبض بھی موجود ہوتی ہے۔ اس درخت کے سبھی اجزار میں قوت حابسہ اور مسہلہ سے تیار ہونے والی تنقیہ کی قوت موجود ہوتی ہے۔ زیادہ تر اس درخت کی جڑ کے ریشوں اور ٹہنیوں کی تاثیر قبض و اسہال کے بین بین ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ملین شکم ہے معدے کے لیے نامناسب ہے اور بہت جلد اس میں فساد پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے عصارے اور پھل کے افعال و خواص یکساں ہیں۔ تانبے کے برتن میں رکھ کر پکانے سے یا دھوپ میں گرم کر لینے سے یہ بے انتہا قابض ہو جاتا ہے اور جب اس میں تھوڑی سی شہد ملالی جاتی ہے تو مادوں کو اعضا پر گرنے نہیں دیتا۔ زہریلے پھوڑوں نیز تالو اور زبان کے دونوں اطراف کے عضلات میں پیدا ہونے والے گرم ورموں میں مفید ہے۔ پھٹکری، مازو، ست آملہ، مرمکی، زعفران، جھاؤ کے پھل، سوسن کی ایرسا نامی قسم اور کندر ملا لینے سے اس کی قوت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ تازہ توت کو سکھانے کے بعد کوٹ کر سماق کی جگہ غذاؤں میں ڈالا جاتا ہے اسہال مزمن کے مریضوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ پوست بیخ توت کے جوشاندے کا پینا مسہل ہونے کے ساتھ کدو دانے کو بھی خارج کرتا ہے۔ اور "اقوسطن" (خانق النمر یعنی ماذریون سیاہ) نامی مہلک دوا کے کھانے میں مفید ہے برگ توت کو کوٹنے اور پیسنے کے بعد روغن زیتون ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ برگ انگور، برگ انجیر سیاہ اور بارش کے پانی میں پکا کر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا عصارہ ۵۲ ملی لٹر پینے سے رُتیلا یعنی بڑی مکڑی کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ درخت توت کے پوست اور پتوں کے جوشاندے سے کلی کرنا بھی رُتیلا کے کاٹے اور دانت کے دردوں میں مفید ہے۔

درخت توت سے رطوبت نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ موسم بہار میں اس کی جڑ کے اندر ایک چھوٹا سا گڑھا بنا کر اسی سے متصل شگاف دے دیا جائے اور پھر دن بھر کے لیے چھوڑ دیا جائے عام طور سے دوسرے روز شگاف دئے ہوئے مقام پر جامد رطوبت پائی جاتی ہے۔ یہ رطوبت دانتوں کے دردوں کو سکون دیتی، زخموں کا اندمال کرتی اور مسہل بھی ہوتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ تازہ توت کا عصارہ کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

پوست بیخ توت ۲۸ گرام ۲۷ گرام انجیر کے ساتھ ۸۰۴ ملی لٹر پانی میں اتنا پکایا جائے کہ آدھا باقی رہ جائے اور پھر ہاتھ سے مل چھان کر ۲۰۴ ملی لٹر پی لیا جائے تو سوداوی خلط دستوں کی راہ خارج ہو جائے گی۔ ٹخنوں اور انگلیوں کے درمیانی شگاف میں توت کے رگڑنے سے فائدہ ہوتا ہے تازہ اور سوکھے ہوئے توت کے پتّوں کو حمام میں لگانے سے مُنہ کی چھائیں فوراً زائل ہو جاتی ہے۔ (شریف)

اس کے پتّوں کو کوٹنے کے بعد سر کے میں تر کر کے حمام کے اندر لگانے سے پتّی اُچھلنے میں فائدہ ہوتا ہے۔ سر اور پورے جسم کا میل بھی صاف ہو جاتا ہے۔ پوست بیخ توت بلغم غیر طبعی کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد پشت میں مفید ہے۔ (سفیان اندلسی)

شیریں توت مسخن اور نفاخ ہونے کے ساتھ ساتھ معدے کو خراب کرتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو دردِ سر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس لیے اُنہیں توت کھانے کے بعد سکنجبین ترش پینا چاہئے اور سرد مزاج والوں میں بخار اور دیگر عوارضات بہت جلد پیدا کرتا ہے اس لیے ایسے لوگوں کو اس کے کھانے کے بعد جوارش کمونی ۸۰۴ ملی لٹر قوی درجہ کی شراب خالص پینا چاہئے البتہ ترش اور کھٹمٹھا شامی توت صفراء کا خاتمہ کرتا اور خون کی حدت کو بجھاتا ہے، شیریں توت کی طرح یہ بھی معدے کو فاسد کرتا ہے گرم مزاج والوں کو اس کے اصلاح کی ضرورت نہیں پڑتی خاص طور سے جب انہیں گرمی اور پیاس عارض ہوتی ہے۔ البتہ سرد مزاج والوں کو اسے کھانے کے بعد شراب اور جوارشات استعمال کرنا چاہئے نیز ترش اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (رازی)

توتِ وحشی

یہ علیق ہے، جسے حرف عین کے عنوان میں بیان کروں گا۔

تودری

فارسی نام: تودری

عربی نام: تودری، بزرالخم، بزرالہو، قصیصہ

یونانی نام: ارولیمن، ارق سمن، اروسہن

سریانی نام: طوطرفع

رومی نام: اسحار

ہندی نام: دوری

دیگر نام: تدری، تدومہ، ماردرخت، دربنہ، تودرنج، لبسان، متجارہ، جارہ

انگریزی نام: Iberis

نباتی نام: Lepedium iberis

اسے "تودرنج" بھی کہا جاتا ہے۔ ایک سبزی ہے جو "لبسان" کے نام سے مشہور و معروف ہے اور بقول ابوحنیفہ اس کا نام "متجارہ" ہے چنانچہ ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے اس پودے کو ایک دیہاتی سے "جارہ" کہتے ہوئے سُنا ہے۔ لیکن اب میں یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی پہلی چیز ہے یا کوئی دوسری ایک قول کے مطابق متجارہ کا تلفظ میم کے زیر اور زبر دونوں کے ساتھ ہے اور بقول حنین اس دوا کا یونانی نام "ارق سمن" ہے لیکن مجھے حنین کے قول سے اتفاق نہیں ہے۔ یہ پودا بیت المقدس اور اس کے مضافات میں "امتجارہ" کے نام سے مشہور ہے۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا اور کتاب المنہاج کے مصنف نے اس باب میں سخت غلطی کی ہے اور اس دوا کی ماہیت کے تعارف میں ایک ایسے قول کو دیسقوریدوس سے منسوب کرکے الزام لگایا ہے جو درحقیقت دیسقوریدوس کا نہیں ہے اور پھر ان دونوں نے اس دوا کے افعال و خواص کو دیسقوریدوس کے تیسرے باب کی ایک دوسری دوا کی طرف منسوب کر دیا ہے جسے یونانی زبان میں "ارقنیین" کہتے ہیں جس کا تذکرہ میں نے حرف الف کے عنوان میں کر دیا ہے۔ رازی کی کتاب "الحاوی" کے مطابق تودری حبوب یعنی بیج ہیں۔ (مولف)

"اروسہن" اس کا یونانی نام ہے آبادیوں میں اس کی کاشت ہوتی ہے باغات اور ویرانوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اس کے پتے جرجیر بری کے پتوں سے مشابہ، ٹہنیاں پتلی پتلی، پھول زرد اور ٹہنیوں کے سروں پر سینگھوں سے مشابہ حلبہ یعنی میتھی کے غلافوں کی طرح باریک باریک غلاف موجود ہوتے

ہیں جس کے اندر بالوں کی طرح زبان میں چبھن پیدا کرنے والے چھوٹے چھوٹے بیج پائے جاتے ہیں۔
(دیسقوریدوس)

تخم تودری اور بالوں دونوں اپنے مزے اور قوت میں یکساں ہیں چنانچہ سوزش وجلن پیدا کرتے ہیں اسی لیے پانی میں بھگونے کے بعد جوش دے کر یا پوٹلی میں باندھنے کے بعد اوپر سے آٹا لگا کر اور پھر بھون کر لعوق میں استعمال کیا جاتا ہے تودری ملا ہوا لعوق سینہ وپھیپھڑہ سے گاڑھے اور لیسدار اخلاط کے نکلنے میں مفید ہے کان کی جڑ میں پیدا ہونے والے سخت ورموں، انثیین اور پستانوں کی مزمن صلابت میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

تودری کو شہد میں ملا کر چاٹنے سے کھانسی کی حالت میں سینے سے پیپ اور دیگر مادوں کے نکلنے میں فائدہ ہوتا ہے یرقان، عرق النسا، سخت ورموں اور مہلک دواؤں کی سمیت میں اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اندرونی اعضاء کے سرطان اور کان کی جڑوں کے ورموں میں پانی کے ساتھ لگاتے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بوزتین اور خصیوں کی تھیلیوں اور پستانوں کے ورموں میں مفید ہے مجموعی حیثیت سے یہ دوا گرمی اور لطافت پیدا کرتی ہے پانی میں بھگونے یا جوش دینے کے بعد کپڑے میں باندھ کر کے آٹے میں رکھ کر بھوننے سے اس کا کھانا آسان ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

توتیا

عربی نام:۔ توتیا، حجر الکحل
فارسی نام:۔ دودیا، سنگ سرمہ، سنگ بصری
یونانی نام:۔ سونس، تومقولوس، بمقولس
سریانی نام:۔ فادما
دیگر نام:۔ توتیائے سفالک، توتیائے کرمانی **انگریزی نام:۔** Zinc Oxide

اس کی ایک قسم معادن یعنی کانوں اور دوسری تانبے کو پگھلائی جانے والی بھٹی میں پائی جاتی ہے (جس طرح اقلیمیا سونا چاندی گلائی جانے والی بھٹیوں میں پایا جاتا ہے) اس کا یونانی نام "بمقولس" ہے۔ سبز، سفید، سرخی مائل اور زرد ہونے کے اعتبار سے معدنی توتیا کی تین قسمیں ہوتی ہیں جن کی کانیں بحر ہند اور سندھ کے ساحلوں میں پائی جاتی ہیں سب سے عمدہ قسم اس کی سفید ہوتی ہے جس پر

نمک سا جما ہوا معلوم ہوتا ہے اس سے کم عمدہ توتیائے زرد ہے اس کی سبز قسم پر جرونشت یعنی بھوسی موجود ہوتی ہے۔ یہ سوراخ دار بھی ہوتا ہے اور چین سے لایا جاتا ہے۔ توتیائے سفید میں لطافت سبھی قسموں سے زیادہ پائی جاتی ہے اور سبز میں غلظت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ (ابن وافد)

بھٹیوں میں پائے جانے والے توتیا کا نام "بمقولس" ہے اور یہ توتیا ہے "یسودنون" نامی ایک دوسری دوا۔ اور توتیا کے اندر باہمی امتیاز نوعیت میں ہے جنس میں نہیں۔ "یسودنون" کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ قسم بمقولس سے زیادہ وزنی ہوتی ہے دھاریوں کے ساتھ ساتھ اس میں مٹی بھی موجود ہوتی ہے کیوں کہ دھاریوں میں تانبے کو تپائے جانے والے مقامات اور بھٹیوں کا کوڑا جمع ہوجاتا ہے جن مقامات پر یہ دوا اکثر پگھلائی جاتی ہے وہاں پر تانبا بھی موجود ہوتا ہے اسی لیے یسودنون اور بمقولس میں مماثلت پائی جاتی ہے بمقولس کا رنگ سفید ہوتا ہے اس میں ہلکاپن اور بھربھراہٹ اس قدر پائی جاتی ہے کہ یہ ہوا میں معلق ہوسکتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک انتہائی سفید اور ہلکی ہوتی ہے دوسری قسم میں سفیدی اور ہلکاپن نسبتاً کم پایا جاتا ہے۔ اقلیمیا کو پیس کر جب تانبے پر صفائی کے لیے متواتر چھڑکا جاتا ہے تو بمقولس بن جاتا ہے اور تانبا اقلیمیا سے پوری طرح صاف ہوجاتا ہے چنانچہ اس کو تانبے پر چھڑکنے سے کثیف دھواں اٹھتا ہے اقلیمیا کو محض تانبے پر استعمال کرنے سے بمقولس نہیں بنتا بلکہ تانبے کا صاف ہونا بھی ضروری ہے۔

توتیا بنانے کا ایک دوسرا طریقہ نیچے اوپر دو چھت کا ایک چھوٹا سا گھر بنا کر نچلے چھت کی کوٹھری میں ایک بھٹی بنالی جائے اور بھٹی کے بالائی حصے میں ایک ایسا سوراخ بنا دیا جائے جو نچلی کوٹھری کی چھت کے سوراخ کے بالمقابل ہو نچلی کوٹھری کے برابر میں ایک اور کوٹھری کاریگر کے لیے بنالی جائے جس میں اس کے ساتھ رہنے کے ضروری آلات رکھے جاسکیں اور اس میں ایک ایسا باریک سوراخ بھی بنایا جائے جس کا رُخ بھٹی کی طرف ہو تاکہ اس میں سے کاریگر پھونک مار سکے بھٹی کے اندر ضروری اشیاء کو داخل کرنے اور نکالنے کے لیے اوسط درجہ کا کشادہ ایک دروازہ بھی بنایا جائے اور پھر بھٹی میں کوئلہ ڈال کر جلایا جائے اس کے بعد کاریگر بھٹی میں حسب ضرورت کوئلہ اور پسی ہوئی اقلیمیا ڈالتا جائے یہاں تک کہ اقلیمیا مکمل طور پر جل جائے اس عمل کے نتیجہ میں اقلیمیا کے ہلکے اور لطیف بخارات بالاخانے کی چھت اور دیواروں میں چپک جاتے ہیں جو ابتدا میں پانی کے بلبلے اور آخر میں جب بہت سے یکجا ہو جاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے اون کے بہت سے ٹکڑے تہ بر تہ رکھ دیتے گئے ہوں۔ کثیف بخارات کے بعض اجزاء حسب مدارج زمین، بھٹی اور بعض نچلی کوٹھری میں تہ نشین ہو جاتے ہیں۔

توتیا کی اس قسم کو "یسو دریون" کہتے ہیں جو توتیائے لطیف سے گھٹیا ہے کیوں کہ ارضیت اور میل اس میں موجود ہوتا ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ توتیا بنانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے سب سے عمدہ توتیا قبرسی ہوتا ہے جس کے اندر سرکہ ملانے سے تانبے کی بو آتی ہے اور جو ہوا کی طرح شفاف ہوتا ہے چنانچہ توتیا کے پرکھنے میں انھیں مذکورہ بالا اشیاء کو تلاش کرنا چاہئے کیوں کہ کچھ لوگ گائے کی کھال سے بنی ہوئی سریش، سمندر کی مٹی، سوکھے اور جلے ہوئے انجیر یا اس سے ملتی جلتی دوسری چیزوں کو اس کے اندر ملاکر نقلی بناتے ہیں۔ انھیں چیزوں کے پیش نظر کھرا اور کھوٹا توتیا پہچانا جاتا ہے چنانچہ کھوٹے توتیا کے پرکھنے میں مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی چیز ضرور ملتی ہے۔ توتیا کو غسل دینے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

پہلا طریقہ :۔ اسے پیس چھان کر خشک یا پانی میں ملاکر اوسط درجہ کے باریک کپڑے میں بشکل پوٹلی باندھ دیا جائے اور پھر پوٹلی کو ایک برتن کے اندر بارش میں لٹکا دیا جائے اس کے بعد پانی کو خوب حرکت دی جائے جب اس کے لطیف اجزاء پانی میں آجائیں اور کثیف اجزاء پوٹلی میں رہ جائیں تو تہ نشین ہونے کے لیے پانی میں حرکت دینے کا عمل روک دیں جب یہ تہ نشین ہو جائے تو پانی کو ایک دوسرے برتن میں نتھار لیں اور پہلے برتن میں جو کچھ ریت وغیرہ ملے اسے پھینک دیں اس کے بعد پانی کو صاف ہونے کے لیے چھوڑ دیں۔ توتیا جب تہ نشین ہو جائے تو اس پانی کو بھی الگ کر دیں اور بقیہ توتیا میں دوبارہ پانی ڈال کر حرکت دینے کا عمل شروع کر دیں اور پھر اس پر وہی عمل بدستور جاری رکھیں جو پہلے کر چکے ہیں یہاں تک کہ ریت اس کے زیریں حصّے میں بالکل باقی نہ رہے۔ جب مکمّل طور پر صاف ہو جائے تو پانی کو پھینکنے کے بعد سکھا کر حفاظت سے رکھ لیں۔

دوسرا طریقہ :۔ کچھ لوگ سکھانے کے بعد اسے پانی میں گوندھ کر شہد کی طرح گاڑھا بنا لیتے ہیں اور پھر کپڑے کے ایک ٹکڑے میں باندھ کر پوٹلی سمیت اس برتن میں لٹکا دیتے ہیں جس میں ممکنہ حد تک صاف کرنا مقصود ہوتا ہے اس کے بعد پوٹلی کی بندش کو ڈھیلی کر دیتے ہیں تاکہ صفائی کا عمل آسان ہو جائے اور جب اس میں بہت سا پانی ڈال کر حرکت دیتے ہیں تو جو چیز پوٹلی پر نمودار ہوتی ہے اسے سیپ کے ذریعہ کاچھ کر مٹی کے کورے برتن میں رکھ لیتے ہیں نمودار ہونے والی چیز عام طور پر جھاگ ہوتی ہے اس کے بعد باقی توتیا کو حرکت دیتے ہیں اور پھر ایک دوسرے برتن میں انڈیل دیتے ہیں پہلے برتن میں جو ریت جمی ہوئی ملتی ہے اسے پھینک دیتے ہیں اور پھر یہی عمل بار بار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ریت مکمّل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔

تیسرا طریقہ:۔ کچھ لوگ توتیا کو پیسے بغیر تھوڑا تھوڑا کرکے پانی میں ڈالتے ہیں اور برتن کے زیریں حصے میں جو ریت جمی ہوئی ملتی ہے اسے پھینک دیتے ہیں گرد و غبار اور گھٹیا چیز اپنے ہلکے پن کی وجہ سے سطح آب پر اگر توتیا سے جدا ہو جاتی ہے اور تہ نشین ہونے والی چیز نیچے بیٹھ جاتی ہے جسے اقلیمیا کی طرح غسل دیتے ہیں کبھی توتیا کو مذکورہ بالا طریقوں پر "حوش" نامی شہر کی ایسی شراب سے غسل دیا جاتا ہے جس میں دریا کا پانی بالکل نہیں ہوتا جس توتیا کو شراب سے غسل دیا جاتا ہے وہ پانی کے ذریعہ غسل دئے ہوئے سے زیادہ قابض ہوتا ہے۔ توتیا اپنی قوت کے لحاظ سے قابض و مبرد ہونے کے ساتھ ساتھ بدبودار گوشت والے زخموں کا اندمال کرتا ہے اور یہ مقوی، مغری اور کسی قدر مجفف بھی ہے۔

توتیا کو بریاں کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

اسے اچھی طرح پیسنے کے بعد پانی میں بھگو اور گوندھ کر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالی جائیں اس کے بعد مٹی کے ٹھیکرے میں رکھ کر ٹھیکرے کو آگ کی چنگاری پر رکھ دیں اور ٹکیوں کو مسلسل پلٹتے رہیں یہاں تک کہ سوکھ کر بستہ ہو جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ جان لینا ضروری ہے کہ توتیا سیسے، چاندی اور سونے سے بھی بنایا جاتا ہے۔ سیسے کے ذریعہ بنا ہوا توتیا عمدگی میں قبرسی توتیا سے مساوی ہوتا ہے بہت سے مقامات پر توتیا کی ضرورت پڑتی ہے لیکن وہاں پر آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا اس لیے میں اس جگہ استعمال ہونے والی ان دواؤں کو بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کا طریقۂ تیاری حسب ذیل ہے۔ برگ آس مع تازہ پھلوں اور پھولوں کے مٹی کی ایک خام ہانڈی میں رکھ دیا جائے اور ہانڈی کے منہ پر بہت سے سوراخوں والا ایک ڈھکن رکھ دیا جائے اور پھر اسے مٹی کے خام برتنوں کو پکانے والی بھٹی میں رکھ دیا جائے مٹی کا یہ برتن جب پختہ ہو جائے تو بھٹی سے نکال لیا جائے اس کے بعد برگ آس وغیرہ کو نکال کر مٹی کی ایک دوسری خام ہانڈی میں رکھ کر بھٹی میں رکھ چھوڑا جائے یہاں تک یہ ٹھیکری کی طرح خوب پختہ ہو جائے اور پھر ہانڈی سے نکالنے کے بعد دھوکر استعمال میں لایا جائے صحرائی اور بستانی زیتون کی ٹہنیوں، مازو، خرنوب، دھوپ میں سوکھا ہوا سفید تونت، درخت مصطگی اور درخت حبۃ الخضراء کی ٹہنیوں، انگور اور تازہ عوسج یعنی سفید غار کے پھول، درخت شمشاد کی ٹہنیوں نیز درخت "لیسودنیوس" کی ٹہنیوں کو مع پھولوں کے آس کی طرح جلانے کے بعد توتیا کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ انجیر کی ٹہنیوں کو دھوپ میں سکھانے کے بعد مذکورہ بالا طریقہ پر جلاکر توتیا کی جگہ استعمال کرتے ہیں اور کچھ توتیا کی جگہ گائے کی کھال سے بنی ہوئی سریش کو استعمال کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اون کو مذکورہ بالا طریقہ پر جلاکر دھوئے بغیر روغن زیتون یا شہد میں تر کرکے استعمال

کرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

توتیائے مغسول تمام دواؤں سے زیادہ مجفف ہے اور سوزش پیدا کیے بغیر خشکی پیدا کرتا ہے اسی لیے یہ سرطانی اور دوسرے زہریلے پھوڑوں میں مفید ہے جبکہ مادہ آنکھوں کی طرف گر رہا ہوتا ہے تو اس کے علاج کے اندر استعمال ہونے والے شیافات میں ملایا جاتا ہے۔ مثلاً کیر، پیڑو اور آنکھ کے زخموں اور اس کی پھلی میں استعمال ہونے والی دواؤں میں بھی ملایا جاتا ہے۔ جالینوس اپنی "المیامر" میں کہتا ہے کہ توتیائے مغسول آنکھوں کی طرف آنے والی رطوبات کو خشک کرتا اور انہیں طبقات چشم میں جذب ہونے نہیں دیتا۔ (جالینوس)

توتیا آنکھوں کو طاقت دینے کی ایک عمدہ دوا ہے جو بغل کی بدبو کو ختم کرتی ہے اس کا بدل ہموزن شادنا اور نصف وزن توبال ہے۔ (رازی)

توبال

عربی نام:۔ توبال، توبال النحاس، تقاح النحاس

فارسی نام:۔ تفال

یونانی نام:۔ ایاطیطس۔ امینطس

ہندی نام:۔ دیگ جوں

نباتی نام:۔ Bits of metals

توبال کی ایک قسم بھٹی میں تانبے سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم قبرس میں سرخ تانبے سے جھڑتی جاتی ہے قبرس کی کانوں میں پایا جانے والا توبال نسبتاً عمدہ اور وزنی ہوتا ہے جس کا یونانی نام "امینطس" ہے۔

تانبے کی وہ دیگ جوں جس کا رنگ سفید ہوتا ہے ہلکی اور تاثیر کے لحاظ سے نسبتاً کمزور و خراب ہوتی ہے۔ لیکن اس کی وہ قسم جو وزنی ہوتی ہے جس کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے اور جس پر سرکہ چھڑکنے سے زنگ لگ جاتا ہے سب سے عمدہ ہوتی ہے توبالی یعنی دیگ جوں قابض، حاصر، ملطف ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے۔ پھوڑوں کو مندمل کرتا اور زہریلی پھنسیوں کو بڑھنے نہیں دیتا ماء العسل کے ساتھ کھانے سے سیال کیموس براہ دست خارج ہو جاتا ہے زرد آب کو خارج کرتا ہے اس لیے حرارت میں مفید

ہے کچھ لوگ گیہوں کے آٹے میں گوندھنے کے بعد حبوب بنا کر کھلاتے ہیں. توبال کو ادویۂ چشم میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ آنکھوں کے زخموں کو سکھاتا اور پلکوں کی خشونت کو تحلیل کرتا ہے۔

توبال کو غسل دینے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

خالص توبال نصف من یعنی ۴۰۰ گرام ایک کشادہ کھرل میں رکھیں اور اس میں بارش کا پانی ڈال کر خوب حرکت میں جب توبال نیچے اور اس کی میل اوپر آجاتے تو پانی کو پھینک دیں اور بارش کا دوسرا پانی ۷۳ ملی لٹر کھرل میں ڈال کر ہاتھ سے رگڑیں جب اس میں لزوجت ظاہر ہونے لگے تو ۲۲ ملی لٹر پانی تھوڑا تھوڑا کرکے ڈالتے اور اچھی طرح رگڑتے جائیں. توبال کو لے کر کھرل کی دیوار سے بھی کافی گھسیں. اس کے بعد نچوڑ کر پانی کو سرخ تانبے کی ڈبیہ میں رکھ لیں اس پانی میں توبال کے لطیف اثرات پوری طرح آجاتے ہیں چنانچہ اسے آنکھوں کی دواؤں میں بھی استعمال کرسکتے ہیں باقی ماندہ توبال قوت کے لحاظ سے ضعیف ہوتا ہے جسے دوبارہ مذکورہ طریقہ پر غسل دیا جاسکتا اور اس قدر گھسا جاسکتا ہے کہ اس سے لزوجت کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے اس کے بعد باقی ماندہ توبال کو کپڑے کے ایک ٹکڑے سے ڈھک کر دو روز کے لیے چھوڑ دیا جائے اور اس کو حرکت بالکل نہ دی جائے۔ دو روز کے بعد اس پر پانی ڈالا جائے اور پھر سکھا کر سُرخ تانبے کی ڈبیہ میں رکھ لیا جائے۔ کچھ لوگ توبال کو اقلیمیا کی طرح غسل دے کر حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

تانبے کا توبال جلے ہوئے تانبے کے ریزوں سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اسی لیے نسبتاً ہلکا بھی ہوتا ہے. جن شیافات میں توبال پڑا ہوا ہوتا ہے وہ پلکوں کے "سوقوس" نامی انجیر کی شکل کے دانوں کو تحلیل کرکے ختم کر دیتے ہیں لوہے کا توبال (لوہچوں) قوت میں تانبے کے توبال (دیگ چوں) سے مشابہ ہوتا ہے دونوں کے غسل دینے اور جمع کرنے کے طریقے یکساں ہیں لیکن لوہچوں اسہال شکم میں دیگ چوں سے کم تاثیر رکھتا ہے۔ (جالینوس)

سوا دو گرام قبرسی تانبے کا توبال پیس کر ساڑھے چار گرام "علک الانباط" یعنی بطم میں ملانے کے بعد گولیاں بنا کر کھانا قوی درجہ کا مسہل بلغم ہے۔ اس کی مقدار خوراک ہمراہ ماء العسل سوا دو گرام سے ساڑھے چار گرام تک ہے اور اس کے بعد تھوڑا سرکہ پی لینا ضروری ہے تاکہ بذریعہ قے خارج نہ ہوسکے۔ (ابن سرابیون)

تین

عربی نام :۔ تین
یونانی نام :۔ سوقی
فارسی نام :۔ انجیر
دیگر نام :۔ بلس
انگریزی نام :۔ Fig.
نباتی نام :۔ Ficus carica Linn.

خشک انجیر کا مزاج درجۂ اوّل کے آخر اور دوم کی ابتدا میں گرم ہے اس میں لطافت بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ انھیں تاثیرات کی بنا پر یہ منضج ہے اور سخت ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ نضج کے لیے اس میں گیہوں اور تحلیل کے لیے جو کا آٹا شامل کرنا افضل ہے اوسط درجہ کے نضج و تحلیل کے لیے روئی ملائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کی واقفیت بھی مناسب ہے کہ گودے والی انجیر میں نضج کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے جس انجیر کے مزے میں تیزی اور حریفیت ہوتی ہے اس کے اندر زیادہ تر امکان جلا، و تحلیل کا پایا جاتا ہے جس پانی میں انجیر کو کافی دیر تک پکایا جاتا ہے وہ قوام اور قوت میں شہد سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ تازہ انجیر میں رطوبت چونکہ ملی ہوئی ہوتی ہے اس لیے قوت کے اعتبار سے ضعیف ہوتا ہے انجیر تازہ اور خشک دونوں ہی دست آور ہیں جنگلی انجیر میں تیزی اور قوت تحلیل موجود ہوتی ہے اور یہی حال انجیر بستانی خام کا ہے کیوں کہ اس میں اور درخت انجیر کے دودھ کے مزاج میں یکسانیت نہیں ہوتی اس کے درخت کے مزاج میں گرمی و لطافت پائی جاتی ہے اس کے پتّوں کا عصارہ بھی انتہائی گرم ہوتا ہے اسی لیے عصارہ اور دُودھ دونوں چبھن پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ قوی درجے کا جلا بخشتے ہیں، بدن میں زخم ڈالتے، عروق مقعد کا مُنہ کھولتے اور خیلان نامی سیاہ مسّوں کے مادے کو منتشر کر کے ختم کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ مسہل بھی ہیں۔ جنگلی انجیر کے پتّوں کا عصارہ اور دودھ اپنے تمام افعال و خواص میں بستانی کے دودھ اور پتّوں کے عصارے سے قوی ہوتا ہے اور ٹہنیاں اس قدر گرم و لطیف ہوتی ہیں کہ جب انہیں گائے کے سخت گوشت میں ڈال کر پکایا جاتا ہے تو گوشت گل جاتا ہے۔ جنگلی انجیر میں تیزی اور تحلیل کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے مذکورہ بالا تاثیر کا سبب اس کا دودھ ہوتا ہے جو عام طور سے

درخت انجیر کے سبھی اجزا ء میں پایا جاتا ہے پکایا ہوا انجیر سخت ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور پکائے بغیر
لگانے سے سیاہ مسّے اور پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

تازہ اور پختہ انجیر معدے کے لیے نامناسب اور دست آور ہے لیکن اس کی وجہ سے عارض ہونے
والا اسہال آسانی سے بند ہو جاتا ہے پسینہ لاتا ہے، پیاس کو بجھاتا اور حرارت کو سکون دیتا ہے۔
انجیر خشک میں غذائیت کافی پائی جاتی ہے نیز یہ پیاس لگاتا اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ ملین شکم ہونے
کے ساتھ ساتھ آنتوں میں خراش پیدا کرتا ہے معدے اور آنتوں کی طرف مادوں کے سیلان میں مدد
ثابت ہوتا ہے البتہ حلق اور پھیپھڑہ کی ہوائی نالیوں، گردہ و مثانہ کے امراض، مزمن امراض کے
بعد کی لاغری، مرگی اور جنون میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو زوفا کے ساتھ پکا کر پینے سے سینے
کے فضلات کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ مزمن کھانسی اور پھیپھڑے کے مزمن دردوں میں مفید ہے کسنبہ کے
بیج اور بورہ ارمنی میں پیس کر کھانا ملین ہے فصبتہ الرّیہ اور عضلات و اطراف زبان کے گرم ورموں
میں اس کے جوشاندے کا غرغرہ مفید ہے۔ جو کے آٹے میں پکا کر دردوں کے ضماد میں میتھی یا جو کے
بورے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مروڑ کے لیے اسے سداب میں ملا کر حقنہ تیار کیا جاتا ہے۔ کوٹنے
کے بعد پکا کر لگانے سے صلابات یعنی سختیاں، خنازیری گلٹیاں اور کانوں کی جڑوں کے ورم تحلیل
ہو جاتے ہیں۔ انجیر پھوڑوں میں نرمی پیدا کرتا ہے اور "فوجتلا" (لحوم غددیہ) نامی ورموں کو نضج
دیتا ہے خاص طور سے جب اس میں ارسا، بورہ ارمنی اور چونہ ملا لیا جاتا ہے۔ پکائے بغیر
مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ پیس کر استعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے پوست انار کے
ساتھ استعمال کرنے سے داخس یعنی ناخن کی جڑوں کے گرم ورم ختم ہو جاتے ہیں قلقنت یعنی
ہیراکسیس کے ساتھ استعمال کرنے سے پنڈلیوں کے وہ زہریلے پھوڑے ختم ہو جاتے ہیں جن کے اندمال
میں دشواری پیش آتی ہے اور جن سے مواد رسا کرتا ہے۔ شراب میں پکانے کے بعد افسنتین اور جو کے
آٹے میں ملا کر استعمال کرنے سے استسقاء کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے جلانے کے بعد پگھلے ہوئے
موم اور روغن شیریں میں ملا کر لگانے سے ٹھنڈ کی وجہ سے عارض ہونے والے جلد کے شگاف ختم
ہو جاتے ہیں۔ کوٹنے کے بعد پانی میں پسی ہوئی رائی میں ملا کر ٹپکانے سے کان کے امراض دوی اور
خارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ جنگلی اور بستانی انجیر کی رطوبت پنیر مایہ کی طرح دودھ کو جما دیتی ہے
اور سرکہ کی طرح جامد اشیاء کو پگھلا دیتی ہے۔ بدن میں زخم ڈالتی اور رگوں کے منہ کو کھولتی ہے
بادام میں پیس کر کھانے سے دست آنے لگتے ہیں اور رحم کی صلابت جاتی رہتی ہے زردی بیضہ مرغ

اور "طری" نامی شہر کے موم میں ملاکر حمول کرنا مدر حیض اور منقی رحم ہے۔ بیتھی کے سفوف میں ملاکر نقرس کے لیے ضماد بنایا جاتا ہے۔ ستو میں ملاکر لگانے سے بہق، چھائیں، داد، خشک اور مرطوب پھنسیاں جاتی رہتی ہیں اور کتے کے کاٹے، بچھو، دوسرے زہریلے جانوروں کے ڈنک مارے ہوئے مقام پر ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دانت کے درد میں سڑے ہوئے مقامات پر اس کی پھریری کا رکھنا مفید ہے۔ چربی میں ملاکر "مرمیقیا" نامی مسّوں کے اِردگرد رکھنے سے ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے جنگلی انجیر کی ایسی ٹہنیاں جن میں ابھی پتّے نہ نکلے ہوں ان کے عصارے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ انھیں پانی میں اچھی طرح بھگونے اور پھر کوٹنے کے بعد نچوڑ کر سائے میں سُکھا لیا گیا ہو۔ انجیر کا دودھ اور اس کا عصارہ ادویۂ محرقہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں کو گائے کے گوشت میں پکانا اسے بسرعت گلا دیتا ہے جب اسے دودھ میں ڈال کر خوب پکا کر پنیر بنالیا جاتا ہے تو اس کا پانی (ماء الجبن) دست آور ہوجاتا ہے۔

انجیر خام کو پکانے کے بعد لگانے سے گرہیں اور خنازیری گلٹیاں تحلیل ہوجاتی ہیں اور پکائے بغیر اس میں نطرون یعنی بورۂ ارمنی اور آٹا ملا کر لگانے سے "مرمیقیا" نامی مسّے جاتے رہتے ہیں اس کے پتّوں سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔ انجیر خام کا لیپ سرکہ اور نمک کے ساتھ سر کی مرطوب پھنسیوں اور پتّی اُچھلنے میں مفید ہے پلکوں کی کھُردراہٹ اور پھٹن میں اسے لگایا جاتا ہے۔ سیاہ انجیر کو پھل، پتّوں اور ٹہنیوں سمیت بہق ابیض میں لگایا جاتا ہے۔ انجیر خام شہد کے ساتھ سگ دیوانہ کے کاٹے اور ان مرطوب پھوڑوں میں مفید ہے جن سے شہد کی طرح گاڑھی رطوبت نکلتی ہے۔ جنگلی خشخاس کے پتّوں میں ملاکر لگانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ریزے خارج ہوجاتے ہیں موم میں ملاکر لگانے سے پھوڑے تحلیل ہوجاتے ہیں مٹر اور شراب کے ساتھ اس کا لیپ موغالی یعنی نیولا کے کاٹے میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

تازہ انجیر سوکھے ہوئے سے نسبتاً کم گرم اور کم خشک ہوتا ہے اور یہ عمدہ میووں میں شمار کیا جاتا ہے گاڑھا خلط پیدا کرتا ہے اپنی رطوبت کی وجہ سے ملین ہے اعتدال کے ساتھ بدن کو غذائیت بخشتا ہے، گردہ مثانہ میں جلاء پیدا کرتا اور فضلات کا تنقیہ کرتا ہے انجیر سے بڑھ کر غذائیت سے بھرپور کوئی دوسرا میوہ نہیں ہوتا اس سے پیدا ہونے والا مادہ نہ بہت زیادہ ٹھوس اور نہ ہی نرم بلکہ معتدل ہوتا ہے۔ دوسرے میووں کے مقابلہ یہ ریاح کم پیدا کرتا ہے۔ انجیر خام اور اس کے علاوہ دوسرے تمام خام میوہ جات کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ البتہ پختہ ہوجانے کے بعد سبھی کا کھانا بہتر ہوتا ہے انجیر طحال و جگر کو جلاء بخشتا ہے تازہ

خشک سے عمدہ ہوتا ہے سفید انجیر کھانے میں سیاہ سے اچھا ہوتا ہے اور سیاہ میں دوائیت نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے جب کانجی کے ساتھ اسے کھایا جاتا ہے تو معدے سے خلط بلغمی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور اگر کانجی کے ساتھ کھانے میں کچھ کراہیت محسوس ہو تو اس کے بعد سکنجبین شکری پی لینا چاہیئے۔

(ابن ماسویہ)

انجیر خشک سرد مزاج والوں، درد پشت اور تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب آنا) میں مفید ہے گردے کو حرارت بخشتا ہے اور نحوظ (استادگی) پیدا کرتا ہے سینہ و پھیپھڑے کے فضلات کو خارج کرتا ہے۔ ملین ہے بدبودار فضلات کو مسامات کی طرف اس قدر دفع کرتا ہے کہ جو لوگ اسے مستقل طور سے کھاتے ہیں ان کے اندر کافی جوئیں پڑ جاتی ہیں ایسی حالت میں حمام میں مستقل طور پسینہ لانا نیز حمام کے اندر بدن کو بورق اور چنے کے آٹے سے ملنا اور جلدی جلدی کپڑے کا تبدیل کرنا بہتر ہوتا ہے۔ ہمراہ مغز اخروٹ کھانا بدن کو عمدہ غذائیت بہم پہنچاتا ہے ملین اور کاسر ریاح ہونے کے ساتھ ساتھ کولھے پشت اور قولنج کے عادی مریضوں کے لیے نفع بخش ثابت ہوتا ہے سب سے عمدہ انجیر پختہ شیریں اور شیرہ دار ہوتا ہے۔ انجیر خام سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے جو ریاح پیدا کرتا اور شکم سے بمشکل خارج ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ حابس بول ہے نہار مُنہ کھانا غذا کے راستوں کو کھولتا ہے خاص طور سے جب اس کو اخروٹ کے ساتھ کھایا جاتا ہے تازہ انجیر خلط صالح پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ بناتا ہے اس کا گودا بڑی آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ مستقل طور سے اس کو کھاتے رہنے سے خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کے لیے نامناسب ہے غذا سے پہلے اس کا کھانا تلیین شکم کرتا اور بدن کو عمدہ غذائیت بخشتا ہے۔ اس کو مستقل طور پر کھاتے رہنے سے آدمی لحیم ہو جاتے ہیں انجیر میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ یہ قلب کی قوت غضبانیہ کو کم کرتا اور سکون دیتا ہے۔ (رازی)

انجیر معدہ اور آنتوں کی طرف مادوں کے گرنے میں مضر ثابت ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

یکشت انجیر ہموزن میتھی کے ساتھ اچھی طرح پکانے کے بعد پانی کو صاف کر کے جھاگ نکالے ہوئے ہموزن شہد ملا کر پھر سے پکا کر لعوق بنالیں یہ لعوق خشک کھانسی اور دمہ میں مفید ہے یہ گرام انجیر کو ۹ روز تک شراب ترش کے سرکہ میں بھگویا جائے، اس کے بعد مقام طحال پر لیپ کیا جائے اور روزانہ چار انجیر کھانے کی ہدایت کر دی جائے چند روز بدستور کھانے اور لگانے سے طحال کی صلابت حیرت انگیز طور پر تحلیل ہو جاتی ہے۔ (شریف)

ابن وافد نے انجیر کے تعارف میں انجیر ہی کے تحت ایک دوسری دوا کو اس بنار پر بیان کر دیا ہے کہ ان دونوں کے یونانی اسمار میں مشابہت پائی جاتی ہے فاضل موصوف کا یقین بھی ہے کہ دونوں چیزیں ایک ہی ہیں حالانکہ ابن وافد کا یہ محض خیال ہے۔ حرف خار کے عنوان میں "خاماسوقی" کے تحت جسے بیان کیا جائے گا۔ (مولف)

ثافسیا

عبرانی نام :۔ اذریس، اذریدوس
یونانی نام :۔ مراس، ثافسیا
بربری نام :۔ اذریاس
دیگر نام :۔ ضمع سداب جبلی، ثافسیا، تفسیا، تفسیا، دریاس، امراس
لاطینی نام :۔ Thapsia garganica

اس کا بربری نام "اذریاس" ہے۔ وہ لوگ غلطی پر ہیں جو اسے "ضمع سداب" سمجھتے ہیں۔ (مولف)

خیال کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے یہ دوا جزیرہ "ثافسیس" میں دستیاب ہوئی ہے اس لیے اس کا نام جزیرۂ مذکورہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ یہ پودا بحیثیت مجموعی "مارالول" نامی پودے سے مشابہہ ہوتا ہے، پتوں کے کناروں پر "سویا" کی طرح گچھے ہوتے ہیں جن میں پھول اور کلنج (اشق) نامی پودے کے بیجوں سے مشابہہ چپٹے چپٹے بیج ہوتے ہیں۔ جڑ سفید، بڑی اور موٹے چھلکوں والی ہوتی ہے جس کے مزے میں تیزی پائی جاتی ہے۔ جڑ کے ارد گرد گڑھا کھودنے کے بعد اس کے چھلکے میں شگاف دے کر رطوبت کو حاصل کیا جاتا ہے یا تو پھر اس کے اندر ایک گول سا گڑھا کھودنے کے بعد اسے ڈھک دیا جاتا ہے تاکہ نکلنے والی رطوبت میں گرد و غبار نہ ملنے پائے اور دوسرے روز اس کے اندر سے جمع شدہ رطوبت کو نکال لیا جاتا ہے۔ کبھی اس کا عصارہ جڑ کو کوٹنے کے فوراً بعد لکڑی یا "لولب" کے ذریعہ نچوڑ کر نکالا جاتا ہے اور مٹی کے ایک مضبوط برتن میں ڈال کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ جڑ اور پتوں کو بیک وقت نچوڑتے ہیں لیکن یہ عصارہ قوت کے اعتبار سے نسبتاً کمزور ہوتا ہے۔ جڑ اور پتوں کے عصارے کا باہمی فرق حسب ذیل ہے۔ جڑ کا عصارہ نرم ہوتا ہے اور اس میں آلائش بھی موجود ہوتی ہے اور جس میں پتوں کا عصارہ ملا ہوتا ہے وہ خشک ہوتا ہے اور خراب ہونے پر اس میں

سوزش بھی ہوجاتے ہیں۔ جس روز تیز ہوا چل رہی ہو اس عصارہ نہیں نکالنا چاہیے۔ جب ہوا ٹھہر جائے تو نکالنے کا عمل شروع کریں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ اس کو نکالنے کے عمل کو شروع کرنے سے بدن کے کھلے ہوئے حصے پر سیال اور سکوڑنے والی قیروطی لگالیں کیونکہ یہ اپنے تیز بخارات کی وجہ سے چہرے میں کافی سوجن اور دوسرے کھلے ہوئے اعضا میں آبلے پیدا کردیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس پودے کے مزاج میں کافی گرمی اور کسی قدر تری پائی جاتی ہے اسی لیے یہ بدن کی گہرائی میں اعلیٰ پیمانے پر جذب ہونے لگتا ہے اور جذب شدہ مادہ ایک طویل مدت کے بعد تحلیل ہوتا ہے کیونکہ اس کے اندر رطوبت فضلیہ کافی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہے۔ (جالینوس)

اس کی جڑ کے چھلکے، عصارے اور رطوبت کو ہمراہ ماء العسل کھانے سے قے اور دست عارض ہوجاتے ہیں۔ جڑ کے چھلکوں کی مقدارِ خوراک ساڑھے تیرہ گرام ہے اور تخم سویا کے ساتھ ½ ۳ گرام ہے۔ عصارے کی مقدارِ خوراک ۲ گرام ۶۲۵ ملی گرام ہے اور رطوبت کی مقدارِ خوراک ½ ۴ ملی لٹر ہے۔ مقدارِ مذکورہ سے زیادہ کھانا مضر ہے۔ اس کو کھانے سے جب دست آنے لگتے ہیں تو دمہ اور دردِ پہلو مزمن میں فائدہ ہوتا ہے۔ فضلات کے خارج کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ عام غذاؤں میں ملاکر کھانے سے قے بآسانی ہوجاتی ہے۔ اس کی رطوبت اور چھلکے مزاج کو تبدیل کرنے میں اپنی تمام مماثل دواؤں سے زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں۔ جب بدن کی گہرائی سے کسی چیز کو جذب کرنے یا کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے راستہ بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو اسے استعمال کیا جاتا ہے اسی لیے اس کی رطوبت کو لگانے اور تازہ چھلکوں کو داء الثعلب (بالخورہ) پر ملنے سے بال اُگ آتے ہیں۔ اس کے چھلکوں کے سفوف اور عصارے میں ہموزن کندر اور موم ملاکر لگانے سے زیرِ جلد انجمادِ خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے سیاہ نشانات اور جلد کے دوسرے بیگنی داغ دھبے جاتے رہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ دو گھنٹے کے بعد چھڑا کر سمندر کے گرم پانی سے دھویا جائے۔ جھائیں کو ختم کرتا ہے۔ اس کے عصارے میں شہد ملاکر لگانے سے زخموں والی خارش ختم ہوجاتی ہے۔ گندھک میں ملاکر لگانے سے پھوڑے ٹوٹ جاتے ہیں۔ دردِ پہلو، مزمن، دردِ زانو، قدم اور دوسرے جوڑوں کے دردوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تقریباً ایک سال میں چھلکوں کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ پوست بیخ تافسیا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے گھی میں اتنا بریاں کیا جائے کہ دوا کے اثرات اس میں آجائیں اور پھر گھی کو صاف کرکے سرد اعضا پر یہ لگانے سے درد میں سکون ہوتا ہے اور جوڑوں کے درد جاتے رہتے ہیں۔ فالج کے مریضوں اور گرم مزاج والوں کی صلابت (سختی) پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اس سے زیادہ نفع بخش کوئی اور دوا نہیں ہوتی۔

"بیخ ثافسیا" کو کوٹنے کے بعد جَو کے آٹے میں ملا کر ضماد بنایا جاتا ہے جسے گوشت کے کٹ جانے اور سینے کی صلابت (سختی) میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (شریف)

دار الثعلب (بالخورہ) میں اس کی جگہ "حرف" یعنی ہالون استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس، کتاب المیامر)

ثالیبطون

یونانی نام :۔ ثالیبطون، ثالیبنطون

عربی نام :۔ کزبرة الحبشہ

نباتی نام :۔ Thalictrum minus

اس کا عربی نام "کزبرة الحبشہ" ہے۔ (مولف)

ایک پودا ہے جس کے پتے دھنیے کے پتوں سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ اس کے اندر ہاتھوں میں چپکنے والی رطوبت پائی جاتی ہے۔ ٹہنیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور ان پر پتے موجود ہوتے ہیں۔ پتوں کو اچھی طرح پیس کر لگانے سے پرانے پھوڑے مندمل ہو جاتے ہیں۔ عام طور سے یہ پودا بیابانوں میں پیدا ہوتا ہے اور بغیر کسی چبھن کے خشکی پیدا کرتا ہے اس لیے مزمن پھوڑوں کو مندمل کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ یہ دوا "رقعة المطلبیہ" ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اور "رقعة المطلبیہ" کا تذکرہ "راء" کے عنوان میں آئے گا۔ (مولف)

ثاقب الحجر

یہ بسفائج ہے جسے حرف باء کے عنوان میں بیان کیا جا چکا ہے۔

ثجیر

عربی نام :۔ ثجیر، ثجیرا

دیگر نام :۔ کشک

انگور کو نچوڑ کر اس کے فضلہ کو حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے اور گرم ورموں نیز ورم صلب اور پستانوں کے ورموں کے لیے نمک ملا کر ضماد بنایا جاتا ہے۔ فضلۂ انگور کے جوشاندے کا حقنہ سیلان الرحم مزمن، اسہال مزمن اور آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ عورتوں کو اس میں بٹھایا جاتا ہے اور خود اسے پچکاری کے ذریعہ زخموں میں ڈالا جاتا ہے۔ فضلۂ انگور کے بیج قابض اور معدے کے لیے مفید ہوتے ہیں۔ انھیں بریاں کرنے کے بعد پیس کر ستو کی طرح کھانے سے استرخائے معدہ، اسہال مزمن اور آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

عصفر یعنی کسم کا فضلہ جسے اچھی طرح رنگائی کا کام لے کر پھینک دیا گیا ہو۔ سرکہ میں گوندھ کر جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ جگر کے گرم ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ (سفیان اندلسی)

ثدی

اس کا گوشت نرم گلٹیوں سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسے ہم حرف ضاد کے عنوان میں "ضرع" کے تحت بیان کریں گے۔

ثعلب

عربی نام :۔ ثعلب
یونانی نام :۔ فرخی
فارسی نام :۔ روباہ
ہندی نام :۔ لومڑی، لوکھڑی
انگریزی نام :۔ Fox

لومڑی کی کھال لباس میں کام آنے والی تمام کھالوں سے زیادہ گرم ہوتی ہے۔ چونکہ گرمی و خشکی اس میں زیادہ پائی جاتی ہے اس لیے سرد و تر مزاج والوں کو اس کا لباس بنا کر پہننے سے فائدہ ہوتا ہے۔ لومڑی کی جس کھال میں بال زیادہ ہوتے ہیں نسبتاً زیادہ گرم ہوتی ہے۔ قمیص کی بہ نسبت ٹوپی اس کی کھال سے زیادہ بنائی جاتی ہے۔ روباہ جنگلی سفید سب سے عمدہ ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کے بالوں میں حرارت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس کی

کھال سے عورتوں، بوڑھوں اور بلغمی مزاج والوں کالباس بنایا جاتا ہے۔ کافی گرم ہے اور اپنی غیر معتدل حرارت سے بدن کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ البتہ گرم مزاج والوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ (مولف)

سمور میں حرارت تقریباً لومڑی جیسی پائی جاتی ہے۔ (رازی)

جوڑوں کے درد میں لومڑی کو پانی میں پکا کر لگانے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جس روغن میں لومڑی کو پکایا جاتا ہے وہ بہت زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے روغن مذکور میں کافی دیر تک بیٹھنا چاہیے۔ استفراغ اور تنقیہ کے بعد بیٹھنا بہتر ہوتا ہے تاکہ یہ اپنی گرمی اور قوتِ تحلیل سے کسی خلط کو جوڑوں کی طرف جذب کرنے نہ پائے۔ استفراغِ بدن کی صورت میں خلط کو جوڑوں کی طرف جذب نہیں کرتا، اس کے استعمال کے بعد اگر مرض کا اعادہ ہو بھی جائے تو ایسی صورت میں عوارضات ہلکے ہوتے ہیں۔ اس کی چربی اکثر تحلیل سے زیادہ مادے کو جذب کرتی ہے۔ لومڑی کو کبھی زندہ اور کبھی ذبح کرنے کے بعد روغنِ زیتون میں پکایا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں استعمال کرنے سے جوڑوں کا مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ جس تیل میں لومڑی کو پکایا جاتا ہے وہ وجع المفاصل میں عارض ہونے والی گرمیوں اور اس کی صلابت میں مفید ہے۔ (ابن سینا)

دمہ اور کھانسی میں لومڑی کے پھیپھڑے کو سکھانے کے بعد پیس کر کھانا مفید ہے۔ کھانسی، دمہ، کان کے درد اور اس کے امراض میں اس کی چربی فائدہ مند ہے۔ چنانچہ اسے پگھلا کر ٹپکانے سے کان کے درد میں سکون ہوتا ہے اور منھ میں روکے رکھنے سے دانتوں کا درد موقوف ہو جاتا ہے نیز یہ آنکھ اور کان کے درد میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

مذکورہ بالا امراض میں شہد اور پانی کے ساتھ اس کی مقدارِ خوراک ۴½ گرام ہے۔ انڈے کے جلے ہوئے چھلکے میں ملا کر داء الثعلب (بالخورہ) پر ملنا مجرب ہے۔ جذام کی ابتدا میں دس روز تک روزانہ ایک بار اس کے پتے کو ہموزن اشق اور کرفس کے پانی میں گھول کر ناک میں ٹپکانے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ جب کوئی انسان اس کے دانتوں کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے تو کتے اس پر نہیں بھونکتے اور حمام کی برج پر لٹکانے سے پرندے اس پر نہیں بیٹھتے۔ اس کی چربی کو زیتون خام کے تیل میں گھول کر نقرس اور جوڑوں کے درد میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بہرے پن میں اس کی چربی کو پگھلا کر نیم گرم کان میں ٹپکاتے رہنا مفید ہے، کان کے سبھی دردوں میں سکون بخشتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں لگانے سے سفر میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ (شریف)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جب اس کی چربی کو لکڑی یا چابک میں لگا کر گھر کے کسی کونے میں رکھ دیا جاتا ہے تو گھر کے تمام مچھر اس پر جمع ہو جاتے ہیں۔ (خواص بن زہر)

ثقسا

عربی میں اسے "حرف" کہتے ہیں اور یہ "رشاد" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ حرف حار کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔

ثلب

عربی نام ثعلب

ابن وحشیہ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ عربی میں اسے "ثلب" کہتے ہیں۔ ایک خودرو پودا ہے جو دریاؤں کے کناروں اور پانی کے قریبی مقامات پر اگتا ہے۔ اس کے پتے آزاد درخت کی طرح لمبے ہوتے ہیں۔ اس کا درخت قدِ آدم سے دوگُنا اونچا ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی "لحیۃ التیس" کی لکڑی سے مشابہہ ہوتی ہے۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ سُوکھے ہوئے پتوں کو پیس کر جب بالوں میں لگایا جاتا ہے تو گرنے سے محفوظ ہوجاتے ہیں اور مضبوط ہوجاتے ہیں۔ داڑھ کے درد میں اس کی جڑ کو چہرے پر لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ داڑھ میں سڑاند نہ پیدا ہوئی ہو۔ سودا کی وجہ سے پیدا ہونے والے سخت ورموں پر اس کے پتوں کے لیپ سے ان کا بڑھنا رک جاتا ہے اور ان میں نرمی آجاتی ہے۔ اس کے پتوں کو شراب میں پیس کر لگانے سے سرطانی ورم تحلیل ہوجاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی سختی بھی جاتی رہتی ہے۔ وسواس سوداوی میں چند یا پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے سے زیادہ اسے لگا ہوا نہ رہنے دیا جائے اور چوبیس گھنٹے کے بعد الگ کر دیا جائے۔ زیادہ تر یہ وسواس ہی کو زائل کرتا ہے۔ (شریف)

ثلج وجلید

عربی نام:۔ ثلج، جلید
فارسی نام:۔ برف اور ژالہ
دیگر نام:۔ اولہ، تگرگ
انگریزی نام:۔ Ice

برف بوڑھوں اور ان لوگوں کے لیے نامناسب ہے جن کے اندر ٹھنڈے اخلاط پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دانت کے درد کو سکون دیتی ہے۔ اعصاب کے لیے مضر ہے کیونکہ گرم بخارات کو ان کے اندر روک دیتی ہے اور انھیں تحلیل نہیں ہونے دیتی۔ ان لوگوں کے لیے خاص طور سے مضر ہے جن کے اندر سرد اخلاط پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ برف کی تاثیر چونکہ گرم ہے اس لیے پیاس بھی لگاتی ہے۔

(ابن سینا)

حلق کے اندر چمٹی ہوئی جونک میں برف کو کھانے اور اس کے پانی کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
ایک خیال یہ بھی ہے کہ برف کھانسی کو ہیجان میں لاتی اور ہاضمے کو درست کرتی ہے۔

(جالینوس، الادویۃ المقابلۃ للادواء)

جمی ہوئی برف کی عمدگی پانی پر موقوف ہے چنانچہ عمدہ پانی سے بنی ہوئی برف عمدہ ہوتی ہے اور گھٹیا پانی کی برف گھٹیا ہوتی ہے۔ (رازی)

برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی برف سے نسبتاً عمدہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کے پانی کو مستقل طور سے پیتے رہتے ہیں انھیں مستقل غسل کرنا اور بدن پر روغنِ سوسن، روغنِ نرگس کی نیم گرم مالش کرنا اور نبیذ کہنہ پیتے رہنا چاہیے۔ (ابن ماسویہ)

ثلج چینی

یہ (زہرۃ حجر اسیوس) کے نام سے مشہور ہے جس کا تذکرہ میں نے حرف الف کے عنوان میں کر دیا ہے۔

ثلثان

یہ "عنب الثعلب" ہے۔ حرف عین کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

ثمام

عربی نام :۔ ثمام
دیگر نام :۔ زرادش، بازمیل

مصر کے شہروں اور اس کے مضافات میں یہ پودا مشہور ہے۔ حجاز کے شہروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ وہاں کے بعض شہریوں کو آنکھ کے علاج میں جالے کو ختم کرنے کے لیے استعمال کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ جانوروں کے چارہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ پتے "زرع" کے پتوں سے مشابہ، ٹہنیاں "قصب الزرع" کی طرح گرہ دار مگر کھوکھلی نہیں ہوتیں، نیز یہ لمبی اور پتلی ہوتی ہیں اور پتے بھی ٹہنیوں کی طرح لمبے اور نازک ہوتے ہیں۔ اُگنے کے بعد پھیلتا ہوا چلا جاتا ہے۔ جڑیں موٹی اور شاخ در شاخ ہوتی ہیں۔ "دخن بری" (جنگلی باجرہ) کی طرح اس میں خوشے نکلتے ہیں۔ اس کے سبھی اجزاء شیریں ہوتے ہیں اور خوشے بند ہوتے ہیں۔ (ابوالعباس حافظ)

ثمنش

یونانی نام :۔ ثمنش

اس کے نام کا پہلا حرف ثاء مضمومہ ہے۔ اس کے بعد میم ساکن، پھر نون مضموم اور آخر میں شین ہے۔ یہ ان پودوں کا یونانی نام ہے جن کی لمبائی درخت اور گھاس کے بین بین ہوتی ہے۔

ثوم

عربی نام :۔ ثوم، فوم، تریاق اللحوم، ثوم الحیہ
فارسی نام :۔ سیر
رومی نام :۔ شقورین

اُردو/ ہندی نام :- لہسن

یونانی نام :- اغلیس، اوقیوسقردین

انگریزی نام :- Garlic

نباتی نام :- Allium sativum Linn.

اس کی ایک قسم بستانی ہوتی ہے جو مصر میں پائی جاتی ہے جس میں ایک ہی سرا موجود ہوتا ہے اور جو اس میں نہیں پایا جاتا۔ رنگ سفید ہوتا ہے۔ دوسری قسم جنگلی ہے جسے "اوقیوسقردین" اور "ثوم الحیہ" کہا جاتا ہے۔ لہسن کی جس قسم میں جوے پائے جاتے ہیں اس کا نام "اغلیس" ہے۔ (دیسقوریدوس)

لہسن کا مزاج تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ جنگلی لہسن کا نام "ثوم الحیہ" ہے۔ تمام جنگلی پودوں کی طرح یہ بھی بستانی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

لہسن کا مزاج گرم ہے۔ شکم سے ریاح سے خارج کرتا اور جلن پیدا کرتا ہے۔ معدے میں خشکی پیدا کر کے پیاس لگاتا ہے، جلد میں سوزش پیدا کرتا ہے۔ اس کا کھانا مدر بول ہے اور یہ کدو دانہ کو خارج کرتا ہے۔ افعی یا "امرویس" نامی سانپ کے کاٹے میں اس کو کھانے کے بعد شراب پیتے رہنے یا خود اسے شراب میں پیس کر کھانے سے جس قدر فائدہ ہوتا ہے دوسری دواؤں سے نہیں ہوتا۔ اس کے ضماد سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا کھانا سگ دیوانہ کے کاٹے اور تبدیلئ آب و ہوا میں مفید ہے۔ کچا یا بریاں کرنے کے بعد کھانے سے حلق صاف ہو جاتا ہے اور مزمن کھانسی کو سکون ہوتا ہے۔ پودینہ کوہی کے جوشاندے کے ساتھ کھانے سے جوئیں اور صیبان یعنی لیکھیں مر جاتی ہیں۔ سوختہ کر کے شہد میں گوندھ کر استعمال کرنے سے آنکھوں کے زیریں حصے میں جما ہوا خون جس کی وجہ سے آنکھوں کی رنگت بدلی ہوئی ہوتی ہے زائل ہو جاتا ہے۔ اسی ترکیب کے ساتھ روغن بان کا اضافہ کر کے لگانے سے بالخورہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ روغن زیتون اور نمک ملا کر لگانے سے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ شہد اور بورق میں ملا کر لگانے سے مہاسے، داد، سر کے مرطوب پھوڑے اور اس کی بھوسی، بہق اور خارش زائل ہو جاتی ہے۔ کندر اور صنوبر کی لکڑی میں پکا کر منھ کے اندر رو کے رکھنے سے دانتوں کے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ نیولا کے کاٹے میں برگ انجیر اور زیرہ ملا کر نفع بخش ضماد تیار کیا جاتا ہے۔ تنا سمیت پتوں کے جوشاندے میں بیٹھنے سے حیض کھل کر آتا ہے اور مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس کی دھونی سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ لہسن اور "یطوطون" نامی زیتون سیاہ کے مرکبات کو کھانے سے پیشاب کھل کر ہوتا ہے اور عروق کے منھ کھل جاتے ہیں۔ استسقاء والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

نفاخ نہیں ہوتا، قبض گاڑھے اخلاط کو ختم کرتا ہے۔ اسی لیے داڑھ کی سڑاند میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

اور گاڑھے ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے قولنج میں مفید ہے۔ (دمشقی)

لہسن تمام محلل ریاح ادویہ سے زیادہ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ پیاس نہیں لگاتا اگرچہ بعض وہ اصحاب جو اس سے پوری واقفیت نہیں رکھتے ان کا خیال ہے کہ اس سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈے شہروں کے باشندے اس کے ذریعہ بڑے بڑے نقصانات سے محفوظ رہتے ہیں۔ لہسن آنتوں کے درد میں مفید ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ بخار نہ ہو۔ (جالینوس، حیلۃ البرّ)

قرحہ ریہ (سل) میں انتہائی مفید ہے۔ (جالینوس، کتاب المجہول)

موسمِ سرما میں لہسن سے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ اس موسم میں بدن کے اندر عام طور سے پائے جانے والے لیسدار اور گاڑھے اخلاط کو ختم کرتا اور سرد اخلاط میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ریاحِ شکم، سینے کی سخونت، سر اور آنکھوں کی گرانی میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ اس کو کھانے سے وہ تمام امراض ہیجان میں آجاتے ہیں جو پہلے سے لاحق تھے۔ سب سے بہترین صفت اس کی پیشاب کا ادرار کرنا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ لہسن چونکہ انتہائی خشکی پیدا کرتا ہے اس لیے بینائی میں ضعف پیدا کرتا ہے۔ (بقراط ماء الشعیر)

حنین نے بقراط کی کتاب الاغذیہ میں یہ لکھا ہے کہ لہسن مسہل اور مدر بول ہے۔ امراضِ شکم میں مفید اور آنکھوں کے لیے مضر ہے۔ خشکی پیدا کرتا ہے اسی لیے بینائی میں اس سے ضعف آجاتا ہے۔ حنین ہی نے دیسقوریدوس کے حوالہ سے کہا ہے کہ لہسن منی میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دیسقوریدوس نے لہسن کو مجفف معدہ بتایا ہے۔ بعض لوگوں نے مجفف منی کے قول کو غلطی سے دیسقوریدو کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ (رازی حاوی)

ریاح، نسیان، دمہ، کھانسی، طحال اور کوکھ کے امراض نیز دیدانِ شکم میں مفید ہے۔ منی کو بڑھاتا ہے چنانچہ جن لوگوں کی منی کثرتِ جماع کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے ان کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ بواسیر، پیچش، اسہالِ شکم، کنٹھ مالا، دق اور ایامِ حمل و رضاعت میں اس سے نقصان پہنچتا ہے۔

چرک ہندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ لہسن دبیلہ یعنی اوندھے پھوڑوں کے توڑنے میں مفید ہے۔ قولنج اور عرق النسا میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کو توڑنے کے لیے اسے پانی اور دودھ میں اچھی طرح پکانے کے بعد مائیت کو پھینک دیا جاتا ہے اور پھر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی ترکیب کے ساتھ رسولیوں، پرانے بخاروں، پھیپھڑوں کے زخموں اور دردِ معدہ میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ (سند ہشار ہندی)

نقرس اور جوڑوں کے دردوں میں اس کا کھانا مفید ہے۔ (قسطس/کتاب الفلاحۃ)

گاڑھے اور لیسدار خلطوں کو ختم کرتا ہے۔ بینائی کے لیے مضر ہے کیونکہ آنکھوں کی رطوبات اور اس کی جھلیوں کو پھاڑتا اور دھند پیدا کرتا ہے۔ لہسن کان، سر، پھیپھڑہ اور گردہ کے لیے مضر ہے اور بعض اعضاء کے درد میں ہیجان پیدا کرتا ہے۔

حنین کا کہنا ہے کہ ان تمام افعال کا سبب اس کی حرارت یعنی تیزی ہوتی ہے۔ (روفس)

یہ ریاح پیدا کرتا ہے۔ ملین اور مدر بول ہے۔ کیچوے کے خارج کرنے میں تازہ لہسن سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

لہسن معدے کے اندر لیسدار اور نمکین بلغم کے پیدا ہونے کی وجہ سے عارض ہونے والی پیاس کو بالخاصہ زائل کرتا ہے کیونکہ بلغم کو خشک کر کے تحلیل کر دیتا ہے۔ سرد و تر مزاج معدے میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ آگ میں بریاں کرنے کے بعد داڑھ کے سڑے ہوئے مقام پر رکھنے، رطوبت اور ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے دانتوں کے دردوں میں عضو ماؤوف پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بعد میں سداب تازہ کے پتوں کو چوسنے اور نبیذ ریحانی کی کلی کرنے سے تو زائل ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردوں اور سرد مزاج کیڑوں کے کاٹے میں تریاق کے بدل کی حیثیت رکھتا ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے کسی قدر نمک اور پانی میں جوش دینے سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ترکیب مذکورہ کے ساتھ اسے جوش دینے کے بعد نکال کر روغنِ بادام میں تل کر گرم مزاج والوں کو کھلایا جاتا ہے اور اس کے فوراً بعد کھٹمٹھا آبِ انار پلایا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

لہسن گرم شہروں، گرم جسموں اور گرم موسم میں مضر ہے۔ اس کے برعکس حالات میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ (رازی/کتاب المنصوری)

لہسن بدن میں قوی درجہ کی حرارت پیدا کرتا ہے لیکن یہ حرارت دیرپا نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے بخار آتا ہے بلکہ اس سے پیدا ہونے والی حرارت حرارتِ غریزیہ سے مشابہ ہوتی ہے جو اس کی بہترین صفت ہے۔ تمام دواؤں سے زیادہ ریاح کو تحلیل کرتا اور خارج کرتا ہے۔ کھانے سے ریاحی قولنج پیدا نہیں ہوتا۔ کولہے اور پشت کے پرانے دردوں میں مفید ہے۔ پیاز کی طرح اس کے بخارات زیادہ مقدار میں سر کی طرف نہیں چڑھتے اور نہ ہی یہ پیاز سے زیادہ آنکھوں کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔ خون کے قوام کو پتلا کر کے جلد کی رنگت کو سرخ بناتا ہے۔ آش جو اور "مضیرہ" کی طرح ثقیل غذاؤں کو لطیف بناتا ہے جس سے غذاؤں کی غلظت کم ہو جاتی ہے۔ (رازی، دفع مضار الاغذیہ)

لہسن کے تمام تر افعال قوتِ باہ پر مرتب ہوتے ہیں چنانچہ یہ انتہائی محلل اور خشکی پیدا کرنے کی وجہ سے کبھی نقصان دہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ پکانے کی وجہ سے جب اس کی حدت پانی میں مل جاتی ہے تو اس صورت میں پکائے ہوئے لہسن کے اندر حرارت کا کم ہوجانا اور اس کا مجفف نہ ہونا ممکن ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مادہ منی کا پیدا کرنا اور بلغمی مزاج والوں میں بلغم کا ریاح میں تبدیل کر دینا اور پھر اس کے خارج کرنے پر قادر نہ ہونا بھی ممکن ہوتا ہے اور ریاح جب عروق میں حلول کر جاتی ہے تو اس صورت میں لہسن کا قوتِ باہ کو برانگیختہ کرنے میں معاون ثابت ہونا ممکن ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

لہسن کو کسی بھی چربی میں اچھی طرح حل کرنے سے جب اس کی تیزی کم ہوجاتی ہے اور پھر ڈھیلے گوشتوں والے متورم پھوڑوں پر لگایا جاتا ہے تو ان کا مزاج بہتر ہوجاتا اور ورم تحلیل ہوجاتا ہے۔ پھوڑا خواہ تازہ ہو یا پرانا روغن میں چند بار اسے بریاں کرکے استعمال کرنے سے اطرافِ بدن کے اندر خون کے جم جانے اور ٹھنڈ کی وجہ سے پیدا ہونے والی جلدی شگاف میں فائدہ ہوتا ہے اور اس روغن کا پینا دردِ معدہ، قولنج اور لیسدار خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والی خراش میں مفید ہے۔ اس کے لیپ سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ جب اسے گھی میں بریاں کرلیا جاتا ہے تو یہ خراش کی نفع بخش دوا بن جاتا ہے۔ جس روغن میں اسے بریاں کیا جائے اسے بھی لہسن کے ساتھ ساتھ کھانا چاہیے۔ لہسن یا اس کے روغن کو لگانے سے سر کے بدبودار پھوڑے سوکھ جاتے ہیں۔ سرکے میں اچھی طرح حل کرکے پینے، غرغرہ کرنے اور لگانے سے حلق کی چمٹی ہوئی جونک مرجاتی ہے۔ بچھو، افعی، رتیلا اور سگِ دیوانہ کے کاٹے میں اس کو کھانے سے قوی درجہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ جرمِ معدہ سے لیسدار یا نمکین بلغم کے اتصال یا عروق ماساریقا میں لیسدار بلغم کی وجہ سے سدّہ پیدا ہوجانے کی حالت میں عارض ہونے والی پیاس کو ختم کرتا ہے اور ریاحی قے کو روکتا ہے۔ گرم مزاج والوں میں پیاس لگاتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ سرد مزاج والوں کی صحت کا انتہائی محافظ، بوڑھوں کی حرارتِ غریزیہ کو قائم رکھتا اور کاسرِ ریاح ہے۔ اس کو کھانے سے بخارات چونکہ دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اس لیے دماغ کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ تیل میں ملانے، پکانے اور کسی بھی ترکیب سے تیزیِ مزہ کو زائل کر دینے سے اس کی حدت کم ہوجاتی ہے۔ اس میں اخروٹ اور انجیر کے ملانے سے بھی مذکورہ بالا فائدے حاصل ہوتے ہیں اور اس سے طبیعت زیادہ مانوس ہوتی ہے۔ برابر کھاتے رہنے سے کرمِ شکم پیدا نہیں ہوتے۔ بوڑھوں کے تقطیر البول میں مفید ہے۔ لہسن کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کا لگانا دردِ دندان میں مفید ہے۔ پکانے کے بعد اس کا کھانا ٹھنڈ کی وجہ سے عارض ہونے والی کھانسی میں مفید ہے۔ کھانسی میں مفید ہونے والے سیالِ سبوس گندم جیسے کسی ایک سیال میں ملاکر پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ (سفیان اندلسی)

کوٹنے کے بعد جند بید ستر میں ملا کر روغن زیتون کہنہ میں گوندھ کرکے جب اس کا ضماد تیار کیا جاتا ہے اور پھر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر رکھا جاتا ہے تو یہ سمیت کو جذب کرلیتا اور اس کے عمل کو باطل کر دیتا ہے۔ کُوٹے ہوئے لہسن کو سرکہ میں گوندھ کر جب ان اعضاء پر رکھا جاتا ہے جن کے اندر گاڑھی رطوبتیں اکٹھا ہو گئی ہوں تو یہ اس کی غلظت کو اعتدال میں لاکر ورم کو تحلیل کر دیتا ہے بشرطیکہ ورم رطوبت اور ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ لہسن کا کھانا خاص طور سے گرم مزاج والوں میں تیز اور چبھن پیدا کرنے والا مرہ صفرا پیدا کرتا ہے جو بہت جلد سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (اسحق بن عمران)

ثوم بری

نباتی نام:۔ Allium schoenoprasum Linn.

اس کو "ثوم الحیہ[1]" بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ ضمناً ہو چکا ہے۔ مفردات جالینوس کے تیسرے باب کی "سقردیں" نامی دوا کو بھی "ثوم بری" کہتے ہیں جبکہ اندلس کے ماہرین نباتات اسے "حشیشہ ثومیہ" اور "مطرقال" بھی کہتے ہیں۔ کچھ لوگ "حافظ الاجساد" اور "حافظ الموتی" بھی اس کا نام بتاتے ہیں جس کا تذکرہ میں نے حرف شین کے عنوان میں "شقردیون" کے ذیل میں کیا ہے۔ ثوم یعنی لہسن کا تعارف کرتے وقت بہت سے مصنّفین نے اس دوا کے بارے میں غلطیاں کی ہیں۔ ان اصحاب کا خیال ہے کہ یہ دوا "ثوم الحیہ" ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس دوا کے افعال و خواص کو "ثوم الحیہ" کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہ ان کی غلطی ہے۔

ثوم کراثی

کراث یعنی گندنا کے ساتھ اسے بیان کروں گا۔

ثومش

یہ حاشا یعنی پودینہ کوہی کا یونانی نام ہے۔ حرف حاء کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

---

[1] جنگلی لہسن

ثومالا

یہ "میتان" ہے۔ حرف میم کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

ثیل

عربی نام :۔ ثیل، نجم، نجیم، نجیل، نجیر
فارسی نام :۔ ثیل، بیدگیاہ
یونانی نام :۔ اغرسطس، فالامغرسطس
دیگر نام :۔ پیلان افرودی، گرگ جیراوش، مچھیچھی
نباتی نام :۔ Cynodon dectylon

عربی میں اسے نجم، نجیل اور نجیر بھی کہتے ہیں۔ (مولف)

"اغرسطس" اس کا یونانی نام ہے۔ مشہور و معروف پودا ہے۔ اس کی ٹہنیاں گرہ دار ہوتی ہیں۔ مزہ شیریں ہوتا ہے۔ پتے لمبے لمبے تیز کناروں والے برگ پودینہ کی طرح بانس کے پتوں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ گائے اور تمام مویشی اسے چرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کی تازہ جڑ کو کھایا جاتا ہے۔ شیرینی و بے مزگی اور بکساپن کے ساتھ ساتھ اس کے مزے میں کسی قدر تیزی بھی پائی جاتی ہے۔ مجموعی طور سے یہ روئیدگی بے مزہ ہوتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی جڑ کا مزاج اعتدال کے ساتھ سرد و خشک ہوتا ہے اسی لیے خون آلود تازہ زخموں کا اندمال کرتی ہے۔ جڑ کے علاوہ اس روئیدگی کے سبھی اجزا کا ضماد سردی تو پیدا کرتا ہے لیکن یہ سردی قوی درجہ کی نہیں ہوتی۔ نیز اس روئیدگی میں خشکی و تری اعتدال کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ اس کی جڑ کسی قدر لطافت اور سوزش پیدا کرتی ہے اسی لیے اس کے جوشاندے کا پینا پتھریوں کو توڑتا ہے۔ (جالینوس)

اس پودے کی جڑ کو اچھی طرح کوٹنے کے بعد پیس کر لگانے سے زخموں کا اندمال ہو جاتا ہے۔ اس کے جوشاندے کا پینا آنتوں کے مروڑ، پیشاب کی دشواری، مثانہ کے پھوڑوں اور پتھریوں کے توڑنے میں مفید ہے۔
"ثیل" کی ایک دوسری قسم کا نام "فالامغرسطس" ہے جس کے پتے، ٹہنیاں اور جڑیں "اغرسطس" کے پتوں، ٹہنیوں اور جڑوں سے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ مویشی جب اس روئیدگی کو کھا لیتے ہیں تو مر جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا خاصیت شہر بابل کے راستے میں پیدا ہونے والے "اغرسطس" کے اندر پائی جاتی ہے۔ "فرسیوس" نامی

شہر میں پیدا ہونے والی "اغرسطس" بُوٹی کے اندر ٹہنیاں اس کی دوسری قسموں سے زیادہ پائی جاتی ہیں اور پتے "لبلاب" کے پتوں سے مشابہہ، پھول سفید و خوشبودار، پھل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑیں پانچ یا چھ انگشت موٹی، سفید و نرم ہوتی ہیں جن کا مزہ شیریں اور بُو ناگوار ہوتی ہے۔ اس کے عصارے کو ہموزن شراب یا شہد اور نصف حصہ مرکی اور ایک تہائی فلفل اور کندر ملا کر جب پکایا جاتا ہے تو یہ آنکھوں کے لیے مفید دوا بن جاتی ہے اور تانبے کی ڈبیہ میں اسے رکھ لیا جاتا ہے۔ اس پودے کی جڑ اور اس کے جوشاندے کے افعال و خواص یکساں ہیں۔ اس کے بیج انتہائی مدر بول ہونے کے ساتھ ساتھ قے اور اسہال کو بھی روکتے ہیں۔

(دیسقوریدوس)

اس کے بیج مدر بول ہونے کے ساتھ ساتھ معدہ اور آنتوں کی طرف رسنے والی رطوبات کو خشک کرتے ہیں کیونکہ سکھانے، لطافت پیدا کرنے اور کسی قدر سکوڑنے کی قوت ان میں موجود ہوتی ہے۔ (جالینوس)

"قیلیقیا"[1] نامی شہر میں پیدا ہونے والی "اغرسطس" بُوٹی کو گائے بیل جب چرتے ہیں تو ان کے اعضاء میں ورم آجاتا ہے۔ "قنطرہ" کے راستے میں سیب وغیرہ فروخت کرنے والے ایک بوڑھے آدمی نے مجھے بتایا کہ اہل عرب اس کے چھلکوں کو قاہرہ میں لے جا کر فروخت کرتے ہیں۔ "عزالدین العبیدی" نے مجھے بتایا کہ اس کے پونے دو گرام کو جب ایک لکڑی کے ٹکڑے پر رکھ کر کوئلے کی آگ پر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر اس لکڑی کو ہاون یعنی اوکھلی میں رکھ کر اس کے اوپر ایسے مریض کو بٹھایا جاتا ہے جس کا بواسیری مادہ نکلنے کی طرف مائل ہو جس کی وجہ سے خون جاری ہوتا ہے تو اس کا خون رُک جاتا ہے چنانچہ اس کا تجربہ ایک مرتبہ میں نے بھی ایک عورت پر کیا اس کا خون رُک تو گیا لیکن اس نے جلن کی شکایت کی۔ ایک تجربہ کرنے والے نے بتایا کہ سوا پانچ گرام "ثیل" تازہ کو لے کر اچھی طرح پیس لیا جائے اور پھر مقام جریان خون پر روغن بنفشہ ملنے کے بعد تین مرتبہ پونے دو گرام یا اس کی جگہ قسم سفید کے سبز حصے کو روغن گل میں بریاں کرنے کے بعد لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

---

[1] ترکی کے جنوب مغرب میں ایک علاقہ ہے۔ یہ ارمینیا صغریٰ کے نام سے بھی مسروف ہے۔ (المنجد)

جاوشیر

عربی نام :- جاوشیر
فارسی نام :- گاوشیر، جاجوشی
یونانی نام :- اقامو، سندوخس، تاحروس
انگریزی نام :- Opopanax
نباتی نام :- Ferula opopanax

"سوطیا" "فرفینس اور" ارقاما" نامی شہروں میں یہ پودا پیدا ہوتا ہے۔ باغات میں اسے لگایا جاتا ہے کیونکہ اس میں گوند کم پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے سبز اور کھردرے زمین سے قریب ہوتے ہیں جو اپنی شکل میں انجیر کے پتوں کی طرح گول اور پانچ پانچ اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسکا تنا لکڑی کے برابر لمبا ہوتا ہے جس پر غبار کی طرح سفید روئیں ہوتے ہیں۔ اس کے پتے انتہائی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ تنے کے کناروں پر سوئے کے گچھے کی طرح گچھے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول زرد اور بیج تیز خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کی ایک ہی سفید جڑ سے بہت سے سوتے نکلتے ہیں جس کی بُو ناگوار ہوتی ہے۔ اس کے اوپر دبیز چھلکے موجود ہوتے ہیں۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ "مقدونیا"[1] نامی شہر کے "موقامن" نامی مقام میں یہ پودا اُگتا ہے۔ تنا کے نکلنے سے پہلے اس پودے کی جڑ میں شگاف دے کر گوند نکالا جاتا ہے جس کا رنگ سفید ہوتا ہے لیکن سوکھنے کے بعد اس کی ظاہری رنگت زعفرانی ہو جاتی ہے۔ شگاف دینے کی وجہ سے زمین کے گڈھوں میں، بچھائے ہوئے پتوں پر اکٹھا ہونے والی رطوبت کو حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے اور سُکھانے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے گوند کو نکالنے کا

---

[1] Maccedpome - جزیرہ بلقان میں ایک شہر ہے۔ پہلی عالمی جنگ میں بلغاریہ، یوگوسلاویہ اور یونان نے اسے باہم تقسیم کر لیا۔ (المنجد)

ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ موسم ربیع کے اندر اس کے تنے میں شگاف دے کر مذکورہ بالا طریقے پر اکٹھا ہونے والی رطوبت کو حفاظت سے رکھ لیا جاتا ہے۔ اس کی وہ جڑ جو سفید اور ہموار ہوتی ہے کھُردری اور سڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ چکھنے پر زبان کو پکڑتی اور خوشبودار ہوتی ہے، سب سے عمدہ ہوتی ہے۔ اس کا وہ پھل سب سے عمدہ ہوتا ہے جو تنے پر موجود ہوتا ہے اور پتوں کے اوپر پائے جانے والے پھل کے افعال و خواص عمدہ نہیں ہوتے۔ اس پودے کا گوند سب سے عمدہ وہ ہوتا ہے جس کا مزہ انتہائی تلخ، ظاہری رنگت زعفرانی اور اندرونی سفیدی مائل ہوتا ہے اور ملنے پر ہاتھ میں چپک جاتا ہے اور آسانی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، جب اسے گھولا جاتا ہے تو بہت جلد گھل جاتا ہے۔ بُو ناگوار ہوتی ہے۔ اس کا وہ گوند جو سیاہ اور نرم ہوتا ہے خراب ہے کیوں کہ اُشق اور موم کی آمیزش سے یہ نقلی ہو جاتا ہے۔ اصلی و نقلی کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ پانی کے اندر جب اسے ہاتھ سے ملایا جاتا ہے تو اصلی گھل کر دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

شیرجاوشیر کے منافع بہت زیادہ ہیں چونکہ یہ ملین مسخن اور محلل ہے اس لیے میں تیسرے درجہ میں اسے گرم مانتا ہوں۔ بیخ جاوشیر ایک مجفف اور مسخن دوا ہے لیکن یہ تاثیرات جاوشیر کے دوسرے اجزاء کی بہ نسبت اس میں کم پائے جاتے ہیں۔ پوست بیخ جاوشیر میں بھی قوتِ جلاء موجود ہوتی ہے۔ زہریلے پھوڑوں اور ہڈیوں پر گوشت پیدا کرنے کے لیے ہم اسے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواص کی حامل ادویہ زخموں میں گوشت بہت جلد بھرتی ہیں اور ایسا اس لیے ہے کہ مجفف اور مجلی ہونے کے باوجود یہ دوا قوی درجہ کی حرارت نہیں پیدا کرتی اور گوشت پیدا کرنے والی دوائیں انھیں تمام خصوصیات کی محتاج ہوتی ہیں۔ اس کے پھل گرم ہونے کی وجہ سے حیض کا ادرار کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس کا گوند قوت کے اعتبار سے مسخن، ملین اور ملطف ہوتا ہے اسی لیے جب اس کو ماء العسل یا شراب کے ساتھ پلایا جاتا ہے تو لرزہ، نوبتی بخار، چوٹ کی وجہ سے عضلات اور اطرافِ عضلات کے اور اس کے دوسرے عوارضات، دردِ پہلو اور اس کی دوسری بیماری، آنتوں کے مروڑ اور کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے۔ مثانہ میں کھجلی پیدا کرتا اور پیشاب قطرہ قطرہ کر کے لاتا ہے۔ شہد میں حل کر کے حمول کرنا مدرِ حیض اور قاتلِ جنین ہے۔ رحم کی ریاحی سوجن اور اس کی سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ عرق الن[illegible] پر اسے لگایا جاتا ہے۔ دردِ سر کی دواؤں اور [illegible] ارشگی میں استعمال ہونے والے روغنوں [illegible]

اجزا میں شامل کیا جاتا ہے۔ نار فارسی کے دانوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ روغن زیتون میں ملا کر لیپ کرنے سے نقرس کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا لگانا دانت کے سڑ جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد کو سکون دیتا ہے۔ بطور سُرمہ استعمال کرنے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ زفت کی آمیزش سے سگ دیوانہ کے کاٹے کے لیے یہ انتہائی نفع بخش مرہم بن جاتا ہے۔ اس کی جڑ کو رگڑنے کے بعد حمول کرنے سے جنین نیچے کی طرف آجاتا ہے۔ مزمن پھوڑوں کے لیے یہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے اوپر گوشت پیدا کرنے میں اس کے سفوف کو شہد میں اچھی طرح ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پھل کو افسنتین کے ساتھ کھانے سے حیض کھل کر آتا ہے اور زراوند کے ساتھ کھانے سے کیڑوں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ شراب کے ساتھ ان رحموں کے درد میں مفید ہے جن میں اختناق عارض ہوا کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسہال کی جن قسموں میں اشق سے فائدہ ہوتا ہے جاوشیر ان میں خاص طور سے مفید ہے اور اس کی مقدار خوراک جوشاندے میں شامل کرنے کے بعد سوا دو گرام سے ساڑھے چار گرام تک ہے۔
(ابن ماسویہ)

اس کی بُو انتہائی تیز ہوتی ہے۔ مرہموں میں اس کا شامل کرنا زخموں کے لیے مفید اور مسہل ادویہ میں ملانے سے یہ دوا دست آور ثابت ہوتی ہے۔ ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے قولنج میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اعضاء کے جوف سے ریاح کو خارج کرتا، گاڑھے اور خام بلغم کو ختم کرتا اور جوڑوں کے درد کو تحلیل کرتا ہے۔ (حبیش)

پورے دو گرام جاوشیر کو تیس ملی گرام آب مرزنجوش میں پکانے کے بعد تین روز تک پیتے رہنا نماع کے بعد پیدا ہونے والی تھرتھراہٹ میں مفید ہے۔ (اختیارات حنین)

بقول بعض اصحاب اعصاب کے لئے نامناسب ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے مضر اثرات صحت مند اعصاب پر رُونما ہوتے ہوں نہ کہ ترمزاج والے اعصاب پر۔ مرگی اور ام الصبیان میں مفید ہے۔
(ابن سینا)

جاوشیر کا فتیلہ بنا کر حمول کرنے سے تین یا چار مہینے کا مُردہ جنین بہت جلد خارج ہو جاتا ہے۔
(ابن الجزار)

رحم کے تمام امراض میں جاوشیر کا کھانا مفید ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ بخار نہ ہو۔ بلغمی اخلاط کو دستوں کی راہ خارج کرتا ہے اور اسہال کے ساتھ ساتھ نمایاں طور پر حرارت بھی پیدا کرتا ہے۔ گاڑھے

ریاح اور سرد خلط سے پیدا ہونے والے تمام امراض میں مفید ہے۔ فالج، سکتہ، سن اور کثرتِ ریاح سے پیدا ہونے والے قولنج ریحی و بلغمی میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ رحم میں جب اسے حمول کیا جاتا ہے تو یہ اسے سُکھاتا اور اس کے سخت ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ لرزہ اور ٹھنڈ کی وجہ سے پیدا ہونے والے بخار اور ان بخاروں میں بھی اس کی مالش تیل کے ساتھ نفع بخش ثابت ہوتی ہے جن کا مادہ نضج پا چکا ہوتا ہے۔ (تجربتین)

اس کا بدل ہموزن انجیر کا دودھ ہے۔ (رازی)

اس کا بدل ہموزن "قنہ" ہے۔ (ابن الجزار)

میرا خیال ہے کہ جاوشیر اور اشق کے افعال و خواص تقریباً یکساں ہیں۔ (ابن سینا)

جاورس

عربی نام :۔ جاورس

فارسی نام :۔ گاورس، شونیز، ارزن

دیگر نام :۔ توناق، ذرہ، زرہ، کال

رومی نام :۔ کیبخرس

یونانی نام :۔ کبخوروس

اردو/ ہندی نام :۔ باجرہ، مہرہ

انگریزی نام :۔ Millet

نباتی نام :۔ Panicum milaccum

سبھی اطباء اسے "دخن" یعنی کنکنی یا باجرہ کے اقسام میں شمار کرتے ہیں۔ اس کے دانے چھوٹے چھوٹے انتہائی قابض ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ مٹیالا ہوتا ہے۔ تمام راویوں کے نزدیک یہ محض دخن ہے۔ اس کے علاوہ انھیں راویوں میں سے ابوحنیفہ دینوری خاص طور سے یہ کہتے ہیں کہ دخن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو "زلائل" اور "قاص" کہتے ہیں جبکہ دوسرے کو "اجرش" کہا جاتا ہے۔ ایک قول فاضل موصوف کا یہ بھی ہے کہ جاورس فارسی ہے اور دخن عربی ہے۔ (ابن وافد)

یہ پہلے درجہ میں سرد اور تیسرے درجہ کی ابتداء یا دوسرے درجہ کے آخر میں خشک ہے۔ اس کے

باوجود کسی قدر لطافت اس میں موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ اپنے اسی مزاج و قوام کی بنا پر یہ حابس شکم اور اس کو کھانے سے بدن کو غذائیت تمام غلوں کی بہ نسبت کم ملتی ہے۔ تھیلی یا پوٹلی میں رکھ کر تکمید کے ذریعہ جب اس سے خارجی علاج کیا جاتا ہے تو ان مریضوں کو انتہائی فائدہ ہوتا ہے جن میں تکمید کی ضرورت پڑتی ہے۔ بغیر کسی چبھن کے خشکی پیدا کرتا ہے۔ اس کا ضماد بھی خشکی پیدا کرتا ہے لیکن جس ضماد میں اسے شامل کیا جاتا ہے اس میں انگلیوں سے اچھی طرح اس کو ملا جاتا ہے اور اس سے سوزش نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

"کیجروس" میں اُن تمام غلوں سے غذائیت کم پائی جاتی ہے جن سے روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اس کی روٹی اور حیشۃ جیسی چیز بنا کر کھانا حابس شکم اور مدر بول ہے۔ آنتوں کی اینٹھن اور دوسرے دردوں میں اسے بریان کرنے کے بعد گرم گرم سینکائی کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سکوڑنے اور سکھانے والی قوت اس میں ہوتی ہے۔ اسی لیے حجاب یعنی جھلّی کے اندر واقع ہونے والے ہر طرح کے شگاف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (بولس)

جاورس کو دودھ میں پکانے اور اس کے آٹے میں کسی قدر روغن وغیرہ شامل کرنے کے بعد سیال بنا کر کھانے سے بدن کو عمدہ غذائیت ملتی ہے۔ اس میں غذائیت کنگنی سے زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ زود ہضم بھی نسبتاً زیادہ ہے اور حابس بھی کنگنی سے کم ہوتا ہے۔ (ابن ماسہ)

اس سے پیدا ہونے والا خون کسی قدر خشک اور خراب ہوتا ہے تاہم اپنی خشکی کی بناء پر یہ معدہ اور تمام اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ (اسرائیلی)

باجرہ، کنگنی اور جوار یہ تینوں غلے قابض ہونے کے ساتھ خشکی پیدا کرتے ہیں اسی لیے بدن میں قبض اور خشکی پیدا کرنے کے لیے ان سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ڈھیلے گوشتوں والوں اور استسقاء کے مریضوں کو اس سے غذا حاصل کرنا ممکن ہوتا ہے۔ زیادہ مقدار میں چکنائی ملا کر کھانے سے اس کی قبضیت ختم ہو جاتی ہے اور حمام میں غسل کرنے، تیلوں کی مالش، زیادہ مقدار میں شراب کے پینے اور چکنائی ملی ہوئی میٹھی چیزوں کے کھانے سے بدن میں نرمی آجاتی ہے۔ (رازی دفع مضار الاغذیہ)

جار النہر

عربی نام :۔ جار النہر، سلق الماء

یونانی نام :۔ فوطاموغیطون، بوطاموغیطن

لاطینی نام :۔ Potamogetan nataus

"بوطاموغیطن"، اس کا یونانی نام ہے۔ جن مقامات میں جھاڑی اور پانی موجود ہوتا ہے ان میں یہ پودا اُگتا ہے اسی لیے اس کا نام "جارالنہر" رکھا گیا ہے۔ اس کے پتے چقندر کے پتوں سے مشابہہ اور سطحِ آب پر کسی قدر نمایاں ہوتے ہیں۔ ان پتوں پر روئیں بھی موجود ہوتے ہیں۔
(دیسقوریدوس)

یہ پودا اور "عصی الراعی"، قبض اور سردی میں یکساں ہیں مگر اس کے جوہر میں غلظت "عصی الراعی" سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ پودا سرد اور قابض ہونے کے ساتھ ساتھ زہریلے اور پرانے پھوڑوں، کھجلی اور پھنسیوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

جاسوس

یہ خشخاس زبدی ہے جسے حرف خاء کے عنوان میں خشخاس کی سبھی قسموں کے ساتھ اسے بھی بیان کروں گا۔

جادی

اس کا تلفظ دال اور ذال دونوں کے ساتھ ہے اور یہ زعفران ہے جسے حرف زاء کے عنوان میں بیان کیا جائے گا۔

جارکون

اسے جاوتری اور بسباسہ بھی کہا جاتا ہے اور اسے میں نے حرف باء کے عنوان میں بیان کیا ہے۔

جاسہ

اہلِ مصر اس کو باقلا قبطی کے نام سے یاد کرتے ہیں جسے حرف بار کے عنوان میں بیان کیا جاچکا ہے۔

جامسہ

اس کے نام کا پہلا حرف جیم مفتوحہ، اس کے بعد الف اور پھر میم مکسورہ اس کے بعد سین اور پھر ہاء ہے۔

جاموس

عربی نام:۔ جاموس
فارسی نام:۔ گاؤمیش
اُردو/ ہندی نام:۔ بھینس
انگریزی نام:۔ Buffalo

اس گوشت میں غلاظت تمام گوشتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے اور اس کا کیموس سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے اور سبھی گوشتوں سے زیادہ دیر ہضم ہونے کے ساتھ ساتھ معدے میں گرانی پیدا کرتا ہے۔ سردی اور خشکی اس کے گوشت میں طبعاً بہ نسبت ان گرم گوشتوں کے زیادہ پائی جاتی ہے جو گرمی چوپایوں اور گدھے کے گوشت میں پائی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بھینس کے گوشت کو ہانڈی میں پکا کر رات بھر کے لیے چھوڑ دینے پر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو ہانڈی کے کناروں پر چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن مجھے اس حقیقت کا کوئی علم نہیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ مرگی میں اس کی کھر کو جلانے کے بعد پیس کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی راکھ میں روغنِ زیتون ملا کر لگانے سے خنازیری گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں اور یہ بالخورہ کے لیے انتہائی نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ (تمیمی)

جبن

عربی نام :۔ جبن، ابوالمسافر
فارسی نام :۔ پنیر
یونانی نام :۔ سروشں، بروشں، طورس، طوروشں
دیگر نام :۔ نیق
انگریزی نام :۔ Chease

یہ دودھ ہے جو بستہ اور جامد ہونے کے بعد جبن یعنی پنیر بن جاتا ہے۔ سبھی دودھ بستہ نہیں ہوتے بلکہ پنیر وہی دودھ ہوتا ہے جس میں غلظت غالب ہوتی ہے۔ گاڑھے دودھ سے پنیر کا بنانا آسان ہوتا ہے۔ زبدیت یعنی جھاگ گائے کے دودھ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ دودھ جھاگ سمیت بستہ ہو کر ایسا پنیر بن جاتا ہے جس میں چکنائی بھی موجود ہوتی ہے۔ گائے کے دودھ میں چکنائی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے اسی لیے میں نے اس کے پنیر سے ایک چکنی چیز بہتے ہوئے دیکھی ہے۔ پنیر کہنہ زیادہ تیز ہوتا ہے جس پر اس کی بدبو اور مزہ دلالت کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس مقام پر پہنچ کر جالینوس نے ایک عجیب بات بیان کی ہے جو اس کے اپنے کئے ہوئے ایک تجربے کے ذیل میں ہے۔ جالینوس کے حاصل کئے ہوئے نتائج کو اب میں اسی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ اسی قسم کا ایک قول میں نے تمیمی کے یہاں بھی پایا۔ معلوم نہیں اس کا ماخذ کیا ہے۔ نہ ہی میں اس کی اس رائے کی کوئی توجیہہ سمجھ سکا۔ مناسب ہے کہ میں پہلے تمیمی کا قول نقل کروں اور اس کے بعد جالینوس کا قول بطور تائید پیش کروں تاکہ کسی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔

تمیمی کے قول کا خلاصہ حسب ذیل ہے :

کہنہ ماء الجبن کو عمر دراز خنزیر کے گوشت میں نمک اور بارہ سنگھے کے گوشت کے ساتھ اچھی طرح پکا کر لگانے سے رطوبات کے بستہ اور متحجر ہونے کے باعث عارض ہونے والے جوڑوں کے صلب ورم تحلیل ہو کر زائل ہو جاتے ہیں۔ ہاون دستہ میں خنزیر کے کٹے ہوئے پائے کو سُرخ مر، آملہ، موم اور روغن ناردین کے ساتھ مرہم کی طرح بنا کر لگانے سے جوڑوں کے سخت ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ یہ تھا تمیمی کا کلام جسے میں نے متقدمین اور متاخرین اطباء سے کبھی نہیں سنا تھا اور یہ بھی میں نہیں جانتا کہ تمیمی نے اس کلام کو کسی غیر سے نقل کیا ہے یا جالینوس سے سن کر ایک دوسرے انداز میں اسے بیان

کر دیا ہے۔ اب میں اس ذیل میں جالینوس کے قول کو پیش کر رہا ہوں تاکہ اس قول پر اعتماد کیا جا سکے۔
مفاصل کے سخت ورموں کے علاج کی اختراع پنیر کے ذریعہ سب سے پہلے جالینوس نے ہی کی تھی اور اسے مجرب پایا تھا۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایک بار ایک ایسی پنیر میرے سامنے پیش کی گئی جس کی بُو تیز تھی اسی لیے میں نے اسے نہیں کھایا البتہ خادموں اور بچوں نے اس میں سے کچھ تو کھا لیا اور کچھ حفاظت سے رکھ لیا۔ کچھ دنوں بعد مجھ سے کسی نے یہ کہا کہ جو لوگ اس پنیر کو کھانا چاہتے ہیں کیا انھیں یہ پنیر دے دیا جائے۔ چنانچہ میں نے بچوں سے بچی ہوئی پنیر کو طلب کر لیا اور جب وہ میرے پاس لائی گئی تو بالکل درست تھی یعنی اس میں کوئی تعفن و فساد نہیں واقع ہوا تھا اور نہ ہی کیڑے پڑے تھے۔ اتفاق سے اسی وقت کچھ لوگ جوڑوں کے ایک ایسے مریض کو ڈولی میں میرے پاس لائے جو نقل و حرکت نہیں کر پاتا تھا تو میں نے اس مریض کو دیکھ کر بعض خادموں سے خنزیر کے پائے کو پانی میں اچھی طرح پکانے کے بعد صاف کر کے پیش کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ جب انھوں نے میری اس فرمائش کی تکمیل کی تو پھر میں نے اُن سے پنیر کو کھرل میں رکھ کر خنزیر کے مذکورہ بالا شوربے کو اوپر سے ڈال کر اچھی طرح کھرل کر کے مرہم بنا کر پیش کرنے کو کہا۔ جب مرہم تیار ہو گیا تو میں نے اسے مریض کے جوڑوں پر لگا دیا۔ میرے اس عمل سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ مریض کی جلد پھٹنے لگی اور اس سے پیپ بہنے لگی۔ درد کم ہو گیا۔ مریض نے جب فائدہ محسوس کیا اور ہمارے پاس کی سب پنیر ختم ہو گئی تو پھر وہ اسی جیسی دوسری تیز اور کہنہ پنیر حاصل کر کے مستقل طور پر لگانے لگا اور پوری طرح شفایاب ہو گیا۔ اس کے بعد اس مریض نے اپنے جیسے دوسرے مریضوں سے بھی اپنی کہانی سنائی تو انھوں نے بھی اسی جیسا عمل کر کے وجع المفاصل سے نجات حاصل کی۔ یہ تھا پنیر سے متعلق ہمارا تجربہ جس کی ہم نے تعریف کی ہے۔ (مولف)

"تازہ پنیر اپنی قوت میں کہنہ سے جُداگانہ ہوتا ہے اور خود میں نے پیسنے کے بعد اسے برگ "حماض سواق" میں ملا کر جوش دینے کے بعد بعض دیہاتوں میں کچھ لوگوں کے زخموں پر بطور لیپ استعمال کیا ہے۔ زخم چونکہ زہریلے نہیں تھے اس لیے انھیں نجات مل گئی۔ اس وقت "حماض سواق" کے پتے ہی دستیاب ہو سکے تھے اس لیے میں نے انھیں استعمال کر لیا تھا۔ اس کی جگہ برگ انگور، برگ چقندر یا برگ چنار استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

پنیر مایہ سے بنے ہوتے پنیر میں حدّت موجود ہوتی ہے جو دودھ کی مائیت کو ختم کر دیتی ہے۔ کہنہ ہو جانے کے بعد یہ پنیر کافی تیز ہو جاتا ہے اسی لیے پیاس لگاتا اور پتھری پیدا کرتا ہے۔ تازہ پنیر میں خرابی نسبتاً کم پائی جاتی ہے اور بالکل تازہ پنیر سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ خاص طور سے جو تُرش دودھ

سے تیار ہوتا ہے۔ اس میں لذت زیادہ پائی جاتی ہے۔ معدے کے لیے یہ سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ نسبتاً زود ہضم ہوتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والا خلط خراب تو نہیں ہوتا لیکن گاڑھا ضرور ہوتا ہے۔ یہ نقص سبھی پنیروں میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

تازہ پنیر سردی پیدا کرتا ہے۔ نمک ملائے بغیر کھانے سے بدن کو غذائیت ملتی ہے۔ اس کا مزہ عمدہ ہوتا ہے۔ معدہ کے لیے مفید ہے، اعضاء میں آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ گوشت کو بڑھاتا ہے، شکم میں اعتدال کے ساتھ نرمی پیدا کرتا ہے، پکانے اور نچوڑنے کے بعد جب بریاں کر لیا جاتا ہے تو حابس شکم ہو جاتا ہے۔ طرفہ اور آنکھوں کے گرم ورموں میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نمک ملے ہوئے تازہ پنیر میں غذائیت بلا نمک والے تازہ پنیر سے کم پائی جاتی ہے اور یہ گوشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ نیز یہ خراب ہے اور آنتوں میں اس سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہنہ پنیر حابس شکم ہے۔ کتوں کو اس کے پانی سے کافی غذائیت ملتی ہے۔ "اقاقی" نامی پنیر گھوڑی کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے جس میں چکنائی موجود ہوتی ہے اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنی غذائیت میں یہ گائے کے پنیر سے مشابہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ گھوڑے کے پنیر مایہ کو "اقاق" کہتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

پنیر بلغم پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ شکم میں جلن پیدا کرتا ہے، پیاس لگاتا اور ترش ڈکار لاتا ہے، ہضم ہو جانے کی حالت میں غذائیت اس سے زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ دودھ سے بنا ہوا پنیر انفحہ یعنی پنیر مایہ سے بنائے ہوئے پنیر سے عمدہ ہوتا ہے۔ تازہ، کہنہ سے اور بریاں کیا ہوا تازہ سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کی سبھی قسمیں نقصان سے خالی نہیں ہوتیں لیکن تازہ میں نقصان کا پہلو برائے نام ہوتا ہے۔ یہ مردار سنگ کے کھا لینے میں مفید ہے۔ (روفس)

تازہ پنیر دوسرے درجے میں سرد و تر اور نمک ملا ہوا کہنہ گرم و خشک دوسرے درجے میں ہے۔ "اقط" کے اندر پنیر کی سبھی قسموں کے برخلاف قوت محللہ موجود ہوتی ہے۔ اقط اس پنیر کو کہتے ہیں جو "رائیب" یعنی دہی کے صاف پانی سے بنایا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ پنیر وہ ہے جو اعتدال کے ساتھ بھُربھُرا اور لیسدار ہوتا ہے کیوں کہ بہت زیادہ بھُربھُرا اور لیسدار دونوں خراب ہوتے ہیں۔ پھیکا، شیریں مائل اور خوش مزہ، اعتدال کے ساتھ نمک ملا ہوا جو زیادہ سخت نہیں ہوتا اور ترش دودھ سے بنا ہوا پنیر عمدہ ہوتا ہے۔ لطافت پیدا کرنے والی اشیا اس کے مضر اثرات کو بڑھا دیتی ہیں کیوں کہ یہ پنیر کو جسم میں نافذ کراتی اور بکھیر دیتی ہیں۔ لطافت پیدا کرنے والی گھانس کو چرنے والی

بکری کے دودھ کا پنیر بیدگیاہ اور مٹر کابلی کو چرنے والی بکری کے دودھ کے پنیر سے بہتر ہوتا ہے۔ اس کے اندر قوتِ جلا موجود ہوتی ہے۔ پنیر تازہ تغذیہ بخش اور مسمن بدن ہوتا ہے یعنی بدن کو فربہ بناتا ہے۔ اس کے بعد شہد کھایا جاتا ہے۔ پنیر کہنہ گرم، جلاء اور تنقیہ بخش ہوتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والا خلط صفراوی ہوتا ہے۔ نمک ملا ہوا پنیر جو کہنہ نہیں ہوتا، اوسط درجہ کا ہوتا ہے۔ پنیر کہنہ زہریلے پھوڑوں، تازہ ہلکے اور مرطوب زخموں میں مفید ہے بلکہ تازہ اس ذیل میں زیادہ قوی ہے۔ زخموں میں آماس نہیں پیدا ہونے دیتا۔ نمک ملا ہوا پنیر کہنہ جسم کو دُبلا بنا دیتا ہے۔ تازہ پنیر کو پوست انار اور شرابِ طلاء میں اس قدر پکایا جائے کہ شرابِ طلاء ختم ہو جائے اور پھر استعمال کیا جائے تو چہرے میں تشنج نہیں پیدا ہونے دیتا اسے پانی میں پکانے کے بعد دودھ پلانے والی عورت کو پلانے سے اس کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔ روغنِ گل اور روغنِ زیتون کے ساتھ بریاں کیے ہوئے پنیر مایہ کا حقنہ کرنے سے وحشت میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

گائے اور بھینس کے دودھ کا پنیر سب سے گاڑھا ہوتا ہے اور بھیڑ کے دودھ کا پنیر اس سے کم گاڑھا ہوتا ہے چنانچہ پودینہ کوہی اور نعناع ملا کر اسے کھانا چاہیے۔ اس کے بعد شہد کا کھانا پنیر کے ہضم میں معاون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

معدہ میں اچھی طرح ہضم ہونے پر پنیر تازہ سے عمدہ غذائیت ملتی ہے۔ اچھی طرح ہضم نہ ہونے کی حالت میں اس سے گاڑھے اور فاسد اخلاط اور سُدّے پیدا ہوتے ہیں۔ (ابن الصائغ)

تازہ پنیر دیر ہضم ہونے کے ساتھ ساتھ بھوک کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ گرم مزاج والوں میں نقصان کا اندیشہ اس سے کم پایا جاتا ہے لیکن بلغمی اور سرد مزاج والے اس کے نقصان سے محفوظ نہیں رہتے۔ اسے مستقل طور سے کھاتے رہنے سے گاڑھے ریاح اور ایلاؤس نامی قولنج پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے سرد مزاج والوں کو اسے شہد کے ساتھ کھانا چاہیے۔ کھجور کے ساتھ کھانے پر غذائیت زیادہ ملتی ہے کیونکہ اس صورت میں اتنی لطافت نہیں پیدا کرتا جتنی شہد کے ساتھ پیدا کرتا ہے۔ پنیر کے بعد کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھانا چاہیے جب تک یہ معدے سے نیچے نہ اُتر جائے اور سچی بھوک محسوس نہ ہو۔ جس روز اسے کھایا جائے اس روز حصرمیہ، ٹھنڈی چیزیں اور تازہ میوہ جات قطعی طور پر نہیں کھانا چاہیے۔

(رازی دفع مضار الاغذیہ)

جبسین

عربی نام :۔ جبسین، قضبہ، حجر الجص

فارسی نام :۔ سنگِ گچ، سنگِ شیریں

دیگر نام :۔ جبس الفرانین، جص

انگریزی نام :۔ Gypsum

جبسین کو جص بھی کہا جاتا ہے۔ یہ نرم اور چمکدار پتھر ہے۔ سُرخ، سفید اور ان دونوں رنگوں سے ملی ہوئی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کا افریقی نام "جبس الفرانین" ہے۔ ارضی اجسام میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

ارضی اور حجری اجسام میں پائی جانے والی سبھی قوتیں عام طور سے جبسین میں بھی موجود ہوتی ہیں اور یہ اجسام خشکی پیدا کرتے ہیں۔ چیپ اور سُدّہ پیدا کرنے والی ایک دوسری قوت اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ اسی لیے پانی میں بھگونے پر اس کے اجزاء بہت جلد ایک دوسرے سے متصل ہو کر جامد ہونے کے بعد سخت ہو جاتے ہیں اسی لیے بہتے ہوئے خون کو روکنے والی مفید خشک دواؤں میں اسے شامل کیا جاتا ہے کیوں کہ تنہا استعمال کرنے پر یہ جامد ہونے کے بعد سخت اور متحجر ہو جاتا ہے اسی لیے میں آنکھوں کے علاج میں استعمال ہونے والی سفیدی بیضۂ مرغ کے ساتھ اس کا شامل کرنا مناسب سمجھتا ہوں نیز اس کے اندر گیہوں کے آٹے سے حاصل ہونے والی چکّی کی گرد کو میں نے ملایا ہے۔ مذکورہ بالا طریقہ پر تیار کیے گئے ضماد کو جنگلی خرگوش کے بال یا اس جیسی دوسری نرم چیز میں شامل کر کے استعمال کرنا چاہیے۔ جبسین میں لزوجت بریاں کرنے کے بعد پہلی جیسی باقی نہیں رہتی لیکن لطافت اور خشکی پیدا کرنے کی قوت اس میں نسبتاً زیادہ پیدا ہو جاتی ہے اور بریاں کیے بغیر سرکہ میں گوندھنے کے بعد خاص طور سے مانع اور دافع دوا بن جاتی ہے۔ (جالینوس)

اس کے اندر چیپ اور قبض پیدا کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے چنانچہ پسینہ اور بہتے ہوئے خون کو روکتا ہے۔ کھانے سے خناق کے ذریعہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج چوتھے درجہ میں سرد و خشک ہے۔ (مسیح بن الحکم)

سرکہ میں گوندھنے کے بعد سر پر لگانے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

نکسیر کا خون روکنے کے لیے خاص طور سے گلِ ارمنی، مسور، ہوقسطیداس، آس کا پانی اور کسی قدر سرکہ ملا کر سر اور پیشانی پر لگایا جاتا ہے۔ اس کو متحجر ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے سفیدی بیضۂ مرغ میں

ملاکر دموی آشوب چشم میں لگایا جاتا ہے۔ (ابن سینا)

کھانے کے بعد یہ شکم میں پہنچ کر بستہ ہو کر سخت ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خناق کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے اسی لیے اس کے علاج میں ان چیزوں کو استعمال کرنا چاہیے جو فطر یعنی کھمبی کھاتے ہوئے کے علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کو کھانے سے منہ میں انتہائی خشکی اور مرض خناق پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے باہر آجاتے ہیں اور نیند بھی غالب ہو جاتی ہے۔ اگر علاج کے ذریعہ اس کا تدارک نہ کیا جائے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ابن الجزار کتاب السائم)

جبرہ

ایک قول کے مطابق یہ وہی دوا ہے جس کا یونانی نام "اولسطیون" ہے اور جسے میں نے حرف الف کے عنوان میں بیان کر دیا ہے۔

جنجاث

عربی نام :۔ جنجاث
یونانی نام :۔ بروسیون
دیگر نام :۔ شاہور

"جنجاث" مشہور و معروف دوا ہے۔ سب سے پہلے میں نے اس روئیدگی کو نیل مصر کے ساحل میں "ضعیہ" کے قریب ان بلند بیابانوں پر جو "طرانہ" کے راستہ میں "خلفا" کے درمیان واقع ہے اُگا ہوا دیکھا ہے اور وہاں کے لوگ اسے "شاہور" کہتے ہیں۔ "جعدۃ البیضا" کی طرح یہ روئیدگی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ٹہنیاں چھوٹی چھوٹی شاخ در شاخ ہوتی ہیں جن کے اطراف میں گل بابونہ سے مشابہہ پھول لگتے ہیں اور جن کے کنارے کسی قدر چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے مزے میں تلخی و تیزی بھی پائی جاتی ہے۔ اونٹ اسے بہت زیادہ چرتے ہیں۔ بعض چرواہوں نے اس کا نام مجھے بتایا ہے۔ اس بہت سے مقامات پر میں نے اسے دیکھا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا جوشاندہ آنتوں کی اینٹھن میں مفید ہے۔ احشا کو حرارت بخشتا ہے، کاسرِ ریاح ہے۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ (ابو العباس نباتی)

جحدب

ہانڈی میں جلانے کے بعد اس کی راکھ کو "آکلہ" پر چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جدوار

عربی نام :- جدوار، انتلہ سودا، بلوط الارض
یونانی نام :- ساطریوس
فارسی نام :- ماہ پروین، زدوار
دیگر نام :- ماہ فرفین، ماہ فردین
ہندی نام :- زربسی، باسہہ
نباتی نام :- Delphenium denudatum

اس کا شمار اعلیٰ درجے کی مقویات اور مفرحات میں ہوتا ہے۔ افعی کے کاٹے اور بیش کا بہت بڑا تریاق ہے۔ گرمی اس میں زیادہ نہیں ہوتی اسی لیے یہ تریاق اور مفرح و مقوی ہے۔ زراوند سے مشابہہ ایک لکڑی ہے جو "بیش" کے اردگرد پیدا ہوتی ہے جو بیش اس کے قریب اگتا ہے اس میں شاخیں اور پھل نہیں ہوتے۔ (ابن سینا ادویہ قلبیہ)

بعض اطبا کا کہنا ہے کہ اگر یہ ایک مسلمہ حقیقت نہ ہوتی کہ بیش سنبل کی ایک قسم ہے اور چین کے شہر "ہلاہل" کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں نہیں اگتا تو مجھے اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا کہ "طوارہ"، "بیش" ہے اور "انتلہ"، "جدوار" ہے کیوں کہ یہ دونوں بوٹیاں شکل و صورت میں مماثل ہیں۔ (ابن سمحون)

"انتلہ" اور "طوارہ" کا بیان حرف الف کے عنوان میں ملاحظہ کریں۔

"جدوار" کا بدل تین گنا "زرنباد" ہے۔ (رازی)

جرجیر

عربی نام :۔ بقلۃ عائشہ، جرجیر

ہندی نام :۔ ترمرا

دیگر نام :۔ انہقان، خرسا، خردلا بریا، اور لیمن

انگریزی نام :۔ Rocket Seeds

نباتی نام :۔ Eruca sativa Linn.

وادیٔ اسکندریہ میں آج بھی یہ پودا کثرت سے پایا جاتا ہے۔ وہاں کے لوگ اس کی کاشت کرتے ہیں اور اس کو بقلۃ عائشہ بھی کہتے ہیں۔

جنگلی اور بستانی اس کی دو قسمیں ہیں اور پھر جنگلی و بستانی کی بھی الگ الگ دو قسمیں ہیں۔ بستانی کی ایک قسم کے پتے چوڑے ہوتے ہیں جن کا رنگ پستئی ہوتا ہے۔ تیزی اس میں کم پائی جاتی ہے اور بُو ہلکی ہوتی ہے۔ بستانی کی دوسری قسم کے پتے لمبے، پتلے اور کھردرے ہوتے ہیں۔ ان میں تیزی زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس کے بیجوں کو جوشاندے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگلی اور بستانی جرجیر کو ماہ مارچ میں ہاون دستہ سے کُوٹ کر کاغذ پر پھیلا دیا جائے یہاں تک کہ وہ سُوکھ جائے اس کے بعد پھر سے ہاون دستہ میں رکھ کر اوپر سے کسی قدر دودھ ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سفوف تخمِ جرجیر اوپر سے چھڑکتے جائیں اور ملاتے جائیں یہاں تک کہ وہ گُندھ جائے۔ اس کے بعد گولیاں بنا کر سُکھا لی جائیں اور پھر انھیں حفاظت سے رکھ لیا جائے۔ ان گولیوں کو کھانے میں استعمال کرنے سے بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ جنگلی جرجیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم کے پتے خردل کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ تیزی ان میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ حزیران یعنی ماہِ جون میں انھیں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ (الفلاحہ)

جنگلی جرجیر کو انہقان کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک قسم کا نام خرسا ہے۔ کچھ لوگ اسے خردل بری بھی کہتے ہیں۔ اس کا تنا سبز ہوتا ہے، اس کے پتے مولی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ تیزی اس میں کافی پائی جاتی ہے۔ ساگ کے ساتھ اسے کھایا جاتا ہے اور دوسری قسم کے پھول سُرخ ہوتے ہیں۔ (غافقی)

جرجیر بستانی کے پھولوں کو مستقل کھاتے رہنے سے قوتِ جماع میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے بیجوں سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے نیز اس کے بیج مدر بول، ہاضم اور ملین ہوتے ہیں۔ اس کے بیجوں کو

جوشاندے کے اجزاء میں شامل کیا جاتا ہے۔ کبھی اسے دودھ میں گوندھ کر پھر گولیاں بنا کر رکھ لیتے ہیں تاکہ کافی دنوں تک خراب نہ ہوں۔ شہر خوز کے مغربی علاقہ میں بھی جرجیر پیدا ہوتا ہے۔ وہاں کے لوگ اس کے بیج کو خردل کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بستانی سے بہت زیادہ تیز اور مدر بول ہوتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

جرجیر دوسرے درجہ میں گرم ہے۔ اسی لیے لوگ اسے خس کے پتوں کے ملائے بغیر نہیں کھا سکتے۔ کچھ لوگوں کا یقین یہ بھی ہے کہ یہ منی پیدا کرتا اور قوتِ جماع کو ہیجان میں لاتا ہے مگر تنہا کھانے کی حالت میں یہ دردِ سر پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

جرجیر حرارت یا نفخ اور نعوظ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ سر کے اندر بھاری پن اور درد پیدا کرتا ہے نیز چکر لاتا اور دھند پیدا کرتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ کھانے کے بعد سکنجبین پی لینے پر سر کی طرف فاسد بخارات کا صعود کم ہو جاتا ہے۔ نعوظ کو ہیجان میں لانے والی قوت کا بھی اس سے ازالہ ہو جاتا ہے۔ اپنی گرمیٔ مزاج کی بنا پر جرجیر نفخ و ریاح کے مریضوں کے لیے مفید نہیں ہوتا کیونکہ بہر صورت یہ نفخ پیدا کرتا ہے۔ (رازی، دفع مضار الاغذیہ)

گرم مزاج والوں کو کاہو، کاسنی اور خرفہ کے ساتھ اسے کھانا چاہیے۔ (ابن ماسویہ)

نہار منھ اس کا کھانا بغل کی بو اور گندگی میں مفید ہے۔ (تمیمی)

تخمِ جرجیر کو پیس کر لگانے سے چہرے کی جھائیں ختم ہو جاتی ہیں۔ کوٹنے کے بعد اسے نیم برشت انڈے میں ملا کر کھانے سے قوتِ جماع میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ (طبری)

بہق اسود اور دھبوں میں جرجیر کے بیج شہد کے ساتھ اور زخموں کے نشانات میں جرجیر پتہ گاؤ کے ساتھ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ یہ دودھ کو بڑھاتا ہے اس کے تنہا کھانے کے بعد اوپر سے شراب ریحانی کا پینا نیولے کے کاٹے کا تریاق ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ جرجیر سے بنائی گئی گولیوں کو سرکہ میں بھگو کر سرکہ سمیت لگانے سے چہرہ اور جسم کے سیاہ نشانات صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بیجوں کا کھانا سکنجبین اور گرم پانی کے ہمراہ بلغم کو براہِ قے خارج کر دیتا ہے۔ جرجیر سر کے لیے نامناسب ہے اور اس سے بُرے خواب دکھائی دیتے ہیں خون کو یہ ہیجان میں لاتا ہے۔ اعضاء سے مادہ کا انصباب اس کے ذریعہ آسان ہو جاتا ہے۔ (ابن سینا)

تخمِ جرجیر کو کوٹنے کے بعد پتہ گاؤ میں ملا کر لگانے سے ناخن کا انشگاف جاتا رہتا ہے۔ (مجہول)

جرجیر کے پودے کو کوٹنے کے بعد اس کے پانی کو بیخ انار ترش میں نچوڑتے ہیں تو انار ترش کا مزہ

شیرینی میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ تخم جرجیر کا بدل تخمِ گاجر ہے۔ (رازی، کتاب الابدال میں)

جرجیر کا بدل تودری کے بیج ہیں۔ کتاب مجہول میں یہ بات میں نے پائی ہے کہ تخمِ جرجیر اور تخمِ گندنا آپس میں ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ (بعض اطبار)

جرجیر الماء

اسے قرۃ العین بھی کہتے ہیں۔ حرف قاف کے عنوان میں اس کا ذکر آئے گا۔

جری

یونانی نام :۔ سلوس

سریانی نام :۔ سلورس

مصری نام :۔ سلول

رومی نام :۔ سوروس

فارسی نام :۔ سلور، مار ماہی

عربی نام :۔ جری، حوت الاسود

حیوانی نام :۔ Ailouros siluros

مصر میں دریائے نیل کی ایک بہت بڑی مچھلی ہے۔ اس میں سفنے اور بال نہیں ہوتے۔ سر لمبا ہوتا ہے اور منھ خرطوم یعنی سونڈ کی طرح لمبا ہوتا ہے۔ دیسقوریدوس نے اس کا نام سلورس بتایا ہے۔ یہ مچھلی تر اور چربیلی ہوتی ہے اور اس کے گوشت میں نرمی اور لزوجت ہوتی ہے۔ یہودی اسے نہیں کھاتے۔

(سلیمان بن حسان)

جری کا نام سلورس اور اس کا رومی نام سوروس ہے۔ تر و تازہ سلورس کا کھانا ملین شکم ہے اور غذائیت بھی اسی صورت میں زیادہ ملتی ہے۔ جب اس مچھلی میں نمک ملا لیا جاتا ہے اور وہ کہنہ ہوجاتی ہے تو غذائیت اس سے کم ملتی ہے۔ پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کا تنقیہ کرکے آواز کو عمدہ اور بہتر بناتی ہے۔ اس کے نمکسود پرانے گوشت کا ضماد کانٹے اور نیزے وغیرہ کو جسم سے نکالتا ہے۔ آنتوں کے زخموں کی ابتدا میں نمکسود جری مچھلی کے جوشاندے میں بیٹھنا مفید ہے کیونکہ یہ فاسد مادے کو ظاہر بدن میں جذب کرتا ہے۔ مقعد میں اس کی دھونی سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور بطور حقنہ استعمال کرنے سے عرق النسا کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے گوشت کو کھانے کے بعد کوٹ کر خارجی طور پر لگانے سے سلا ریعنی نیزہ وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جری کو سلور بھی کہتے ہیں۔ اس کے گوشت کو کھانے کے بعد کوٹ کر لگانے سے تیر اور شیشہ بدن سے خارج ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ اس کے اندر کافی پائی جاتی ہے۔ دیہاتی اس کے خون کو ہموزن ترش سرکہ میں ملا کر خونی قے کے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ (ابن ماسہ)

اہلِ مصر جری کو سلور کہتے ہیں۔ یہ ایک مچھلی ہے جس کے اندر لزوجت اور بساہند بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ گاڑھا اور لیسدار بلغم خاص طور سے پیدا کرتی ہے۔ اسے تر و تازہ کھانے سے فاسد اور مُضر غذائیت حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ طبیعت اس سے متنفر ہوتی ہے اور لزوجت و رطوبت اس میں کافی پائی جاتی ہے اسی لیے اس کو مستقل کھانے سے برص پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب اسے نمکسود کر کے سرکہ کے ساتھ کھاتے ہیں تو ایسا نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کے اندر رطوبت بہت ہوتی ہے اس لیے پھیپھڑوں کی نالی کا تنقیہ کرتی ہے اور آواز صاف کرتی ہے، ملین ہے اور استرخا بھی پیدا کرتی ہے۔ اپنی شوریت کی بنا پر فضلات کو ختم کر کے انھیں بدن سے خارج کر دیتی ہے۔ (اسحٰق بن سلیمان)

جراد

یونانی نام :- اقریدیس

فارسی نام :- ملخ

عربی نام :- جراد

اُردو/ہندی نام :- ٹڈی

انگریزی نام :- Locust

اس کا یونانی نام اقریدیس ہے دشواری سے پیشاب آنے میں عورتوں کو اس کی دھونی سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

ایک قول کے مطابق اس کی ٹانگیں مسّوں کو ختم کرتی ہیں اس کی بارہ ٹانگیں ہوتی ہیں جو گولائی میں پائی جاتی ہیں اس کے ہاتھ اور پیر کو الگ الگ کر کے کسی قدر خشک آس شامل کر کے استسقار والوں کو کھلاتے ہیں قطرہ قطرہ پیشاب آنے میں مفید ہے اور بواسیر میں اس کی دھونی دی جاتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ لمبی گردن والی ٹڈی بخار والوں کے گلے میں لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کے جوف اور انڈوں کو لگانے سے چہرے کے داغ دھبے زائل ہو جاتے ہیں فربہ ٹڈی جس

ے بازو زبین ہوتے۔ بچھو کے کاٹے میں بھون کر کھلائی جاتی ہے۔ (خواص ابن زہر)

جراد البحر

ہندی نام:۔ دریائی ٹڈی
انگریزی نام: Shrimp

ایک دریائی جانور ہے۔ سر چوکور ہوتا ہے اور سر سے متصل حصہ جسم پر مٹیالے رنگ کا صدفی نشان ہوتا ہے۔ کچھ پر اس طرح کے نشان نہیں ہوتے۔ اس کے دونوں طرف مکڑی کی طرح دس دس بڑے بڑے ہاتھ ہوتے ہیں لیکن مکڑی کے ہاتھ سے کافی لمبے ہوتے ہیں۔ اس کی مونچھوں کے مقام پر باریک باریک دو سینگھیں ہوتی ہیں۔ اس کی آنکھیں اُبھری ہوئی سر سے لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ بریاں کرنے اور پکانے کے بعد اسے کھایا جاتا ہے۔ پکانے سے پہلے اسے گرم پانی میں جوش دے دینا چاہیے کیوں کہ اس صورت میں اس کے اندر گوشت بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بعد حسبِ منشار پکانا چاہیے۔ تنور میں بھون کر اس کا کھانا سبھی طریقوں میں سب سے اچھا طریقہ ہے۔ اطبارِ مغربِ وسطیٰ کے مطابق اس کا گوشت جذام میں بالخاصہ مفید ہے۔ دریائی ٹڈی کو سبھی احتراز سمیت مٹی کی ہانڈی میں جلاکر سفوف بنالیں پھر روزانہ ۹ گرام ہمراہ آبِ نخود سات دنوں تک استعمال کرتے رہنے سے گردے اور مثانہ کی پتھریاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ (شریف)

جرنوب

اسے حریق الملس اور جلبوب بھی کہتے ہیں۔ حرف حاء کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

جربوز

اسے بربوز اور بقلہ یمانیہ بھی کہتے ہیں۔ اسے میں نے حرف باء کے عنوان میں بیان کردیا ہے۔

جراسیا

اہلِ صقلیہ اسے قراصیا البعلبکی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر حرف قاف کے عنوان میں عنقریب آئے گا۔

جزر

عربی نام:۔ ابو مقابل، جزر　　**فارسی نام:۔** گزر، زردک　　**ترکی نام:۔** ہیرکوکی

اُردو / ہندی نام :۔ گاجر
انگریزی نام :۔ Carrot **نباتی نام :۔** Daucus carota Linn.

بستانی گاجر کی ایک قسم سرخ ہوتی ہے۔ اس کے اندر تری نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے اور اس کا مزہ بھی نسبتاً عمدہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم زردی مائل نیز یہ موٹی، گرم اور کھردری ہوتی ہے۔ جنگلی گاجر پانی کے پاس پیدا ہوتی ہے لیکن کبھی بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں میں بھی اُگتی ہے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ گاجر کی یہ قسم بستانی سے ملتی جلتی ہے۔ (فلاحتہ)

جنگلی گاجر کا یونانی نام اصطافالینوس اغرنوس ہے۔ اس کے پتّے برگِ شاہترہ سے مشابہ مگر نسبتاً زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ مزہ تلخی مائل ہوتا ہے۔ اس کا تنا سیدھا اور ناہموار ہوتا ہے۔ اس کا چتر سویا کے چتر سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے پھول سفید ہوتے ہیں جن کے درمیانی حصہ میں رُوئی سے مشابہہ بنفشئی رنگ کی ایک چھوٹی سی چیز پائی جاتی ہے۔ جڑ ایک انگلی موٹی، ایک بالشت لمبی اور خوشبودار ہوتی ہے۔ پکانے کے بعد اسے کھاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

جنگلی گاجر بستانی سے کم کھائی جاتی ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ بستانی سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ بستانی گاجر زیادہ کھائی جاتی ہے لیکن قوت اس میں جنگلی سے کم ہوتی ہے۔ جنگلی اور بستانی دونوں کا مزاج گرم ہوتا ہے اسی لیے دونوں قسمیں لطافت پیدا کرتی ہیں۔ ان دونوں کی جڑوں میں نفخ پیدا کرنے والی قوت موجود ہوتی ہے جو جماع میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ بستانی گاجر کے بیجوں میں بھی جماع کے اندر تحریک پیدا کرنے والی قوت ہوتی ہے۔ جنگلی گاجر نفخ بالکل نہیں پیدا کرتی اسی لیے بول و حیض کا ادرار کرتی ہے۔

گاجر کے اندر قوتِ جلاء موجود ہوتی ہے اسی لیے کچھ لوگ اس کے تر و تازہ پتّوں کا ضماد بنا کر سڑے ہوئے پھوڑوں پر اس کی صفائی و تنقیہ کے لیے رکھتے ہیں۔ (جالینوس)

جنگلی گاجر کے بیجوں کا کھانا یا حمول کرنا مدر حیض اور پیشاب دشواری سے آنے، نامردی، ذات الجنب کیڑے مکوڑے کے کاٹے اور ڈسنے میں مفید ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حفظِ ماتقدّم کے طور پر کھانے سے کیڑوں کی سمیت اثر انداز نہیں ہوتی۔ اور کبھی اس کے بیج استقرارِ حمل میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑ مدرِ بول ہونے کے ساتھ ساتھ جماع کی قوت میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ اس کے حمول سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے پتّوں کو کوٹنے کے بعد شہد ملا کر سڑے ہوئے زخموں پر رکھنے سے زخم صاف ہو جاتے ہیں۔ بستانی گاجر جنگلی سے زیادہ کھائی جاتی ہے۔ نیز یہ ان تمام امراض میں مفید ہے جن میں جنگلی مفید ہوتی ہے لیکن اس کے افعال و خواص قسمِ جنگلی کے افعال سے

ضعف ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

گاجر اعصاب کے لیے نامناسب ہونے کے ساتھ ساتھ سینہ و حلق کے لیے مضر ہوتی ہے۔ اس سے کافی نشہ آور شراب بھی تیار کی جاتی ہے جو اکثر دماغ کو معطل کر کے پریشانی میں ڈال دیتی ہے اور چہرے کو سُرخ بنا دیتی ہے۔ جنگلی گاجر کی جڑ کو پکانے کے بعد کھاتے ہیں اور خام حالت میں کھانے سے معدہ کے لیے بے حد مضر ہوتی ہے۔ (فلاحتہ)

ساڑھے تین گرام گاجر کے بیجوں کا ہموزن شکر کے ساتھ کھانا پنڈلیوں کے درد میں بالخاصہ مفید ہے۔ (بولس)

ایک رائے یہ بھی ہے کہ جنگلی گاجر کو گھر میں لٹکانے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ (بولس)

جنگلی گاجر تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ (مسیح بن الحکم)

انتہائی ٹھنڈ کی وجہ سے بچوں کے انجماد خون میں پتوں سمیت گاجر کے جوشاندے سے ان کے اطرافِ بدن کا دھونا مفید ہے۔ (تجربتین)

گاجر دیر ہضم ہے اور کافی نعوظ اور نفخ پیدا کرتی ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے مفید نہیں ہوتی لہٰذا ایسے لوگوں کو چاہیے کہ پہلے اسے جوش دے لیں اس کے بعد کانجی اور سرکہ کے ساتھ کھائیں۔ سرد مزاج والوں کے لیے گاجر کا اسفید باج مفید ہے۔ گرم مصالحہ اور رائی کے ہمراہ کھانے سے پیشاب کھل کر ہوتا ہے۔ گردہ کو حرارت دیتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے کے لیے مضر نہیں ہوتی۔ (رازی، دفع مضار الاغذیہ)

معدہ کے اندر رطوبت اور گاڑھے بلغم کی موجودگی کی حالت میں یہ اسے طاقت دیتی ہے۔ اپنی تیزی کی بنا پر جگر کے سُدّوں کو کھولتی ہے اور کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ بکری کے بچّے کے گوشت کے ساتھ کھانے سے صالح کیموس پیدا ہوتا ہے۔ بلغم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور سُدّوں کے کھولنے میں بالخاصہ مفید ہے۔ شہد میں مُربّہ بنا کر کھانے سے ہاضمہ بہتر ہو جاتا ہے، حرارت بڑھ جاتی ہے اور معدہ کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ ایک مدّت تک سرکہ ملی ہوئی گاجر نمک اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے معدہ، جگر اور طحال کے لیے مفید ہوتی ہے۔ (بصری)

بستانی گاجر کا مزاج دوسرے درجہ کے وسط میں گرم اور پہلے درجہ کے وسط میں تر ہے۔ اس کا مُربّہ معدہ کے لیے مفید ہے اور اس کی رطوبت کو سُکھاتا ہے۔ خاص طور سے جب مُربّہ میں افاویہ یعنی غذاؤں میں استعمال ہونے والی خوشبودار دوائیں شامل ہوتی ہیں۔ جگر کی سردی میں

مفید ہے۔

گاجر کا مربہ قوت جماع میں تحریک پیدا کرتا، پانی اور باہ کو بڑھاتا ہے۔ معدہ کی حرارت کو بجھاتا، ریاح خارج کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں کھانے سے کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ گرم تر مزاج والوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کے لیے بہتر ہے۔ ربیع اور خریف میں استعمال ہوتا ہے۔

تخم گندر کا بدل ہموزن انیسون ہے۔ (اسحق بن عمران)

جزع

عربی نام :۔ عین الہرہ، جزع

ہندی نام :۔ لہسنہ

انگریزی نام :۔ Onyx

مشہور و معروف پتھر ہے۔ چینی اور یمنی اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کی انگوٹھی پہننے سے غم و فکر بہت زیادہ لاحق ہوتا ہے، ڈراونے خواب دکھتے ہیں اور اکثر اس کے پہننے والے سے دوسروں کی لڑائی ہو جاتی ہے۔ بچوں کے گلے میں لٹکانے سے لعاب دہن بہت زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس پتھر سے تیار شدہ برتن میں کسی چیز کو کھانے سے نیند کم آتی ہے۔ اس پتھر کو یاقوت پر گھسنے سے یاقوت صاف اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ دانت میں بھی جلاء پیدا کرتا ہے۔ دردِ زہ کے وقت عورت کے بالوں میں لپیٹ دینے سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔

جسمی

سریانی میں اسے صعتر سے مشابہہ ایک پودے کو کہتے ہیں جسے حسک بھی کہتے ہیں۔ حرف حاء کے عنوان میں تذکرہ کروں گا۔

جساد

بعض اقوال کے مطابق یہ زعفران ہے۔

جشیش

دیگر نام :- اردھالج، کثیب، فرومیون، دشیش

اسے دشیش بھی کہتے ہیں۔گیہوں اور قرطمان کے آٹے سے بنا ہوا کسی قدر زیادہ موٹا ہوتا ہے۔جَو کے ستّو سے بنے ہوئے حریرہ میں غذائیت زیادہ پائی جاتی ہے مگر دیر ہضم ہوتا ہے نیز اس کے ستّو سے بنے ہوئے حریرہ کو اردھالج کہتے ہیں اور قرطمان کے آٹے سے بنے ہوتے حریرہ کو "کثیب" کہتے ہیں جو کسی قدر حابس شِکم ہوتا ہے۔خاص طور سے بریاں کرنے کے بعد اس کی قوتِ حبس اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ (جالینوس)

فرومیون یہ آٹے سے زیادہ موٹا یعنی گیہوں کے چوکر سے بنایا جاتا ہے۔اس سے مٹھائی بھی بنائی جاتی ہے۔زود ہضم ہوتا ہے۔غذائیت اس میں بہت ہوتی ہے۔چوکر سے بنے ہوئے دشیش کو بریاں کرنے کے بعد گیہوں سے بنے ہوئے کے بہ نسبت زیادہ قابضِ شکم ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

جشمک

سُرمہ کے اندر استعمال ہونے والے حبتہ السوداء کا نام جشمک ہے۔اسے بشمہ بھی کہتے ہیں۔حرف باء کے عنوان میں اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

جص

یہ جبسین ہے اور اس کا افریقی نام جبس الفرائین ہے۔جبسین کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

جعدہ

عربی نام :۔ جعدہ
یونانی نام :۔ فولیون، بوثرن
بربری نام :۔ کیسر، کیسرلونہ
سریانی نام :۔ قولیا
دیگر نام :۔ شیح جبلی
نباتی نام :۔ Teucrium polium Linn.

ایک قسم اس کی پہاڑی ہوتی ہے جس کا یونانی نام بوثرن ہے اور اطبا اسے استعمال بھی کرتے ہیں۔ چھوٹی سی، باریک اور سفید رنگ کی ایک روئیدگی ہے جس کی لمبائی ایک بالشت ہوتی ہے۔ اس کے بیج اندر بھرے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں میں گول اور چھوٹی چھوٹی گھنڈیاں ہوتی ہیں جن پر بال کی طرح سفید سفید دھاریاں موجود ہوتی ہیں۔ کسی قدر خوشبو کے ساتھ اس کی بُو ناگوار بھی ہوتی ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم بھی ہوتی ہے جو بڑی ہوتی ہے جس میں بُو نسبتاً کم ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے مزہ میں صرف تھوڑی سی تلخی اور معمولی حدت بھی ہوتی ہے اسی لیے مدر بول و حیض ہونے کے ساتھ ساتھ تمام اندرونی اعضاء کے سُدّوں کو کھولتا ہے۔ تر و تازہ جعدہ کی سب سے بڑی قسم بڑے ضربات کا اندمال کرتی ہے۔ اس کو سُکھانے کے بعد زہریلے پھوڑوں پر چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن اس کام کو اکثر جعدہ کی چھوٹی قسم انجام دیتی ہے جسے معاجین میں استعمال کی جانے والی دواؤں میں شامل کرتے ہیں کیونکہ جعدہ کی اس قسم میں تلخی اور تیزی بڑی قسم سے نسبتاً زیادہ ہوتی ہے یہاں تک کہ تیسرے درجہ کی خشک اور دوسرے درجہ کے آخر میں گرم ادویہ کے اندر اسے شمار کیا جاتا ہے۔
(جالینوس)

یرقان، استسقاء اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں جعدہ کی دونوں قسموں کو کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ورم طحال میں سرکہ کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ یہ معدہ کے لیے مضر ہے اور دردِ سر پیدا کرتا ہے۔ مسہل اور مدر حیض بھی ہے۔ گھر میں اس کی دُھونی دینے یا بچھانے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اور اس کے لگانے سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

جعدہ مزمن بخاروں میں مفید ہے اور بچھو کے کاٹے میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (رازی)

جعدہ پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرنے کی بہترین دوا ہے۔ مرہ سوداء اور بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والے بخاروں کو دُور کرتا ہے۔ (حُبیش)

جوشاندۂ جعدہ کے پینے سے کدّو دانے باہر نکل آتے ہیں۔ (اسرائیلی)

یہ دوا تمام اعضاء سے ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور دردِ پہلو میں مفید ہے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ ذہن کا تزکیہ کرتی، یرقانِ اسود اور نسیان میں مفید ہے۔ (سفیان اندلسی)

پیشاب لانے، حیض جاری کرنے اور کیڑوں کے خارج کرنے میں جعدہ کا بدل پوست درخت انار تازہ اور اس کا تین گُنا پوست درخت تج ہے۔ (رازی، کتاب الابدال)

جعفیل

اس دوا کا یونانی نام اور وقچی ہے جس کا ذکر میں نے حرف الف کے عنوان میں کر دیا ہے۔

جعدۃ القنا

دمشق اور اس کے مضافات میں لوگ اسے کزبرۃ البیر کہتے ہیں۔

جفت افرید

فارسی لفظ ہے جس کے معنی جوڑے دار مخلوق کے ہیں۔ (ابن ہزار دار)

بادام سے مشابہ صنوبری شکل کی ایک چیز ہے جس کے سرے میں دو کانٹے ہوتے ہیں۔ اکثر پھٹنے کے بعد یہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ قوتِ باہ میں کافی زیادتی پیدا کرتا ہے۔ (ابن سینا)

شام اور مشرقی ایشیا کے سبھی عوام و خواص کے نزدیک یہ خصی الثعلب یعنی ثعلب مصری سے مشہور و معروف ہے۔ چنانچہ شہر مذکورہ کے اطباء آج بھی اسے خصی الثعلب کی جگہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ خصی الثعلب درحقیقت ایک دوسری چیز ہے۔ (مؤلف)

ایک روئیدگی ہے جو ہر سال نئے سرے سے اُگتی ہے اور جس کی لمبائی کم و بیش ایک بالشت ہوتی ہے۔ اس کا تنا گرہ دار ہوتا ہے جس پر چھوٹی چھوٹی بہت سی ٹہنیاں اور پتّے چنے کے پتوں سے باریک مضبوطی کے ساتھ یکے بعد دیگرے موجود ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں کے سروں پر ہلیلہ زرد کی طرح صنوبری شکل کے تین یا چار غلاف ہوتے ہیں جن کے کنارے خار دار ہوتے ہیں اور ہر پھل کے اندرونی حصہ میں تین لمبی لمبی جھلّیاں ہوتی ہیں جن میں میتھی کے بیجوں سے مشابہہ پانچ بیج ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم و تر ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔ اس دوا کی ۳۵ گرام مقدار یک سالہ بچّے کے گوشت میں پکانے کے بعد استسقار والوں کو کھلاتے ہیں۔ اس کے پتّوں کا سات روز تک متواتر کھاتے رہنا استسقاء اور بخاروں میں اکثر مفید ہوتا ہے۔ شکر میں بنا ہوا اس کا مُربّہ قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔ (شریف)

جفری

اس کا ایک تلفظ کفری بھی ہے۔ اسے کافور اور قشر الطلعہ بھی کہتے ہیں۔ حرف کاف کے عنوان میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ (ابو حنیفہ) مولف

جفت البلوط

بقول جالینوس یہ جرم بلوط کو چھپانے والے پوست کی اندرونی جھلی ہے۔ حرف بار کے عنوان میں ... کے ذیل میں اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

جلنار

فارسی نام :۔ گلنار، گلِ انار

عربی نام :۔ اقماع الرمان، زہرۃ الرمان، جنبد الرمان

نباتی نام :۔ Punica granatum Linn.

یونانی نام :۔ بالوسیطرن

جلنار فارسی لفظ گلنار کا معرّب ہے۔ یہ انار کی نر قسم ہے اور سب سے عمدہ گلنار مصری ہوتا ہے۔
(مولف)

اس کا یونانی نام بالوسیطرن ہے۔ یہ جنگلی گلنار ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض سفید، بعض گلابی اور بعض سرخ ہوتی ہیں۔ شکل بستانی گلنار کی طرح ہوتی ہے۔ ہوفا فسطیدا[1] اس کے عصارے کی طرح اس کا عصارہ نکالتے ہیں۔ قابض ہونے کے ساتھ ساتھ ان تمام امراض میں مفید ہے جن میں ہوفاسطیدا اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

جنگلی انار کے پھول کو ورد الرمان کہتے ہیں۔ اسی طرح بستانی انار کے پھول کو جنبد الرمان کہتے ہیں۔

گلنار کے مزے میں قبض یعنی سکوڑنے کی قوت کافی پائی جاتی ہے۔ اس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے۔ اس میں غلظت بھی ہوتی ہے۔ اسی لئے خراش اور دوسرے زخموں پر اس کو چھڑکنے سے زخم بہت جلد بھر جاتے ہیں۔ اسی طرح جریان خون، آنتوں کے زخموں، شکم کے فاسد مادوں کے براہ دست خارج ہونے، رحم کی فاسد رطوبات کو خون کے ساتھ خارج کرنے کے لیے استعمال کرنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے معالجات کی سبھی کتابوں میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ (جالینوس)

گلنار کا مزاج دوسرے درجہ میں سرد و خشک ہے اور اس کا کھانا توحش میں مفید ہے۔ (رازی)

سرکہ اور گلنار سے تیار کیے گئے ضماد میں گیرو ملاکر درموں کے کناروں پر لگانے سے ان پر مادے کا انصباب نہیں ہوتا۔ گلنار صفراوی دستوں کو روکتا، معدہ اور آنتوں کی رطوبت کو زائل کرتا اور خون کو بہنے نہیں دیتا ہے۔ اس کو لگانے سے ان اعضاء میں قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے جن پر مادے کا انصباب ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس کام کے لیے گلنار کا عصارہ بہت زیادہ کارآمد ہوتا ہے۔ کبھی گلنار کے پانی کو اس قدر پکاتے ہیں کہ پانی گاڑھا اور بستہ ہو جاتا ہے۔ دستوں اور خون بہنے میں اس کی مقدارِ خوراک پانچ گرام سے سات گرام ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ خارش اور جلن میں مفید ہے۔ اس کی مقدار سات گرام ہے۔ (تجربتین)

---

[1] لحیۃ التیس

اس کا بدل ہموزن پوست انار ہے۔ (تیاذوق)

جلبان

عربی نام :۔ خلر، بسلہ

کھائے جانے والے دانوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کی ٹہنیاں چوکور اور لمبی زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے لمبے اور منحنی (مڑے ہوئے) ٹہنیوں کے ارد گرد پتے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کلیاں سرخی مائل ہوتی ہیں اور کلیوں کے بعد پھل لگتے ہیں۔ انھیں پھلیوں میں کسی قدر گول سفیدی مائل بیج ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ شیریں ہوتا ہے۔ موسم ربیع میں اس کے کچے دانے بھی کھائے جاتے ہیں۔ موسم ربیع ختم ہوجانے کے بعد انھیں سکھالیا جاتا ہے اور پھر بعد میں پکالیا جاتا ہے۔ یہ دانے ریاح کثرت سے پیدا کرتے ہیں۔ (ابن جلجل)

اس کا خارجی استعمال اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ چوٹ اور موچ میں مفید ہے خاص طور سے جب اس کو پھل وغیرہ سے نچوڑے ہوئے بعض قابض پانیوں میں گوندھ لیا جاتا ہے۔ اس کے جوشاندے کو شہد کے ساتھ پینے سے آنتوں کے فاسد اخلاط براہ دست خارج ہوجاتے ہیں۔ محلل اور مدر حیض ہونے کے ساتھ ساتھ سینہ کے فضلات کا ملین ہے۔ گائے جب اسے کھالیتی ہے تو یہ پودا اس کے لیے مٹر کی طرح نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی گھر میں اس کی دھونی دی جاتی ہے تو اس گھر میں چیونٹیاں اکٹھا ہوجاتی ہیں۔ (فلاحتہ)

اس کا مزاج سرد و خشک ہے۔ غذائیت اس میں بہت کم ہوتی ہے۔ اس سے پیدا ہونے والا خون ردی ہوتا ہے نیز یہ دوا خلط سوداوی پیدا کرتی اور معدہ کے لیے مضر ہے۔ (رازی)

جلبان کی بڑی قسم کو پکائے بغیر نہیں کھایا جاتا۔ اس کا دوسرا نام بسلہ بھی ہے۔ اس کی ایک قسم جنگلی ہوتی ہے جس کے پتے بستانی کے پتوں سے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں جن کی رنگت سفید سبزی مائل ہوتی ہے۔ ان کے دونوں کناروں پر پتے برابر سے چپکے ہوتے ہیں۔ ہر پتے کے سرے پر انگور کے دھاگوں کی طرح تین تین دھاگے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں مگر یہ انگور میں پائے جانے والے دھاگے سے نسبتاً پتلے اور قریبی پودے سے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کو کھانے سے دودھ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ (غافقی)

اس سے پیدا ہونے والا کیموس خراب ہوتا ہے۔ اس دوا سے گاڑھا خون اور نفخ پیدا کرنے والی ریاحیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسے محنت کش مزدوروں اور کسانوں کی غذاؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (تمیمی)

جلبھنگ

یونانی نام:۔ سیسامویداس کبیر　　**انگریزی نام:**۔ Sesamoides

نباتی نام:۔ Reseda canescanb

اس کے نام کا پہلا حرف جیم مفتوحہ، اس کے بعد لام ساکنہ اور پھر بائے مفتوحہ، اس کے بعد ہائے ساکنہ اور پھر نون مفتوحہ پھر کاف ہے۔ (مولف)

اس کا یونانی نام سیسامویداس کبیر ہے جس کے معنی سمسم یعنی کنجد سے مشابہت رکھنے والے کے ہیں۔ دستوں کے لیے چونکہ اس کو خربق سفید کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اسی لیے کچھ لوگ اسے خربق سفید سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا شمار ہر سال نئے سرے سے اُگنے والے پودوں میں ہوتا ہے۔ اریغازن نامی پودے یا سداب سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے پتے لمبے پھول سفید اور جڑ پتلی ہوتی ہے۔ اس کی جڑ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا۔ اس کے بیج تل سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ پودا خربق کی طرح خشکی، حرارت اور جلا بخشنے کے ساتھ اپنی تمام دوسری قوتوں میں بھی خربق سے مشابہ ہے۔ (جالینوس)

اس کے بیجوں کو تین انگلی بھر لے کر ایک گرام ۱۵ ۳ ملی گرام سفید خربق میں ملانے کے بعد ماء العسل کے ساتھ کھانے سے بلغم اور صفرا بر اہِ قے خارج ہو جاتے ہیں۔ سیسامویداس صغیر کی ٹہنیاں ایک بالشت لمبی ہوتی ہیں۔ پتے قورونوس نامی پودے کے پتوں سے مشابہ مگر اس سے زیادہ کھردرے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں کے سروں پر اس کی پھلیاں موجود ہوتی ہیں جن کا رنگ بنفشئی ہوتا ہے۔ اس کا درمیانی حصہ سفید ہوتا ہے جس کے اندر دانہ کنجد سے مشابہ بیج ہوتے ہیں۔ رنگ یاقوت کی طرح سُرخ اور جڑ پتلی ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کے بیج کا مزہ چونکہ تیز اور کڑوا ہوتا ہے اسی لیے حرارت اور جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ پھوڑوں کو پھوڑتا ہے۔ (جالینوس)

۸۰ گرام کے بقدر اس کے بیج کو لے کر اچھی طرح کوٹنے کے بعد ماء العسل کے ساتھ کھانے سے بلغم اور

صفرا بذریعہ قے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس کا ضماد پانی کے ساتھ زخموں اور بلغمی ورموں کے فاسد مادوں کو منتشر کر دیتا ہے۔ یہ پودا ناہموار مقامات پر پیدا ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سُرخ و زرد اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کے بیج دانہ کنجد سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی قے آور دوا ہے۔ (ابو جریج)

سُرخ و زرد اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ افعال و خواص تقریباً خربق جیسے ہوتے ہیں۔ ہندوستانی عمدہ ہوتا ہے چنانچہ بعض ہندوستانیوں نے فالج کے مریضوں کو تین گرام کی مقدار میں جب اسے کھلایا تو انھیں اس مرض سے نجات مل گئی۔ یہ دوا قے آور ہوتی ہے اور اپنی اسی انتہائی قے آور قوت کی بناء پر یہ اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا دست آور بھی ہے۔ پونے دو گرام سے ساڑھے تین گرام تک اس کی مقدار خوراک خطرے سے خالی نہیں ہوتی۔ اس میں سمیت بھی ہوتی ہے۔ (ابن سینا)

ایسے پانی کی مچھلیاں جہاں جلبھنگ اُگتا ہے انتہائی قے آور اکثر مہلک ثابت ہوتی ہیں۔

(رازی، کتاب الاغذیہ)

جلود

فارسی نام:۔ چرم
ہندی نام:۔ کھال
انگریزی نام:۔ Skin
لاطینی نام:۔ Cutanae

مینڈھے کی تازہ کھال کو کوڑے کی تازہ چوٹ پر رکھنے سے تمام چیزوں سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ چوٹوں کے اثرات کو ۲۴ گھنٹوں میں ہی ختم کر دیتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چوٹ کے مقامات میں بھرے ہوئے خون کو پکا کر تحلیل کر دیتی ہے۔ چمڑے کے موزوں سے پیدا ہونے والی خراش میں پرانے جوتوں اور موزوں کے چمڑے کو جلا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پاؤں کے کٹ جانے میں پرانے جوتے کا چمڑا خاص طور سے مفید ہے لیکن اگر خراش کے ساتھ سوجن بھی ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جوتے کے تلے کی راکھ کا رانوں کی خراش اور آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے۔ (جالینوس)

بالخورہ میں جنگلی سیاہی کی کھال کو جلانے کے بعد زفت میں ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اقرقسس ناجی چھوٹے دریائی جانور کی کھال کو جلاکر اس کی راکھ زفت رطب یا چربی یا روغن بابونہ میں ملاکر بالخورہ پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

حیوانات کے دودھ پیتے بچے کا چمڑا سب سے عمدہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں رطوبت ہوتی ہے۔ غذائیت اس کے اندر کم پائی جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ لزوجیت بھی ہوتی ہے۔ اپنے افعال و خواص میں یہ تقریباً کلّے پائے جیسا ہوتا ہے۔ بکری کے چمڑے کے تراشے کو عضو ماؤف پر رکھنے سے خون کا بہنا رک جاتا ہے۔ افعی کی کھال کو جلانے کے بعد راکھ بالخورہ پر لگائی جاتی ہے۔ دریائی گھوڑے کی کھال کو پھنسیوں پر لگانے سے ان میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔ بکری کی تازہ کھال زہریلے پھوڑوں اور خشک و تر خارش میں مفید ہے۔ پرندوں کے سنگدانہ اور پوٹے کی اندرونی کھال خاص طور سے دُم کی کھال کو سُکھانے کے بعد پیس کر شراب طلاء کے ساتھ کھلانے سے دردِ معدہ کو تسکین ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق بکری کی گرم گرم اُتری ہوئی کھال افعی کی سمیت کو جذب کرتی ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ ہاتھی کی کھال کے ٹکڑے کو گلے میں لٹکانے سے ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والا بخار ختم ہو جاتا ہے۔ بندر کی کھال کو لٹکانے سے پھل دار درخت اولے کے نقصانات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ سانپ کی کھال کو کپڑے میں رکھنے سے دیمک نہیں لگتی۔ دریائی گھوڑے کی کھال کی راکھ کو مٹر کے آٹے میں ملاکر لگانے سے سرطان تین دن کے اندر تحلیل ہو کر زائل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس شخص کو سگ دیوانہ کاٹ لے اس کے گلے میں جب گیدڑ کی کھال لٹکا دی جائے تو وہ پانی سے نہیں ڈرتا۔ (ابن سینا)

سگ دیوانہ کے کاٹے میں سانپ کی کھال کو جلانے کے بعد پیس کر تین گرام کھلاتے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (فلاصر رومیہ)

جلنسرین

عربی نام :۔ وردالذکر

اسے نسرین کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے۔ علیق کی طرح یہ پودا خار دار ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ پودا وردالذکر کے نام سے مشہور ہے۔ (غافقی)

اس کا مزاج گرم وخشک ہے۔ سونگھنے سے سرد مزاج دماغ کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور معدہ و جگر کے سرد امراض میں اس کا ضماد مفید ہے۔ (منہاج)

جلجلان

یہ سمسم یعنی کنجد ہے۔ جلجلان اور سمسم دونوں کنجد کے عربی نام ہیں۔ سیاہ اور سفید اس کی دو قسمیں پائی جاتی ہیں۔ سراۃ اور یمن میں یہ پودا کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اہلِ عرب اس سے حاصل کیے جانے والے روغن کو سلیط کہتے ہیں۔ اس کا ذکر حرف سین کے عنوان میں آئے گا۔ (ابوحنیفہ)

جلجلان الحبشہ

یہ تخم خشخاش سیاہ ہے۔ (سلیمان بن حسان)

جلجلان مصری

یہ بشنین ہے۔ اس کا تذکرہ حرف بار میں ہو چکا ہے۔

جلوز

یہ بندق ہے جس کا تذکرہ میں نے حرف بار کے عنوان میں کر دیا ہے۔

جُل

جُل فارسی لفظ گُل کا معرب ہے جس کا تذکرہ ورد کے نام سے حرف واو کے عنوان میں آئے گا۔

جلنجبین

گلاب کے پھول اور شہد یا شکر سے بنے ہوئے مُربّہ کو جلنجبین کہتے ہیں۔

جلیف

اندلسی نام :۔ شست، زوان
دیگر نام :۔ جلیف، شیلم

اندلس کے عجمیوں میں یہ بیج شست کے نام سے مشہور ہیں۔ وہاں کے لوگ اسے زوان بھی کہتے ہیں۔ (غافقی)

کھیتوں میں اُگنے والی روئیدگیوں سے مشابہہ ایک پودا ہے۔ اس کا رنگ مٹیالا ہوتا ہے اور بالیاں بلوط سے مشابہہ تخم ماذریون کی طرح بیجوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ نرم اور ہموار زمینوں میں یہ پودا اگتا ہے۔
(ابوحنیفہ)

جلھم

اسے عوسج سیاہ کہتے ہیں۔ لکڑیاں اور پھل اس کے دونوں سیاہ ہوتے ہیں۔ اس کے پتے آس جبلی کے پتوں سے مشابہہ اور پھول چھوٹے چھوٹے زردی مائل ہوتے ہیں۔ عوسج کا تذکرہ حرف عین کے عنوان میں عنقریب آئے گا۔

جلنجونہ

اسے صعترالفرس اور فوتنج بری بھی کہتے ہیں۔ اس کا یونانی نام علبن ہے۔ فلایہ کے نام سے بھی یہ روئیدگی متعارف ہے۔ فوتنج کی سبھی قسموں کو حرف فار کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جلجمانہ

یہ کھائی جانے والی لکڑی ہے۔ خیار کو حرف خار کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جمیز

عربی نام :- جمیز، تین الاحمق
یونانی نام :- سقوموری، سوقاسس
فارسی نام :- انجیر آدم، انجیر احمق
اردو / ہندی نام :- گولر
انگریزی نام :- Cluster Fig.
نباتی نام :- Ficus glamoreta Roxb.

اس کا یونانی نام سقوموری ہے۔ کچھ لوگ سوقاسس بھی کہتے ہیں جس کے معنی تین احمق کے ہیں۔ چونکہ یہ تین (انجیر) سے پھیکا ہوتا ہے اس لیے اس کا نام تین احمق رکھا گیا ہے۔ اس کا درخت انجیر کے درخت سے مشابہہ ہوتا ہے۔ دودھ اس میں بہت ہوتا ہے۔ پتے توت کے پتے سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ ایک سال میں تین یا چار بار پھل آتے ہیں۔ درخت انجیر کی طرح اس کے پھل ٹہنیوں کے سروں میں نہیں بلکہ تنوں میں لگتے ہیں۔ اس کے پھل جنگلی انجیر سے مشابہہ اور خام انجیر سے شیریں ہوتے ہیں اس میں بڑے بڑے بیج نہیں ہوتے۔ لوہے کے آلے سے شگاف دیے بغیر یہ پختہ نہیں ہوتے۔ وادیا اور رودس نامی شہروں میں اکثر گیہوں کے کھیتوں میں یہ پودا اگتا ہے۔ گولر کا درخت چونکہ سدابہار ہے اسی لیے قحط سالی کے زمانے میں بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مسہل ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں غذائیت بھی کم ہوتی ہے۔ معدے کے لیے نامناسب ہے۔ موسم ربیع میں پھل لگنے سے قبل اس کے بیرونی چھلکے میں پتھر سے شگاف لگا کر دودھ نکالتے ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ شگاف کے اثرات اندرونی چھال تک نہ پہنچنے پائیں کیونکہ اس صورت میں دودھ نہیں نکلتا۔ اسفنج یا اونی کپڑے کے ٹکڑے پر دودھ کو اکٹھا کر لیا جاتا ہے، پھر سکھا کر ٹکیاں بنا کر مٹی کے کورے برتن میں حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔ گولر کا دودھ زخموں میں چپک کر نرمی پیدا کرتا ہے اور مشکل سے تحلیل ہونے والے اورام کو تحلیل کر دیتا ہے۔ پھریری آنے، دردِ معدہ، صلابت طحال اور کیڑوں مکوڑوں

کے کاٹنے میں اسے کھایا اور لگایا جاتا ہے۔ یہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔ جزیرۂ قبرص میں پیدا ہونے والا فالاطا نامی درخت کو درخت گولر کے اقسام میں شمار کرتے ہیں۔ اس کے پتے گولر کے پتوں سے مشابہہ اور پھل آلو بخارا کے برابر لیکن ان سے زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے ہر اعتبار سے گولر ہی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ فلسطین کے ساحلی علاقے میں پیدا ہونے والے درخت گولر میں دو طرح کے پھل آتے ہیں۔ ایک انتہائی چھوٹا ریٹھے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا باریک ہوتا ہے۔ یہ انتہائی شیریں ہوتا اور اس میں کافی پانی ہوتا ہے۔ وہاں کے لوگ اسے بلمی کہتے ہیں۔ رنگ گلابی ہوتا ہے۔ اسے کاٹنے پیٹنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ درخت پر ہی عمدہ اور شیریں ہو جاتا ہے۔ اس سے ملک شام میں لعوق الجمیز تیار کرتے ہیں۔ فلسطین کے ساحلی علاقے میں ہی سرزمینِ غزّہ کے قرب و جوار میں درخت گولر کی ایک اور قسم پائی جاتی ہے جس کے پھل بلمی کے پھلوں سے دوگنا بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ بلمی کے مقابلہ میں نسبتاً گہرا گلابی ہوتا ہے۔ پانی اور شیرینی بھی اس میں کم ہوتی ہے۔ مصری گولر کی طرح اس میں سختی نہیں ہوتی۔ ڈکار لاتا ہے، معدے میں اس سے کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ شامی گولر کا پھل مصری سے زیادہ زود ہضم، شیریں اور غذائیت کا حامل ہوتا ہے۔

(تمیمی، کتاب المرشد)

اہلِ مصر گولر کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی اس خیال سے پیتے ہیں کیونکہ پانی اسے معدے کے سبھی حصوں میں پہنچاتا اور جلدی سے ہضم کرا دیتا ہے۔ اس کے پھلوں کو پکاتے وقت بار بار پانی ڈالتے جائیں یہاں تک کہ اس گولر کا مزہ اور تمام اثرات پانی میں آجائیں۔ اس کے بعد اس میں شکر ملا کر پکائیں۔ مذکورہ بالا طریقے پر تیار ہونے والی دوا گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہے۔ شکر کے بجائے شہد ملا کر پکانے سے بلغمی مزاج والوں کو اور پرانی کھانسی اور سر سے سینہ و پھیپھڑے پر نزلات کو گرنے سے روکتا ہے۔ (اسرائیلی)

اس کا مزاج پہلے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ پتّوں کو ۵ گرام کی مقدار میں پیس کر نہار منھ کھانا ایسے دستوں میں مجرّب ہے جس میں اطباء اور معالجین مایوس ہو جاتے ہیں۔ (شریف)

کچھ لوگ اس کو پکاتے وقت کتیرا اور صمغ عربی ملا کر اس قدر پکاتے ہیں کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جاتا ہے اور پھر ۵ اگرام کھلانے سے مذکورہ بالا امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔ (تمیمی)

جمیز کے پھل لگے ہوئے درختوں کو میں نے اسکندریہ میں دیکھا ہے اس میں چھوٹی انجیر سے مشابہہ پھل آتے ہیں۔ ان پھلوں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس میں حدّت اور تیزی نہیں ہوتی بلکہ کسی قدر شیریں ہوتے ہیں۔ ان کا مزاج سرد و تر توت کی طرح اگر نسبتاً گرم ہوتا ہے چنانچہ اسے توت اور انجیر کے درمیان سمجھنا چاہیے۔ اس مشاہدہ کے بعد میں اس

نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس کا یونانی نام سوتومورا اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ ساتومورا سے مشابہہ ہوتا ہے اور ساتومورا اس انجیر کو کہتے ہیں جس میں مزہ نہیں ہوتا۔ گولر کے پھل تمام پھلوں کی طرح ٹہنیوں سے نہیں نکلتے بلکہ یہ درخت کے تنے سے بھی نکلتے ہیں۔ (جالینوس، کتاب الاغذیہ)

مذکورہ بیان حرف بہ حرف جالینوس سے منقول ہے لیکن آخر کلام میں پودۂ لبخ کے متعلق لکھتے ہوئے فاضل موصوف نے یہ بتایا ہے کہ چونتیسویں باب کی حرف بحرف عبارت سے مراد جمیز نہیں ہے۔ فاضل موصوف کا کہنا ہے کہ برسیون نامی ایک درخت کو بھی میں نے اسکندریہ میں دیکھا ہے جس کا شمار بڑے درختوں میں ہوتا ہے جس کے پھلوں کی سمیت کے بارے میں فارس کے شہروں میں یہ مشہور ہے۔ کھانے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے مگر جب سے اس درخت کو مصر میں منتقل کر دیا گیا ہے اس کے پھلوں کو ناشپاتی اور سیب کی طرح کھایا جانے لگا ہے۔ اس درخت کی لمبائی سیب اور ناشپاتی کے درخت کے برابر ہوتی ہے۔

پودۂ لبخ کے بارے میں یہاں کچھ لکھنا بظاہر بے محل معلوم ہوتا ہے کیونکہ لبخ حرف لام سے متعلق ہے لیکن چونکہ مشاہیر ماہرین نباتات تمیمی اور اسرائیلی وغیرہ نے جمیز اور لبخ کے باب میں لغزش کھائی ہے اور جالینوس سے ان کہی بات منسوب کی ہے۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ان دونوں پودوں سے متعلق جالینوس کے اقوال کو جیسا کہ میرا اصول ہے بعینہٖ زیر نظر کتاب میں اور دوسرے مقامات پر بھی نقل کروں۔ (مولف)

اسرائیلی نے اپنی کتاب الاغذیہ میں جمیز کے بعد ایک ایسے قول کو نقل کیا ہے جس کی کوئی سند نہیں ہے اور جالینوس کا کہنا ہے کہ ایک خطہ کے لوگوں نے یہ بتایا ہے کہ یہ درخت پہلے فارس میں موجود تھا اور وہاں پر اس میں تلخی پائی جاتی تھی۔ اس کو کھانے سے موت واقع ہو جاتی تھی۔ وہاں کے لوگوں نے اسے اس درجہ کا سمِ قاتل سمجھ رکھا تھا کہ گویا اس کے پاس کھڑے ہونے سے بھی موت واقع ہو جائے گی۔ پھر کچھ لوگوں نے اس کے پودے کو اسکندریہ میں منتقل کر دیا چنانچہ وہاں اس میں ناشپاتی، انجیر اور سیب کی طرح تغذیہ بخش پھل آنے لگے۔ مذکورہ بالا عبارت کو جمیز سے متعلق آخری عبارت کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔
(اسحٰق بن عمران)

اسحٰق بن سلیمان، تمیمی اور اسرائیلی نے جالینوس سے ایک ان کہی بات کو منسوب کر دیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق جالینوس کی کتاب الاغذیہ کے اس نسخہ کی عبارت کو نقل کر کے جالینوس پر یہ الزام تراشی کی گئی ہے جس میں جالینوس نے حروفِ تہجی کی رعایت کئے بغیر پودۂ لبخ سے متعلق عبارت کو جمیز سے متعلق

آخری عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ مذکورہ نسخے کی عبارت کو اسرائیلی نے سمجھا نہیں اور پودۂ لنج کو جمیز سمجھ لیا۔ مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ اسرائیلی نے لنج سے متعلق عبارت کو جالینوس کی کتاب مذکورہ سے جوں کا توں نقل نہیں کیا ہے بلکہ تحریف کر کے پیش کیا ہے۔ پودۂ لنج والی عبارت کتاب مذکورہ سے اگر من وعن نقل کر دیتے تو جالینوس پر کسی اعتراض کی گنجائش نہ رہتی۔ اس مقام پر پہنچ کر میں حیرت میں ہوں اور سوا اس کے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ جالینوس کے قول کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے جبکہ جالینوس نے جمیز اور لنج دونوں کے بارے میں ایک تو کوئی بات نہیں کہی ہے۔ جمیز کا تذکرہ کرتے ہوئے جالینوس نے کسی مقام پر یہ نہیں کہا کہ پہلے اس میں سمیت پائی جاتی تھی اور پودۂ لنج سے متعلق جالینوس کی عبارت کو حرف بہ حرف نقل نہیں کیا گیا ہے۔ اسرائیلی کے اس وہم پر مجھے تعجب ہے اور قوائے ادویہ والاغذیہ کے ذیل میں تمیمی کی المرشد نامی کتاب کی غیر مستند عبارت جمیز کے بارے میں درج ذیل ہے۔

" جالینوس کا کہنا ہے کہ ایک گروہ نے انھیں بتایا ہے کہ یہ درخت پہلے ملک فارس میں موجود تھا۔ اس عبارت کے بعد تمیمی نے اسرائیلی کی کتاب کی عبارت کو حرف بہ حرف نقل تو کر دیا لیکن اسرائیلی سے منسوب نہیں کیا بلکہ اس طرح پیش کیا کہ گویا یہ تمیمی ہی کا کلام ہے۔ اپنے اس اقدام سے تمیمی نے اسرائیلی کو بھی گمراہ کیا اور ایک غیر معتمد بات پر اعتماد کیا۔ ساتھ ہی ساتھ جالینوس کی عبارت میں اپنے خیال کے مطابق کمی بیشی کرنے کے بعد اپنی طرف منسوب کر کے غلطی کا سہرا اپنے سر ڈال لیا۔ (مولف)

جمشت

دیگر نام :- یاقوت اسکندری

انگریزی نام :- Carnelion Stone

بنفشی رنگ کا ایک پتھر ہے۔ یعنی گلابی اور آسمانی سے مرکب جسے عرب اچھے شگون کے طور سے اپنے پاس رکھتے ہیں اور ہتھیاروں کو خوبصورت بنانے کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ اس کا معدن 'صمغرا' نامی دیہات ہے جہاں سے مدینہ منورہ کی مسافت تین یوم کی ہے۔ اسے جن لوگوں نے بطور علاج استعمال کیا ہے انھوں نے مجھ سے بتایا ہے کہ جب اسے معدن سے نکالتے ہیں تو تقریباً ایک رطل (آدھ سیر) کا ہوتا ہے۔ مجھے بھی اتنا ہی بڑا ملا ہے۔ زمرد کی طرح اسے کاٹ کر ان امراض میں مستعمل ہے جن میں زمرد استعمال ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ جمّست سے بنے ہوئے بڑے برتن میں رکھی ہوئی شراب کو پینے سے نشہ نہیں آتا۔ اس کو انگوٹھی کا نگینہ بنا کر پہننے سے مرض نقرس کا اندیشہ جاتا رہتا ہے اور تکیہ کے نیچے رکھ کر سونے سے بُرے خواب دکھائی نہیں دیتے۔ (کندی، کتاب الاحجار)

جمسفرم

فارسی نام :۔ جمسفرم

عربی نام :۔ ریحان سلیمان

جمسفرم فارسی نام ہے۔ عربی میں اسے ریحان سلیمان کہتے ہیں۔ (مولّف)

جب اسے مکوہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں تو اس کے افعال و خواص شیخ (اجوائن) جیسے ہو جاتے ہیں بالخاصہ کاسر ریاح ہے اور نفخ کو یہ دوا ختم کر دیتی ہے۔ معدہ کی لیسدار رطوبت کو زائل کرتی ہے۔ بچوں کے معدہ میں نفخ پیدا کرتی ہے نیز رحموں کے اندر ریاح کے جمع ہو جانے میں مفید ہے۔ (ابن سینا)

جُمار

عربی نام :۔ لب النخلہ، قلب النخلہ، جُمار

فارسی نام :۔ مغز خرما

انگریزی نام :۔ Spadix

ہندی نام :۔ کھجور کا گابھا

اس کو لب النخلہ اور قلب النخلہ بھی کہتے ہیں۔ ایک تلفظ کے مطابق ضمّہ یعنی پیش کے ساتھ ہے۔ (ابوحنیفہ)

اہل یونان جُمار بول کر کھجور کا بالائی حصہ مراد لیتے ہیں۔ (جالینوس)

جُمار کو پکا کر کھانے سے بھی وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو کفریٰ (ثر ما کی کلی کے غلاف) سے ہوتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج پہلے درجہ کے وسط میں خشک اور آخر میں سرد ہے۔ حابس ہونے کے ساتھ ساتھ

مرّہ صفرا، حرارت اور خون کی حدت میں مفید ہے، دیر ہضم ہے، بدن کو اس سے کسی قدر غذائیت ملتی ہے۔ زیادہ مقدار میں کھانے کے بعد شہد مصفّیٰ کھا لینا چاہیے۔ (ابن ماسویہ)

جمّار زخموں کو ختم کرتا ہے۔ خون تھوکنے، آنتوں کی اندرونی سطح پر لگی ہوئی رطوبت اور اسہال میں مفید ہے۔ (دمشقی)

صفراوی قے میں مفید ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

خون کے جوش کو سکون دیتا ہے اور معدے میں پیدا ہونے والے نفخ کو ختم کرتا ہے۔ ادرک کے مربے اور حرارت پیدا کرنے والی تمام جوارشات سے نسبتاً یہ دوا دیر ہضم ہوتی ہے۔

(رازی، دفع مضار الاغذیہ)

حلق کی خشونت کو زائل کرتا ہے۔ زنبور کے کاٹے میں اس کے لیپ سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

جمجم

یہ ایک قسم کی جڑیں ہیں جو اپنی شکل و مقدار میں جزر بری یعنی شقاقل کی جڑوں سے مشابہہ ہوتی ہیں۔ اس کے مزے میں تیزی اور کسی قدر تلخی ہوتی ہے۔ ساتھ ساتھ مٹھاس بھی ہوتی ہے۔ اس جڑ کے تمام اجزا میں دھنیت پائی جاتی ہے۔ شیخ عبد اللطیف حرانی جو نہایت قابلِ اعتماد ہیں انھوں نے مجھے بتایا کہ ان جڑوں کو چین سے بخارا، سمرقند اور یہاں سے عراق اور دوسرے شہروں میں لایا جاتا ہے۔ اس کی ایک اور قسم بھی ہوتی ہے جو اپنی شکل میں زنجبیل کی جڑوں سے مشابہہ ہوتی ہے جس کی صحت کا ثبوت یہ ہے کہ دمہ اور ضیق النفس میں یہ مفید ہوتی ہے، مجرب ہے۔ اس کی مقدارِ خوراک نصف درہم (پونے دو گرام) ہے۔ کچھ اطبا کا کہنا ہے کہ یہ بہمن سفید ہے کیونکہ اس کے افعال و خواص بہمن سفید سے ملتے جلتے ہیں۔ بدن کو فربہ کرنے اور قوتِ باہ کو بڑھانے کے لیے یہ مجرب ہے۔

جمهوری

بعض اطبا کا کہنا ہے کہ عصارہ انگور پکانے کے بعد اگر نصف حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اسے جمهوری اور اگر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو جمهوری مثلث اور چوتھائی حصہ رہ جائے تو اسے میبختج کہتے ہیں۔

جَمَل

فارسی نام :۔ شُتر
ہندی نام :۔ اونٹ
انگریزی نام :۔ Camel

نوجوان اشقر یعنی سُرخ زردی و سیاہی مائل پڑنے والے عربی اونٹ کے ذبیحہ کو کھانا چاہیے۔ بختیؔ اور گھر میں بندھے ہوئے اونٹ کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ پانی ملائے بغیر بریاں کرکے روغنِ زیتون خام، فلفل سیاہ اور زیرہ ملاکر کھانا چاہیے۔ نمک، پانی اور روغنِ رائی کی جھاگ ملاکر پکانے کے بعد بھی کھایا جاتا ہے۔ اونٹ کے گوشت اور تمام دوسری دیر ہضم غذاؤں کے بعد شرابِ کہنہ نہیں پینا چاہیے۔

(ابن ماسویہ اصلاح الاطعمہ)

اونٹ کا گوشت بالخاصہ قوتِ جماع کو بڑھاتا ہے اور نعوظ کی خرابی میں مفید ہے کیونکہ اس کے اندر غلظت پائی جاتی ہے اور چونکہ اس سے پیدا ہونے والے بخاری خلط کا نفوذ شریانوں اور وریدوں میں جلدی نہیں ہوتا لہذا انزال کے بعد بھی نعوظ باقی رہتا ہے۔ (ابن ابی الاشعث، کتاب الحیوان)

اونٹ کا گوشت سوداوی خون پیدا کرتا اور دیر ہضم ہے اسی لیے ورزش کے بعد غسل کرکے کھانا چاہیے اور پھر تھوڑی چہل قدمی کرلینی چاہیے تاکہ قعرِ معدہ میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد بائیں کروٹ لیٹنا چاہیے تاکہ اس پر حرارت غالب ہوجائے۔ (رازی، حاوی)

اونٹ کا گوشت گرمی پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس میں غلظت پائی جاتی ہے۔ ریاح نیز ٹھنڈ سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً چوتھیا بخار، درد گوٹھا اور مرض عرق النساء میں مفید ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں سرکہ ملائے بغیر کھانا چاہیے۔ البتہ جن لوگوں میں یہ امراض نہ ہوں انھیں اس کی اصلاح سرکہ اور کانجی سے کرلینا چاہیے۔ سرکہ اور کانجی اس کی حرارت کو زائل کرکے لطیف بنا دیتے ہیں۔ اچھی طرح گلنے کے بعد یہ قابض نہیں ہوتا۔ جو لوگ اسے مستقل کھاتے رہتے ہیں انھیں ایسی ملطف ادویہ استعمال کرتے رہنا چاہیے جو گرمی نہیں پیدا کرتیں جیسے کبر مخلل (سرکہ ملا ہوا) اشترغار مخلل اور تنہا سرکہ۔ بدن میں جب حرارت نہیں ہوتی تو مربیِ ادرک استعمال کرنا چاہیے۔ (رازی، دفع مضار الاغذیہ)

لہ عربی اور عجمی نسل سے مخلوط اونٹ۔

اونٹ کے گوشت کو جب داد پر لگاتے ہیں تو اس کی تیزی سے داد ختم ہوجاتا ہے۔ (ابن سینا)

اونٹ کے پھیپھڑے کا گرم گرم لیپ چہرے کی چھائیں کے لیے مجرب ہے۔ اس کے پھیپھڑے کا مستقل طور سے کھانا بینائی کو زائل کرتا ہے۔ اونٹ کی پنڈلی کا مغز روئی یا اونی کپڑے کے ٹکڑے میں رکھ کر حیض سے پاک ہونے کے بعد تین دنوں تک حمول کر کے پھر اس سے جماع کیا جائے تو حمل ٹھہر جاتا ہے۔ اس کی مینگنی کو سکھانے کے بعد سفوف کو ناک میں پھونکنے سے نکسیر کا عارضہ ختم ہوجاتا ہے۔ مرگی کی دواؤں میں ملاکر کھانے سے مرگی میں اسے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے لیپ اور دھونی سے بواسیری مسّے ختم ہوجاتے ہیں۔ تازہ مینگنی کے لیپ سے پھنسیاں اور خنازیری گلٹیاں تحلیل ہوجاتی ہیں۔ اس کا پیشاب پینے سے ورمِ جگر میں فائدہ ہوتا ہے اور قوتِ باہ بڑھ جاتی ہے۔ (شریف)

اونٹ کے پیشاب کو سونگھنا ناک کے سڑ جانے میں بہت مفید ہے۔ عظم مصفاۃ کے سُدّوں کو کھولتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے پیشاب کو پینے سے نشہ زائل ہوجاتا ہے۔ خاص طور سے اونٹنی کے دودھ میں ملاکر پینے سے استسقاء اور صلابتِ طحال کا عارضہ ختم ہوجاتا ہے۔ (ابن سینا)

اونٹ کی نظر جب سہیل نامی تارے پر پڑتی ہے تو وہ فوراً مر جاتا ہے۔ مستی کی حالت میں تازہ پودینے کے نچوڑے ہوئے پانی کو اس کی ناک میں ٹپکانے سے اس کی مستی زائل ہوجاتی ہے۔ اونٹ کے تازہ بال اپنی دہنیت کی بنیاد پر اُون سے زیادہ گرم، ہلکے اور خشک ہوتے ہیں۔ جلانے کے بعد اس کی راکھ کو جریانِ خون اور نکسیر پر چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی کلنی کو عاشق کی آستین میں باندھنے سے اس کا عشق زائل ہوجاتا ہے۔ (خواص ابن زہر)

جنطیانا

یونانی نام:۔ شنبلی
رومی نام:۔ اسیلقان
اہل مغرب:۔ بشکشہ، قثاء الحیہ
سریانی نام:۔ فیسانار دین

فارسی نام :۔ کوشاد

عربی نام :۔ دوارالحیہ، کف الدرنب، کف الذئب

انگریزی نام :۔ Genitan **نباتی نام :۔** Gentiana lutea

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم رومی ہے جس کے درخت نمناک سرد اور برفیلے پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں، دوسری قسم جزمعانی ہے جو حماض البقر سے مشابہہ ہوتی ہے۔ جڑ سیاہ ہوتی ہے۔ ذائقہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔ نمناک مقامات پر پیدا ہوتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

دیسقوریدوس نے جس جنطیانا کا تذکرہ کیا ہے اس سے مراد اس کی دوسری قسم ہے پہلی قسم جبل شکر اور اس کے اطراف میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ یہ شاخدار درخت کی جڑ ہے جس کے پتے باریک ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ ذائقہ میں دوسری قسم سے زیادہ تلخ ہوتی ہے اور افعال و خواص کے لحاظ سے نسبتاً یہ زیادہ قوی ہوتی ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ اس قسم کو جنطیانا فارسی کہتے ہیں جسے اہلِ فارس کوشاد کہتے ہیں۔

اہلِ روم سلیقان اور اہلِ اندلس بشلشکہ کہتے ہیں۔ ابن وافد کا خیال ہے کہ بشلشکہ جنطیانا کی وہ قسم ہے جسے دیسقوریدوس نے بیان کیا ہے حالانکہ یہ ابن وافد کا خیال درست نہیں ہے۔ (غافقی)

جنطیانہ سب سے پہلے اس دوا کو جنطیس نامی شخص نے دریافت کیا ہے جو الوریون نامی جماعت کا سربراہ تھا چنانچہ اس دوا کا نام اسی سربراہ سے مشتق ہے۔ ایک پودا ہے جس کی جڑ اور اس سے ملحقہ پتے برگ بارتنگ، برگ اخروٹ سے مشابہہ اور خون کی سی رنگت لیے ہوتے ہوتے ہیں۔ وسط ساق اور خاص طور سے ٹہنیوں کے پتے کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا تنا خولدار، چکنا ایک انگل موٹا، ایک گز لمبا اور گرہ دار ہوتا ہے۔ ایک پتا دوسرے سے کافی فاصلے پر ہوتا ہے۔ اس کے پھل سقندولیون نامی پودے کے پھل کی طرح چوڑے اور پتلے قیف نما نباتی ساخت میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ زراوند کی طرح لمبی، چوڑی اور موٹی ہوتی ہے، ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ بلند پہاڑوں سایہ دار اور آبی مقامات میں یہ پودا اگتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اپنی قوت کے لحاظ سے اس پودے کی جڑ لطافت، تنقیہ اور جلا کے کاموں میں کافی موثر ہے۔ سُدوں کو کھولتی ہے۔ ممکن ہے کہ مذکورہ بالا افعال اس کی انتہائی تلخی کی وجہ سے انجام پاتے ہوں۔

(جالینوس)

اس کی جڑ اپنی قوت کے لحاظ سے قابض اور مسخن ہوتی ہے۔ فلفل، سداب اور شراب کے ساتھ ۴ گرام کھانے سے کیڑوں مکوڑوں کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ دردِ معدہ و جگر، اعصاب میں گرہ پڑ جانے،

ضعف عضلات، چوٹ اور دردِ پہلو میں بیخ جنطیانا کا عصارہ ۲ گرام تازہ پانی کے ساتھ پینا مفید ہے اس کی جڑ کو فرزجہ میں رکھ کر حمول کرنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔ رسوت کی طرح زخموں پر اس کا لگانا فائدہ مند ہے۔ سڑے ہوئے پھوڑوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ اس کا عصارہ اس مقصد کے لیے زیادہ موثر ہے۔ آنکھوں کے گرم ورم کے لیے اس کا لیپ تیار کرتے ہیں۔ عصارہ خشخاش سیاہ کے بدل کے طور پر اسے گرم شیافات کے اجزا میں شامل کرتے ہیں۔ اس کی جڑ بہق کو زائل کرتی ہے۔ اس سے عصارہ حاصل کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

کوٹنے کے بعد اسے پانچ روز تک پانی میں بھگوئے رکھیں اور پھر اتنا پکائیں کہ جڑیں دکھائی دینے لگیں ذرا پانی نیچے اتر جائے چنانچہ جب پانی نیچے اتر جائے تو اسے آگ پر سے اتار لیں۔ ٹھنڈا ہو جانے کے بعد کپڑے کے ٹکڑے سے اس کی جھاگ وغیرہ کو صاف کر لیں۔ اس کے بعد پکا کر شہد کی طرح گاڑھا کر لیں اور مٹی کے ایک کورے برتن میں حفاظت سے رکھ لیں۔ (دیسقوریدوس)

اس کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ (مسیح بن الحکم)

طحال کی سختی، سردی کی وجہ سے عارض ہونے والے جگر کے سُدوں اور بچھوؤں کے کاٹے میں مفید ہے۔ (رازی)

سمیات کو زائل کرنے والے معجون اور تریاقات کی اہم دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ استعمال ہونے والی دواؤں کے اثرات اور زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ سگ دیوانہ کے کاٹے میں خاص طور سے مفید ہے۔ مہلک سمیات کے اثرات کو ختم کرتا ہے۔ افعی اور دیگر سانپوں، بچھوؤں، زہریلے اور دیوانہ درندوں کے زہروں کو زائل کرتا ہے۔ (حُبیش)

تین گرام جنطیانا شہد میں ملا کر کھانے سے حیض اور پیشاب کھل کر آتا ہے۔ نیم کے گرم پانی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کے مقام پر کوٹنے کے بعد لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (ماسرجویہ)

جگر اور طحال کی سختی کو تحلیل کرنے کے لیے اس کا بدل ڈیڑھ گنا اسارون اور نصف حصہ پوست کبر ہے۔ (رازی)

اس کا بدل ہموزن اسارون ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

جند بادستر

فارسی نام :- گند بیدستر، آشی بچگاں

یونانی نام :- قاسطر

لاطینی نام :- Castorium

انگریزی نام :- Castor

ایک جانور ہے جس کا یونانی نام قاسطر ہے جو خشکی میں بھی زندہ رہ سکتا ہے لیکن اکثر پانی میں رہتا ہے۔ اور پانی ہی میں مچھلی اور کیکڑوں سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔ اس کے خصیے کو جند بادستر کہتے ہیں۔ دریا میں یہ زیادہ تر مگرمچھ اور مچھلیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کا خصیہ کیڑے مکوڑوں کے کاٹے میں مفید ہے۔ چھینک لاتا ہے اور دوسری بہت سی چیزوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو ۰ اگرام جنگلی پودینہ کے ساتھ کھانے سے حیض کھل کر آتا ہے اور جنین و مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ مہلک دواؤں خاص طور سے اکسیا نامی دوا کے کھا لینے، ہچکی، آنتوں کے مروڑ اور نفخ میں اسے سرکہ کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ سرکہ اور روغن گل میں حل کر کے سرسام بلغمی اور مریض سبات (گہری نیند) کے سر پر لگانے اور سونگھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی دھونی سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ رعشہ اور تشنجی درد کے ساتھ ساتھ اعصابی دردوں میں اس کا کھانا اور لگانا مفید ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کا مزاج گرم ہوتا ہے۔ اس کا وہ دوہرا حصہ جو ایک ہی جڑ اور ایک ہی غلاف سے نکلتا ہے جس کا اندرونی حصہ خون سے مشابہہ ہوتا اور چبھن پیدا کرتا ہے۔ سب سے عمدہ وہ ہے جس میں نکالتے وقت ناگوار بو محسوس ہو اور بسائند پائی جائے۔

کچھ لوگ بغرض کساد بازاری اشق، گوند ببول اور کسی قدر جند بیدستر کو خون میں گھیپ کر مثانوں میں رکھ لیتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ یہ جانور جب بھاگتا ہے تو اپنے دانت سے خصیوں کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے کیونکہ خنزیر کے خصیہ کی طرح یہ جس مقام پر چسپاں ہوتے ہیں وہاں اس کے دانتوں کا پہنچنا محال ہے۔ خصیہ کی کھال میں شگاف دے کر خصیہ کو اس جھلی سمیت نکال لیا جاتا ہے جس میں شہد سے ملتی جلتی رطوبت بھری رہتی ہے اور پھر سکھا کر اسے کام میں لاتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

یہ ایک عمدہ دوا ہے جسے بہت سی چیزوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔

اس میں کافی لطافت پائی جاتی ہے۔ اسی لیے یہ تمام مسخن و مجفف دواؤں سے زیادہ قوی ہے۔ اس کے وہ اجزاء جو گرمی و خشکی پیدا کرتے ہیں امتلاء رطوبت کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہچکی، رعشہ، تشنج اور اعصابی امراض میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ان اجزاء سے سرد و تر مزاج والے مریضوں کا علاج کیا جائے جنھیں گرمی و خشکی کی ضرورت ہوتی ہے تو ان سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا۔ خاص طور سے جب ان مریضوں کو بخار عارض نہیں ہوتا یا بخار ہوتا تو ہے لیکن اس کا سبب نسیان اور گہری نیند ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں میں نے جند بیدستر اور فلفل سفید دونوں ۴-۴ گرام ماءالعسل کے ساتھ کھلایا ہے اور مریضوں کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور احتباس حیض میں استفراغ معتدل کے بعد جب میں نے اسے جنگلی یا دریائی پودینہ کے ساتھ کھلایا ہے تو بغیر کسی نقصان کے حیض کا ادرار ہو گیا۔ ماءالعسل کے ساتھ بھی اسے کھلایا جاتا ہے۔ غلظت ریاح یا گاڑھے اور ٹھنڈے اخلاط کی وجہ سے پیدا ہونے والے ریاحی اورام، ہچکی، آنتوں کے مروڑ میں پانی ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں اسے روغنِ زیتون کہنہ یا سقراونیون نامی روغنِ زیتون کے ساتھ خارجی طور پر لگانا مفید ہے۔ جن لوگوں کے جسموں کو کافی حرارت کی ضرورت ہو انھیں چاہیے کہ اسے اپنے جسم پر مل لیا کریں اس سے فائدہ حاصل کرنے کی ترکیب یہ بھی ہے کہ اسے ہلکی آنچ پر ڈال دیں۔ جب دھواں اٹھنے لگے تو ناک سے سونگھیں۔ یہ ترکیب دماغ اور پھیپھڑے میں سردی اور تری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تمام امراض میں مفید ہے۔ بخار کی وجہ سے عارض ہونے والے نسیان اور گہری نیند میں روغنِ گل ملا کر سر اور گردن پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جند بیدستر ٹھنڈے اعضاء کو حرارت بخشتا ہے۔ درندوں کے کاٹے، نتوء الرحم اور فم رحم کی سردی میں اسے بقدر نخود کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ روغنِ زیتون میں پیس کر سر پر لگانا غلظت ریاح اور ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردِ سر میں مفید ہے۔ کوٹنے کے بعد پیس چھان کر آنکھوں میں بطور سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی کھال کے ٹکڑے لے کر پاؤں کے نیچے رکھنے سے نقرس میں فائدہ ہوتا ہے۔ (طبری)

اس کے کھانے یا نیم گرم مالش سے تمام جسمانی تری اور امتلائے رطوبات کی حالت میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ رحم کے اندر ٹھنڈی ریاحوں کے بھر جانے میں کپڑے کے ٹکڑے میں رکھ کر حمول کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور بچھو کے کاٹے میں عضوِ ماؤف پر لگانا فائدہ مند ہے۔ (ماسرجویہ)

اس کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ طحال کی سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے کھانے سے پیشاب کثرت سے آتا اور کیموس کی غلظت کو زائل کرتا اور اندرونی اعضاء کے حصوں کو کھولتا ہے۔ (مسیح بن الحکم)

ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے بہرے پن میں مفید ہے۔ ریح الاذن (کان میں ہوا بھرنے) کے لیے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہوتی۔ بقدر دانہ مسور روغنِ ناردین میں حل کر کے کان میں ٹپکایا جاتا ہے۔ خربق کی وجہ سے پیدا ہونے والے خناق کا تریاق ہے۔ (ابن سینا)

اسے کسی بھی روغن میں حل کر کے مرگی والوں کے سر پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نتھنوں کے اندرونی حصے میں اس کا لگانا ام الصبیان میں مفید ہے۔ سُن، استرخاء، فالج اور ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے مرض نقرس کے مخصوص روغنوں میں حل کر کے لگانے سے بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا کھانا ہر طرح کے ٹھنڈے نباتی وحیوانی سمیات خاص طور سے افیون کا تریاق ہے۔ اخلاط میں لطافت پیدا کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ بعد میں کھائی جانے والی دوائیں زیادہ موثر ہوں۔ اس کی مقدار خوراک تنہا دس ملی گرام ہے۔ مخدر اور مادوں کو گاڑھا کرنے والی مسہل ادویہ میں ملا کر استعمال کرنے سے دست بند ہو جاتے ہیں اور ان کی مضرت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ سرد مزاج والوں کے لیے ایک عمدہ دوا ہے جو ان کے جسموں کو حرارت بخشتی، خلطوں میں لطافت پیدا کرتی، درد کو سکون دیتی، گاڑھے ریاح کو لطیف بناتی، اور ہر عضو سے بلغم کو ختم کرتی ہے۔ ریاح اور آنتوں کے بخارات کی وجہ سے پیدا ہونے والے مالیخولیا کو ختم کرتی ہے۔ بلغم اور ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے ٹھنڈے امراض میں پودینہ میں ملا کر لگانے اور کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈک کی وجہ سے پیدا ہونے والے خفقان میں اس کا حقنہ مفید ہے۔

(سفیان اندلسی)

یہ چھوٹے کتے کی شکل کا ایک جانور ہے۔ اس کی کھال کا مزاج گرم وخشک ہے۔ اس میں موٹے موٹے بال ہوتے ہیں۔ بوڑھوں اور سرد مزاج والوں کے لیے اس کی کھال کو بطور لباس پہننا مفید ہے۔ اس کے گوشت کھانے سے تر مزاج اور فالج والوں کو فائدہ ہوتا ہے جس کی دلیل اس کی خصیوں کی حرارت ہے۔

(بصری)

سیاہی مائل جند بیدستر ۳½ گرام کھا لینے سے آدمی ایک روز کے بعد مر جاتا ہے۔ اس کو بقدر ۶۵ ملی گرام کھانے سے دردِ رحم میں تسکین ہوتی ہے۔ (بصری، کتاب السمائم)

عمدہ جند بیدستر کا کثرت استعمال اور خراب جند بیدستر کے تھوڑے سے استعمال سے گرم سرسام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا کھانے والا بعجلت ہلاک ہو جاتا ہے۔ (رازی)

سیاہ جند بیدستر مہلک ہے۔ اس کو ۳½ گرام کھانے سے دل پر صدمہ لاحق ہو جاتا ہے اور جسم کی چربی سوکھنے لگتی ہے۔ زبان میں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی تدارک نہ کیا جائے تو کھانے والا

ہلاک ہوجاتا ہے۔
ایک خیال یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جند بیدستر کھائے تو اسے تخم سویا، پودینہ، سپستاں اور شہد کے جوشاندے استعمال کرائیں اس کے بعد اترج کا نچوڑا ہوا پانی پلائیں کیونکہ یہ اس کا تریاق ہے یا ترش میوہ جات کا نچوڑا ہوا عصارہ پلائیں یا سرکہ یا گدھی کا دودھ پلائیں۔ (ابن الجزار، کتاب السمائم)

اس کا بدل ہموزن مشک ہے۔
ایک رائے یہ بھی ہے کہ جند بیدستر اور مشک قوۃ کے لحاظ سے لطافت پیدا کرنے میں قریب قریب برابر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا بدل بن سکتا ہے البتہ خوشبو میں جند بیدستر مشک کا بدل نہیں بن سکتا کیونکہ اس کی خوشبو مشک سے علیحدہ ہوتی ہے۔
اس کا بدل فلفل اور روج دونوں مساوی الوزن یا وج فلفل کا نصف وزن ہے۔ ٹھیک اسی طرح فلفل کا بدل نصف وزن وج ہے۔ (ابن ماسویہ)

جنجیدیون

یونانی نام:۔ جنجیدیون **نباتی نام:۔** Gingidium (Spp)

"قلیقیا" اور ملک شام کے شہروں میں یہ پودا اکثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ جنگلی گاجر سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چھوٹا اور زیادہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ سفیدی مائل اور مزے کے اعتبار سے کڑوی ہوتی ہے۔
(دیسقوریدوس)

اس دوا کے مزے میں تلخی و قبضیت بیک وقت موجود ہوسکتی ہے اسی طرح مزاج میں بھی گرمی و سردی دونوں ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ یہ دوا اپنے انھیں دونوں مزے کی وجہ سے معدہ میں خشکی پیدا کرکے نفع بخش ثابت ہوتی ہے کیونکہ قبضیت اس میں زیادہ اور حرارت کم پائی جاتی ہے۔ اس کا مزاج دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ خام حالت میں نمک پانی ملاکر پکانے کے بعد بھی اسے کھایا جاتا ہے، معدے کے لیے مفید اور مدر بول بھی ہے اور سرکہ میں بھگو کر کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔
(جالینوس)

"اصطفن بن بسیل" کا خیال ہے کہ "جنجیدیون" شاہترہ ہے حالانکہ یہ خیال درست نہیں کیونکہ اٹلی کے دورانِ قیام میں نے اس پودے کو بذاتِ خود کئی مرتبہ دیکھا ہے اور اس کے بارے میں پوری پوری

معلومات حاصل کی ہے، گاجر کے اقسام میں ہے اور شاہترہ ایک دوسرا پودا ہے جس کا تذکرہ حرف شین کے عنوان میں آئے گا۔

جنجل

عربی نام :۔ جنجل

یہ پودا اکثر دمشق میں پایا جاتا ہے۔ اس کا مزاج پہلے درجہ میں گرم و تر ہے۔ ملین ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے مفید ہے اور کسی قدر خونِ صالح پیدا کرتا ہے۔ (بالسی)

جنی

عربی نام :۔ جنی، جنی احمر، برقہ
دیگر نام :۔ شمابری، قیقیان، قیقب

"جنی احمر" قطلب[1] کے پھل کو کہتے ہیں اور اسی سے مشہور بھی ہے۔ اہلِ قیروان[2] اسے "شمابری" اہلِ عرب "برقہ" اور اہلِ بیت المقدس اسے "قیقیان" کہتے ہیں۔ اگرچہ بعض اصحاب "قیقب" بھی کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں اندلس کے برخلاف مذکورہ بالا شہروں میں اس کے پتے گول ہوتے ہیں اور لکڑیاں گرہ دار نہیں ہوتیں۔ نجّار یعنی بڑھئی زیادہ تر اس سے دوات بناتے ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پھل ہمارے یہاں کی طرح کھردرے نہیں ہوتے۔ نسبتاً یہ زیادہ شیریں ہوتے ہیں اور ان میں کسی قدر تلخی بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا شہروں کے باشندوں نے تجربوں سے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اس کا کھانا اور لگانا رحم کے مسّوں کو زائل کرتا ہے۔

(ابوالعباس نباتی)

---

[1] ایک نبات ہے جو بالعموم بانسوں کے جنگل اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ آذربائیجان میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

[2] جمہوریہ لیبیا عربیہ کا ایک پہاڑی علاقہ ہے (المنجد)

جنبد الرّمان

یہ گلنار بستانی ہے اور بحوالہ "کتابِ المیامرؔ" انار کی نا شگفتہ کلی جو انتہائے موسمِ ربیع میں نکلتی ہے۔

جنجر

اس کا تلفظ دونوں جیم کے ضمے، نون ساکن اور راء کے ساتھ ہے۔ اس کو "تونس" اور مضافاتِ افریقہ میں عصی الراعی کہتے ہیں اور عصی الراعی کو حرف عین کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جنتوریہ

اہل اندلس اسے "قنطوریون دقیق کہتے ہیں۔ اندلس میں سب سے پہلے اس دوا کو پہچاننے والا اور اسکے افعال و خواص کو منظرِ عام پر لانے والا "جنتورس" نامی حکیم ہے۔ لہٰذا اس دوا کے نام کو حکیم مذکور کے نام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے قنطوریون اور بڑے قنطوریون کو حرف قاف کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جنار

اس کو جنار اور "شجر الدلب" بھی کہتے ہیں۔ حرف دال کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

جناح البیش

"بیترشف" ہے۔ حرف حاء کے عنوان میں اسے بیان کروں گا اور مطلق "جناح" سے مراد اہلِ اندلس کے

سے جدیسوس کی مشہور کتاب ہے۔

نزدیک "راسن" ہوتا ہے۔ راسن کو حرف را کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جوز

عربی نام :- جوز، جوز الحنف
فارسی نام :- گوز، چہار مغز، گردگان
یونانی نام :- کاسلیس
ہندی نام :- اخروٹ
انگریزی نام :- Wal Nut
نباتی نام :- Juglans regia Linn.

اس درخت کے پتوں اور شاخوں میں کسی قدر قوتِ قبض موجود ہوتی ہے جو تازہ اخروٹ کے بیرونی پوست میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے اسی لیے رنگریز اسے رنگائی کے کام میں استعمال کرتے ہیں اور ہم اس کے تر و تازہ پوست کو توت اور علیق کے پھلوں کی طرح نچوڑتے ہیں۔ اس کے بعد عصارے کو شہد کے ساتھ پکاتے ہیں۔ اس کے بعد اس سے منھ اور حنجرہ میں پیدا ہونے والے امراض کی مفید دوا تیار کرتے ہیں۔ یہ دوا ان تمام امراض میں مفید ہے جن میں مذکورہ بالا عصارے نفع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ کھائے جانے والے اخروٹ میں دہنیت اور لطافت چونکہ بذاتِ خود موجود ہوتی ہے اسی لیے خاص طور سے اخروٹ کہنہ کو جب کھایا جاتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا مادہ صفرا میں بہت جلد تبدیل ہو جاتا ہے۔ روغنِ اخروٹ کہنہ "غرب" میں مفید ہے اور "غرب" اس ناصور کو کہتے ہیں جو آنکھ کے کویہ میں پیدا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اسے اعصاب کے زخموں میں استعمال کرتے ہیں۔ نارسیدہ و تر و تازہ اخروٹ تمام دوسری تر و تازہ اشیا کی طرح رطوبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ پوست اخروٹ خشک کی راکھ لطافت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی تکلیف دیے بغیر خشکی پیدا کرتی ہے۔ (جالینوس)

دیر ہضم اور معدے کے لیے نامناسب ہے۔ صفرا اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ کھانسی کے مریضوں کے لیے مضر ہے۔ نہار منھ کھانے سے قے میں آسانی ہوتی ہے۔ انجیر خشک اور سداب کے ساتھ جب اسے مہلک دواؤں سے پہلے کھایا جاتا ہے تو ان کی سمیت اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ یہ ان کے زہروں کا تریاق ہے۔ مہلک دواؤں کو کھا لینے کے بعد بھی اس کے کھانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا کثرتِ استعمال

کدو دانے کو خارج کرتا ہے۔ کسی قدر شہد اور سداب میں ملا کر لگانے سے ورمِ پستان اور اعصابی گرہیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ شہد، نمک اور پیاز میں ملا کر استعمال کرنے سے کتے اور انسان کے کاٹے میں فائدہ ہوتا ہے۔ پوست سمیت پیس کر ناف پر لیپ کرنے سے آنتوں کے مروڑ کو سکون ہوتا ہے۔ اس کے چھلکوں کی راکھ کو شراب اور روغنِ زیتون میں پیس کر بچوں کے سروں پر لگانے سے سر کے بال خوبصورت ہو جاتے ہیں اور بالخورہ پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں۔ مغز اخروٹ کی راکھ کو شراب میں ملا کر بطور حمول استعمال کرنے سے خونِ حیض رُک جاتا ہے۔ مغز اخروٹ کہنہ دانتوں سے چبا کر "غانغرانا" نامی زہریلے ورم، سرخبادہ، آنکھوں کے "اخیلوس" نامی ناصور جسے "غرب" کہتے ہیں اور بالخورہ پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کوٹنے کے بعد نچوڑنے پر اس سے روغن نکلتا ہے۔ تر و تازہ اخروٹ معدے کے لیے نسبتاً کم مضر ہے۔ نیز یہ زود ہضم اور زیادہ شیریں ہوتا ہے اس لیے اس کی تیزی کو کم کرنے کے لیے اس میں لہسن ملایا جاتا ہے۔ اس کے لیپ سے چوٹ کے نشانات جاتے رہتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

اخروٹ کا مزاج دوسرے درجے کے وسط میں گرم ہے۔ پانی کی وجہ سے اس کے اندر پیدا ہونے والی رطوبت فضلیہ عارضی ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ کھانے کے ہضم میں معاون نہیں ہوتی اور خشکی بھی اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ تر و تازہ اخروٹ میں حرارت کم اور رطوبت زیادہ پائی جاتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

سبز اخروٹ میں جب پتے نکل رہے ہوں تو اس کے پھل کو پیسنے کے بعد شہد میں ملا کر آنکھوں میں بطور سرمہ لگانے سے غشاوہ یعنی تاریکیٔ چشم میں فائدہ ہوتا ہے۔ البتہ پوست درخت اخروٹ اور اس کے پتوں میں قوت قبض موجود ہوتی ہے اس لیے اس کے اگر ام کھانے سے "تقطیر البول" میں فائدہ ہوتا ہے۔

(اسحٰق بن سلیمان)

پوست درخت اخروٹ کو پیسنے کے بعد برادۂ آہن ملا کر ایک ہفتہ رکھ چھوڑیں اور روزانہ حرکت دیتے رہیں اس کے بعد بطور خضاب استعمال کرنے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں اور بالوں پر حیرت انگیز رنگ چڑھ جاتا ہے۔ داد اور سر کی بھوسی میں اس کی مالش کی جائے تو نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ پانی میں پکا کر کلی کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ابتدائے موسم خزاں میں روغنِ مازو میں ملا کر ایک قلعی دار برتن میں بھر کر درخت اخروٹ کی جڑ سے متصل ایک گڑھا کھودیں اور اس کی جڑ کے ایک سرے کو کاٹنے کے بعد برتن میں گہرائی تک مضبوطی کے ساتھ نصب کر دیں اور پھر برتن کو مٹی سے ڈھک دیں اس کے بعد برتن کو گڑھے میں دفن کر دیں۔ جب اس درخت کے پتے مکمل طور پر نکل آئیں اور پھل لگنے لگیں تو برتن کو نکال کر

روغن حاصل کریں۔ اس حالت میں یہ روغن کافی سیاہ اور عمدہ روشنائی کی شکل میں ملے گا۔ اس روغن کو بطور خضاب سفید بالوں میں لگانے سے حیرت انگیز رنگ چڑھ جاتا ہے نیز اسے شہنشاہوں کے ان خضابات میں شمار کیا جاتا ہے جسے وہ خوبصورتی کے لیے استعمال کرتے تھے۔ درخت اخروٹ کے نیچے سونے سے بدن خاص طور سے ڈھیلا اور دُبلا ہو جاتا ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ اخروٹ چہرے کی چھائیں اور تشنج کو زائل کرتا ہے۔ (شریف)

کان کے اندر پیپ پڑ جانے میں اس کے پتوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو نیم گرم ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ شہد سے بنا ہوا مربّہ گردوں میں حرارت پیدا کرتا اور دست آور ہونے کے ساتھ ساتھ سرد مزاج معدے کے لیے مفید ہے۔ اس کے کثرتِ استعمال سے کیچوے اور کدّو دانے براہِ راست خارج ہو جاتے ہیں۔ مرض "اعور" کی مفید دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اخروٹ کا استعمال کانجی اور سرکہ کے ساتھ ضعفِ معدہ میں مجرب ہے۔ اس کے اندر ایک گاڑھی رطوبت پائی جاتی ہے جو کہنہ ہونے کے بعد از خود زائل ہو جاتی ہے۔ پوست اخروٹ کی راکھ کو شراب کے ساتھ کھانے سے اور حمول کرنے سے خونِ حیض کے خارج ہوتے رہنے میں فائدہ ہوتا ہے۔ گرم پھوڑوں پر اس کے گوند کا چھڑکنا مفید ہے۔ اسے مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (ابن سینا)

جگر کی سردی میں اس کا مربّہ مفید ہے اور معدہ کی رطوبت کو جذب کرتا ہے۔ (بصری)

مغز اخروٹ کہنہ کو بھوک کی حالت میں دانتوں سے چبا کر خشکی کی وجہ سے پنڈلی کی اکڑی ہوئی رگوں پر جب ملتے ہیں تو وہ پھیل جاتی ہیں۔ اخروٹ سبز کے بیرونی پوست کا پانی جب عصارہ انگور میں مل کر گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے غرغرہ سے ہر موسم میں حلق اور تالو کے ورم میں فائدہ ہوتا ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں اور ان کا ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ مغز اخروٹ کہنہ کی راکھ اپنی تیزی کی وجہ سے سر کی پھنسیوں میں مفید رہے۔ خاص طور سے جب اسے زفت میں ملایا جاتا ہے اس کے مغز کو نہار منہ دانتوں سے چبا کر بچوں کی داد پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے سخت چھلکے کی راکھ زخموں کو سکھاتی ہے۔ پوست اخروٹ اور اس کے پتوں کا سفوف بنا کر دس گرام روزانہ مستقل طور پر کھاتے رہنے سے استرخاء کی وجہ سے پیدا ہونے والے تقطیر البول میں فائدہ ہوتا ہے۔ پوست بیخ اخروٹ ۷ اگرام سے ۳۵ گرام تک پانی میں پکانے کے بعد پینے سے لیسدار بلغمی اخلاط براہِ قے خارج ہو جاتے ہیں اور دردِ شکم و دردِ اعضائے زیریں میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پوست بیخ اخروٹ کو ہر پانچویں روز بطور منجن استعمال کرنے سے دماغ کا

تنقیہ ہوتا ہے، حواس درست رہتے ہیں اور ذہن تیز ہوتا ہے۔ (عبدالملک بن زہر)

اخروٹ میں بے انتہا گرمی پائی جاتی ہے۔ کثرتِ استعمال سے لوزتین میں ورم اور منہ میں دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ خاص طور سے جب اسے بخار کی حالت میں کھایا جاتا ہے۔ اخروٹ کہنہ امراض مذکورہ پیدا کرنے میں نسبتاً زیادہ موثر ہے۔ اسی لیے اس کو کھانے کے بعد منہ اچھی طرح دھونا، سکنجبین اور سرکہ سے غرغرہ کرنا، آبِ انار ترش پینا یا انار ترش چوسنا چاہیے کیونکہ مذکورہ بالا اشیاء اخروٹ سے پیدا ہونے والی جلن کو سکون دیتی ہیں۔ پنیر کہنہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی جلن میں بھی مذکورہ بالا اشیاء سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔ منہ اور حلق میں پیدا ہونے والے اخروٹ کے بیشتر مضر اثرات مقشر کر دینے سے زائل ہو جاتے ہیں۔ اخروٹ کو پوست رقیق سے مقشر کرنے کی آسان ترکیب درج ذیل ہے۔ گیہوں کی بھوسی کے ساتھ توے پر رکھ کر نرم آنچ سے دیر تک بریاں کریں نتیجتاً بھوسی اس کے پوست کو جلا کر ختم کر دے گی اور مغز صاف ہو کر جدا ہو جائے گا۔ ترکیب مذکور سے اخروٹ کو مقشر کر کے کھانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا روغن عمدہ خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ تازہ اخروٹ میں گرمی بادام سے نسبتاً کم پائی جاتی ہے اور معدہ کے لیے مفید و زود ہضم بھی بادام سے زیادہ ہوتا ہے۔ بادام سے پیدا ہونے والی حرارت کو بجھانے کے لیے بعض لوگ اخروٹ استعمال کرتے ہیں۔ اس کا بدل ہموزن حبۃ الخضراء اور اس کے روغن کا بدل روغن سداب ہے۔ (رازی)

جوز بوا

عربی نام:۔ جوز بوا، جوز الطیب

فارسی نام:۔ جوز بویہ

یونانی نام:۔ فوتلیج

اُردو / ہندی نام:۔ جائے پھل

انگریزی نام:۔ Nutmeg

لاطینی نام:۔ Myristica fragrans Houtt

عربی میں اسے "جوز الطیب" کہتے ہیں۔ (مولف)

مازو کے برابر ایک پھل ہے جو آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کا چھلکا باریک اور خوشبودار

ہوتا ہے۔ (ابن سینا)

اس کا مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ حابس ہونے کے ساتھ ساتھ معدہ اور منھ کی بدبو کو زائل کر کے خوشبودار بناتا ہے۔ بخار، ضعفِ معدہ و جگر خاص طور سے ضعفِ فمِ معدہ میں مفید ہے۔ (دمشقی)

کھانے کو ہضم کرتا اور طحال کے لیے مفید ہے۔ (ابن ماسہ)

ہندوستان سے اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ سُرخ اور گردخورہ سب سے عمدہ ہوتا ہے جو انتہائی سیاہ، ہلکا اور کافی سوکھا ہوتا ہے۔ گندہ دہنی کو زائل کرتا ہے۔ خارش اور چہرے کے داغ دھبوں میں مفید ہے۔ ریاح کا تنقیہ کرتا اور صلابتِ جگر کو نرمی بخشتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

آنکھوں کی پھلی میں مفید ہے، بینائی کو طاقت دیتا ہے، "عسرالبول" میں مفید ہے۔ بعض روغنوں میں ملا کر استعمال کرنے سے دردوں میں فائدہ ہوتا ہے اور فرزجہ کی دواؤں میں ملا کر استعمال کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ قَے کو روکتا ہے۔ (ابن سینا)

تر مزاج معدہ کو طاقت دینے کے ساتھ ساتھ اس میں گرمی و خشکی پیدا کرتا ہے۔ سردی کی وجہ سے پیدا ہونے والے "زلق الامعاء" (غذا کا آنتوں میں نہ ٹھہرنا) اور اسہالِ شکم میں مفید ہے۔ بحیثیت مجموعی سرد و تر مزاج والوں کے ہاضمہ کو درست کرتا اور ان کے ان تمام امراض میں مفید ہے جن میں گرمی و خشکی کی ضرورت پڑتی ہے۔ معدے میں متعفن اخلاط کے تغیرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی گندہ دہنی کو زائل کرتا ہے۔ جگر میں گرمی پیدا کر کے اس کی فاسد رطوبات کو سُکھاتا اور اس کے ڈھیلے پن کو زائل کرتا ہے اسی لیے استسقائے لحمی میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تجربتین)

اس کا بدل ہم وزن بسباسہ ہے اور ایک دوسرے قول کے مطابق اس کا بدل ڈیڑھ گُنا سنبل ہندی (بالچھڑ) ہے۔ (رازی)

جوز ماثل

عربی نام:۔ جوز دب، جوز المائل، جوز ماثل، جوز ماثم، جوز آفت، فاتولہ، جوز ماثا، جوز مات، جوز مہالک، جوز مقاتل، جوز مہابل، جوز ملثم، مُرقد، جوز مہائل۔

یونانی نام:۔ قونین

فارسی نام :۔ گوزماثل، تاتولہ
اردو/ ہندی نام :۔ دھتورہ
انگریزی نام :۔ Datura
نباتی نام :۔ Datura stramonium Linn.

جوزماثم، جوزماثا اور جوزوب کے نام سے بھی اسے یاد کیا جاتا ہے۔ مغربی ایشیا اور اندلس کے عوام اسے "شجرۃ المرقد" کہتے ہیں۔ (مولف)

ایک پودا ہے جو بیٹھے ہوئے آدمی کے قد کے برابر ہوتا ہے۔ پتے برگ بینگن کی طرح چھوٹے مگر اس سے زیادہ مضبوط اور زیادہ چکنے ہوتے ہیں۔ اس کے سفید پھول تقریباً ایک بالشت لمبے شامی بوق کے منھ سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ اس کی کلی لمبی اور سبز ہوتی ہے اور اس کے اندر کا خول لمبا ہوتا ہے۔ اس کے پھل اخروٹ کی طرح ہوتے ہیں اور ان کا چھلکا ناہموار ہوتا ہے۔ دیکھنے میں ایسا لگتا ہے جیسے اس میں کانٹے لگے ہوئے ہوں۔ انھیں پھلوں میں تخم کفاح کی طرح بیج موجود ہوتے ہیں۔ (غافقی)

ایک درخت کا پھل ہے جو "مین پھل" سے مشابہہ ہوتا ہے۔ اس کے بیج تخم یبروج سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ پوست کھردرا ہے، اس کے مزے میں شیرینی موجود ہوتی ہے۔ رنگ گرد خورہ ہوتا ہے۔ (ابن بطریق)

اس کا مزاج چوتھے درجے میں سرد ہے نیز اس کو ۶۵ ملی گرام نبیذ میں ملاکر پینا انتہائی نشہ آور ہے اور ۴ گرام کھانے سے فوراً موت واقع ہوجاتی ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

جسم کو انتہائی بے حس بناتا ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار مرض سبات پیدا کرتی اور کافی خواب آور ثابت ہوتی ہے۔ (باسی)

یہ مخدر ہے اور اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ نشہ آور ہے۔ توحش، متلی اور قے پیدا کرتا ہے۔
(رازی)

اس کی تھوڑی مقدار یعنی پونے دو گرام کافی نشہ آور اور اس سے زیادہ مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس کو کھا لینے کے بعد گھی، مکھن اور فربہی لانے والی اشیاء استعمال کرنا چاہیے یا اطرافِ بدن یعنی ہاتھ پاؤں کو گرم پانی میں رکھنے کے بعد شراب کے ذریعہ قے کرائیں اور پھر یبروج کی سمیت میں استعمال ہونے والی دواؤں سے اس کا علاج کریں۔ (رازی، کتاب السمائم)

اس کو کھانے سے قوتِ فکر زائل ہوجاتی ہے، معدے میں چبھن پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ بذریعہ تنفس خارج ہونے والی ہوائیں اور پسینہ سرد پڑجاتا ہے، غشی آنے لگتی ہے اور جسم کا رنگ زرد ہوجاتا ہے

چنانچہ اگر علاجی تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو دن بھر میں خناق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد مریض ایک گھنٹہ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ (احمد بن ابراہیم)

اس کی سمیت بیشتر قلب پر اثر انداز ہوتی ہے چنانچہ اس کے ½ ۳ گرام کھانے سے آدمی دن بھر میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ دھتورہ کھائے ہوئے شخص کو نطرون (بورۂ ارمنی) کے ذریعہ قے کرانے کے بعد فلفل سیاہ، عاقر قرحا، حب الغار، جند بیدستر اور دار چینی کے ساتھ شراب کثرت سے پلائی جاتی ہے، جسم میں حرارت پہنچائی جاتی ہے تاکہ خون جمنے نہ پائے چنانچہ اس مقصد کے تحت روغن بان کی مالش نفع بخش ہوتی ہے۔ (ابن سینا)

جوز القی

عربی نام:۔ جوز القی **نباتی نام:۔** Trichiliaemetica

صرف یمن کے "سراۃ" نامی پہاڑی راستے میں پیدا ہونے والے ایک درخت کا پھل ہے۔ ریٹھے کے برابر یا اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اور اس کے جوف میں دو پردے ہوتے ہیں۔ ہر پردے میں "صنوبر کبیر" کے بیجوں سے مشابہ بیج ہوتے ہیں۔ ان میں کسی قدر بدبو پائی جاتی ہے۔ (شریف)

اس کو ۴ گرام کی مقدار میں ۵ گرام سفوف انیسون یا سفوف بادیان اور مناسب مقدار شہد میں گوندھ کر ہمراہ آب نیم گرم کھانے سے قے کو ہیجان میں لاکر صفراوی اور بلغمی فضلات کو بذریعہ قے خارج کر دیتا ہے اور حسب مزاج و قوت ان فضلات کو براہِ دست بھی خارج کرتا ہے۔ (ابن الہیثم)

اعلیٰ درجے کا قے آور ہے۔ تنہا اور دوسری دواؤں کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ کوٹنے کے بعد اس میں کسی قدر نمک ملا کر گوندھ دیا جاتا ہے تو نمک قے لانے میں اس کا معاون ہوتا ہے اور قے کو ہیجان میں لاتا بھی ہے اسی لیے قے کے ذریعہ اس دوا کا خارج ہونا آسان بھی ہو جاتا ہے۔ مذکورہ طریقہ سے تیار شدہ ۷ گرام دوا کو شہد میں گوندھ لیں۔ اس کے بعد برگ سویہ خشک ۷ گرام اور ۱۰۴۰ ملی لٹر پانی میں اتنا پکائیں کہ نصف باقی رہے اور پھر صاف کر کے اس میں شہد ملا لیں۔ پہلے دوا کھلائیں، اس کے فوراً بعد یہ جوشاندہ پلائیں تو قے میں آسانی ہو جائے گی۔ اکثر یہ دوا فضلات کو زیریں اعضاء کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ یہی فائدہ حرشف کے گوند اور بتھوے کے بیجوں سے بھی ہوتا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کا مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ رطوبات اور بلغم اس سے

بذریعہ قے خارج ہوجاتے ہیں۔ فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔ (حبیش)

اس کا بدل بورق اور رائی ہے۔ (رازی)

جوزالرقع

عربی نام :۔ جوزالرقع، رقاع، رقع یمانی

فارسی نام :۔ شتر پا

سراۃ نامی مقام کے ایک اعرابی نے مجھ سے بتایا کہ رقع درخت اخروٹ کی طرح ایک تناور درخت ہے جس کے پھل انجیر کے بڑے پھلوں سے مشابہہ ہوتے ہیں اور دیکھنے میں چھوٹے انار جیسے لگتے ہیں۔ یہ انجیر کی طرح پتوں کے پاس نہیں لگتے بلکہ لکڑیوں میں یہ پھل لگتے ہیں۔ ان میں روئیں اور ریشے بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس کے پھلوں کے قطرات سے بہت بڑا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اس کو میں نے ملک شام میں دیکھا ہے۔ اس کے پھل انجیر سے ملتے جلتے ہیں اور اس کا پوست دبیز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ شیریں اور خوشبودار بھی ہوتے ہیں۔ انسان اور چوپائے اسے کھاتے ہیں۔ اس کا نام "جمیز" اور "تین" نہیں ہے بلکہ "رقعا" ہے۔ (ابوحنیفہ)

عبدالرحمن ابن الہیثم اور دوسرے اطباء کی رائے کے مطابق اس کا مزاج سرد ہے۔ عبدالرحمن کا یہ کہنا کہ "رقعا" "جوز القی" یعنی بین پھل ہے" انتہائی غور طلب ہے۔ کیونکہ ذکریا رازی نے اپنی کتاب "تقاسیم العلل" میں رقعہ یمانی اور جوز القی کو ایک ہی مقام پر دونوں کے افعال وخواص کو ساتھ ساتھ بیان کیا ہے اور ابوحنیفہ دینوری نے اس کے مزہ کو شیریں بتایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ اسے بطور غذا کھایا بھی جاتا ہے۔ ابوحنیفہ کی بیان کردہ اس صفت کو "جوز القی" کی صفات سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ علاوہ بریں ابوحنیفہ نے یہ نہیں بتایا کہ رقعہ یمانی میں قے آور قوت بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ اس کے قے آور ہونے پر اطباء کا اتفاق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جائے پیدائش کے لحاظ سے اس کے افعال وخواص یعنی قے آور ہونا وغیرہ بدل جاتے ہوں یا ابوحنیفہ ہی اس کی تاثیرات سے واقفیت نہ رکھتے ہوں یا واقف تو ہوں لیکن اس کا بیان کرنا موزوں نہ سمجھتے ہوں۔

(ابن سمجون)

جوز الخمس

عربی نام :۔ جوز الخمس

یہ ہندوستانی پھل ہے جو گول، سیاہ اور ریٹھے سے بڑا ہوتا ہے۔ اس میں سفیدی مائل داغ پائے جاتے ہیں اس کے باوجود بھی چکنا ہوتا ہے جس کے اندر "قرطم بری" یعنی جنگلی کسنبہ کے بیجوں سے مشابہہ بیج موجود ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم وخشک ہے۔ دست آور ہے۔ اس کو ۲ گرام آب گرم کے ساتھ کھانے سے جلا ہوا سودا اور بلغمی فضلات براہ دست خارج ہو جاتے ہیں۔ (بالسی کتاب التکمیل)

جوز عبہر

عربی نام :۔ جوز عبہر

آملہ سے مشابہہ ایک گول پھل ہے۔ اس کے جوف میں "حب القراصیا" یعنی تخم آلو بالو سے ملتی جلتی گٹھلی پائی جاتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ مزے میں کسی قدر شیرینی اور قبوضیت یعنی گرفتگی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حابس ہے، کثرت اسہال معدی میں چار گرام سے پانچ گرام تک ہمراہ رب الآس کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (بالسی)

جوز القطا

عربی نام :۔ جوز القطا، جوز الانہار، جوز البر

پست اور ہموار و نرم زمینوں میں یہ پودا اگتا ہے۔ پتے برگ خرفہ سے مشابہہ مگر اس سے زیادہ نرم اور زیادہ چوڑے ہوتے ہیں جن پر روئیں موجود ہوتے ہیں۔ اس میں بہت سی ٹہنیاں ایک ہی جڑ سے نکل کر زمین پر پھیلی ہوتی ہیں نیز یہ نرم اور گرہ دار بھی ہوتی ہیں۔ اس کے پھل میں کاکنج کی طرح بہت سے شگاف پائے جاتے ہیں اور ہر شگاف کے جوف میں لمبائی مائل چھوٹے چھوٹے غلاف ہوتے ہیں۔ انھیں غلافوں میں کابلی مٹر سے

زیادہ چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ انھیں کھایا بھی جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے کھانے سے قولنج میں فائدہ ہوتا ہے۔ (غافقی)

جوزالزنج

عربی نام:۔ جوزالزنج

یہ سیب کے برابر ایک پھل ہے جو کسی قدر لمبا اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے۔ اس کے اندر چھوٹی الائچی کی طرح گول گول سیاہی مائل بیج پائے جاتے ہیں۔ خولنجان کی طرح ان کے مزے میں تیزی اور خوشبو پائی جاتی ہے۔ بربری شہروں کے جنگلات سے لایا جاتا ہے۔ اس کا ۶ گرام سفوف ہمراہ آبِ گرم کھانے سے قولنج ریحی میں فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ کے لیے مفید ہے۔ حرارت پیدا کرنے والی جوارشات میں شامل کیا جاتا ہے۔ (غافقی)

جوزالانہار

عربی نام:۔ جوزالانہار
یونانی نام:۔ فیثا

ہمارے بعض مشاہیر ماہر نباتات نے اس نام کا اطلاق دیسقوریدوس کی بیان کی ہوئی تیسرے باب کی "فیثا" نامی دوا پر کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ یہ ایک پودا ہے جو بقلتہ الحمقار (خرفہ) سے مشابہہ مگر اس سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ پتلی ہوتی ہے۔ تقطیر البول اور مثانہ کی خارش میں اس کے پتوں کو شراب کے ساتھ کھانے سے اس کا فعل قوی ہو جاتا ہے۔

میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ غافقی کی بیان کی ہوئی "جوزالقطا" نامی دوا ہے کیونکہ ابن جلجل نے بھی اسے جوزالقطا ہی بتایا ہے۔ یہ پودا پست، ہموار اور نرم زمینوں پر اُگتا ہے۔ "قطا" (سنگ خوارہ) نامی پرندہ اسکے پھلوں کو بڑی رغبت سے کھاتا ہے۔ اپنی وضع میں یہ کاکنج سے مشابہہ ہوتا ہے۔

جوزالشرک

عربی نام :- جوزالشرک، تین الفیل، جوزالحبشہ

اسے "جوزالحبشہ" کہتے ہیں۔ اخروٹ کے برابر مگر اس سے کسی قدر لمبا ایک پھل ہے۔ پودۂ ضنی کی چھوٹی جڑوں کی طرح اس کے دونوں کناروں کے سرے تیز ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ کسی قدر سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ مزہ زنجبیل سے ملتا جلتا مگر اس سے زیادہ تیز ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس میں خوشبو بھی پائی جاتی ہے۔ سوڈان سے لایا جاتا ہے اور کبھی بربر سے بھی لاتے ہیں، مگر کم۔ گرمی پیدا کرنے والی جوارشات میں شامل کیا جاتا ہے۔ (غافقی)

مغربی ایشیا کے شہروں میں میں نے اسے دیکھا ہے۔ سوڈان کے شہروں کے تاجر برآمد کرتے ہیں۔ بڑے اور گول اخروٹ کے برابر ایک پھل ہے جو بیرونی پوست سوکھنے کے بعد سکڑ کر اس پوست کے نیچے ایک نرم گٹھلی جو درحقیقت گٹھلی نہیں ہوتی بلکہ نسبتاً زیادہ سخت پوست ہوتا ہے۔ اس کے جوف میں انگور کے دانوں کی طرح سرخی مائل گردآلود بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج تیسرے درجے میں گرم و خشک ہوتا ہے۔ اس کو ۵ گرام پانی کے ساتھ کھانے سے حیض کھل کر آتا ہے، جنین خارج ہو جاتا ہے اور درد مثانہ میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پشت، کولہے اور گھٹنے کے درد میں اس کا روغن مفید ہے۔ مغربی ایشیا کے بعض اطبار کا خیال ہے کہ اس کے جوشاندے کو پینے سے پتھریاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس سے روغن بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

۳۵ گرام جوزالشرک کوٹ پیس کر ایک برتن میں رکھ لیں اور اس میں ۴۰۰ ملی لیٹر پانی ڈال کر پکائیں۔ جب ۲۷۰ ملی لیٹر پانی باقی رہ جائے تو اسے الگ اتار کر صاف کر لیں اور پھر اس پانی میں ۲۰۵ ملی لیٹر روغن زیتون ملا کر اتنا پکائیں کہ صرف روغن باقی رہے اور پانی جل جائے۔ اس کے بعد صاف کر کے شیشے کے برتن میں رکھ لیں اور وقت ضرورت کام میں لائیں۔ (شریف)

جوزالکوثل

عربی نام :- جوزالکوثل، اقراص الملک نباتی نام :- Rundia dometorum

اس کا نام "اقراص الملک" اور کچھ لوگ اسے "جوزالقی" بھی کہتے ہیں۔ (غافقی)

یک ہندوستانی پودے کا پھل ہے۔ اس کا پودا "فقلامنوس" نامی یونانی پودے سے مشابہہ ہوتا ہے۔ اس کا پھول سفید ہوتا ہے۔ جب یہ جھڑ جاتے ہیں تو اس میں خرنوبی رنگ کے گول اور چپٹے پھل آتے ہیں جن کا پوست باریک ہوتا ہے۔ اس کے اندرونی حصے میں شاہ بلوط کی طرح غلاف پایا جاتا ہے۔ مزہ باقلا سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے پھل ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ نیا نسبتاً عمدہ ہوتا ہے۔ چھ خراریب کی مقدار میں اسے کھانے سے شدید قے عارض ہو جاتی ہے، اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور آخر میں قے کے بعد دست آنے لگتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آٹھ خراریب کی مقدار میں اسے کھایا جاتا ہے اور چار گرام کھانا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ اس کا شمار سمیات میں ہوتا ہے۔ اس کو کھانے سے زیادہ تر کثرتِ قے کی وجہ سے موت واقع ہوتی ہے۔ (شریف)

اس کو کھانے سے دست جب کثرت سے آنے لگتے ہیں تو آسانی سے نہیں رُکتے۔ ایسی حالت میں مریض کے سر اور تمام بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (مولف)

جوزارمانیوس

عربی نام :۔ جوزارمانیوس

ایک چھوٹا پودا ہے جس کی لمبائی ایک بالشت سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی ٹہنیاں سرمہ کی سلائی کے بقدر موٹی ہوتی ہیں جن پر برگِ سداب کی طرح بلکہ اس سے کچھ چوڑے پتے موجود ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں کے بالائی سرے پر آسمانی رنگ کے پھول پائے جاتے ہیں جن کے کنارے پھٹے پھٹے ہوتے ہیں نیز یہ لمبے دھاگے کی طرح باریک اور کمزور ہوتے ہیں۔ مزے میں پوری طرح تلخی پائی جاتی ہے اور مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہوتا ہے۔ جب اسے سوا دو گرام سے ۴ ½ گرام کی مقدار میں کھایا جاتا ہے تو حیوانی، معدنی اور نباتی سمیات میں خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کام میں یہ اپنی مثال نہیں رکھتا۔ ۴ ½ گرام بیک وقت کھانے سے سال بھر کوئی زہر اثر انداز نہیں ہوتا۔ مقدار خوراک سے زیادہ اسے نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ اکثر خشکی پیدا کرکے یہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو پیسنے کے بعد شہد میں اچھی طرح ملا کر لگانے سے بلغمی ورم فوراً تحلیل ہو جاتے ہیں۔ (شریف)

یہ دوا "مخلصہ" نام کی روئیدگی سے مشہور ہے اور حرف خار کے عنوان میں اسے بیان کروں گا۔

جوزجندم

عربی نام :۔ جوزجندم، جوزگندم، شحم الارض، خرء الحمام، تربۃ العس، تربۃ المحببہ، تربہ، حنطۃ القبر

فارسی :۔ گورگندم

اس کا تلفظ جیم کے ضمے اور راء کے ساتھ ہے۔ فارسی لفظ "گورگندم" کا معرب ہے۔ "جوزگندم" بھی اسے کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسے "شحم الارض" بھی کہتے ہیں۔ اہل رقعہ کے نزدیک یہ "خرء الحمام" سے متعارف ہے اور مشرق اندلس کے لوگ اسے "تربۃ العس" کہتے ہیں۔ (مولف)

اسے "تربۃ المحببہ" کہتے ہیں۔ رنگ چنے کی طرح سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ نبیذ عسل اسی سے بنائی جاتی ہے اور اسے "تربہ" بھی کہا جاتا ہے۔ (اسحٰق بن عمران)

اسے "جوزجندم" اور "تربۃ العسل" بھی کہتے ہیں۔ موسم سرما میں ہمارے یہاں شہد کے ساتھ اس کا مربّہ بنایا جاتا ہے اور ہمارے یہاں اطراف "زاب" اور قیروان سے لایا جاتا ہے اور شہد میں اس کا مربّہ بنایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک پاؤنڈ شہد گھٹ کر ایک اونس باقی رہ جاتا ہے۔ اس کو تنہا کھانے سے متلی و قے عارض ہو جاتی ہے۔ (ابن جلجل)

اس کا مزاج گرم و تر ہے۔ بدن کو یہ دوا فربہ بناتی اور منی کو بڑھاتی ہے نیز اس کے کھانے سے مٹی کھانے کی عادت جاتی رہتی ہے۔ (رازی)

یہ دوا قوت باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔ (علی بن رزین)

اسے اہل رقہ "خرء الحمام" اور اہل بغداد "جوزجندم" کہتے ہیں۔ ایک پاؤنڈ جوزجندم کو دس پاؤنڈ شہد اور تیس پاؤنڈ آب گرم ڈال کر اچھی طرح حل کر کے برتن کے منہ کو ڈھک دینے سے ایک گھنٹہ میں شراب تیار ہو جاتی ہے۔ بربری "جوزجندم" میں قوت زیادہ پائی جاتی ہے۔ (کتاب الطلسمات)

اس کے مزاج میں کسی قدر سردی اور خشکی پائی جاتی ہے۔ (بولس)

اس کے اندر قوت تنقیہ موجود ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کے استعمال سے داد کا مرض جاتا رہتا ہے۔ بہتے ہوئے خون کو یہ دوا روکتی اور حرارت کو زائل کرتی ہے۔ (ابن سینا)

جوذر

عربی نام :- جوذر
دیگر نام :- سنجد، غبیرا، تارخت طمخ

اس کا تلفظ جیم مفتوحہ، ذال مفتوحہ اور راء کے ساتھ ہے۔ (مولف)

اس کا درخت چھوٹا اور خاردار ہوتا ہے۔ شاخیں سرخ اور جڑیں موٹی ہوتی ہیں، پتے جنگلی ناشپاتی کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس کے پھل گول ہوتے ہیں جن کا رنگ گرد آلود ہوتا ہے۔ آدمی اسے کھاتے ہیں۔ حابس شکم ہے۔ اسہالِ شکم کے لیے بیر کی طرح ان کا ستّو تیار کیا جاتا ہے۔ "زاب" اور اطراف قیروان میں یہ پودا کثرت سے پایا جاتا ہے۔ (سلیمان بن حسان)

درخت ایک ہی قسم کا ہوتا ہے لیکن پھل اس میں دو طرح کے لگتے ہیں جن میں سے ایک طرح کے پھل اپنی شکل میں بیر سے ملتے جلتے ہیں۔ اس کی گٹھلی میں کوئی پرت نہیں ہوتا۔ رنگ ابتدا میں زرد ہوتا ہے جو پختہ ہونے کے بعد سرخ ہو جاتا ہے اور یہ سرخی مشک کی سرخی سے ملتی جلتی ہے۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے۔

دوسری قسم کے پھل گول اور وضع کے لحاظ سے مسور سے ملتے جلتے ہیں۔ ان میں کوئی پرت نہیں ہوتا۔ اس قسم کا رنگ ابتدا میں زرد، پھر سرخ اور پختہ ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس کا مزہ ابتدا میں تلخ ہوتا ہے اور پختہ ہونے کے بعد شیریں ہو جاتا ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے انتہائی قابض ہوتے ہیں۔ اس کی وہ قسم جو بیر سے مشابہہ ہوتی ہے موسمِ ربیع اور عدس (مسور) سے مشابہہ قسم کے پھل موسمِ سرما میں پختہ ہوتے ہیں نیز بیر سے مشابہہ قسم کو بربری زبان میں "تارخت" اور مسور سے مشابہہ قسم کو "طمخ" کہتے ہیں۔ رقہ، قیروان اور بربر کے شہروں میں یہ کثرت کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ اس درخت کی لمبائی چوڑائی "زعرور الادویہ" کے درخت کے برابر ہوتی ہے مگر یہ اس سے بڑا ہوتا ہے اور پتے تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ اس کی لکڑی سرخ ہوتی ہے۔

(ابوالعباس الحافظ)

جوزالہند

یہ ناریل ہے جس کا تذکرہ حرف نون کے عنوان میں کروں گا۔

جوز المرج

یہ پہاڑی کا کنج کے بیج ہیں جس کا تذکرہ "عنب الثعلب" کے ساتھ حرف عین کے عنوان میں کروں گا۔

جوز ارقم

بحوالہ مفردات شریف یہ بربری زبان کا "اکنار" نامی پودا ہے جسے حرف الف کے عنوان میں بیان کرچکا ہوں۔

جوہر

اسے لولو کے تحت حرف لام کے عنوان میں بیان کروں گا۔

جولق

جولق اس کا لاطینی نام ہے اور اہل اندلس اسے "بلاقہ" کہتے ہیں۔ کانٹوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ جو لوگ اسے "وارشیشعاں" یعنی کا کھل سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

جوشیصیا

فارسی نام :۔ جوشیصیا، جوسانی، پاخوار

دیگر نام :۔ بہابار یا، جوسانی، پاخوار

یہ فارسی نام ہے۔ دیسقوریدوس نے اس سے چشم پوشی کی ہے اور اسے بیان نہیں کیا ہے لیکن ابن وحشیہ نے اپنی کتاب "الفوائد المنتخبہ من الادویۃ الطبیہ" جو درحقیقت "کتاب الفلاحۃ النبطیہ" کا اقتباس ہے یوں

لکھا ہے کہ یہ درخت سرزمین "مارما" نینوئی کے جزیرے میں پیدا ہوتا ہے اور کچھ زیادہ لمبا نہیں ہوتا بلکہ اس کی شاخیں اکثر عرض میں پھیلی ہوتی ہیں۔ اس کے پتے سیب کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور ہر سال جھڑ جاتے ہیں اور پھر نئے سرے سے نکلتے ہیں۔ اس کے پھول سفید ہوتے ہیں جن کے گر جانے کے بعد "شقائق النعمان" "گلِ لالہ" کی طرح اس کے سروں پر پھلیاں آتی ہیں جو ڈوڈۂ خشخاش کی طرح نکلتی ہیں مگر یہ اس سے چھوٹی چنے کے برابر ہوتی ہیں جو گرمی میں سوکھنے کے بعد شکر کر شیریں ہو جاتی ہیں۔ شیرینی میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب شہر ایلول (ماہ ستمبر) آتا ہے تو انہیں اکٹھا کر لیا جاتا ہے اور پھر کھایا جاتا ہے۔ اس کی شیرینی زبیب (مویز) سے ملتی جلتی ہے۔ شیرینی کے ساتھ ساتھ اس میں قوتِ قبض بھی پائی جاتی ہے۔ خوشبودار ہوتا ہے۔ اہلِ جزیرہ اسے "حوسالی" کہتے ہیں۔ یہ پھل جب اپنے درخت میں آخر تشرین اول (ماہ اکتوبر) تک باقی رہتے ہیں تو شیرینی اور بھی بڑھ جاتی ہے لیکن قوتِ قبض کم نہیں ہوتی۔ مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ جب انھیں غذا کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو دردِ معدہ اور تمام بدن کے دردوں کو سکون ہوتا ہے۔ کولھے کے درد میں یہ خاص طور سے مفید ہیں۔ کھانا ہضم کرتے اور ڈکاریں لاتے ہیں، بدن میں کسی قدر گرمی پیدا کرتے ہیں، گرم مزاج والوں کے لیے مضر ہیں اس لیے ان لوگوں کو اس کے کھانے کے بعد آبِ انارِ ترش پینا چاہیے کیونکہ یہ ان کا مصلح ہے۔ (شریف)

جیدار

ایک پودا ہے جس کے پتے بلوط کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں لیکن بلوط کی طرح یہ پودا پھل دار نہیں ہوتا نیز اس کے پتے انتہائی سبز زردی مائل ہوتے ہیں۔ جب ان پتوں پر من گرتی ہے تو "مغار" نامی حیوان کی کلغی سے مشابہ حجم کر سُرخ دانہ بن جاتی ہے جس کی جسامت اور سرخی میں شہر "ایار" (ماہ مئی) کے آخر تک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ماہ مئی کے بعد جسامت اور سرخی دونوں میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ اسی دانے کو "قرمز" کہتے ہیں جو رنگنے کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے جیسے حرف قاف کے عنوان میں بیان کروں گا۔ پتوں کا مزاج گرم اور تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔ ۳½ گرام خشک پتوں کے سفوف کو تازہ پانی کے ساتھ کھانے سے دست رک جاتے ہیں اور شہد و روغن گل میں اچھی طرح ملانے کے بعد ۹ گرام کھانے سے پیچش میں فائدہ ہوتا ہے۔ تازہ پتوں کو کوٹ کر گرم ورموں اور چوٹ پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سیلان الرحم میں اس کے

جوشاندے میں بیٹھنا مفید ہے۔ (شریف)

جیرش

عربی نام:۔ جیرش

اسے "فستق مصری" بھی کہتے ہیں۔ تالابوں کے کنارے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے تنے پتلے اور کھوکھلے ہوتے ہیں جن کے اطراف میں ایک چیز پائی جاتی ہے جو اپنی شکل میں پیالوں کے سروں سے مشابہ ہوتی ہے۔ ان کا رنگ سبز کاہی ہوتا ہے۔ اس میں گول گول سوراخ پائے جاتے ہیں اور ہر سوراخ میں جنگلی آس یا صندل کے بیجوں سے مشابہ بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں پر شاہ بلوط کی طرح باریک باریک چھلکے ہوتے ہیں اس کے اثرات کھائے بغیر مرتب نہیں ہوتے۔ یعنی اسے خارجی طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ (قسطا بن لوقا)

فہرست اسمائے اطبّاء محولہ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ

جلد اوّل

نام اطباء	نام اطباء
ابقراط	ابن الجزار
دیسقوریدوس	ماسرجویہ
جالینوس	رازی
دیمقطراطیس	ارسطوطالیس
ابوالعباس نباتی	محمد بن الحسن
الغافقی	ابن جلجل
الشریف	الخورما
زہراوی	صاحب المنہاج
اسحٰق بن عمران	ابن جناح
ابن سینا	قنطس
مسیح	حنین بن اسحٰق
ابوحنیفہ	عبداللہ بن احمد العشاب
اسحٰق بن سلیمان	البصری
ابن رضوان	الطبری
ابن ماسویہ	النیقاشی
الاسرائیلی	شریف ادریسی
سفیان الاندلسی	ابن سحون

ارماسوس
ابن عبدون
احمد بن ابراہیم
المجوسی
خلیل بن احمد
ابو حدیج الراہب
حبیش ابن الحسن
بولس
روفس
قسطابن لوقا
نقولا الراہب
ابن ابی داؤد
سلیمان بن حسان
ابن وحشیہ
ابن زہر
احمد بن یوسف
عطار دین محمد الحلیب
ابن جمیع
ابن الہیثم
تمیمی
اہرزالقس

ابن سرافیون
المسعودی
احمد بن ابی خالد
ابن صائغ
سلیم حسان
یونس الحرانی
عیسی بن علی
ابن ہزار دار
دویس بن تمیم
اصطفن بن بسیل
البالسی
علی بن رزین
نموز
صاحب الاقتاع
العلہبان
ابن ابی الاشعث
محمد بن الحسین
ابو علی الغاری
البلخی
سندھشار الہندی

فہرست اسمائے کُتب محولہ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ
جلد اوّل

نام کتب	نام کتب
کتاب الرحلہ	خواص ابن زہر
کتاب التجربتین	مقالہ فی الہندبا
کتاب الاغذیہ جالینوس	المرشد القوی الادویہ الاغذیہ
کتاب الادویہ قلبیہ	کتاب خواص
کتاب ثانی قانون	مفردات ابن رضوان
دفع مضار الاغذیہ	مفردات ابن وافد
الفلاحۃ النبطیہ	کتاب الادواء المزمنہ
الحاوی	کتاب السموم ابن بطریق
المنہاج	کتاب الاحجار
ابانہ والاعلام	اصلاح الاطعمہ
کتاب المنہاج من الخلل والادہام	کتاب المیامر
من لم یحضرہ الطبیب	کتاب تقاسم العلل
فصل الخطاب	کتاب التکمیل
کتاب الابدال	کتاب الطلسمات
خواص میہراریس	کتاب الفوائد المنتخبہ من الادویہ الطبیہ
کتاب المکانی	کتاب الکیموسیین
تریاق جالینوس	الادویہ المقابلہ للادواء

اصلاح الادویہ المسہلہ
کتاب المنصوری
کتاب الملکتہ الروم
کتاب ماء الشعیر
کتاب التریاق الی فیقرا
کتاب الحیوان
کتاب حیلہ البرء
کتاب السموم و بلادر
کتاب النقرس

کتاب المدخل التعلیمی
کناش ابن الرملی
کتاب الشرک الہندی
الفلاحتہ
اختیارات
ملاحتہ الروسیہ
کتاب الاغذیہ اسرائیلی
کتاب السمائم

فہرست آوزان محولہ جلد اوّل معہ مساوی جدید اوزان

نمبر شمار	نام اوزان	مساوی جدید اوزان
۱	اکسونافن	۸۰ گرام
۲	ابونوس	۲۷ گرام
۳	اوثونوس	۸۷۵ ملی گرام
۴	رطل	۴۰۰ گرام
۵	درہم	۳٫۵ گرام
۶	درخم	۴٫۵ گرام
۷	حبہ	۳۲ ملی گرام
۸	خرنوبہ	$\frac{۱}{۲۴}$ قمحہ (گیہوں کا دانہ)
۹	اوقیہ	۳۵ گرام
۱۰	دانق	۵۰۰ ملی گرام
۱۱	سکرجہ	۱۳۰ گرام
۱۲	شعیرہ (جَو)	۶۰ ملی گرام
۱۳	حفنہ	ایک مشت
۱۴	فلنجار	۶ گرام
۱۵	قوانوس	۲۷ گرام
۱۶	قسط	ایک کلو ۶۲۰ گرام
۱۷	قوتولی	۳۶۰ گرام

۱۸	قیراط	۲۵۰. ملی گرام
۱۹	کرمہ	۵ر۱ گرام
۲۰	کیلچہ	ایک کلو ۵۹۵ گرام
۲۱	مثقال	۵ر۴ گرام
۲۲	طاق	مساوی وزن نہیں مل سکا
۲۳	کعب	مساوی وزن نہیں مل سکا
۲۴	خراریب	مساوی وزن نہیں مل سکا

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح
XXIV	۱۰	کوشس	کوشش
XXIV	۱۵	مشاندہ	مشاہدہ
۲	۱۸	ملی گرام	ملی لیٹر
۲	۲۰	ملی گرام	ملی لیٹر
۲۶	۱۲	غلطت	غلظت
۲۶	۲۴	احداق المرضی	احداق المرضیٰ
۲۷	۷	کھردار	کھردرا
۴۵	۹	امیثا	مامیثا
۵۶	۷	اسطوخودس	اسطوخودوس
۸۰	۱۵	اُشتدغار	اُشترغار
۸۲	۱۴	جسے	اسے
۸۸	۸	مجار	مجاز
۹۵	۲	الایتی	ولایتی
۱۱۸	۱۷	الحشا	الحشاتش
۱۳۴	۴	خمار کے عنوان میں بیان کریں گے	
۱۳۶	۱۹	سے	والے
۱۳۹	۵	دورکے	دوارنے
۲۳۰	۲۰	ماسرحویہ	ماسرجویہ
۲۳۰	۲۴	ماسرحویہ	ماسرجویہ
۲۵۰	۲۴	پیدا ہوا ہونے	پیدا ہونے
۲۵۲	۲۵	خرزیزہ	خرپزہ
۳۰۰	۴	½ ا ہے	½ ا گرام ہے
۳۳۲	۱۰	حمکوا	جنکو
۳۳۹	۹	بچھانک ۔ میٹھا	بچھناک ، میٹھا تیلیہ
۳۴۹	۷	Phoemix	Phoenix

CCRUM Publication 17
Copyright CCRUM
1st Edition—1985
2000 Copies

Price Rs.   Per Copy

Published by :
Central Council for Research in Unani Medicine
(Ministry of Health and Family Welfare)
Government of India
New Delhi-110017

Printed at Ali Corporation India

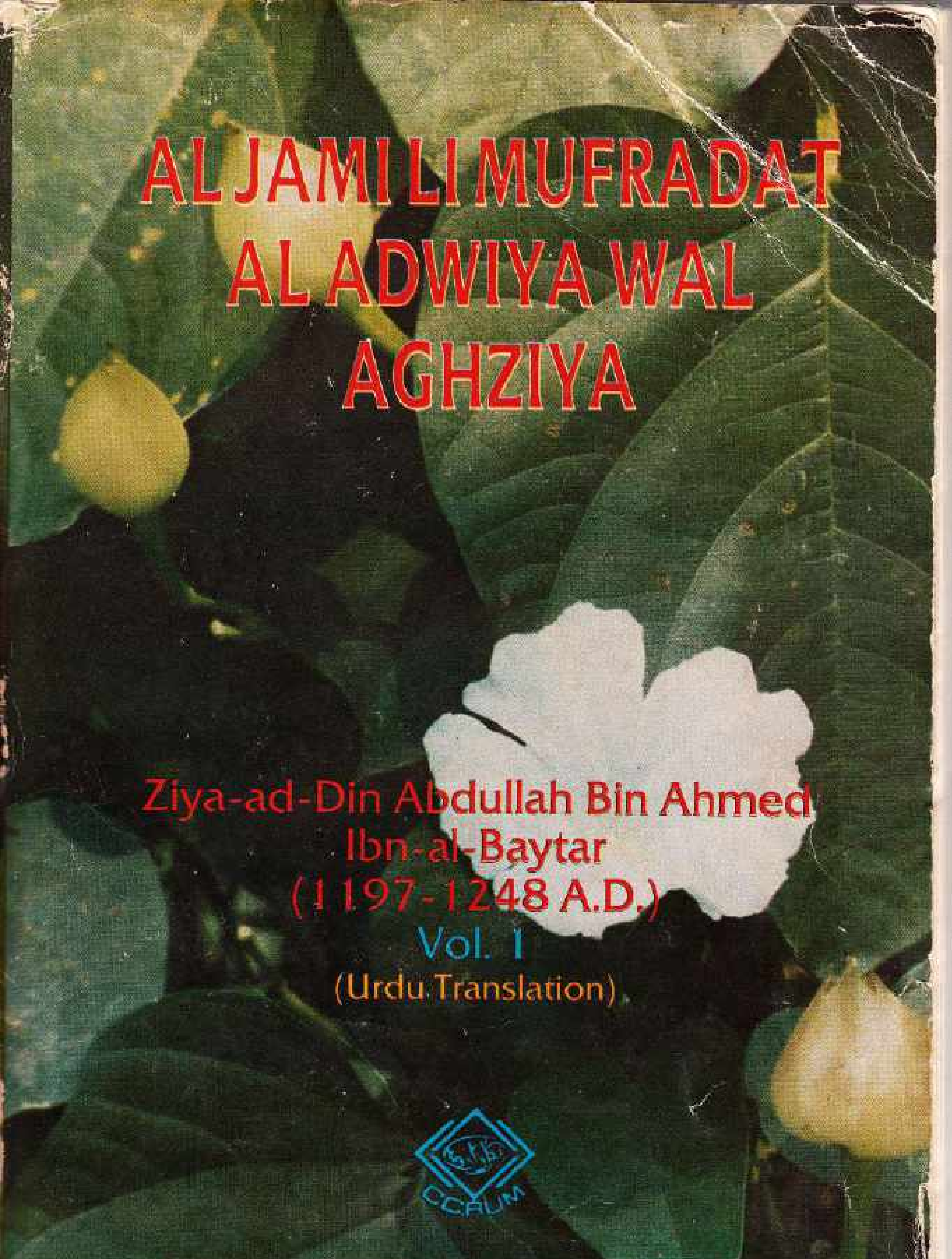

AL JAMI LI MUFRADAT AL ADWIYA WAL AGHZIYA

Ziya-ad-Din Abdullah Bin Ahmed Ibn-al-Baytar
(1197-1248 A.D.)

Vol. I

(Urdu Translation)

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(MINISTRY OF HEALTH AND FAMILY WELFARE, GOVT. OF INDIA),
NEW DELHI